عربی کا معلم

اول تا چہارم

مولانا عبدالستار خان

مکتبہ دانیال

ولقد يسرنا القرآن للذكر

عربی کا معلم یکجا

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

دانیال

محمد ابوبکر صدیق
نے
ندیم یونس پرنٹرز لاہور
سے چھپوا کر
مکتبہ دانیال لاہور
سے شائع کی

قیمت =/225 روپے
معہ کلید =/300 روپے

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
مکتبہ دانیال
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042.7660736

Marfat.com

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

عربی کا معلم یکجا

جدید

اول تا چہارم

مصنف: مولوی عبدالستار خان

مکتبہ دانیال

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصہ اوّل

مضمون	صفحہ
دیباچہ	۱
علمائے کرام کی تقریظیں	۴
اشارات وہدایات	۸
اصطلاحات	۹
الدرس الاول	۱۱
کلمہ کے اقسام	۱۱
معرفہ اور نکرہ	۱۲
الدرس الثانی	۱۳
حرف تعریف وتنکیر	۱۳
ہمزۃ الوصل کا تلفظ	۱۳
حروف شمسیہ وقمریہ	۱۴
مشق نمبر۱	۱۵
اردو سے عربی	۱۵
سوالات نمبر۱	۱۶
الدرس الثالث	۱۷
مرکبات	۱۷
مرکب توصیفی	۱۷
مشق نمبر۲	۱۹
اردو سے عربی ترجمہ	۱۹
الدرس الرابع	۲۰
تذکیر وتانیث	۲۰
مونث کی قسمیں	۲۱
مشق نمبر۳	۲۲
اردو سے عربی ترجمہ	۲۲
الدرس الخامس	۲۳
وحدت وجمع	۲۳
جمع سالم اور مکسر	۲۴
مشق نمبر۴	۲۵
اُردو سے عربی ترجمہ	۲۶
سوالات نمبر۲	۲۶
الدرس السادس	۲۷
جملہ اسمیہ	۲۷
ضمائر مرفوعہ منفصلہ	۳۰
مشق نمبر۵	۳۰
اُردو سے عربی ترجمہ	۳۱
الدرس السابع	۳۲
مرکب اضافی	۳۳
چند حروف جارہ	۳۴
مشق نمبر۶	۳۵
اُردو سے عربی ترجمہ	۳۶
سوالات نمبر۳	۳۷

Marfat.com

الدرس الثامن	۳۸
اوزانِ کلمات	۳۸
مشق نمبر ۷	۴۰
اُردو سے عربی ترجمہ	۴۰
الدرس التاسع	۴۱
جمع مکسّر کے اوزان	۴۱
مشق نمبر ۸	۴۴
اُردو سے عربی ترجمہ	۴۵
سوالات نمبر ۴	۴۶
الدرس العاشر	۴۷
اسم کی اعرابی حالتیں	۴۷
مختلف اسموں کی علاماتِ اعراب	۴۸
مشق نمبر ۹ (الف)	۵۱
مشق نمبر ۹ (ب)	۵۲
اُردو سے عربی ترجمہ	۵۲
الدرس الحادی عشر	۵۳
مرکب اضافی سبق ۷ سے پیوستہ	۵۳
ضمیر مجرور متصل	۵۴
مشق نمبر ۱۰	۵۶
اُردو سے عربی ترجمہ	۵۸
سوالات نمبر ۵	۵۹
الدرس الثانی عشر	۶۰
اسماء اشارہ	۶۰
مشق نمبر ۱۱	۶۳
اُردو سے عربی ترجمہ	۶۳
سوالات نمبر ۶	۶۴
الدرس الثالث عشر	۶۵
اسماء استفہام	۶۵
مشق نمبر ۱۲ (الف)	۶۷
مشق نمبر ۱۲ (ب)	۶۷
مشق نمبر ۱۲ (ج)	۶۸
اُردو سے عربی ترجمہ	۶۹
چند جملوں کی ترکیب	۶۹
سوالات نمبر ۷	۷۰
الدرس الرابع عشر فعل	۷۱
ماضی معروف و مجہول	۷۱
مشق نمبر ۱۳ (الف)	۷۵
مشق نمبر ۱۳ (ب)	۷۶
مشق نمبر ۱۳ (ج)	۷۶
اُردو سے عربی ترجمہ	۷۷
الدرس الخامس عشر	۷۸
فعل مضارع کی گردان	۷۸
ضمائر منصوبہ متصلہ و منفصلہ	۸۰
مشق نمبر ۱۴ (الف)	۸۱
مشق نمبر ۱۴ (ب)	۸۱
اُردو سے عربی ترجمہ	۸۲
عربی میں ایک خط	۸۳
سوالات نمبر ۸	۸۴

☆☆☆

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصہ دوم

الدرس السادس عشر ۸۷
ابواب الفعل الثلاثی المجرد
سلسلہ الفاظ نمبر ۱۴
مشق نمبر ۱۵ مکالمہ
اردو سے عربی میں ترجمہ کرو
الدرس السابع عشر ۹۳
فعل لازم ومتعدی
سلسلہ الفاظ نمبر ۱۵
مشق نمبر ۱۶ (الف)
مشق نمبر ۱۶ (ب)
اردو سے عربی میں ترجمہ کرو
بے اعراب والی عبارت کو اعراب لگاؤ
الدرس الثامن عشر ۹۸
فاعل کے لحاظ سے فعل میں تغیرات
مشق نمبر ۱۷ (الف)
مشق نمبر ۱۷ (ب) خالی جگہ کو پر کرو
اردو سے عربی میں ترجمہ کرو
الدرس التاسع عشر ۱۰۴
ماضی کی مختلف قسمیں
ماضی قریب، ماضی بعید،
ماضی استمراری، ماضی شکیہ، ماضی تمنی
مشق نمبر ۱۸ (الف) مکالمہ
مشق نمبر ۱۸ (ب) من القرآن
عربی میں ترجمہ کرو
الدرس العشرون (الف) ۱۱۰
مضارع کی مختلف صورتیں
مضارع منصوب ومجزوم کی گردانیں
سلسلہ الفاظ نمبر ۱۸
مشق نمبر ۱۹
من القرآن
اردو سے عربی
الدرس العشرون (ب) ۱۱۶
لام التاکید ونون التاکید
سلسلہ الفاظ نمبر ۱۹
مشق نمبر ۲۰
من القرآن
اردو سے عربی ترجمہ
سوالات نمبر ۱۰
الدرس الحادی والعشرون ۱۲۰
امر ونہی
امر ونہی کی گردانیں
مشق نمبر ۲۱ مکالمہ

Marfat.com

من القرآن
بے اعراب والی عبارت کو اعراب لگاؤ
اردو سے عربی ترجمہ کرو
سوالات نمبر ۱۱
الدرس الثانی والعشرون ۱۲۸
اسماء مشتقہ
اسم الفاعل
اسم المفعول ۔ اسم الظرف
اسم الالہ ۔ مصدر میمی
مشق نمبر ۲۲
من القرآن
اردو سے عربی
الدرس الثالث والعشرون ۱۳۳
اسماء الصفہ
اسم الصفہ کا استعمال اضافت کے ساتھ
اسم الصفہ کے استعمال کا دوسرا طریقہ
اسم الصفہ والے جملوں کی ترکیب
مشق نمبر ۲۳ (الف)
مشق نمبر ۲۳ (ب) خالی جگہ پر کرو
اردو سے عربی ترجمہ
الدرس الرابع والعشرون ۱۳۹
اسم التفضیل
اسم تفضیل کے استعمال کا طریقہ
سلسلۃ الفاظ نمبر ۲۳
مشق نمبر ۲۴ (الف)
مشق نمبر ۲۴ (ب) عربی میں جواب دو
من القرآن
اردو سے عربی
صرف صغیر ابواب ثلاثی مجرّد
سوالات نمبر ۱۲
الدرس الخامس والعشرون (الف) ۱۴۶
ابواب ثلاثی مزید و رباعی
گردان ابواب ثلاثی مزید
گردان ابواب رباعی
مشق نمبر ۲۵
من القرآن
الدرس الخامس والعشرون (ب) ۱۵۳
اِنَّ ۔ اَنَّ اور اَنْ کا استعمال
مشق نمبر ۲۶ ہڑتال اور اتحاد پر مکالمہ
مشق نمبر ۲۶ (ب) حکایت اور اشعار
عربی میں ایک خط
تکملہ
چند مفید معلومات

☆☆☆

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصہ سوم

الدرس السادس والعشرون ۱٦۷
اقسام الفعل
مشق نمبر ۲۷
الدرس السابع والعشرون ۱۷۲
افعال میں لفظی تغیرات
الدرس الثامن والعشرون ۱۷۷
فعل مہموز اور گردانیں
سلسلہ الفاظ نمبر ۲٦
مشق نمبر ۲۸ (مکالمہ)
من القرآن
جملوں کی تحلیل
اردو سے عربی (مکالمہ)
الدرس التاسع والعشرون ۱۸۸
فعل مضاعف اور گردانیں
سلسلہ الفاظ نمبر ۲۷
مشق نمبر ۲۹ (مکالمہ)
من القرآن
سوالات نمبر ۱۴
الدرس الثلثون ۱۹۹
فعل معتل (مثال واوی)
سلسلہ الفاظ نمبر ۲۸
مشق نمبر ۳۰ (مکالمہ)
من القرآن
جملوں کی تحلیل
خالی جگہ کو پر کرو
اردو سے عربی (مکالمہ)
الدرس الحادی والثلثون ۲۰۹
فعل اجوف اور گردانیں
سلسلہ الفاظ نمبر ۲۹
مشق نمبر ۳۱
من القرآن
اردو سے عربی
خالی جگہ کو پر کرو
جملوں کی تحلیل
الدرس الثانی والثلثون ۲۱۸
فعل ناقص اور گردانیں
سلسلہ الفاظ نمبر ۳۰
مشق نمبر ۳۲
من القرآن
اردو سے عربی
جملوں کی تحلیل
الدرس الثالث والثلثون ۲۲٦

Marfat.com

فعل ناقص کی بقیہ گردانیں
سلسلہ الفاظ نمبر ۳۱
مشق نمبر ۳۳ (مکالمہ)
من القرآن
اشعار

الدرس الرابع والثلثون ۲۳٤
فعل لفیف
سلسلہ الفاظ نمبر ۳۲
مشق نمبر ۳۴
من القرآن
اردو سے عربی
باپ کا خط بیٹے کے نام

الدرس الخامس والثلثون ۲٤۰
بقية ابواب الثلاثي المزيد
سلسلہ الفاظ نمبر ۳۳
مشق نمبر ۳۵
بیٹے کا خط باپ کے نام
سوالات نمبر ۱۵

الدرس السادس والثلثون ۲٤٤
خاصیات الابواب
سلسلہ الفاظ نمبر ۳۴
مشق نمبر ۳۶

الدرس السابع والثلثون ۲۵۱
الافعال الناقصہ (كَانَ وَاَخَوَاتُهَا)
اِنَّ وَاَخَوَاتُهَا
سلسلہ الفاظ نمبر ۳۵
مشق نمبر ۳۷
مشق نمبر ۳۸ خالی جگہ پر کرو
مشق نمبر ۳۹ جملوں کی تحلیل
اردو سے عربی

الدرس الثامن والثلثون ۲۵۸
افعال ناقصہ (گذشتہ سے پیوستہ)
اعراب محلی و تقدیری
جملوں کی تحلیل
سلسلہ الفاظ نمبر ۳۶
مشق نمبر ۴۲
من القرآن
مشق نمبر ۴۳
مشق نمبر ۴۴ اردو سے عربی

الدرس التاسع والثلثون ۲٦۷
افعال مقاربہ
مشق نمبر ۴۵ جملوں کی تحلیل
سلسلہ الفاظ نمبر ۳۷
مشق نمبر ۴۶
من القرآن
سادہ عبارت کو اعراب لگاؤ

الدرس الاربعون ۲۷۲
افعال المدح والذّمّ
افعال التعجب
مشق نمبر ۴۸ جملوں کی تحلیل

Marfat.com

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۸

مشق نمبر ۴۹

من القرآن

مشق نمبر ۵۰ اردو سے عربی

طالبعلم کی طرف سے باپ کو خط

سوالات نمبر ۱۶

جملوں کی تحلیل

سادہ عبارت کو اعراب لگاؤ

الدرس الحادي والاربعون ۲۸۱

الضمائر

الضمير البارز والمستتر

نون الوقاية

ضمير الشان

الضمير الفاصل

مشق نمبر ۵۲ جملوں کی تحلیل

مشق نمبر ۵۳

مشق نمبر ۵۴

الدرس الثاني والاربعون ۲۸۸

الموصولات

مشق

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۰

مشق نمبر ۵۵

مشق نمبر ۵۶ من القرآن

مشق نمبر ۵۷ (مکالمہ)

مشق نمبر ۵۸ اردو سے عربی

الدرس الثالث والاربعون ۲۹۹

اعراب الفعل . منصوبات

المفعول به

المفعول المطلق

المفعول فيه والمفعول له

المستثنى بِإلّا

الحال

التمييز

المنادٰى

المنصوب بلا لنفي الجنس

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۱

منصوبات کی امثلہ مشق نمبر ۵۹

جملوں کی تحلیل مشق نمبر ۶۰

عبارت مشق نمبر ۶۱

من القرآن مشق نمبر ۶۲

چچا کو خط مشق نمبر ۶۳

☆☆☆

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصہ چہارم

مقدمہ

قدیم عربی ارقام وہ ہیں جو انگریزی میں مستعمل ہیں

الدرس الرابع والاربعون ۳۲۲

اسماء العدد ایک سے ایک کروڑ تک

مشق نمبر ۶۴ـ ۶۵

الدرس الخامس والاربعون ۳۲۸

اسماء عدد کے چار گروہ

اسماء عدد کی تذکیر و تانیث

اسماء عدد میں معرب و مبنی

ترکیب میں معدود کا اعراب

بِضْعٌ اور نَیِّفٌ

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۲

مشق نمبر ۶۷

مشق نمبر ۶۸ (من القرآن)

مشق نمبر ۶۹ ـ اردو سے عربی

مشق نمبر ۷۰ جملہ کی تحلیل

الدرس السادس والاربعون ۳۳۵

العدد الترتیبی او الوصفی

اعداد کے کسور

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۳ اور

مشقیں ۷۱ ـ ۷۳

الدرس السابع والاربعون ۳۴۲

تاریخ، مہینہ اور سنہ بتلانے کا طریق

شهور السنة القمرية و الشمسية

متقدمین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا طریق

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۴

مشق نمبر ۷۴ تاریخ کی مثالیں

صورة دعوة عقد الزواج

مشق نمبر ۷۵

شادی کا دعوت نامہ

سوالات

مکتوب من اب الی ابنه

الدرس الثامن والاربعون ۳۵۱

گھڑی کا وقت بتانے کا طریق

دن رات کے اوقات اور پہر

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۵ اور

مشقیں ۷۶ ـ ۷۸

مکتوب من ابن الٰی ابیه

الدرس التاسع والاربعون ۳۵۹

الحروف

الحروف العاملة (حروف الجر)

الحروف المشبهة بالفعل

Marfat.com

ایک معنٰی اَنَّ زیدٌ کریمٌ اور اس کا حل
حروف النفی
لا لنفی الجنس
حروف النداء
الحروف الناصبة المضارع
الحروف الجازمة المضارع
الدرس الخمسون ٣٦٧
الحروف الغیر العاملة
حروف العطف
حروف الاستفهام
حروف الایجاب
حروف النفی
حروف المصدریة
حروف . التخصیص
حروف الشرط
حروف الردع
حروف التقریب
حروف التنبیہ
حرفی التفسیر
حروف الزیادۃ
الدرس الحادی والخمسون ٣٧٤
سبق ۵۰ کا تتمہ حروف کے متعلق
الدرس الثانی والخمسون ٣٧٩
بقیہ چند حروف اَلْ کی چار قسمیں
همزہ الوصل والقطع
التاء المبسوطة والمربوطة
مشق نمبر ۷۹ ایک خاتون کی نصیحت
سوالات نمبر ۱۸
الدرس الثالث والخمسون ٣٨٤
الجمل واقسامها (خبریه وانشائیة)
اسناد مسند و مسند الیہ
الدرس الرابع والخمسون ٣٨٩
اعراب الفعل (مواضع نصب الفعل)
اعراب لفظی اور محلی یا تقدیری
الدرس الخامس والخمسون ٣٩٣
سلسلہ الفاظ نمبر ۴۶
الدرس السادس والخمسون ٣٩٨
مواضع جزم الفعل
مشق نمبر ۸۴ جملوں کی تحلیل
سلسلہ الفاظ نمبر ۴۷ اور مشقیں
الدرس السابع والخمسون ٤٠٤
اعراب الاسم
اسماء مبنیة
المعرب الغیر المنصرف
سلسلہ الفاظ نمبر ۴۸ اور مشقیں
مکتوب من الولد الی ولده النجیب
الدرس الثامن والخمسون ٤١٣
اعراب الاسم (المرفوعات)
الفاعل و نائب الفاعل
فاعل کو کہاں مقدم یا موخر کرنا واجب ہے؟

Marfat.com

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۹ اور مشقیں

الدرس التاسع والخمسون ٤٢٠

المبتداء والخبر

خبر کو مبتدا پر کب مقدم کرنا چاہیے

مشق نمبر ۹۱ جملوں کی تحلیل

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۰ اور مشق نمبر ۹۲

سوالات نمبر ۲۰

الدرس الستون ٤٢٥

المنصوبات (المفعول به)

تحذیر

اغراء

اختصاص

اشتغال الفعل

مشق نمبر ۹۳ جملوں کی تحلیل

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۱ اور مشقیں

مشق نمبر ۹۷۔ اعراب لگاؤ

الدرس الحادی والستون ٤٣١

المفعول المطلق والمفعول له

المفعول له یا لاجله

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۲ اور مشقیں

مکتوب من اخ الی اخته

الدرس الثانی والستون ٤٣٧

المفعول فیه والمفعول معه

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۳

مکتوب من اخت الی اخیها

الدرس الثالث والستون ٤٤٦

الحال

مشق نمبر ۹۸ جملوں کی تحلیل

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۴

مشق نمبر ۱۰۰ (من القرآن)

الدرس الرابع والستون ٤٥٠

التمییز

کنایات العدد

مشق ۱۰۵۔۱۱۰ سوالات

الدرس الخامس والستون ٤٥٧

المستثنی

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۵ اور مشقیں

الدرس السادس والستون ٤٦٢

المنادی

ترخیم. ندبه

توابع المنادی

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۶ اور مشقیں

الدرس السابع والستون ٤٦٧

المجرورات

اقسام الاضافة

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۷

مشق نمبر ۱۲۱ کتاب من امیر المومنین

سیدنا ابوبکر الصدیق

مشق نمبر ۱۲۲ اشعار

مکتوب من ابنة الی امها

Marfat.com

جواب المکتوب

الدرس الثامن والستون ٤٧٣

التوابع (النعت)

الفرق بین النعت والخبر والحال

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۸ اور مشقیں

الدرس التاسع والستون ٤٨٢

التوکید

مشق ۱۳۴_۱۳۹

الدرس السبعون ٤٨٩

البدل

مشق ۱۴۰ سے ۱۴۴ تک

الدرس الحادی والسبعون ٤٩٤

المعطوف بالحرف

عطف البیان

مشق نمبر ۱۴۵_۱۴۹

الدرس الثانی والسبعون ٤٩٧

المصدر واوزانه وعمله

المصدر المیمی

المصدر المعروف والمجهول

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۹ اور مشقیں

مشق نمبر ۱۵۱ (من القرآن)

الدرس الثالث والسبعون ٥٠٣

اسماء الصفه اوران کا عمل

اسم الفاعل

اسم المفعول . الصفة المشبهة

صیغه المبالغة

افعل التفضیل

اسم النسبة

سلسلہ الفاظ نمبر ٦٠

مشق ۱۵۲ (من القرآن)

مشق ۱۵۳ اشعار

الدرس الرابع والسبعون ٥١١

المثنیٰ والمجموع والتصغیر

الجمع السالم والمکسر

اسم التصغیر

سلسلہ الفاظ نمبر ٦١ اور مشقیں

مشق نمبر ۱۵۴

مشق نمبر ۱۵۵ اشعار

الدرس الخامس والسبعون ٥١٧

اسماء الافعال

خصوصیات بعض الافعال

سلسلہ الفاظ نمبر ٦٢ ۵۱۹

اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں ۵۲۱

☆☆☆

Marfat.com

ولقد یسرنا القرآن للذکر

عربی کا معلم

جدید

اول

مصنف: مولوی عبدالستار خان

مکتبۂ دانیال لاہور

email:maktabahdaneyal@hotmail.com

Marfat.com

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَنَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. وَاَلْهَمَنَا فَهْمَ قَوَاعِدِ اللِّسَانِ وَالنَّبِيْنِ. وَ اَنْزَلَ لِهٰذَا اٰيَتَنَا قُرْاٰناً بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ٥

امّا بعد کمترین راقم الحروف کے پاس ہندوستان کے ہر گوشے سے جو سینکڑوں خطوط آئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے میں عربی زبان سیکھنے اور اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام قرآن حکیم سمجھ کر پڑھنے کا احساس بہت کچھ موجود ہے۔ لیکن اقتضائے وقت کے مطابق طالبین عربی کے سامنے کوئی ابتدائی نصاب پیش نہیں کیا گیا جوان کا حوصلہ بڑھانے کا باعث ہوتا۔

عربی تعلیم کا پرانا طریقہ اور نصاب تو حوصلہ شکن تھے ہی مگر جدید کتابیں بھی طلبہ کی حوصلہ افزائی سے قاصر رہیں۔

تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ طالب عربی کی حوصلہ افزائی وہی نصاب کرسکتا ہے جس میں آسان قواعد کے ساتھ ساتھ زبان دانی کی بھی تعلیم ہوتی جائے۔ اور وہ بھی اس خوبی سے کہ قواعد سے زبان دانی میں مدد ملتی جائے اور زبان دانی کے ضمن میں قواعد ذہن نشین ہوتے چلے جائیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے اسباق کا انتخاب اور ان کی تربیت کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ تو محض اس قادر مطلق کا فضل ہے جس نے اس عاجز بندے سے اتنا بڑا کام لیا۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ورنہ من آنم کہ من دانم

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ کتاب جہاں جہاں پڑھی گئی بے حد مفید ثابت ہوئی۔ بہتر ے شائقین عربی نے لکھا ہے کہ ہم بارہا کوشش کر کے مایوس ہو چکے تھے۔ اگر آپ کی کتاب ہمیں نہ ملتی تو شاید ہم کبھی بھی عربی کی تعلیم حاصل نہ کر سکتے۔

Marfat.com

اب یہ کتاب چوتھی دفعہ چھپی ہے پہلے تو اس کتاب کو صرف دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اب اسے چار۴ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ ہائی سکولوں میں چوتھی جماعت سے میٹرک کلاس تک کیلئے ایک معقول نصاب ہو جائے۔

سابق ایڈیشن کے ناظرین اس ایڈیشن میں بعض اسباق اپنی قدیم جگہ پر نہ پاکر پریشان نہ ہوں۔ اسباق سب آجائیں گے مگر خاص مصلحت کی بنا پر ان میں تقدیم و تاخیر کرنی پڑی ہے۔

اس وقت آپ کے ہاتھ میں پہلا حصہ ہے۔ اسباق تو سابق کی نسبت کم کر دیئے ہیں مگر مشقیں اور تمرینات اس قدر بڑھا دی گئی ہیں کہ ایک حد تک عربی ریڈر کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔ تاہم اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو اس کتاب کی مطابقت کا لحاظ رکھتے ہوئے قراۃ کا ایک سلسلہ بھی پیش کر دیا جائے گا۔ جو اب تک زیر تالیف ہے۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ۔

اس حصے میں صرف پندرہ سبق ہیں مگر آپ تعجب سے دیکھیں گے کہ اتنے ہی اسباق کے ذریعے عربی کتنی کافی مقدار میں سکھلا دی گئی ہے اور کس خوبی سے اعراب سمجھنے، ترکیب پہچاننے اور عربی سے اردو اور اردو سے عربی بنانے کی اتنی تعلیم دی گئی ہے کہ مروجہ صرف ونحو کی متعدد کتابیں پڑھانے سے بھی یہ بات حاصل نہ ہوتی۔

اس کتاب کے ہر حصے کی کلید بنا دی گئی ہے جس کی مدد سے سینکڑوں شائقین نے بطور خود عربی پر عبور حاصل کر لیا ہے۔

خانگی طور پر تو ایک شائق طالب علم یہ حصہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں پڑھ سکتا ہے۔ مگر ہائی سکولز میں چونکہ متعدد مضامین یاد کرنے ہوتے ہیں اس لیے چوتھی جماعت کے لیے اسے ایک سال کا کورس بنا دینا بہت ہی موزوں ہوگا۔ البتہ عربی مدارس میں جہاں عربی پڑھائی جاتی ہے ایک سال میں اس کتاب کے چاروں حصے بہ آسانی پڑھا سکتے ہیں۔

بہر حال یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر صوبے کی ٹکسٹ بک کمیٹیاں اور محترم حضرات جن کے قبضے میں کسی مدرسہ کی درس و تدریس و انتخاب کتب درسیہ کی زمام ہے اور ہر ممکن تعلیمی سہولت کی بہم رسانی جن کے فرائض میں داخل ہے اس کتاب کو درس میں شامل فرما کر عزیز طلبہ کی مشکلات کو دور کریں اور عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

Marfat.com

ہندوستان کے ہر صوبے کے علمائے کرام، معتمد جرائد ورسائل اور شیدایان عربی نے اس کتاب کی نسبت جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں ان کا خلاصہ یہی ہے کہ تسہیل عربی کے لئے جس قدر کوششیں کی گئی ہیں ان سب میں یہ کوشش زیادہ کامیاب ہے یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے سرکاری وغیر سرکاری مدارس میں داخل نصاب کر دیا جائے۔ تاکہ عربی کی تعلیم زیادہ آسان ہو جائے۔

یہ ناچیز ان تمام حضرات کی قدر شناسی اور ان کے مفید مشوروں کا شکر گذار ہے۔

جَزَاهُمُ اللّٰهُ عنی خیر الجزاء

ان میں چند بزرگوں کی قیمتی رائیں اگلے صفحات میں درج کی جاتی ہیں تاکہ طالبین عربی کی ترغیب کا موجب ہو۔ اور دیگر حضرات کو اس کتاب کی خوبیاں سمجھنے میں زیادہ وقت نہ ضائع کرنا پڑے گا۔

خادم الطلبہ

عبد الستار خاں

بھنڈی بازار۔ بمبئی نمبر ۳

محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

Marfat.com

علمائے کرام، پروفیسرانِ عربی
معتمد جرائد اور شیدایانِ عربی کے تبصرے

۱۔ حضرۃ العلامہ مولنا شبیر احمد عثمانی دیوبندی

یہ کتاب مدارس کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے۔ اس موضوع میں شاید ہی کوئی کتاب اس سے بہتر لکھی گئی ہو۔ طالبین عربی پر آپ نے بڑا احسان کیا ہے۔

۲۔ حضرۃ العلامہ مولنا مناظر احسن گیلانی استاد جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

جزاک اللہ بڑا کام کیا ہے۔ مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے آپ نے میری گردن سے ایک بوجھ اتارا۔

۳۔ حضرۃ العلامہ مولنا خواجہ عبدالحی سابق پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی

تجربے کے طور پر طلبا کو پہلا حصہ پڑھایا۔ میں نے اب تک اس موضوع پر جتنی کتابیں دیکھی ہیں ان سب میں اس کتاب کو آسان و سہل تر پایا۔

۴۔ حضرۃ العلامہ مولنا سید ابوالاعلیٰ مودودی مدیر ترجمان القرآن لاہور

لغت عرب کے قواعد کو مختصر اور سہل طریق پر بیان کرنے کی جتنی کوششیں کی گئی ہیں ان میں یہ کوشش کامیاب تر ہے۔

۵۔ الادیب اللبیب مولنا مولوی محمد ناظم ندوی استاذ ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ہندوستان میں عربی زبان کو سہل طریقہ پر کم از کم مدت میں حاصل کرنے کے لیے متعدد کتابیں لکھی گئیں لیکن اس وقت تک کوئی ایسی کتاب جو جامعیت کے ساتھ وقت کی ضرورت پورا کر سکے نظر سے نہیں گذری۔ مولانا عبدالستار خاں ہندوستانی طلبہ اور معلمین کے شکریہ وامتنان کے مستحق ہیں کہ موصوف نے ایک بہت مفید، سہل اور جامع کتاب لکھ کر یہ کمی پوری کر دی......

Marfat.com

ذاتی تجربے سے ہمیں معلوم ہے کہ یہ کتاب افادیت کے اعتبار سے بہت قیمتی ہے۔ اور اس قابل ہے کہ عربی مدارس اور انگریزی سکولوں میں داخل کی جائے تاکہ طلبہ کم از کم مدت میں زبان کو سیکھ لیں۔

۶۔ حضرۃ العلامہ مولٰنا عبدالقدیر صدیقی استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

اگر اس کتاب کو امتحان وسلطانیہ میں رکھیں تو نہایت مناسب ہوگی۔ یہ کتاب دوسری کتابوں سے بہتر ہے۔

۷۔ حضرۃ العلامہ مولٰنا محمد عبدالواسع استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

مجھے مولوی عبدالقدیر صاحب کی رائے سے کامل اتفاق ہے۔

۸۔ علامہ شیخ عبدالقادر ایم۔اے۔ سابق پروفیسر ایلفنسٹن کالج بمبئی

کامیاب کوشش ہے اگر یہ کتاب عربی کے ابتدائی نصاب میں داخل کی جائے تو نسبتاً زیادہ مفید ہوگی۔

۹۔ حضرۃ استاذ مولٰنا غلام احمد صدر مدرس مدرسۂ عربیہ جامع مسجد بمبئی

ہم نے اپنے مدرسہ کے نصاب میں یہ کتاب داخل کر لی ہے۔ تجربے سے ثابت ہوا کہ یہ کتاب نہایت مفید ہے۔

۱۰۔ نواب صدر یار جنگ مولٰنا حبیب الرحمٰن شروانی سابق صدر الصدور حیدرآباد

میں نے عربی کا معلم کا مطالعہ کیا۔ اپنی پیشتر کتابوں سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

۱۱۔ جناب مولوی لطف الرحمٰن سابق اتالیق صاحبزادگان پائگاہ حیدرآباد

عربی کو سہل التحصیل کرنے میں جو کامیابی آپ کو ہوئی ہے۔ وہ کسی کو بلکہ کسی یوروپین مستشرق کو بھی نصیب نہ ہوئی۔ یہ کتاب محض خشک گرامر نہیں ہے بلکہ عمدہ گرامر اور علم ادب کا دلچسپ مجموعہ ہے۔

۱۲۔ جناب غلام علی صاحب وکیل ہائیکورٹ بمبئی

عربی گراموں میں ایسی سہل اور دلچسپ کتاب نہیں دیکھی گئی۔ میرے بچے اس کو بڑی

Marfat.com

دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔

١٣۔ جناب مولوی سید محمد صاحب یحییٰ پور۔ الہ آباد

اس میں شک نہیں کہ یہ تصنیف آپ کی یادگار ہوکر رہے گی اور آخرت میں ثواب عظیم کا باعث۔

١٤۔ جناب مولوی محمد سعید صاحب ہیڈ مولوی پر بجیت ہائی سکول سلطان پور لودی

پنجاب، یوپی وغیرہ میں جو کتابیں ملتی ہیں اور میرٹھ سے کتاب کلامِ عربی آئی ہے۔ آپ کی کتاب کے سامنے ہیچ ہیں۔

١٥۔ مولنا مولوی محمد صدیق کیرانوی

خاکسار کے پاس اس قسم کی متعدد کتابیں موجود ہیں مثلاً روضۃ الادب، کلام عربی وغیرہ لیکن میزان سے کافیہ تک کا خلاصہ جس خوبی سے آپ نے درج فرمایا ہے وہ کتب مذکورہ میں نہیں ہے۔

١٦۔ جناب مولوی سعید الدین خان ہیڈ مولوی ہائی سکول شہر اِندور

واقعی عربی آسان ہوگئی۔ آپ کی محنت قابلِ داد ہے۔

١٧۔ اخبار روزنامہ زمیندار، لاہور

ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ فاضل مؤلف کو اپنے مقصد میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے۔ ہماری رائے میں یہ کتاب اِس قابل ہے کہ تمام سرکاری وغیر سرکاری مدارس جن میں عربی کی تعلیم دی جاتی ہو اپنے نصاب میں داخل کرلیں ہم پنجاب کی ٹیکسٹ بک کمیٹی سے خصوصاً سفارش کرتے ہیں کہ طلبہ کو اس سے مستفید ہونے کا موقع دے۔

١٨۔ اخبار الجمعیۃ، دہلی

''عربی کا معلم'' واقعی اسم بامسمّٰی ہے۔ کاش کہ مدارسِ عربیہ کے مہتمم اس کو داخلِ نصاب کرلیں۔

١٩۔ رسالہ ''ادبی دنیا'' دہلی

جدید طرز پر زبان عربی کی تسہیل کے لئے اب تک کتابیں تو بہت لکھی جاچکی ہیں جو

Marfat.com

تقریباً سب میری نظر سے گزری ہیں لیکن عربی جیسی ادق زبان کو جتنا سہل مولوی عبدالستار خان نے کردیا ہے۔ اس کی نظیر دوسری کتابوں میں نہیں مل سکتی۔

۲۰۔ اخبار ''زم زم'' لاہور

تعلیم و تفہیم کا ایسا انداز رکھا گیا ہے کہ ذہن پر کوئی بار محسوس نہیں ہوتا۔ اور جانی بوجھی چیز کی طرح ہر بات ذہن نشین ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں عربی زبان کو مروّج کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی سلسلہ نہیں ہوسکتا۔

Marfat.com

اِشارات

۱۔ مثال دیتے وقت لفظ ''مثلاً'' کے عوض صرف دو نقطے لکھ دیئے جائیں گے' اس طرح:

۲۔ سلسلہء الفاظ میں کسی اسم کی جمع کی طرف (ج) سے اشارہ کیا جائے گا۔

۳۔ کسی مضمون کا حوالہ دینے کے لئے قوس میں اس کے سبق کا اور اس کے بعد اس کے فقرہ کا نمبر لکھا جائے گا۔

۴۔ سلسلہء الفاظ میں افعال کے سامنے قوس میں بعض حروف لکھ دیئے گئے ہیں اُن حروف سے اُن افعال کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔

ھدایات

۱۔ جب تک ایک سبق خوب ذہن نشین نہ ہو دوسرا سبق نہ پڑھیں۔

۲۔ ہر ایک مشق کا خاص توجہ سے ترجمہ کریں اور پھر اس کتاب کی کلید سے مقابلہ کر کے جانچیں۔

۳۔ انگریزی خوانوں کے لئے صرف ونحو کے اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ ٹائیٹل کے اندرونی حصے میں لکھ دیا گیا ہے۔ بوقتِ ضرورت اِس سے فائدہ اُٹھائیں۔

۴۔ بعض باتیں مزاولت بغیر جلد سمجھ میں نہیں آتیں۔ ایسے موقع پر مستقل مزاج رہو۔ کسی سے حل کرالو یا ہمت سے قدم آگے اُٹھاؤ۔ عجب نہیں کہ آگے چل کر خود ہی سمجھ میں آجائیں۔

التماس

محترم اساتذہ سے التماس ہے کہ تعلیم سے پیشتر اس کتاب کا خوب مطالعہ کر کے مواضع مسائل پر حاوی ہو جائیں تاکہ اثنائے تعلیم میں طالب کو پچھلے اسباق کا ٹھیک حوالہ دے سکیں۔ نیز یہ گزارش ہے کہ اس کتاب میں صرف میر' نحو میر وغیرہ کتب درسیہ کی طرح قواعد کی عبارت زبانی رٹوانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر سبق کی مشقی مثالوں میں ان کا اچھی طرح استعمال ہوتا رہے اور ہر مثال میں ان کی تکرار ہوا کرے تو بے رٹے قواعد ذہن نشین ہو جائیں گے۔ ساتھ ہی عربی الفاظ بھی یاد ہو جائیں گے۔ تعلیم کی بڑی خوبی یہی ہے۔ مناسب ہو تو اس کتاب کو دوبارہ پڑھائیں پہلے دور میں سرسری طور پر اور دوسرے دور میں زیادہ پختگی کے ساتھ۔

Marfat.com

اصلاحات

۱۔ حَرَکة = زبر(ـَـ) زیر(ـِـ) پیش(ـُـ) میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں، اور اکٹھا تینوں کو حَرَکَاتِ ثَلٰثَه کہتے ہیں۔

۲۔ مُتَحَرِّکْ = حرکت والے حرف کو مُتَحَرِّکْ کہتے ہیں۔

۳۔ سُکُون = جزم (ـْـ) کو کہتے ہیں۔

۴۔ فَتْحَه یا نَصْب : زبر(ـَـ)۔

۵۔ کَسْرَہ یا جَرّ = زیر(ـِـ)۔

۶۔ ضَمَّه یا رَفْع = پیش (ـُـ)۔

۷۔ تَنْوِیْن = دوزبر(ـً)، دوزیر(ـٍ)، دوپیش (ـٌ) میں سے ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں۔

۸۔ نون تَنْوِیْن = دوزبر(ـً)، دوزیر(ـٍ) یا دوپیش(ـٌ) کے تلفظ میں جو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اسے نون تنوین کہتے ہیں: اً = اَنْ، اٍ = اِنْ، اٌ = اُنْ۔

۹۔ مَفْتُوح = وہ حرف جس پر زبر ہو: کَتِفٌ میں کَ۔

۱۰۔ مَکْسُور = وہ حرف جس کو زیر ہو: کَتِفٌ میں تِ۔

۱۱۔ مَضْمُوْم = وہ حرف جس کو پیش ہو: کَتِفٌ میں فٌ۔

۱۲۔ سَاکِنْ یا مَجْزُوم = وہ حرف جس پر جزم ہو: دَرْدٌ میں رْ۔

۱۳۔ مُشَدَّدْ = حرف جس پر تشدید (ـّـ) ہو: مُحَمَّدٌ میں دوسرا میم۔

۱۴۔ تعریف: کسی اسم نکرہ (اسم عام) کو معرفہ (اسم خاص) بنانا یا کسی اسم کا معرفہ ہونا

۱۵۔ تنکیر = کسی اسم کو نکرہ بنانا یا کسی اسم کا نکرہ ہونا۔

۱۶۔ لام تعریف = "اَلْ" جو کسی اسم پر لگایا جاتا ہے: اَلْکِتَابُ میں اَلْ۔

۱۷۔ مُعَرَّف بِاللّام = وہ اسم جس پر لام تعریف داخل ہو۔ اَلْکِتَابُ۔

۱۸۔ وحدت = کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے ایک چیز سمجھی جائے اس وقت اس اسم کو واحد یا مُفْرَد کہیں گے: رَجُلٌ (ایک مرد)۔

Marfat.com

۱۹۔ تَثْنِیَہ = کسی اسم کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو چیزیں سمجھی جائیں: رَجُلَانِ (۲ مرد) اس صورت میں اس اسم کو مُثَنّٰی یا تثنیہ کہتے ہیں۔

۲۰۔ جمع = کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو سے زیادہ چیزیں سمجھی جائیں۔ رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد) ایسے لفظوں کو جَمْع یا مجموع کہتے ہیں۔

۲۱۔ اسم جمع = وہ لفظ ہے جو بظاہر مُفْرَد ہو مگر ایک جماعت پر بولا جائے: قَوْمٌ (قوم) رَهْطٌ (گروہ۔ جماعت)۔

۲۲۔ تذکیر = کسی اسم کو مُذَکّر بنانا یا کسی اسم کا مُذَکّر ہونا۔

۲۳۔ تانیث = کسی اسم کو مؤنث بنانا یا کسی اسم کا مؤنث ہونا۔

۲۴۔ حروف تہجّی = الف با کے کل حروف کو حروف تہجی کہتے ہیں۔

۲۵۔ حروف عِلّت = ا، و، ی، حروف علت ہیں۔

۲۶۔ حروف صحیح = حروف علّت کے سوا بقیہ حروف تہجی کو حروف صحیح کہتے ہیں۔

۲۷۔ هَمْزَہ = ایک ہمزہ (ء) تو وہی ہے جو حروف تہجی کا ایک حرف ہے۔ دوسرے وہ الف جو متحرّک ہو: (اَ. اِ. اُ) یا جزم والا ہو: (رَاْسٌ میں الف) ھمزہ کہلاتا ہے۔ ہاں جزم والے الف پر اکثر اور متحرّک پر بعض اوقات حرف ھمزہ (ء) بھی لکھتے ہیں: رَأْسٌ اور أَمَرَ۔

۲۸۔ هَمْزَةُ الْوَصْلِ = کسی لفظ کے شروع کا وہ ہمزہ جو ماقبل سے ملنے میں تلفُّظ ساقط ہو جائے: اَلْكِتَاب کا ہمزہ وَرَقُ الْكِتَاب میں۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عربی کا معلّم حصہ اوّل

الدَّرْسُ الأَوَّلُ

کلمہ اور اُس کی قسمیں

تم نے اُردو یا فارسی کی صرف ونحو میں کلمہ اور اس کی اقسام کا بیان
تو پڑھ لیا ہوگا۔ انہی باتوں کو ہم یہاں دوبارہ یاد دلاتے ہیں۔

بامعنیٰ لفظ کو کَلِمَة کہتے ہیں اور وہ تین قسم کا ہوتا ہے اسم' فِعل اور حَرف۔

اِسْم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو۔ اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ سمجھا نہ جائے۔ رَجُلٌ (مرد) حَامِدٌ (خاص نام) ضَرْبٌ (مارنا) طَیِّبٌ (اچھا) هُوَ (وہ) اَنَا (میں)۔

اگر کام کا کرنا سمجھا جائے مگر زمانہ نہیں سمجھا جائے تو وہ اسم ہی ہوگا۔ جیسے ضرب (مارنا) اسم ہے۔

فِعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے۔ اور تین زمانوں[1] میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) ذَهَبَ (وہ گیا) یَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا)۔

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں: مِنْ (سے) عَلٰی (پر) فِیْ (میں) اِلٰی (تک' طرف): ذَهَبَ زَیْدٌ اِلَی الْمَسْجِدِ (زید مسجد کی طرف گیا)۔

(۱) اگر کام کا کرنا سمجھا جائے گا مگر زمانہ نہیں سمجھا جائے تو وہ اسم ہی ہوگا۔ جیسے ضَرْبٌ (مارنا) اسم ہے۔

Marfat.com

اسم کی قسمیں

۲۔اسم دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) نَکِرَہ (۲) مَعْرِفَہ۔

نَکِرَہ وہ اسم ہے جو عام چیز پر بولا جائے: رَجُلٌ (مرد) اِس لفظ سے کوئی خاص مرد نہیں سمجھا جاتا بلکہ ہر ایک اور کسی ایک مرد کو رَجُلٌ کہہ سکتے ہیں۔ طَیِّبٌ (اچھا) اس سے کوئی خاص اچھی چیز نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر ایک اور کسی ایک اچھی چیز کو طَیِّبٌ کہہ سکتے ہیں۔

معرفہ: وہ اسم ہے جو خاص چیز پر بولا جائے: زَیْدٌ (ایک خاص مرد کا نام ہے)۔ مَکَّۃُ (ایک خاص شہر کا نام ہے) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

اسم معرفہ کی قسمیں

۳۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

(۱) اسم عَلَم: زَیْدٌ، حَامِدٌ وغیرہ۔

(۲) اسم ضمیر: ھُوَ (وہ) اَنْتَ (تو) اَنَا (میں) وغیرہ۔

(۳) اسم اشارہ: ھٰذَا (یہ) ذَاکَ (وہ) وغیرہ۔

(۴) اسم موصول: اَلَّذِیْ (جو ایک مرد) اَلَّتِیْ (جو ایک عورت) وغیرہ۔

(۵) وہ اسم جو مُنَادٰی ہو: یَا رَجُلُ (اے مرد) یَا وَلَدُ (اے لڑکے)

(۶) وہ اسم جو مُعَرَّف باللَّام (دیکھو اصطلاح ۱۷) ہو: اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

(۷) وہ اسم جو معرفہ کی مذکورہ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو: کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب) کِتَابُ ھٰذَا (اس کی کتاب) کِتَابُ الرَّجُلِ (مخصوص مرد کی کتاب)

تنبیہ: ان مثالوں میں لفظ کتاب بھی معرفہ ہو گیا ہے۔

۴۔ اقسامِ مذکورہ کے سوا بقیہ تمام اسماء نکرہ ہیں۔ اُن کی بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے دو بڑی قسمیں یہ ہیں۔

(۱) اسم ذات وہ ہے جو جاندار یا بے جان چیزوں کی خود ذات کا نام ہو: اِنْسَان (آدمی) فَرَس (گھوڑا) حَجَر (پتھر)۔

(۲) اسم صفت وہ ہے جو کسی شے کی صفت بتائے: حَسَنٌ (خوبصورت) قَبِیْح (بدصورت)۔

Marfat.com

الدَّرْسُ الثَّانِی

حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف

عربی میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین (دیکھو اصطلاح نمبر ۱۷) پڑھی جاتی ہے۔ اس حالت میں تنوین کو حرف[1] تنکیر سمجھا جاتا ہے۔ اُردو میں اس کا ترجمہ ''کوئی ایک'' یا ''ایک'' یا ''کچھ'' کیا جاتا ہے: رَجُلٌ (کوئی ایک مرد) مَاءٌ (کچھ پانی) مگر ہر جگہ تنوین کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تنبیہ ۱۔ بعض اوقات اسم عَلَم پر بھی تنوین آتی ہے: مُحَمَّدٌ عَمْرٌو، زَیْدٌ وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرف تنکیر نہ سمجھیں۔

۲۔ آل عربی کا حرف[2] تعریف ہے۔ جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اُسے مُعَرَّف بِاللّام (لام کے ذریعہ معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ۔ جیسا کہ انگریزی میں A ہے۔

۳۔ تنوین والے لفظ پر اَلْ داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ اُوپر کی مثال سے تم سمجھ سکتے ہو۔ جیسے انگریزی میں THE ہے۔

۴۔ معرّف باللّام کے ماقبل (پہلے) کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلْ کے لام میں ملا کر پڑھنا چاہیے۔ اس وقت اَلْ کا ہمزہ کا جسے هَمْزَۃُ الْوَصْلِ (دیکھو اصطلاح ۲۵ کہتے ہیں تلفظ سے ساقط ہو جائے گا۔ باب البیت (گھر کا دروازہ) یہاں باب البیت پڑھنا غلط ہوگا۔

تنبیہ ۲۔ لام تعریف کا پہلا حرف ساکن ہو تو ساکن کو عموماً زیر لگا کر ملا دیتے ہیں۔

---

(۱) کہ انگریزی میں A ہے۔ (۲) جیسے انگریزی میں THE ہے۔

Marfat.com

مگر مِنْ کو زبر دیا جاتا ہے: عَن کو عَنِ الْبَیْتِ (گھر سے) اور مِنْ کو مِنَ الْبَیْتِ (گھر سے) پڑھیں گے۔

۵۔ جب تنوین والا لفظ مُعَرَّف بِاللّام کے ماقبل ہو تو نون تنوین (دیکھو اصطلاح ۸) کو کسرہ ـِ دیکر لام کے ساتھ ملا کے پڑھیں: زَیْدٌ (=زَیْدُ ن) کے بعد اَلْعَالِمُ ہو تو پڑھیں گے زَیْدُنِ الْعَالِمُ (علم والا زید)۔

تنبیه۳۔ اِبْنٌ (لڑکا) اِبْنَةٌ (لڑکی) اور اِسْمٌ (نام) کا الف بھی همزة الوصل ہے جو ماقبل سے ملنے کے وقت گرا دیا جاتا ہے:

هُوَ ابْنٌ (وہ ایک لڑکا ہے) هٰذَا اِسْمٌ (یہ ایک نام ہے) زَیْدُ نِ ابْنٌ (زید ایک لڑکا ہے) حَامِدُ نِ اسْمٌ (حامد ایک نام ہے)۔ اِبْنٌ اور اِسْمٌ پر اَلْ داخل ہو تو اَلْ کے لام کو زیر لگا کر بْ اور س میں ملا کر پڑھو اَلْاِبْنُ کو اَلاِبْنُ (= اَلِبْنُ اَلْاِسْمُ کو اَلاِسْمُ (=اَلِسْمُ) پڑھنا چاہیے۔ اگرچہ عام بول چال میں اس کا خیال کم رکھا جاتا ہے۔

۶۔ اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہے تو اَلْ کا لام حرفِ شمسی میں مُدْغَم ہو جاتا ہے۔ یعنی تلفُّظ کے وقت لام کی بجائے حرفِ شمسی ہی کا تلفظ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھی جاتی بلکہ حرفِ شمسی پر تشدید لکھی جاتی ہے۔ اَلشَّمْسُ (سورج) اَلرَّجُلُ وغیرہ۔

حروف شمسیہ یہ ہیں: ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن۔ اِن کے سوا باقی حروف قمریه ہیں۔ اَلْقَمَرُ (چاند) اَلْجَمَلُ (اُونٹ)۔

سلسله الفاظ نمبر ۱

تنبیه ٤۔ ذیل کے اسموں پر حرف تعریف لگا کر بھی تلفُّظ کرو۔

اِنْسَانٌ	آدمی	ذَنْبٌ	گناہ
بَیْتٌ	گھر	رَسُوْلٌ	پیغمبر
قَمَرٌ	کھجور	زَکٰوةٌ	زکوٰۃ
ثَمَرٌ	پھل	سَهْلٌ	آسان

Marfat.com

جَاهِلٌ	جاہل۔بے علم	شَيْءٌ	چیز
حَسَنٌ	اچھا۔خوبصورت	صَلٰوةٌ	نماز
خُبزٌ	روٹی	ضَوْءٌ	روشنی۔چمک
دَرْسٌ	سبق	طَيِّبٌ	اچھا۔پاک
ظَالِمٌ	ظلم کرنے والا	مَآءٌ	پانی
عَادِلٌ	انصاف کرنے والا	نَهَارٌ	دن
غَفُوْرٌ	بڑا بخشنے والا	وَلَدٌ	لڑکا
فَاسِقٌ	بدکار	هِرٌّ	بلا
قَبِيْحٌ	برا۔بدصورت	يَوْمٌ	دن
كَرِيْمٌ	بزرگ۔سخی	وَ	اور
لَبَنٌ	دودھ	اَوْ	یا

مشق نمبر ۱

تنبیه۔ بولتے وقت ہمیشہ آخری لفظ پر وقف کیا کرو یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت نہ پڑھو۔ اَلْبَيْتُ کو اَلْبَيْتْ، اَلزَّكٰوةُ کو اَلزَّكٰوةْ پڑھا کرو۔ اگر ایک ہی لفظ بول کر ٹھہرنا ہو تو ایک ہی لفظ پر وقف کرلیں ورنہ سب سے آخری لفظ پر خُبْزٌ وَلَبَنْ۔
سلسلہ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھو۔

(۱)اَلْبَيْتُ (۲)اَلثَّمَرُ (۳)اَلصَّلٰوةُ و الزَّكٰوةُ (۴)خُبْزٌ وَلَبَنٌ (۵)صَالِحٌ اَوْفَاسِقٌ (۶)اَلْحَسَنُ اَوِ الْقَبِيْحُ (۷)اَلْمَآءُ والخُبْزُ (۸)اَلثَّمَرُ وَاللَّبَنُ (۹)جَاهِلٌ وَعَالِمٌ (۱۰)اَلْاِنْسَانُ وَ الْفَرَسُ (۱۱)دَرْسٌ وَ كِتَابٌ (۱۲)اَلْعَادِلُ اَوِ الظَّالِمُ (۱۳)جَمَلٌ وَ فَرَسٌ.

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیه۶۔ ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ ''کوئی'' یا ''ایک'' یا ''کچھ'' نہ لگا ہو اس

Marfat.com

کے ترجمے میں حرف تعریف لگاؤ۔

(۱) کوئی ایک گھوڑا۔ (۲) کوئی ایک آدمی۔ (۳) ایک مرد اور ایک گھوڑا۔ (۴) کچھ روٹی اور کچھ پانی۔ (۵) ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر۔ (۶) نماز اور عالم۔ (۷) نیک یا بد۔ (۸) آدمی یا گھوڑا۔ (۹) دودھ اور روٹی۔ (۱۰) ایک انسان اور ایک گھوڑا۔ (۱۱) بدصورت اور خوبصورت۔ (۱۲) ایک بلا اور ایک لڑکا۔ (۱۳) چاند اور سورج۔ (۱۴) اونٹ یا گھوڑا۔

سوالات نمبر ۱

(۱) کلمہ کی تعریف کرو۔ (۲) کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک قسم کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔ (۳) اسم اور فعل میں بڑا فرق کا ہے؟ (۴) زمانے کتنے ہیں؟ (۵) الفاظ ذیل میں اسم' فعل اور حرف کی تمیز کرو۔ هُوَ' مِنْ' ضَرَبَ' يَذْهَبُ' بَلَدٌ (شہر) اَلْفَرَسُ' اِلٰى' سَمِعَ (سنا) (۶) اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔ (۷) اسم معرفہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ (۸) ذیل کے اسموں میں معرفہ اور نکرہ پہچانو۔ زَيْدٌ' مَكَّةُ' بَلَدٌ' رَجُلٌ' اَلطَّيِّبُ' نَحْنُ	(۸) اَلْفَرَسُ حَسَنٌ' قَبِيْحٌ' هٰذَا. (۹) مذکورہ الفاظ میں کون کون سی قسم کے معرفہ اور نکرہ ہیں؟ (۱۰) اَلْ کے اَ کو کیا کہتے ہیں؟ (۱۱) هُوَ کو اَلْوَلَدُ' اِسْمٌ اور اِبْنٌ کے ساتھ ملا کر پڑھو۔ (۱۲) اِسْمٌ اور اِبْنٌ پر اَلْ داخل ہو تو کس طرح پڑھیں گے؟ (۱۳) نون تنوین کسے کہتے ہیں؟ (۱۴) تنوین والا لفظ معرف بِاللّام کے ساتھ کس طرح ملایا جائے؟ (۱۵) حروف قمریہ کون سے ہیں اور حروف شمسیہ کون سے؟

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

مرکبّات

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلق کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو مُرکّب۔

۲۔ مُرَکَّب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ناقص اور تامّ

(۱) مُرَکّب ناقص وہ ہے جس کے سننے سے یا تو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا خواہش۔ بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو: رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) کِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)۔

(۲) مُرَکَّب تامّ وہ ہے جس کے سننے سے یا تو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا خواہش سمجھ میں آ جائے: اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے) کہنے سے ایک بات یا ایک خبر معلوم ہوئی کہ فلاں شخص اچھا ہے۔ خُذِ الْکِتَابَ (کتاب لے) کہنے سے کتاب لینے کا حکم معلوم ہوا۔ رَبِّ ارْزُقْنِیْ (اے میرے رب مجھے روزی دے) کہنے سے ایک خواہش اور التماس معلوم ہوئی۔ مُرَکّب تامّ کو جملہ یا کلام بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مُرَکّب ناقص کئی قسم کا ہوتا ہے۔ توصیفی. اضافی عَدَدی وغیرہ جن میں سے مُرَکّب توصیفی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔ باقی مُرَکَّبَاتِ ناقصہ کا نیز جملہ کا بیان آئندہ ہوگا۔

مُرَکَّب تَوْصِیْفِی

۴۔ جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے کی صفت بتائے وہ مُرَکّب تَوْصِیفِی ہے: رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک)۔ دیکھو اس مثال میں لفظ صَالِحٌ لفظ رَجُلٌ کی نیکی کی صفت بتاتا ہے۔

۵۔ مُرَکّب توصیفی میں پہلا جزو اسم ذات۔ دیکھو اوپر کی مثال میں رَجُلٌ اِسْمِ

Marfat.com

ذَات ہے اور صَالِحٌ اسمِ صِفَت۔

۶۔ مُرَکَّب توصیفی میں پہلے جزو کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں۔ چنانچہ اُوپر کی مثال میں رَجُلٌ موصوف ہے اور صَالِحٌ صِفَت ہے۔

۷۔ موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی ورنہ معرفہ جیسے رَجُلٌ صَالِحٌ اس میں دونوں جزو نکرہ ہیں۔ الرَّجُلُ الصَّالِحُ دونوں جزو معرفہ ہیں۔

۸۔ جو[1] اعرابی حالت موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی۔

۹۔ مُرَکَّب توصیفی اور دیگر مرکبات ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جزو ہوا کرتے ہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲

بُسْتَانٌ	باغ	كَبِيْرٌ	بڑا
بَحْرٌ	سمندر۔ دریا	عَمِيْقٌ	گہرا
بِطِّيْخٌ	تربوز۔ خربوزہ	رَدِيْءٌ	نکما
تُفَّاحٌ	سیب	جَيِّدٌ	عمدہ
رُمَّانٌ	انار	حُلْوٌ	میٹھا
شَارِعٌ	بڑا راستہ۔ شاہراہ	عَرِيْضٌ	چوڑا
قَصْرٌ	محل۔ حویلی	مُشَيَّدٌ	مضبوط
مَحَلٌّ	جگہ	نَظِيْفٌ	ستھرا
مَسْجِدٌ	مسجد	وَسِيْعٌ	کشادہ
مَلِكٌ	بادشاہ	عَظِيْمٌ	بزرگی والا' بڑا' شاندار
جُبْنٌ	پنیر	مَالِحٌ یا مَلْحٌ	کھارا۔ نمکین
قَلَمٌ	قلم	صَغِيْرٌ	چھوٹا
وَرْدٌ	گلاب کا پھول	اَحْمَرُ (بغیر تنوین کے)	سرخ

تنبیہ : اُوپر کے سلسلے میں ایک طرف اسم ذات اور دوسری طرف اسم صفت ہے۔ دونوں کو جوڑ کر بہت سے مرکب توصیفی تیار کر سکتے ہو۔

(۱) اس کی تفصیل سبق ۱۰ میں آئے گی۔

Marfat.com

مشق نمبر ۲

(۱) اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ (۲) اَلرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ (۳) قَصْرٌ عَظِيْمٌ (۴) اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ (۵) بُسْتَانٌ نَظِيْفٌ (٦) تَمْرٌ حُلْوٌ (۷) اَلتَّمْرُ الْحُلْوُ (۸) مَلِكٌ صَالِحٌ (۹) اَلْبَحْرُ الْمَالِحُ (۱۰) شَيْئٌ طَيِّبٌ (۱۱) اَلرَّجُلُ الطَّيِّبُ (۱۲) مُحَمَّدُنِ الرَّسُوْلُ (۱۳) رَبٌّ غَفُوْرٌ (۱٤) ذَنْبٌ عَظِيْمٌ (۱۵) رَجُلٌ قَبِيْحٌ (۱٦) اَلْجُبْنُ الرَّدِئُ (۱۷) خُبْزٌ جَيِّدٌ وَ تَمْرٌ حُلْوٌ (۱۸) اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ وَالْمَلِكُ الْكَرِيْمُ (۱۹) تُفَّاحٌ اَحْمَرُ (۲۰) اَلْبِطِّيْخُ الْحُلْوُ (۲۱) اَلْوَرْدُ الْاَحْمَرُ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مضبوط مکان (۲) چھوٹا گھر (۳) ایک خوبصورت پھول (۴) بدصورت مرد (۵) چوڑا راستہ (٦) کوئی ایک نیک مرد (۷) میٹھا دودھ (۸) انصاف کرنے والا بادشاہ (۹) شاندار محل (۱۰) آسان سبق (۱۱) ایک خوبصورت گھوڑا (۱۲) ایک میٹھا پھل (۱۳) چھوٹی جگہ (۱۴) عمدہ گھوڑا (۱۵) کشادہ گھر (۱٦) عمدہ روٹی یا اچھا دودھ (۱۷) ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا (۱۸) بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

تذکیروتانیث[۱]

۱۔ جنس کے اعتبار سے اسم دوقسم کا ہوتا ہے: (۱) مُذکَّر (۲) مُؤنَّث جیسے اِبْنٌ (بیٹا) مذکر ہے۔ اِبْنَۃٌ (بیٹی) مؤنّث ہے۔

۲۔ اِسمِ مُذکَّر کے آخر میں ۃ (تائے تانیث) بڑھانے سے مؤنث ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ اِبْنٌ سے اِبْنَۃٌ ہوگیا۔ اسی طرح حَسَنٌ سے حَسَنَۃٌ۔ مَلِکٌ (بادشاہ) سے مَلِکَۃٌ (ملکہ یا بادشاہ بیگم) وغیرہ (اس قاعدہ کا استعمال زیادہ تر اسم صفت میں ہوتا ہے۔ لیکن اسم ذات میں بہت کم)۔

۳۔ بعض اسموں کے آخر میں الف مقصورہ (ی) یا الف ممدود (= اء) تانیث کی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً حُسْنٰی (بہت خوبصورت عورت)۔ زَھْرَآءُ (آب وتاب والی)۔ (فقرہ ۲ اور ۳ کے مونث قیاسی کہلاتے ہیں)۔

۴۔ بعض اسماء بغیر کسی علامت تانیث کے مونث مانے جاتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: (ایسے مونث سماعی کہلاتے ہیں)۔

(الف) جو اسم کسی عورت (مونث) پر بولا جائے۔ اُمٌّ (ماں) عَرُوْسٌ (دلہن) ھِنْدٌ (ایک عورت کا نام۔ ہندوستان)

(ب) ملکوں کے نام مِصْرُ (بغیر تنوین کے۔ ملک مصر) اَلشَّامُ (ملک شام) اَلرُّوْمُ (ملک روم)

(ج) اُن اعضا کے نام جو جفت ہیں: یَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (پاؤں) اُذُنٌ (کان) عَیْنٌ (آنکھ)۔

(د) اسماء مذکورہ کے علاوہ بھی بعض اسم ایسے ہیں جن کو اہل عرب مونث استعمال کرتے

(۱) دیکھو اصطلاح نمبر ۲۲ و ۲۳۔

Marfat.com

ہیں[1] جن میں سے چند ذیل میں درج ہیں۔

اَرْضٌ	زمین	دَارٌ	گھر	شَمْسٌ	سورج
حَرْبٌ	لڑائی	رِیْحٌ	ہوا	نَارٌ	آگ
خَمْرٌ	شراب	سُوْقٌ	بازار	نَفْسٌ	جان

۵۔ بعض اسموں کے آخر میں ۃ ہوتی ہے مگر ان کا استعمال مذکر کے جیسا ہوتا ہے۔ اس لیے کہ وہ مردوں پر بولے جاتے ہیں۔ طَرَفَةُ (ایک شاعر کا نام ہے) خَلِیْفَةٌ (مسلمان کا بادشاہ) عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم)۔

۶۔ یاد رکھو جس طرح اعراب اور تعریف و تنکیر میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے اُسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی مطابق ہوتی ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳

بَلْدَةٌ	شہر	فَاطِمَةُ (بغیر تنوین)	خاص نام عورت کا
اَلْحَكِیْمُ	حکمت سے بھرا ہوا۔ دانا	اَلْقُرْآنُ	قرآن شریف
شَدِیْدٌ	سخت	قَصِیْرٌ	کوتاہ
صَادِقٌ	سچا[2]	قَلْبٌ	دل
طَالِعٌ	طلوع ہونے والا	مُطْمَئِنٌّ	اطمینان والا
طَوِیْلٌ	لمبا	مُوْقَدَةٌ	بھڑکائی ہوئی
غَارِبٌ	غروب ہونے والا	نَهْرٌ	نہر۔ ندی
فَرِیْضَةٌ	فرض۔ ضروری کام		

(۱) تمام حروف تہجی کے نام بھی (الف۔ باء۔ تاء۔ ثاء۔ جیم۔ خاء وغیرہ) مونث سماعی میں شامل ہیں۔

(۲) مونث کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔

Marfat.com

مشق نمبر ۳

(۱) اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲) لَيْلَةٌ طَوِيْلَةٌ (۳) اَلْقُرانُ الْحَكِيْمُ (۴) رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ (۵) اَلْخَلِيْفَةُ الْعَادِلُ (۶) بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ (۷) دَارٌ عَظِيْمَةٌ (۸) نَارٌ مُوْقَدَةٌ (۹) اِبْنَةٌ صَالِحَةٌ (۱۰) هِنْدُ نِ الصَّادِقَةُ (۱۱) اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَةُ (۱۲) اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَ الْقَمَرُ الْغَارِبُ (۱۳) اَلصَّلٰوةُ الْفَرِيْضَةُ (۱۴) فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءُ (۱۵) اَلِابْنَةُ الْحُسْنٰى (۱۶) حَرْبٌ طَوِيْلَةٌ (۱۷) طَرَفَةُ الشَّاعِرُ (۱۸) رَشِيْدُ نِ الْعَلَّامَةُ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک خوبصورت لڑکی	(۱۰) غروب ہونے والا آفتاب
(۲) نیک خلیفہ	(۱۱) طلوع ہونے والا چاند
(۳) دانا مرد	(۱۲) تند ہوا
(۴) فرض زکوٰۃ	(۱۳) دراز ندی
(۵) کوئی ایک فرض نماز	(۱۴) لمبی لڑائی
(۶) ایک چھوٹی رات	(۱۵) کوتاہ ہاتھ
(۷) بڑا دن	(۱۶) ایک اطمینان والا دل
(۸) اچھی چیز	(۱۷) محمد جو نیک ہے
(۹) بدصورت دلہن	(۱۸) بہت علم والی فاطمہ

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

وحدت وجمع

۱۔ تعداد ظاہر کرنے کے لحاظ سے عربی میں اسم تین ۳ قسم کا ہوتا ہے۔[1]

(۱) واحد یا مُفرَد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ایک مرد۔

(۲) تثنیہ جو دو پر دلالت کرے جیسے رَجُلَانِ دو مرد۔

(۳) جمع جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ دو سے زیادہ مرد۔

۲۔ واحد کے آخر میں ـَـانِ (حالتِ رفعی میں۔ دیکھو سبق ۱۰۔۲) یا ـَـیْنِ (حالتِ نصبی وجری میں۔ دیکھو سبق ۱۰۔۲) بڑھانے سے تثنیہ ہو جاتا ہے۔ مَلِكٌ (ایک بادشاہ) مَلِکَانِ یا مَلِکَیْنِ (دو بادشاہ) اسی طرح مَلِکَۃٌ سے مَلِکَتَانِ یا مَلِکَتَیْنِ۔

تنبیہ ۱۔ صرف ونحو کی مروجہ کتابوں میں ـَـانِ اور ـَـیْنِ نہیں لکھتے بلکہ تشریح کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں "الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور" یا "یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور" لگانے سے تثنیہ بنتا ہے۔ ہم نے اختصار کیلئے مذکورہ علامت کا لکھنا مناسب جانا۔

ـَـانِ اور ـَـیْنِ کے تلفظ کے لئے عارضی طور پر زبر کے ساتھ ہمزہ کی آواز ملا کر اَانِ اور اَیْنِ کہہ سکتے ہو۔ اس قسم کی علامتیں آئندہ بہت آئیں گی۔ ہر جگہ اسی طرح تلفظ کر لیا کرو۔

۳۔ جمع دو قسم کی ہوتی ہے (۱) جمع سالم (اَلْجَمْعُ السَّالِمُ) (۲) جمع مکسّر (اَلْجَمْعُ الْمُکَسَّرُ = توڑی ہوئی جمع)

جمع سالم وہ ہے جس میں واحد کی صورت سلامت رہ کر آخر میں کچھ اضافہ ہوا ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مذکر جس کے آخر میں ـُـوْنَ (حالتِ رفعی میں) یا ـِـیْنَ (حالتِ نصبی

(۱) بخلاف انگریزی وفارسی وغیرہ کے کیونکہ ان میں تثنیہ نہیں ہوتا۔

Marfat.com

وجری میں بڑھائیں۔ مُسْلِم (ایک مسلمان مرد) سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ.

(۲) مونث جس کے آخر میں۔ ات (حالت رفعی میں) یا اتِ (حالت نصبی وجری میں) بڑھا جائے: مُسْلِم سے مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ۔

جمع مکسّر وہ ہے جس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی یعنی[1] بدل جاتی ہے اس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حروف بڑھا گھٹا دیے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات وسکنات میں تغیر وتبدیل ہوجاتا ہے۔

نَهْرٌ سے اَنْهُرٌ۔ رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ وَزِيْرٌ سے وُزَرَآءُ۔ كِتَابٌ سے كُتُبٌ۔ خَشَبٌ (لکڑی) سے خُشُبٌ وغیرہ۔ جمع مکسّر کا مفصل بیان سبق ۱۲ میں ہوگا۔

تنبیہ ۳۔ بعض اسمائے مونث کی جمع سالم مذکر کی طرح بھی آتی ہے مثلاً سَنَةٌ (برس) کی جمع سالم سِنُوْنَ یا سِنِيْنَ ہوتی ہے کبھی سَنَوَاتٌ بھی۔

تنبیہ ۴۔ یادرکھو تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے آخر میں جو نون ہوتا ہے وہ نون اعرابی کہلاتا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۲)۔

۴۔ بعض اسماء واحد کی صورت میں ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جماعت پر بولے جاتے ہیں۔ اُن کے واحد کے لئے بھی کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ درحقیقت جمع نہیں ہیں۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں: قَوْمٌ (قوم) رَهْطٌ (گروہ، جماعت) عبارت میں ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا: قَوْمٌ صَالِحُوْنَ۔

۵۔ تیسرے اور چوتھے سبقوں میں تم پڑھ چکے ہو۔ اعراب، تعریف وتنکیر اور تذکیر وتانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ وحدت۔ تثنیہ وجمع میں بھی صفت کو اپنے موصوف کے موافق ہونا چاہیے (جیسا کہ آنے والی مثالوں سے تم سمجھ لوگے)۔

لیکن جبکہ موصوف غیر[2] عاقل کی جمع ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مونث) تو صفت عموماً واحد مونث ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اَيَّامٌ مَعْدُوْدَةٌ (گنے ہوئے دن) بھی کہا جاتا ہے اور اَيَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ بھی۔

(۱) مگر بعض الفاظ میں واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے جیسے فُلْكٌ (کشتی) واحد بھی ہے اور جمع بھی۔ ان کا شمار بھی جمع مکسّر میں ہے۔
(۲) عموماً انسان کو عاقل کہتے ہیں نیز جن اور فرشتوں کا شمار عقلا میں ہے۔ باقی مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے۔

Marfat.com

سلسله الفاظ نمبر ٤

اَلْاٰتِی	آئندہ، آنے والا	زَعْلَانٌ	ناخوش، ناراض
اٰیَةٌ	نشان، قرآن کی آیت	شَهْرٌ	مہینہ
بَیِّنَةٌ	ظاہر، کھلی ہوئی	کَسْلَانٌ	تھکا ماندہ
اَلْجَارِیْ	رواں، بہنے والا	لَاعِبٌ	کھیلنے والا
اَلْمَاضِیْ	گذشتہ	لَامِعٌ	چمکدار
حَارَةٌ	محلہ	مَبْسُوْطٌ	خوشدل
خَادِمٌ	خدمتگار، نوکر	مُجْتَهِدٌ	محنتی، چست
خَبَّازٌ	نانبائی	مُسْنَدٌ	سہارا لگائے ہوئے
خَیَّاطٌ	درزی	مَشْغُوْلٌ	مشغول، مصروف
تَعْبَانٌ	تھکا ماندہ	مُظْلِمٌ	اندھیرا، اندھیرا کرنیوالا
مُعَلِّمٌ	سکھانے والا، استاد	نَجَّارٌ	بڑھئی

مشق نمبر ٤

(١) اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ (٢) اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ (٣) اَلْمُعَلِّمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ (٤) مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ (٥) اَللَّيْلَةُ الْمُظْلِمَةُ (٦) قَمَرٌ مُنِيْرٌ (٧) اَلشَّمْسُ الْمُنِيْرَةُ (٨) اَلْعَيْنَانِ اللَّامِعَتَانِ (٩) اَلسَّنَةُ الْمَاضِيَةُ (١٠) اَلشَّهْرُ الْجَارِیْ (١١) اَلْاَنْهُرُ الْجَارِيَةُ[١] (١٢) حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ[٢] (١٤) خَيَّاطَةٌ كَسْلَانَةٌ (١٥) اَلْاِبْنَتَانِ اللَّاعِبَتَانِ (١٦) اِبْنَتَانِ تَعْبَانَتَانِ (١٧) رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ (١٨) اَلسِّنُوْنَ الْاٰتِيَةُ[٣] (١٩) اَلْحَيَوَانَاتُ الصَّغِيْرَةُ[٤] (٢٠) اَلنَّجَّارُوْنَ الْكَسْلَانُوْنَ وَالْخَادِمُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ (٢١) زَيْدُنِ الزَّعْلَانُ (٢٢) عَمْرُوْنِ الْمَبْسُوْطُ (٢٣) اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ (٢٤) خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ[٥].

(١.....٥) تک موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اس لئے اس کی صفت واحد مونث ہے موصوف غیر عاقل کی جمع اور اس کی صفت بھی جمع ہے۔

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(۱)ایک چمکدار آنکھ (۲)دو محنتی مرد (۳)مشغول نانبائی (۴)دو تھکے ہوئے بڑھئی (۵)روشن دن (۶)خوبصورت درزنیں (۷) تھکے ہوئے نوکر (۸)ست درزی (۹)بہتی نہریں (۱۰)بڑے جانور (۱۱)سال رواں (۱۲)ماہ گذشتہ (۱۳)گزرے ہوئے سال (۱۴)خوشدل خادم۔

سوالات نمبر ۲

(۱)مرکّب کسے کہتے ہیں؟	(۷)علامت تانیث کی موجودگی میں کون سے الفاظ مذکر مانے جاتے ہیں؟
(۲)مرکّب کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔	(۸)تثنیہ اور جمع سالم بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟
(۳)مرکّب توصیفی کیا ہے؟ اور اس کے ہر ایک جزو کو کیا کہتے ہیں؟	(۹)جمع مکسر کسے کہتے ہیں اور اس کے بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟
(۴)صفت کو کون کون سی باتوں میں موصوف کے مطابق ہونا چاہیے؟ اور مستثنیٰ صورتیں کون کون سی ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔	(۱۰)نَھْرٌ . رَجُلٌ اور خَشَبٌ کی جمع مکسّر کیا ہوگی؟
(۵)علامت تانیث کیا ہے؟	(۱۱)سَنَةٌ کی جمع کیا ہوگی؟
(۶)کون سے الفاظ بغیر علامت تانیث کے مونث مانے جاتے ہیں؟	(۱۲)اسم جمع اور جمع میں کیا فرق ہے؟

(۱۳) ذیل میں لکھے ہوئے اسموں اور صفتوں سے جس قدر ممکن ہو مرکب توصیفی بناؤ۔ قَمَرٌ. شَمْسٌ. عِنَبٌ (انگور). لَبَنٌ. عَسَلٌ (شہد) حِزْبٌ. اَرْضٌ. بِنْتَانِ. رِجَالٌ. سِنُوْنَ. كُتُبٌ. اَيَّامٌ. حُلْوٌ. صَالِحٌ. نَافِعٌ. مُنِيْرٌ. مُدَوَّرٌ (گول) مَاضِيَةٌ. جَارِيَةٌ.

Marfat.com

الدَّرْسُ السَّادِسُ

اَلجُمْلَۃُ الاِسْمِیَّۃُ

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ پوری بات کو جملہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۳۔۲) اب یہ بھی یاد رکھو کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ اِسْمِیَّہ اور فِعلِیَّہ. جملہ اسمیّہ (اَلْجُمْلَۃُ الاِسْمِیَّۃُ) وہ ہے جس میں پہلا حرف اسم. زَیْدٌ حَسَنٌ (زیادہ خوبصورت ہے)۔

جملہ فعلیّہ (اَلْجُمْلَۃُ الفِعلِیَّۃُ) وہ ہے جس میں پہلا جزو فعل ہو۔ حَسُنَ زَیْدٌ (زید خوبصورت ہوا)۔

ذیل میں جملہ اسمیّہ کے متعلق ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں۔ اور جملہ فعلیّہ کا بیان سبق ۱۴ میں ہوگا۔

جملہ اسمیّہ میں عموماً پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اُوپر کی مثال میں زَیْدٌ اسم معرفہ ہے اور حَسَنٌ اسم نکرہ۔

تنبیه ۱۔ جملہ اسمیہ اور مرکّب توصیفی میں اتنا ہی فرق ہے کہ مرکّب توصیفی میں دونوں اجزاء تعریف وتنکیر میں یکساں ہوتے ہیں اور جملہ اسمیہ میں پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ. چنانچہ مثال مذکورہ میں اگر پہلے جزو زید کی جگہ کوئی اسم نکرہ رکھیں اور کہیں رَجُلٌ حَسَنٌ (اچھا مرد)۔ یا دوسرے جزو حَسَنٌ پر اَلْ لگا کر معرفہ کر دیں اور کہیں زَیْدُن الْحَسَنُ تو یہ دونوں صورتیں مرکب توصیفی ہو جائیں گی۔

البتہ جب جملہ اسمیّہ کا دوسرا جزو ایسا لفظ نہ ہو جو کسی موصوف کی صفت واقع ہو سکے[1] تو جائز ہے کہ جملہ اسمیہ کا دوسرا جزو بھی معرفہ ہو مثلاً اَنَا یُوْسُفُ (میں یوسف ہوں) یا مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر فاصل لائی جائے۔ الرَّجلُ ھُوَ الصَّالِحُ (مرد نیک ہے) الرِّجَالُ ھُمُ الصَّالِحُوْنَ (مرد نیک ہیں) اگر یہاں سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی ہو جائیں گے۔

(۱) جیسے اسم علم یا ضمیر یا اسم اشارہ ہو۔

Marfat.com

ضَمَائِر مَرْفُوعَه مُنْفَصِلَه

	☆	غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	هُوَ (وہ ایک مرد)	اَنْتَ (تو ایک مرد)	اَنَا (میں ایک مرد)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو مرد)	اَنْتُمَا (تم دو مرد)	نَحْنُ (ہم دو مرد)
	جمع	هُمْ (وہ بہت مرد)	اَنْتُمْ (تم بہت مرد)	نَحْنُ (ہم بہت مرد)
مؤنث	واحد	هِيَ (وہ ایک عورت)	اَنْتِ (تو ایک عورت)	اَنَا (میں ایک عورت)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو عورتیں)	اَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	نَحْنُ (ہم دو عورتیں)
	جمع	هُنَّ (وہ بہت عورتیں)	اَنْتُنَّ (تم بہت عورتیں)	نَحْنُ (ہم بہت عورتیں)

☆ یہ گردان اُوپر سے نیچے پڑھو......

تنبیہ ۵۔ یہ ضمیریں جملوں میں اکثر مبتدا واقع ہوتی ہیں اس لیے انہیں مرفوع فرض کرلیا گیا (دیکھو سبق ٦۔٤) اور چونکہ تلفظ میں مستقل ہے اس لئے منفصل کہلاتی ہیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ اَنَا کو ہمیشہ اَنَ بغیر الف کے پڑھنا چاہیے۔

مشق نمبر ۵

تنبیہ ۷۔ بولتے وقت جملوں کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو جیسا کہ مشق نمبر ۱ میں لکھا گیا مگر لکھنے میں ابتدا حرکتیں ضرور لکھا کرو۔

(١) اَلْوَلَدُ قَائِمٌ	(٢) اَلاِبْنَةُ جَالِسَةٌ
(٣) هَلِ الْوَلَدُ قَائِمٌ؟	نَعَمْ هُوَ قَائِمٌ
(٤) هَلِ الاِبْنَةُ قَائِمَةٌ؟	لاَ. هِيَ جَالِسَةٌ
(٥) اَهٰذَا الرَّجُلُ نَجَّارٌ اَمْ خَبَّازٌ؟	هُوَ خَبَّازٌ مَاهُوَ بِنَجَّارٍ
(٦) اطَرَفَةُ شَاعِرٌ؟	نَعَمْ هُوَ شَاعِرٌ مَعْرُوْفٌ
(٧) هَلْ اَنْتُمْ خَيَّاطُوْنَ؟	مَانَحْنُ بِخَيَّاطِيْنَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ
(٨) هَلْ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ؟	نَعَمْ. هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ صَالِحَاتٌ

Marfat.com

(۹) اَاَنْتَ يُوْسُفُ الْعَلَّامَةُ؟	اَنَا يُوْسُفُ لٰكِنْ مَا اَنَا بِعَلَّامَةٍ
(۱۰) هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسْلَانَةٌ؟	لاَ. هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ
(۱۱) هَلْ الْحَارَاتُ نَظِيْفَةٌ؟	نَعَمْ. هِيَ حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ
(۱۲) اَلَيْسَ الْبَقَرُ بِحَيَوَانٍ نَافِعٍ؟	بَلٰى اَلْبَقَرُ حَيَوَانٌ نَافِعٌ جِدًّا
(۱۳) اِنَّ الْكَلْبَ حَيَوَانٌ حَارِسٌ	(۱۴) اِنَّ الْمَرْءَةَ الصَّالِحَةَ جَالِسَةٌ

(۱۵) اِنَّ الْمَرْءَتَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ (دیکھو سبق ۵۔۲) جَالِسَتَانِ.

(۱۶) اِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ وَالْمُعَلِّمَاتِ (دیکھو سبق ۵۔۲) مُجْتَهِدُوْنَ.

ذیل کی مثالوں میں مبتدا یا خبر کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پر کرو۔

اَلدَّارُ ....

اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ ....

اَلْبَيْتُ لَيْسَ بِ ....

.... كَسْلَانَةٌ

نَعَمْ هُوَ ....

هُمَا ....

هَلِ .... كَسْلَانٌ؟

هَلِ الاِبْنَةُ ..... اَمْ ....

اَلَيْسَ الْكَلْبُ بِ ..... ؟

اَلشَّاةُ ..... وَالْكَلْبُ ....

بَلٰى .... حَارِسٌ

اَلْخَيَّاطُ ..... وَالْخَيَّاطَةُ ....

اَلْفِيْلُ .... ضَخْمٌ

اَهٰذَا الْوَلَدُ ..... اَمْ ....

اَلْمَرْءَةُ الصَّادِقَةُ ....

اِنَّ .... مُجْتَهِدٌ

اَلاِبْنَتَانِ ....

اِنَّ .... كَسْلَانَتَانِ

اِنَّ .... مُجْتَهِدَاتٌ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کیا لڑکا کھڑا ہے؟ — نہیں وہ بیٹھا ہے

(۲) کیا لڑکی بیٹھی ہے؟ — نہیں وہ کھڑی ہے۔

(۳) کیا دو لڑکے حاضر ہیں؟ — جی ہاں۔ وہ دونوں حاضر ہیں

Marfat.com

(۴) کیا دو لڑکیاں ایماندار ہیں؟ جی ہاں۔ وہ دونوں ایماندار ہیں۔

(۵) کیا عورتیں سچی ہیں؟ جی ہاں۔ وہ سچی ہیں۔

(۶) کیا معلم غائب ہے؟ نہیں! معلم حاضر ہے۔

(۷) کیا وہ (جمع) بڑھئی ہیں؟ نہیں! وہ درزی ہیں

(۸) کیا وہ یوسف ہے؟ جی ہاں! وہ یوسف ہے

(۹) کیا تو محمود ہے؟ نہیں! میں حامد ہوں

(۱۰) کیا مکان پرانا ہے؟ نہیں! مکان نیا ہے۔

(۱۱) کیا وہ عورتیں درزنیں ہیں؟ نہیں! وہ استانیاں ہیں۔

(۱۲) تم عالم ہو یا جاہل؟ ہم جاہل نہیں ہیں

(۱۳) کیا ہاتھی ایک شاندار جانور نہیں ہے کیوں نہیں! ہاتھی ایک شاندار جانور ہے

(۱۴) کتا کھڑا ہے یا بیٹھا ہے؟ کتا کھڑا نہیں بلکہ بیٹھا ہے۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

مرکّبِ اضافی

۱۔ جس مرکب میں دونوں جز و اسم ہوں اور پہلا دوسرے کی طرف منسوب ہو اُسے مرکب اضافی کہتے ہیں۔ مثلاً کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب) خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی) مَآءُ النَّهْرِ (نہر کا پانی)۔

۲۔ دو اسموں میں اس قسم کی نسبت کا نام اضافت (الاِضَافَةُ) ہے۔

۳۔ مرکب اضافی کے پہلے جزو کو مضاف (منسوب) اور دوسرے کو مُضَاف اِلَیْهِ (جس کی طرف کوئی چیز منسوب ہو) کہا جاتا ہے۔

۴۔ مضاف پر نہ تو لام تعریف (اَلْ) داخل ہوتا ہے نہ تنوین برخلاف مُضَاف اِلَیْه کے (دیکھو اُوپر کی مثالیں)۔

۵۔ مُضَاف اِلَیْه ہمیشہ مجرور (زیر والا) ہوتا ہے۔

۶۔ مضاف ہمیشہ مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے۔

۸۔ مرکب اضافی بھی مرکب توصیفی کی طرح پورا جملہ نہیں ہوتا۔ (دیکھو سبق ۳۔۸) بلکہ جملے کا جزو ہوا کرتا ہے۔ مثلاً مَآءُ النَّهْرِ عَذْبٌ (نہر کا پانی میٹھا ہے) اس جملے میں مَآءُ النَّهْرِ مبتدا ہے اور عَذْبٌ خبر۔

۸۔ بعض اوقات ایک ترکیب میں کئی مضاف الیہ ہوتے ہیں جیسے بَابُ بَيْتِ الْاَمِيْرِ (امیر کے گھر کا دروازہ) بَابُ بَيْتِ ابْنِ الْوَزِيْرِ (وزیر کے بیٹے کے گھر کا دروازہ) مگر درمیانی مضاف الیہ اپنے مابعد کے مضاف ہوا کرتے ہیں اس لیے اُن پر لام تعریف یا تنوین نہیں لگا سکتے۔

۹۔ پہلے سبق میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی

Marfat.com

معرفہ ہو جاتا غُلَامُ زَیْدٍ یا غُلَامُ الرَّجُلِ. میں لفظ غلام بھی معرفہ ہو گیا ہے۔

۱۰۔ چونکہ عربی میں مضاف اپنے مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے اور ان دونوں کے درمیان کوئی لفظ حائل نہیں ہو سکتا اس لیے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیے غُلَامُ الْمَرْءَةِ الصَّالِحُ (عورت کا نیک غلام) اس مثال میں "الصالح" غلام کی صفت ہے اس لیے مرفوع ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۱) اور اسی واسطے واحد ہے مذکر ہے اور معرفہ ہے۔

ذیل میں چند اور مثالیں لکھی جاتی ہیں ہر ایک کا فرق خوب سمجھ لو۔

وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ	وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ
مرد کا نیک لڑکا (مضاف کی صفت)	نیک مرد کا لڑکا (مضاف کی صفت)
بِنْتُ الرَّجُلِ الصَّالِحَةُ	بِنْتُ الْمَرْءَةِ الصَّالِحَةِ
مرد کی نیک لڑکی (مضاف کی صفت)	نیک عورت کی لڑکی (مضاف کی صفت)

تنبیہ۔ اضافت کے چند اور ضروری مسائل سبق ۱۱ میں دیکھو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۶

اَسَدٌ	شیر	اَعُوْذُ	میں پناہ مانگتا ہوں
اِطَاعَةٌ	فرمانبرداری	اَلَا	سنو۔ آگاہ ہو جاؤ
حِکْمَةٌ	دانائی	طِیْبٌ	خوشبو
حَمْدٌ	تعریف	ظِلٌّ	سایہ
ذَاهِبٌ	جانے والا	قَدِیْرٌ	بہت قدرت والا
رَأْسٌ	سر	کُلٌّ	ہر ایک۔ سب
رَحِیْمٌ	بہت مہربان	کُلُّ شَیْءٍ	ہر چیز
رَجِیْمٌ	مردود۔ ہانکا ہوا	لَحْمٌ	گوشت
زَوْجٌ	شوہر	مَا (موصول)	جو کچھ

Marfat.com

زَوْجَۃٌ	بیوی	مَخَافَۃٌ	خوف
سُخْطٌ یا سَخَطٌ	غصہ	مِرْاٰۃٌ	آئینہ
سُلْطَانٌ	بادشاہ۔غلبہ	مِلْحٌ	نمک۔کھارا
سَمَآءٌ (جمع سَمٰوٰتٌ)	آسمان	نِسْیَانٌ	بھولنا۔بھول
طَلَبٌ	طلب	وَالِدَانِ وَالِدَیْنِ	ماں باپ

چند حروفِ جارّہ جو اسم پر داخل ہوتے اور اُسے جرّ (زیر) دیتے ہیں:

بِ = ساتھ۔سے۔میں۔کو مثلاً بِرَجُلٍ (مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قلم سے)

فِي	میں	فِی بَیْتٍ	گھر میں	بِالْقَلَمِ	قلم سے
عَلٰی	پر	عَلٰی جَبَلٍ	پہاڑ پر	فِی الْبُسْتَانِ	باغ میں
مِنْ	سے	مثلاً مِن زَیْدٍ	زید سے	مِنَ الْمَسْجِدِ	مسجد سے
اِلٰی	طرف۔تک	اِلٰی بَلَدٍ	شہر کی طرف	اِلَی الْکُوْفَۃِ	کوفہ تک
لِ	کے واسطے	لِزَیْدٍ	زید کے واسطے	قُلْتُ لِزَیْدٍ	میں نے زید کو کہا
کَ	مانند۔جیسا	کَرَجُلٍ	مرد کے جیسا	کَالْاَسَدِ	شیر کے جیسا
عَنْ	سے۔کی طرف	عَنْ زَیْدٍ	زید سے	زید کی طرف سے	

مشق نمبر ٦

(۱) مَآءُ الْبَحْرِ (۲) لَبَنُ الْبَقَرِ

(۳) لَحْمُ الشَّاۃِ (۴) اُذُنُ الْفَرَسِ

(۵) اِطَاعَۃُ الْوَالِدَیْنِ (دیکھو سبق ۵ فقرہ ۲) (٦) بَیْتُ اللّٰہِ

(۷) ضَوْءُ الشَّمْسِ (۸) فِی السُّوْقِ وَالْبَیْتِ

(۹) اِلَی الْمَسْجِدِ (۱۰) کَالْفَرَسِ

(۱۱) بِالْمَآءِ وَالْمِلْحِ (۱۲) لِلْعَرُوْسِ

(۱۳) عَنْ اَنَسٍ (نام ایک صحابی کا) (۱۴) مَآءُ الْبَحْرِ مِلْحٌ یا مَالِحٌ

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

اوزانِ کلمات

۱۔ عربی اسموں اور فعلوں میں اصلی حروف تین سے کم نہیں ہوتے اور زیادہ سے زیادہ اسم میں پانچ اور فعل میں چار ہوتے ہیں۔ پھر اصلی حروف کے ساتھ زائد حروف بھی مل جاتے ہیں۔ اس وقت اسم اور فعل میں پانچ سے زائد حروف بھی جمع ہو جاتے ہیں۔[1]

تنبیہ ۱۔ حرف اصلی وہ ہے جو تمام تصریفات ومشتقات میں موجود ہے۔ اِلّا شاذ ونادر موقع پر حذف ہو جائے یا دوسرے حرف سے بدل دیا جائے۔ اور زائد وہ حرف ہے جو کسی صیغہ اور کسی مشتق میں ہو اور کسی میں نہ ہو جیسے حَمْدٌ میں تینوں حرف اصلی ہیں اور حَامِدٌ میں الف اور مَحْمُوْدٌ میں پہلا میم اور واؤ زائد ہیں۔

۲۔ جن کلمات میں اصلی حروف تین ہوں اور ثلاثی کہلاتے ہیں۔

فَرَسٌ. ضَرَبَ. چار ہوں تو رباعی: فِلْفِلٌ (مرچ) دَحْرَجَ (لڑھکایا اس نے) پانچ ہوں تو خماسی: سَفَرْجَلٌ.

جو کلمے محض حروفِ اصلیہ سے مرکب ہوں وہ مجرّد اور جن میں حروفِ زوائد بھی ہوں وہ مزید فیہ کہے جاتے ہیں: کِبْرٌ (بڑائی) ثلاثی مُجرّد ہے۔ تَکَبُّرٌ (بڑائی ظاہر کرنا) ثُلاثی مزید فیہ ہے کیونکہ اس میں ت اور ایک ب زائد ہے۔

تنبیہ ۲۔ افعال۔ اسماء مشتقہ[2] اور مصادر کا مجرد یا مزید فیہ ہونا ان کے ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر وہ صیغہ حروفِ زوائد سے خالی ہو تو اس کے مشتقات اور مصدر بھی مجرد سمجھے جائیں گے۔ نَصَرَ (مدد

---

(۱) لیکن سب مل ملا کر اسموں میں سات تک اور فعلوں میں چھ تک ہوتے ہیں۔ اس سے زائد نہیں۔ گردانوں کے ہیر پھیر سے کچھ اور حروف بڑھ جائیں تو وہ کسی شمار میں نہیں۔

(۲) جو اسم کسی مصدر سے بنایا جاوے وہ مشتق ہے جیسے اسم فاعل، اسم مفعول، اسم صفت وغیرہ......

Marfat.com

کی اُس نے) فعل ثلاثی مجرّد ہے تو اس کا مضارع یَنْصُرُ. اسم فاعل نَاصِرٌ. اسم مفعول مَنْصُوْرٌ اور مصدر نُصْرَۃٌ بھی ثُلاثی مجرّد کہے جائیں گے۔ گو ان میں حروف زوائد بھی ہیں۔ اسی طرح گردان کی وجہ سے مجرّد میں حروفِ زوائد آئیں تو وہ مجرّد ہی رہے گا۔ رَجُلٌ ثُلاثی مجرّد ہے تو رَجُلَانِ اور رِجَالٌ بھی ثُلاثی مجرّد ہیں۔ کَبَّرَ (اس نے تکبیر کہی) اَکْرَمَ (اس نے تعظیم کی) ثُلاثی مزید فیہ ہیں۔ پہلے میں ایک ب اور دوسرے میں الف زائد ہے۔

۳۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے اور ان کے حروف اصلیہ کو زوائد سے الگ بتلانے کے لئے ف. ع اور ل کو میزان قرار دیا گیا ہے۔ ثلاثی کلمات میں ف پہلے حرف کی جگہ۔ ع دوسرے حرف کی جگہ اور ل تیسرے حرف کی جگہ رکھا جاتا ہے مثلاً:

قَلَمٌ	کَتِفٌ[1]	عَضُدٌ[2]	کَلْبٌ
فَعَلٌ	فَعِلٌ	فَعُلٌ	فَعْلٌ

کلمہ موزون (جس کا وزن نکالا جائے) کا جو حرف ف کے مقابلے میں ہو وہ فائے کلمہ کہلاتا ہے (جیسے قَلَمٌ میں ق)۔ جو ع کے مقابلے میں ہو وہ عین کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں ل) اور جو ل کے مقابلے میں ہو وہ لام کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں م)

جب لفظ رُباعی کا وزن معلوم کرنا ہو تو ف۔ ع کے بعد ایک ل کی بجائے دو ل لگاؤ۔ اور خماسی میں تین ل۔ مثلاً: جَعْفَرٌ[3] کا وزن فَعْلَلٌ اور سَفَرْجَلٌ کا وزن فَعَلَّلٌ ہوگا۔

۴۔ وزن نکالتے وقت حروف اصلیہ کے مقابلے میں تو ف۔ ع اور ل رکھے جائیں گے۔ باقی جو حروف زائد ہوں وہ اپنی اپنی جگہ بحال رہیں گے۔

کِبْرٌ	کَبِیْرٌ	اَکْبَرُ	تَکْبِیْرٌ
فِعْلٌ	فَعِیْلٌ	اَفْعَلُ	تَفْعِیْلٌ

مگر جب عین کلمہ یا لام کلمہ کو دُہرا کر ایک حرف زائد کیا گیا ہو تو وزن میں عین یا لام ہی دُہرا لیتے ہیں۔ کَبَّرَ (= کَبْ بَرَ) میں پہلی ب عین کلمہ ہے اور دوسری زائد۔ قاعدے سے تو

---

(۱) کاندھا (۲) بازو (۳) خاص نام

Marfat.com

اس کا وزن فَعَبَلَ ہونا چاہیے لیکن اس کی بجائے اس کا وزن فَعَّلَ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اِحْمَرَّ میں آخری ر زائد ہے۔ اس کا وزن اِفْعَلَّ کہا جائے گا۔

۵۔ الفاظ کا وزن پہچاننے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی ایک لفظ کے مادّے (حروفِ اصلیہ) کے معنی جاننے سے اس کے تمام تصریفات اور مشتقات کے معانی کا جاننا آسان ہو جاتا ہے۔

مشق نمبر ۷

کلمات ذیل کے اوزان نکالو

رَجُلٌ. شَرَفٌ (بزرگی) شَرِیْفٌ (بزرگ). اَشْرَافٌ (جمع شَرِیْفٌ کی) مَلِکٌ. مُلُوْکٌ (جمع مَلِکٌ کی). رَحْمٌ (مہربانی). رَحِیْمٌ. رَحْمٰنُ. کَرَمٌ (بزرگی۔سخاوت) کَرِیْمٌ. کِرَامٌ (جمع کَرِیْمٌ کی). عِلْمٌ (جاننا) عَالِمٌ. عُلَمَآءُ عَالِمُوْنَ. عَقْرَبٌ (بچھو). غَضَنْفَرٌ (شیر) عَلَّامَةٌ. عَلَّمَ. تَعْلِیْمٌ. تَکَبُّرٌ. مُتَکَبِّرٌ. اِکْرَامٌ (تعظیم کرنا)۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ التَّاسِعُ

جمع مُکَسَّر

ا۔ یہ تو پہلے ہی لکھا گیا کہ جمع مکسر کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ محض اہل زبان سے سن لینے پر موقوف ہے۔ اس لئے ہم ذیل میں جمع مُکَسَّر کے چند کثیر الاستعمال اوزان لکھتے ہیں۔

الف) اَفْعَال: اَوْلَادٌ. جمع وَلَدٌ کی. اَفْرَاسٌ جمع فَرَسٌ کی۔ اسی طرح شَرِیْفٌ. مَطَرٌ (بارش). وَقْتٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

ب) فُعُوْلٌ: مُلُوْکٌ جمع مَلِکٌ کی۔ اُسُوْدٌ جمع اَسَدٌ کی۔ حُقُوْقٌ جمع حَقٌّ (دراصل حَقَقٌ) کی۔ اسی طرح شَاهِدٌ (گواہ)۔ قَلْبٌ (دل)۔ جُنْدٌ (لشکر)۔ وَجْهٌ (منہ)۔

ج) فِعَالٌ: کِلَابٌ جمع کَلْبٌ کی۔ ثِیَابٌ (دراصل ثِوَابٌ) جمع ثَوْبٌ (کپڑا) کی۔ اسی طرح رُمْحٌ (نیزہ) رَجُلٌ. کَبِیْرٌ. صَغِیْرٌ. بَلَدٌ کی۔

د) فُعُلٌ: کُتُبٌ جمع کِتَابٌ کی۔ مُدُنٌ جمع مَدِیْنَةٌ (شہر) کی۔ اسی طرح سَفِیْنَةٌ (کشتی) صَحِیْفَةٌ (چھوٹی کتاب)۔ طَرِیْقَةٌ (راستہ) رَسُوْلٌ وغیرہ کی۔

ہ) اَفْعُلٌ: اَشْهُرٌ جمع شَهْرٌ (مہینہ) کی۔ اَرْجُلٌ جمع رِجْلٌ کی۔ اسی طرح نَهْرٌ. بَحْرٌ. نَفْسٌ. عَیْنٌ وغیرہ کی۔

و) فُعَلَاءُ. وُزَرَآءُ جمع وَزِیْرٌ کی۔ اُمَرَآءُ جمع اَمِیْرٌ کی۔ اسی طرح شَاعِرٌ. عَالِمٌ. سَفِیْهٌ (کمینہ جاہل). اَمِیْنٌ (امانتدار). وَکِیْلٌ (جس کی طرف کوئی کام سونپ دیا جائے). اَسِیْرٌ (قیدی) وغیرہ کی۔

ز) اَفْعِلَاءُ یہ وزن عموماً ذوی العقول کی صفتوں کے لیے ہے جو کہ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتی ہوں۔ اَصْدِقَاءُ جمع صَدِیْقٌ (دوست) کی۔ اَنْبِیَآءُ جمع نَبِیٌّ کی۔ اَحِبَّآءُ (دراصل اَحْبِبَاءُ) جمع حَبِیْبٌ (دوست پیارا) کی۔ اسی طرح قَرِیْبٌ (نزدیک رشتہ دار) غَنِیٌّ

Marfat.com

(تونگر، بے پروا)۔ وَلِيٌّ (سرپرست، دوست) وغیرہ کی۔

ح) فُعْلَانٌ. فُرْسَانٌ جمع فَارِسٌ (سوار گھوڑے کا) کی۔بُلْدَانٌ جمع۔ بَلَدٌ کی۔قُضْبَانٌ جمع قَضِيبٌ (شاخ) کی۔

ط) فَعَالِلُ: عَنَاصِرُ جمع عُنْصُرٌ (عنصر) کی۔زَلَازِلُ جمع زَلْزَلَةٌ (زلزلہ بھونچال) کی۔ اسی طرح كَوْكَبٌ (ستارہ). جَوْهَرٌ (قیمتی پتھر) وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

تنبیہ ۱۔ اسم خماسی کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے لیکن آخر کا حرف حذف کرنا پڑتا ہے۔مثلاً سفرجل کی جمع سفارج ہے اس میں ل حذف ہے۔

ی) فَعَالِيلُ: فَنَاجِينُ جمع فِنْجَانٌ پیالی (چائے کی) کی۔صَنَادِيقُ. جمع صُنْدُوقٌ (صندوق) کی۔اسی طرح قِنْدِيلٌ (قندیل). خِنْزِيرٌ (بدجانور)۔بُسْتَانٌ. سُلْطَانٌ کی۔

ک) فَعَالِلَةٌ: (ذوی العقول کے لیے مخصوص ہے) اَسَاتِذَةٌ جمع اُسْتَاذٌ (استاد) کی۔ تَلَامِذَةٌ جمع تِلْمِيذٌ (شاگرد) کی۔مَلٰئِكَةٌ جمع مَلَكٌ (فرشتہ) کی۔

ل) مَفَاعِلُ (جمع کا یہ وزن اُن لفظوں کے لئے مخصوص ہے جو مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ یا مَفْعَلَةٌ کے وزن پر ہوں) مثلاً مَرَاكِبُ جمع مَرْكَبٌ (سواری) کی۔مَسَاجِدُ جمع مَسْجِدٌ کی۔مَكَاتِبُ جمع مَكْتَبَةٌ (کتب خانہ) کی۔

م) مَفَاعِيلُ (یہ وزن کلمات کے لیے ہے جو مِفْعَالٌ یا مَفْعُولٌ کے وزن پر آئیں) چنانچہ مِفْتَاحٌ کی جمع ہوگی مَفَاتِيحُ (کنجی). مَكْتُوبٌ (خط) کی جمع ہے مَكَاتِيبُ۔

تنبیہ ۲۔ جمع کے مذکورہ اوزان میں یہ اوزان غیر منصرف ہیں۔ان پر تنوین نہیں پڑھی جائے گی۔
فُعَلَاءُ. اَفْعِلَاءُ. فَعَالِلُ. فَعَالِيلُ. مَفَاعِلُ اور مَفَاعِيلُ.

۲۔ ذیل کے الفاظ کی جمعوں کو خاص طور پر یاد رکھو۔

اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُونَ (حالتِ رفعی میں) اور بَنِينَ (حالتِ نصبی و جری میں) آتی ہے۔اور اس کی جمع مکسر اَبْنَاءٌ ہے۔

اِبْنَةٌ کی جمع بَنَاتٌ ہے۔

اَخٌ (بھائی) کی جمع اِخْوَانٌ یا اِخْوَةٌ ہے۔

اُخْتٌ (بہن) کی جمع اَخَوَاتٌ ہے۔

Marfat.com

اِمْرَاَةٌ کی جمع نِسَآءٌ یا نِسْوَةٌ ہے۔
اُمٌّ کی جمع اُمَّهَاتٌ ہے۔
۳۔ بعض الفاظ کی جمع کئی وزنوں پر آتی ہے چنانچہ بَحْرٌ کی جمع اَبْحَارٌ. اَبْحُرٌ اور بُحُوْرٌ ہے۔
۴۔ بعض کلمات کی جمع کے مختلف اوزان مختلف معنوں میں آتے ہیں: بَیْتٌ (گھر، شعر) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے بُیُوْتٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اَبْیَاتٌ۔
عَبْدٌ (غلام۔بندہ) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے عَبِیْدٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے عِبَادٌ ہے۔
عین (آنکھ چشمہ) کی جمع اَعْیُنٌ (آنکھیں) اور عُیُوْنٌ (چشمے یا آنکھیں)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۷

تنبیہ ۳۔ بعض الفاظ کے سامنے ابجد کے جو حروف لکھے ہیں۔ان سے ان کے جمع کی طرف اشارہ ہے۔

بَاسِرٌ	خوف یا فکر سے بگڑا ہوا چہرہ	اَلْمَدْرَسَةُ الْعَالِيَةُ	ہائی سکول۔کالج
بَعْضٌ (الف)	کوئی کوئی۔کسی چیز کا حصہ	اَلْمُتَّقِیْ	پرہیزگار
ثَابِتٌ	ثابت شدہ، مضبوط	مُطِیْعٌ	فرمانبردار
جَارٌ	پڑوسی	مُطَهَّرٌ	پاک
حَدِیْدٌ	لوہا	مَوْعِظَةٌ (ل)	نصیحت
خَیْرٌ	بہت اچھا	نَاضِرَةٌ	تروتازہ
سَفِیْرٌ(و)	ایلچی	نَاظِرَةٌ	دیکھنے والی
سَیْفٌ(ب)	تلوار	نَفِیْسٌ(ج نَفَائِسُ)	پاکیزہ
اَلشَّایُ	چائے	نَافِعٌ	فائدہ مند
شَرْطٌ (ب)	قرارداد	یَوْمٌ (الف اَیَّامٌ)	دن
صَعْبٌ(ج)	سخت دشوار	اَلْیَوْمَ	آج
طَوِیْلٌ(ج)	دراز	یَوْمَئِذٍ	اس روز
عَرَبِیٌّ یا عَرَبِیَّةٌ	عربی	قَاطِعٌ	کاٹنے والا، تیز
فَارِغٌ	خالی		

Marfat.com

ہاں اور ہم رشتہ دار ہیں (۱۶) شاگرد (جمع) اور استاد (جمع) مدرسہ میں موجود ہیں (۱۷) وہ کھیلنے والی لڑکیاں ہیں (۱۸) ایمان والے اللہ کے دوست ہیں (۱۹) اونچے گھر (۲۰) عربی ابیات (۲۱) قرآن میں مفید نصیحتیں ہیں۔

سوالات نمبر ٤

(۱) حرف اصلی کسے کہتے ہیں؟

(۲) اسم میں حروف اصلیہ کتنے اور فعل میں کتنے ہوتے ہیں؟

(۳) الفاظ میں حرف اصلی کے علاوہ جو حرف ہو اسے کیا کہیں گے؟

(۴) حروف اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۵) جس کلمے میں محض حروف اصلیہ ہوں اسے کیا اور جس میں حرف زائد بھی ہو اسے کیا کہو گے؟

(۶) رَجُلٌ. رَجُلَانِ. تَكْبِيْرٌ. كَبُرَ. ذَهَبَ. يَذْهَبُ اور ذَاهِبٌ میں کون سے کلمے مجرّد اور کون سے مزید فیہ ہیں؟

(۷) کسی لفظ کا وزن کس طرح نکالا جاتا ہے؟

(۸) الفاظ کا وزن معلوم کرنے سے کیا فائدہ؟

(۹) جمع مکسّر کے مشہور اوزان کیا ہیں؟

(۱۰) جمع کے کون کون سے اوزان غیر منصرف ہیں؟

(۱۱) بَحْرٌ. اِمْرَأَةٌ. سَنَةٌ. اَخٌ. عَبْدٌ. فِنْجَانٌ اور اَسِيْرٌ کی جمع بناؤ۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ

اسم کی اعرابی حالتیں

۱۔ حالتوں کے اختلاف سے اسم کا آخر جن حرکات (زیر۔زبر۔پیش) وغیرہ کے ذریعے سے بدلتا رہتا ہے وہ اعراب کہلاتے ہیں۔

اِعْرَاب کی اقسام ہے۔ایک اِعْرَاب بِالْحَرَکَة جو زبر زیر اور پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔دوسرا اِعْرَاب بِالْحُرُوف جو بعض حروف کی زیادتی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔جیسا کہ ابھی بیان کیا جائے گا۔

۲۔ کوئی اسم۔

(۱) جب فعل کا فاعل یا مبتدا خبر واقع ہو تو اُسے حالتِ رفعی میں سمجھو۔مبتدا اور خبر کی مثالیں درس ۶ میں گذر چکی ہیں۔

(۲) جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل یا مفعول کی ہیئت (حالت) بتلائے تو اسے حالت نصبی میں سمجھنا چاہیے۔

(۳) اور جب وہ مضاف الیہ یا کسی حرف جارّ کے بعد واقع ہو تو اسے حالت جری میں سمجھو۔مثالیں آگے آتی ہیں:

مختلف اِسموں کی علاماتِ اِعراب

۳۔ اگر اسم واحد ہو یا جمع مکسّر تو حالت رفعی میں اس کے آخر کو رفع (ـُـ) اور حالت جری میں جر (ـِـ) پڑھو۔مثلاً:

اَرْسَلَ (بھیجا) زَيْدٌ مَكْتُوْبًا اِلٰى خَالِدٍ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	جملہ فعلیہ ہے۔اس میں تینوں اسم واحد ہیں۔
اَرْسَلَ الرِّجَالُ ثِيَابًا اِلَى النِّسَآءِ فعل حال مفعول حرف جار مجرور	جملہ فعلیہ ہے۔اس میں تینوں اسم جمع مکسر ہیں۔

Marfat.com

جَآءَ[1] زَیْدٌ رَاکِباً عَلٰی فَرَسِ حَامِدٍ فعل فاعل حرف جار مجرور مضاف الیہ مجرور	جملہ فعلیہ ہے رَاکِباً فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لیے منصوب ہے۔

تنبیہ ۱۔ صفت کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو موصوف کی ہے۔ اگر موصوف مرفوع ہو تو صفت بھی مرفوع موصوف منصوب ہو تو صفت بھی منصوب اور موصوف مجرور ہو تو صفت بھی مجرور ہوگی: اَرْسَلَ رَجُلٌ عَالِمٌ مَکْتُوْبًا طَوِیْلًا اِلٰی مَلِکٍ عَادِلٍ (ایک عالم مرد نے ایک عادل بادشاہ کے پاس ایک لمبا خط بھیجا) دیکھو عَالِمٌ. طَوِیْلًا اور عَادِلٍ صفتیں ہیں جن میں سے ہر ایک کی اعرابی حالت ویسی ہی ہے جیسی اُن کے موصوف رَجُلٌ. مَکْتُوْبًا اور مَلِکٍ کی ہے۔

۴۔ اگر اسم تثنیہ کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں اس کے آخر میں ـَـان[2] اور حالت نصبی و جرّی میں ـَـیْنِ لگاؤ۔ کَتَبَ الرَّجُلَانِ مَکْتُوْبَیْنِ اِلَی الْمَرْءَ تَیْنِ (دو مردوں نے دو خط دو عورتوں کی طرف لکھے)۔

اِثْنَانِ دو اور اِثْنَتَانِ کا اعراب بھی تثنیہ کے جیسا ہے۔ کِلاَ (دونوں) اور کِلْتَا (دونوں) (مؤنث) بھی حالت نصبی و جرّی میں کِلَیْ اور کِلْتَیْ پڑھے جائیں گے۔ جَاءَ[3] رَجُلَانِ کِلَاهُمَا' رَاَیْتُ[4] رَجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا اَرْسَلْتُ اِلٰی رَجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا. یاد رکھو کِلَا اور کِلْتَا کا استعمال اکثر ضمیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

۵۔ اگر کوئی اسم جمع مُذَکّر سالم کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں ـُـوْن اور حالت نصبی و جری میں ـِـیْنَ بڑھانا چاہیے۔ اَرْسَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْمُجَاهِدِیْنَ اِلَی الظّٰلِمِیْنَ.

عِشْرُوْنَ' ثَلٰثُوْنَ' اَرْبَعُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کی دہائیوں کا اعراب بھی ایسا ہی ہوگا۔ حالت رفعی میں عِشْرُوْنَ اور حالت نصبی و جرّی میں عِشْرِیْنَ وغیرہ کہیں گے۔ (ان دہائیوں کے بعد معدود ہمیشہ واحد اور منصوب ہوگا۔ عِشْرُوْنَ رَجُلاً یا مَرْءَ ةً).

اُولُو (والے۔ حالت رفعی میں) اور اُولِي (حالت نصبی و جرّی میں) بھی اعراب میں جمع سالم مذکّر کے ساتھ ملحق ہیں۔ هُمْ اُولُو الْاَلْبَابِ (وہ عقل والے ہیں) رَاَیْتُ اُولِی الْاَلْبَابِ عِنْدَ اُولِی الْاَلْبَابِ) (میں نے عقل والوں کو عقل والوں کے پاس دیکھا)۔

---

(۱) زید حامد کے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ (۲) ایسے لفظ کا طریقہ دیکھو درس ۵ تنبیہ ۱ میں (۳) وہ دونوں مرد آئے
(۴) میں نے ان دونوں مردوں کو دیکھا

Marfat.com

تنبیہ ۲۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب با لحروف ہے۔ اسی وجہ سے تثنیہ اور جمع کے آخر کا نون نون اعرابی (اعراب کا نون) کہلاتا ہے۔ (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۴)۔

۶۔ کوئی اسم جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہو تو اُس کو حالت رفعی میں رفع ــُـ اور حالت نصبی و جرّی میں جرّ ــٍـ پڑھا جائے گا۔ (یعنی حالت نصبی میں بھی جمع مونث سالم کو جرّ (زیر) ہی پڑھیں گے) (دیکھو سبق ۵۔۲) طَرَدَ الْمُسْلِمَاتُ الْفَاسِقَاتِ اِلَى الْبَادِيَاتِ (مسلمان عورتوں نے بدکار عورتوں کو دیہاتوں کی طرف ہانکا)

۷۔ تم پڑھ چکے ہو کہ اسم پر اَلْ داخل ہو تو تنوین گرادی جاتی ہے (دیکھو سبق ۲۔۳) اب یہ بھی یاد رکھو کہ بعض اسم مُعْرَب ایسے ہیں جن پر تنوین پہلے ہی سے نہیں آتی۔ مَكَّةُ. مِصْرُ. اَحْمَدُ. عُثْمَانُ. زَيْنَبُ. طَلْحَةُ (ایک صحابی کا نام). حَمْرَاءُ (سرخ) (مونث). مَسَاجِدُ ایسے اسم غیر منصرف کہلاتے ہیں۔ ان پر حالت رفعي میں ضمّہ ــُـ اور حالت نصبی و جری میں فتحہ ــَـ پڑھتے ہیں:
رَاٰى عُثْمَانُ زَيْنَبَ فِيْ مَكَّةَ (عثمان نے زینب کو مکے میں دیکھا)۔

مگر اسماء غیر منصرفہ جب مُعَرَّف بِالّلام ہوں۔ یا مضاف تو حالت جرّی میں انہیں کسرہ ــِـ دیا جائے گا۔ فِي الْمَسَاجِدِ. فِيْ مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِيْنَ.

تنبیہ ۳۔ جن اسموں پر تنوین آیا کرتی ہے۔ وہ مُنْصَرِف کہلاتے ہیں۔ اسماء منصرفہ و غیر منصرفہ کا بیان درس ۵۷ میں دیکھو۔

۸۔ مُوْسٰى. عِيْسٰى جیسے الفاظ پر کوئی اعراب پڑھا ہی نہیں جا سکتا اس لیے تینوں حالتوں میں یکساں پڑھے جائیں گے۔ جَآءَ مُوْسٰى ' رَاَيْتُ مُوْسٰى ' هُوَ غُلَامُ مُوْسٰى. ایسے اسموں کو اسم مقصود کہتے ہیں۔

۹۔ اَلْقَاضِيْ. اَلْعَالِيْ. اَلْجَارِيْ. اَلْمَاضِيْ جیسے الفاظ[1] (جن کے آخر میں ی ساکن ہو) حالت رفعی و جری میں ظاہری اعراب سے خالی رہتے ہیں اور حالت نصبی میں اُن کو حسبِ دستور نصب دیا جائے گا۔

---

(۱) ایسے اسموں کو اسم منقوص کہتے ہیں۔

Marfat.com

جَاءَ الْقَاضِيْ	قاضی آیا	حالت رفعي
جَاءَ غُلَامُ الْقَاضِيَ	(قاضی کا غلام)	حالت جرّي
رَأَيْتُ الْقَاضِيَ	(میں نے قاضی کو دیکھا)	حالت نصبي

مذکورہ الفاظ پر لام تعریف نہ ہو تو حالت رفعی و جرّی میں قاضٍ عالٍ اور حالت نصبی میں قَاضِيًا. عَالِيًا وغیرہ پڑھیں۔

ان کی جمع سالم قَاضُوْنَ. عَالُوْنَ وغیرہ (حالت رفعی میں) قَاضِيْنَ. عَالِيْنَ وغیرہ (حالت نصبی و جرّی میں)۔

ان کا تثنیہ عام قاعدے کے مطابق ہوگا۔ یعنی قَاضِيَان . عَالِيَانِ (حالت رفعي میں) یا قاضِيْنِ ' عَالِيْنِ (حالت نصبی و جری میں)۔

۱۰۔ یاد رکھو حالتوں کے اختلاف سے جن لفظوں کے آخر میں حرکت یا حروف سے کچھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ انہیں مُعْرَب کہتے ہیں ورنہ مبنی کہلاتے ہیں اسموں میں مبنی بہت کم ہیں۔ ضمیریں' اسم اشارہ' اسم موصول' اسم استفہام وغیرہ مبنی ہیں۔ جن کا بیان آئندہ ہوگا۔ مبنیات کے اقسام سبق ۵۷ میں دیکھو۔

تنبیہ۴۔ ضمائر مرفوعہ منفصلہ سبق ۶ میں لکھی گئی ہیں۔

باقی ضمیروں کا بیان سبق ۱۱ ۔ ۱۵ میں ہوگا۔ مفصل بیان سبق ۴۱ میں دیکھو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۸

بَوَّابٌ	دربان	سَيِّدٌ	سردار۔ آقا
ثَمَرٌ (الف)	پھل	سَيِّدَةٌ	ملکہ' شریف عورت' بی بی
جَبَلٌ (ج)	پہاڑ	فَاصِلَةٌ	دوری۔ فاصلہ
جَمَلٌ (ج)	اونٹ	فَارِهٌ	سبک رفتار
حَدِيقَةُ الْحَيَوَانَاتِ	چڑیا گھر	كُمَّثْرٰى	امرود
دِيْوَانٌ (ى دَوَاوِيْنُ)	کچہری	مُزَيَّنٌ	آراستہ

Marfat.com

دُكَّانٌ (ي)	دکان	مُصَلّٰی	نماز کی جگہ۔عیدگاہ
رَاكِبًا	سوار ہوکر	نَاقَةٌ (ب نُوْقٌ)	اُونٹنی
سُوْقٌ (الف)	بازار	اور نَاقَاتٌ	= اُونٹنیاں
سَيَّارَةٌ[1] (ج سَيَّارَاتٌ)	موٹر	نُزْهَةٌ	تفریح

مشق نمبر ۹ (الف) ☆

(۱) اَلتِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ (۲) اَلتَّلَامِذَةُ حَاضِرُوْنَ (۳) اَلْبَوَّابُ قَائِمٌ عِنْدَالْبَابِ وَالْكَلْبُ جَالِسٌ (۴) ضَرَبَ الْوَلَدُ كَلْبًا بِالْحَجَرِ (۵) جَآءَ مَحْمُوْدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ (۶) رَاٰى حَامِدٌ اَسَدًا فِيْ حَدِيْقَةِ الْحَيْوَانَاتِ (۷) اَكَلَ (کھایا) يَحْيٰى كُمَّثْرٰى وَخَالِدٌ رُمَّانًا (۸) جَآءَ اَحْمَدُ وَذَهَبَ مُحَمَّدٌ ضَاحِكَيْنِ (۹) ذَهَبَ[2] النِّسَآءَ اِلٰى دِهْلِيْ رَاكِبَاتٍ فِي السَّيَّارِةِ (۱۰) رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ذَاهِبِيْنَ اِلَى الْمُصَلّٰى لِصَلٰوةِ الْعِيْدِ (۱۱) يَذْهَبُ الْبَنُوْنَ وَالْبَنَاتُ اِلَى الْبُسْتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِلنُّزْهَةِ (۱۲) فِي الْبَغْدَادِ نَهْرٌ جَارٍ مَعْرُوْفٌ بِالدِّجْلَةِ (۱۳) فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ النِّسَآءِ فِي الْجَنَّةِ (۱۴) جَآءَ قَاضٍ عَادِلٌ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ (۱۵) رَاَيْتُ قَاضِيَيْنِ عَادِلَيْنِ جَالِسَيْنِ فِي الدِّيْوَانِ (۱۶) هَلْ هُمْ قَاضُوْنَ ظَالِمُوْنَ (۱۷) لَا بَلْ هُمْ قَاضُوْنَ عَادِلُوْنَ (۱۸) فِي الْهِنْدِ جَبَلٌ عَالٍ مَعْرُوْفٌ بِهِمَالِيَةِ (۱۹) ذَهَبَ كِلَا الْوَلَدَيْنِ وَكِلْتَا الْبِنْتَيْنِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ الْعَالِيَةِ (۲۰) رَاَيْتُ خَلِيْلًا وَسَعِيْدًا كِلَيْهِمَا لَاعِبَيْنِ فِي الْمَيْدَانِ (۲۱) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً[3] لِّاُولِي الْاَبْصَارِ.

(☆) اس مشق میں اور آئندہ مشقوں میں ہر ایک اسم کی اعرابی حالت اور اس کے اعراب کو خوب سمجھ لیا کرو۔

(۱) اس لفظ کے اصلی معنی سیر کرنے والی ہے۔ قافلہ کو بھی اور سیر کرنے والے ستاروں کو بھی کہتے ہیں۔

(۲) عاقل کی جمع مونث کے لیے فعل واحد مذکر لا سکتے ہیں

(۳) مبتدا موخر ہے۔ ان کی وجہ سے منصوب ہے۔ فی ذلک خبر مقدم ہے باقی جر مجرور مبتدا سے متعلق ہے۔

Marfat.com

تنبیہ۔ اس مشق میں وہی افعال استعمال کیے گئے ہیں جو پچھلے سبقوں میں مثالوں کے ضمن میں گذر چکے ہیں۔ ورنہ افعال کا بیان تو درس ۱۴ سے شروع ہوگا۔

مشق نمبر ۹(ب)

ذیل کی عبارتوں میں فعل، فاعل، مبتدا، خبر، جار یا مجرور کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پر کرو۔

(۱) اَلْاَ سَاتِذَةُ...... وَالتَّلَامِذَةُ...... (۲) .... جَالِسَةٌ عَلَى ....

(۳) جَآءَ .... رَاكِباً عَلَى ....

(۴) رَاٰى .... حَارِسًا جَالِسًا .... الْبَابِ

(۵) .... اَنْهَارًا.......... فِي الْهِنْدِ

(۶) فِي الْهِنْدِ .... جَارِيَةٌ (۷) هَلْ ذَهَبَ ...... اِلَى ......؟

(۸) .... اَسَدًا وَفِيْلًا فِيْ ....

(۹) .... عَلِيٌّ .... عَلَى ....

(۱۰) .... وَ .... رَاكِبَيْنِ ....

(۱۱) يَذْهَبُ .... اِلَى .... الظُّهْرَ

(۱۲) .... عُثْمَانَ ...... مَكَّةَ .... اَمَامَ الْكَعْبَةِ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱)۔ ایک اونچا پہاڑ (۲)۔ دو گزرے ہوئے مہینے (۳)۔ شہروں کے باغ کشادہ ہیں (۴)۔ مکے سے مصر تک دراز فاصلہ ہے (۵)۔ میں نے آج دو بہتی ہوئی نہریں دیکھیں (۶)۔ احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہیں (۷)۔ عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکے میں آیا (۸)۔ دو دربان امیر کے باغ کے دروازے پر کھڑے ہیں (۹)۔ شہروں کے بازاروں کی دکانیں خوب آراستہ ہیں (۱۰)۔ کیا انصاف پسند قاضی کچہری میں ہے۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الحَادِیْ عَشَر

اَلْاِضَافَةُ

سبق نمبر ۷ سے پیوستہ

۱۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہوں تو اُن کے آخر کار نون اعرابی گر جاتا ہے۔

هُمَا بَيْتَا رَجُلٍ	(وہ ایک شخص کے دو گھر ہیں)	حالت رفعی	دراصل بَیْتَانِ
رَأَيْتُ بَيْتَيْ رَجُلٍ	(میں نے مرد کے دو گھر دیکھے)	حالت نصبی	دراصل بَیْتَیْنِ
اَبْوَابُ بَيْتَيْ رَجُلٍ	مرد کے دو گھروں کے دروازے)	حالت جرّی	دراصل بَیْتَیْنِ
هُمْ مُعَلِّمُو الْوَلَدِ	(وہ لڑکے کے معلمین ہیں)	حالت رفعی	دراصل مُعَلِّمُوْنَ
رَأَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ	(لڑکے کے معلمین کو میں نے دیکھا)	حالت نصبی	دراصل مُعَلِّمِیْنَ
بَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ	(لڑکے کے معلمین کا گھر)	حالت جرّی	دراصل معلمین

۲۔ اَبٌ[1] (باپ) اَخٌ[2] (بھائی) فَمٌ[3] یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو ان کی صورتیں یہ ہوں گی۔

حالت رفعي	حالت نصبي	حالت جري
اَبُوْ	اَبَا	اَبِیْ
اَخُوْ	اَخَا	اَخِیْ
فُوْ	فَا	فِیْ

(۱) ابٌ کا تثنیہ ابَوَانِ یا ابوَیْنِ اور جمع اٰبَاءٌ

(۲) تثنیہ اخوان یا اَخَوَیْنِ اور جمع إخْوَانٌ

(۳) تثنیہ فمانِ یا فَمَیْنِ اور جمع اَفْوَاہٌ.

Marfat.com

تنبیۃ ۱۔ لفظ ذُوْ (والا۔ مالک۔ صاحب) کی بھی حالت اضافت میں یہ تین ۳ صورتیں ہوں گی۔ لیکن ذو اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے۔ ضمیر کی طرف نہیں ہوتا۔ ذُوْ مَالٍ (مال والا) ذَامَالٍ. ذِیْ مَالٍ. ذُوْ کا مونث ذَاتٌ ہے۔

ذُوْ کا تثنیہ ذَوَان اور جمع ذَوُوْن. مؤنث ذَوَاتَانِ' ذَوَاتٌ. ان سب کا اعراب عام اسموں کے جیسا ہوگا۔ ذَوَامَالٍ (دو مرد مال والے) ذَوُوْمَالٍ. ذَاتُ جَمَالٍ (جمال والی) ذَوَاتَا جَمَالٍ (جمال والی دو عورتیں) ذَوَاتُ جَمَالٍ (جمال والی بہت عورتیں)

تنبیہ۔ ۲۔ اَبٌ. اَخٌ اور فَمٌ جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں۔ تو تینوں حالتوں میں اس طرح پڑھیں۔ اَبِیْ (میرا باپ) اَخِیْ (میرا بھائی) فِمِیْ (میرا منہ)۔

۳۔ ایک اِسم کی طرف دو یا زیادہ اسموں کو منسوب کرنا ہو تو ان میں پہلے کو حسب دستور مضاف الیہ سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھیں اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائیں جو مضاف الیہ کی طرف اشارہ کرتی ہو۔ بَیْتُ الْوَزِیْرِ وَبُسْتَانُهٗ (وزیر کا گھر اور اس کا باغ) بُیُوْتُ الْاُمَرَاءِ وَبَسَاتِیْنُهُمْ (امیروں کے گھر اور ان کے باغات)۔

۴۔ جب اسم کو ضمیروں کی طرف مضاف کیا جائے تو یہ صورتیں ہوں[1] گی۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	کِتَابُهٗ[2]	کِتَابُهَا	کِتَابُکَ	کِتَابُکِ	کِتَابِیْ	کِتَابِیْ
تثنیہ	کِتَابُهُمَا	کِتَابُهُمَا	کِتَابُکُمَا	کِتَابُکُمَا	کِتَابُنَا	کِتَابُنَا
جمع	کِتَابُهُمْ	کِتَابُهُنَّ	کِتَابُکُمْ	کِتَابُکُنَّ	کِتَابُنَا	کِتَابُنَا

الف کے بعد یائے متکلم کو زبر اور ضمیر واحد غائب کو ہٗ پڑھیں۔ عَصَایَ (میری لاٹھی) عَصَاهُ (اس کی لاٹھی) یَدَایَ (میرے دونوں ہاتھ)۔

حروف جارّہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملتی ہیں جو مجرور متصل بہ حرف کہلاتی ہیں۔

(۱) یہ ضمیریں مجرور متصل بہ اسم کہلاتی ہیں۔ (۲) اس ایک مرد کی کتاب۔

Marfat.com

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکّر	مؤنث	مذکّر	مؤنث	مذکّر	مؤنث
واحد	لَهٗ[1]	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لِیْ	لِیْ
تثنیہ	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَنَا	لَنَا
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	لَنَا	لَنَا

اسی طور بِ کے ساتھ ملا. بِهٖ (اس کے ساتھ) بِهِمَا' بِهِمْ سے بِیْ ' بِنَا تک پڑھو

اسی طور مِنْ سے مِنْهُ (اس سے) مِنْهُمَا ' مِنْهُمْ ' مِنِّیْ ' مِنَّا تک پڑھو۔

اسی طور عَلٰی سے عَلَیْهِ (اس پر) عَلَیْهِمَا ' عَلَیْهِمْ ' عَلَیَّ ' عَلَیْنَا تک پڑھو۔

اسی طور اِلٰی سے اِلَیْهِ (اسکی طرف) اِلَیْهِمَا ' اِلَیْهِمْ ' اِلَیَّ ' اِلَیْنَا تک پڑھو۔

تنبیه ۱۔ لِ (جو حرفِ جارّ ہے) ضمیر واحد متکلّم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ لَ پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ابھی لکھا گیا۔ اور لِیْ کو لِیَ بھی پڑھا جاتا ہے۔ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ (=دِیْنِیْ) تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

ضمیر واحد متکلّم مِنْ کے ساتھ لگے تو مِنِّیْ پڑھنا چاہیے اور اِلٰی اور عَلٰی کے ساتھ لگے تو اِلَیَّ (میری طرف) اور عَلَیَّ (مجھ پر) اور فِیَّ کے ساتھ فِیَّ پڑھنا چاہیے۔

هُمْ اور كُمْ کے بعد جب کوئی اسم معرف بِاللّام ہو تو ان دونوں کے میم کو ضمّہ ـُـ دے کر لام تعریف سے ملا کر پڑھو: لَهُمُ الْمَالُ وَلَكُمُ الْمَالُ.

۵۔ مرکب اضافی پر حرف نِدا داخل ہو تو مضاف کو فتحہ ـَـ پڑھتے ہیں۔

یَاسَیِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار) یَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ.

تنبیه ۲۔ حروف نِدا کئی ہیں جن میں سے یا زیادہ مستعمل ہے۔ جس اسم پر حروف نِدا داخل ہو اُسے مُنادیٰ کہتے ہیں۔

مُنادیٰ مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس کے آخر کو ضمّہ پڑھنا چاہیے۔ یَا زَیْدُ (اے زید) یَارَجُلُ (اے مرد) اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو جس کی مثال ابھی فقرہ ۵ میں لکھی گئی۔

---

(۱) اس کے واسطے یا اس کا' اس کی' اس کے' اس کو کے میم کو ضمہ ـُـ دے کر لام تعریف سے ملا کر پڑھو لہم المال ولکم المال۔

Marfat.com

منادیٰ معرف باللام ہوتو یا کے ساتھ اَیُّھَا (مذکر کے لیے) اور اَیَّتُھَا (مونث کے لیے) لگانا چاہیے۔ یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ (اے مرد) یَا اَیَّتُھَا الْاِبْنَۃُ (اے لڑکی)۔ کبھی یا بغیر ہی ان دونوں لفظوں کو منادیٰ پر داخل کرتے ہیں۔ اَیُّھَا الرَّجُلُ (اے مرد) اَیَّتُھَا السَّیِّدَۃُ (اے شریف عورت)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۹

اَبُوْبَکْرٍ	(بکر کا باپ) خاص نام ہے	اَمَامٌ	آگے سامنے
بَنُوْ ھَاشِمٍ	(ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ ہے	سِنٌّ (الف)	دانت
خَتَنٌ	داماد	صِھْرٌ (الف)	سسرا
خَلْفَ	پیچھے	قَبِیْلَۃٌ (ب قَبَائِل)	قبیلہ۔خاندان
دِرْھَمٌ	درم (چاندی کا ایک سکہ)	عِنْدَ (یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے)	پاس
دِیْنَارٌ	اشرفی	لِسَانٌ	زبان۔بولی
ذَھَبٌ	سونا	مَحْیَا	زندگی۔جینا
رَاجِعٌ	لوٹنے والا	مَمَاۃٌ	موت۔مرنا
رَشِیْدٌ	ٹھیک سمجھ والا	نُسُکٌ	عبادت
سَاعَۃٌ	گھنٹہ۔گھڑی۔قیامت	وَسِخٌ	میلا

مشق نمبر ۱۰

(۱) یَا وَلَدُ! ھَلِ اسْمُکَ عَبْدُ الْکَرِیْمِ؟	لَا بَلِ اسْمِیْ عَبْدُاللّٰہِ اَیَّتُھَا السَّیِّدَۃُ
(۲) یَا عَبْدَاللّٰہِ! ھَلْ اَنْتَ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ؟	نَعَمْ یَا سَیِّدَتِیْ! نَحْنُ بَنُوْ ھَاشِمٍ
(۳) اَھٰذَا کِتَابُکَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟	نَعَمْ ھٰذَا کِتَابِیْ اَیُّھَا الْاُسْتَاذُ
(۴) ھَلْ ھٰذَا بَیْتُ رُفَقَائِکَ؟	لَا! لَیْسَ ھٰذَا بَیْتُھُمْ بَلْ بَیْتُنَا
(۵) اَلَیْسَ ھٰذَا کِتَابُ اَخِیْکَ؟	بَلٰی! ھُوَ کِتَابُ اَخِیْ

Marfat.com

(٦) هَلْ لَکَ اَخٌ یَا خَلِیْلُ؟	نَعَمْ یَا اُسْتَاذِیْ لِیْ اَخَوَانِ
(٧) هَلْ هِیَ اُخْتُکَ الصَّغِیْرَةُ؟	نَعَمْ هِیَ اُخْتِی الصَّغِیْرَةُ
(٨) اَهٰذَا اَخُوْ مُحَمَّدٍ؟	لَا ! هُوَ اَخُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
(٩) اَرَاَیْتَ اَخَا مُحَمَّدٍ ؟	نَعَمْ! اَخُوْ مُحَمَّدٍ لِیْ رَفِیْقٌ فِی الْمَدْرَسَةِ
(١٠) هَلْ هٰذَا کِتَابُ اَخِیْ مُحَمَّدٍ؟	نَعَمْ ! هُوَ کِتَابُ اَخِیْهِ
(١١) هَلْ رَاَیْتَ بِنْتَیْ خَالِدٍ ؟	نَعَمْ ! بِنْتَاهُ ذَوَاتَا عِلْمٍ وَ جَمَالٍ
(١٢) هَلْ یَدَاکَ نَظِیْفَتَانِ؟	نَعَمْ ! یَدَایَ نَظِیْفَتَانِ
(١٣) هَلْ ثِیَابُ مُعَلِّمُکُمْ نَفِیْسَةٌ؟	نَعَمْ ! وَعِنْدَ اُمِّیْ سَاعَةٌ مِنَ الذَّهَبِ
(١٤) هَلْ عِنْدَکَ سَاعَةٌ فِضَّةٍ؟	نَعَمْ ! ثِیَابُهُمْ نَفِیْسَةٌ
(١٥) هَلْ عَلَیْکَ لَهٗ دَرَاهِمُ؟	نَعَمْ ! عَلَیَّ لَهٗ دَرَاهِمُ وَلِیَ عَلَیْهِ دَنَانِیْرُ
(١٦) هَلْ ذَهَبَ ابْنُ الْمَلِکِ وَ بِنْتُهٗ اِلٰی شِمْلَةَ	لَا! بَلْ هُمَا ذَاهِبَانِ اِلٰی حَیْدَر آباد

(١٧) سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (حدیث) (١٨) فِیْ فِیْنَا (یَا فِیْ فَمِنَا) لِسَانٌ وَّاَسْنَانٌ (٢٠) لِسَانُکُمْ عَرَبِیٌّ وَ لِسَانُنَا هِنْدِیٌّ (٢١) اِبْنَ اَبِیْ بَکْرِ نِ الْکَبِیْرُ عَبْدُاللّٰهِ (٢٢) اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ هُمَا صِهْرَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ خَتَنَاهُ (٢٣) بِنْتَا اَبِی الْحَسَنِ وَ ابْنَاهُ صَالِحُوْنَ (٢٤) مُعَلِّمُوْ مَدْرَسَةِ الْمُسْلِمِیْنَ رِجَالٌ مِنَ الْعُلَمَآءِ الْکِبَارِ (٢٥) لَنَا اَعْمَالُنَا وَ لَکُمْ اَعْمَالُکُمْ (٢٦) اَلَیْسَ مِنْکُمْ بِرَجُلٍ رَشِیْدٍ ؟ (٢٧) وَرَبُّکَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ (٢٨) اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور وجہ بتاؤ

(١). هما غلامان صالحان (٢). هما غلا مازید (٣). هم معلمون (٤). هم معلمو المدرسة (٥). یدابنت الحسن نظیفتان ورجلا ها وسختان (٦). ان النساء الصالحات معلمات فی مدرسة البنات (٧). هذا فرس غلام ابن الوزیر (٨). ولدالمرء ة العاقلة قائم (٩). ابن المرء

Marfat.com

ۃ العاقل جالس امام المعلم(۱۰). بنت الرجل الصالحۃ جمیلۃ (۱۱). ارأیت الاسد الکبیر فی حدیقۃ الحیوانات ؟(۱۲). ھل ھو قاض عادل؟(۱۳). ارأیت القاضی العادل؟(۱۴). ھل ذھب القاضی العادل راکبا علی الناقۃ (۱۵). ضرب ابو خالد ابا حامد(۱۶). عثمان رءٰی زینب عند فاطمۃ (۱۷). یا عبد الکریم ھل رءیت معلمی مدرستنا؟

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ۳۔ اردو میں واحد مخاطب کے لیے عموماً جمع مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ عربی ترجمہ میں واحد بھی لا سکتے ہیں اور جمع بھی۔ عربی ترجمہ میں حرف استفہام (دیکھو سبق ۶ تنبیہ ۴)

حذف نہ کرو۔ اگر چہ اردو میں حذف کر سکتے ہیں۔

(۱) کیا تمہارا نام عبدالرحمٰن ہے؟ — جی ہاں میرا نام عبدالرحمٰن ہے

(۲) عبدالرحمٰن! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟ — نہیں! یہ عبداللہ کی کتاب ہے

(۳) کیا تمہارے پاس سونے کی گھڑی ہے؟ — نہیں! میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے

(۴) کیا وہ تمہارا بڑا بھائی ہے؟ — جی ہاں! وہ میرا بڑا بھائی ہے۔

(۵) کیا یہ وزیر کے بیٹے کا گھر ہے؟ — نہیں! وہ بادشاہ کے بیٹے کا گھر ہے۔

(۶) تیرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟ — جی ہاں! لیکن (بَلْ) اس کے دونوں پاؤں میلے ہیں۔

(۷) تم نے حامد کے بھائی کو دیکھا؟ — جی ہاں! حامد کا بھائی ایک اچھا لڑکا ہے۔

(۸) تم نے محمود کی دونوں بہنوں کو دیکھا؟ — جی ہاں! اس کی دونوں بہنیں میری ماں کے پاس بیٹھی ہیں۔

(۹) کیا تمہارے معلمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں؟ — جی ہاں! ہمارے معلمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں

Marfat.com

سوالات نمبر ۵

(۱) اعراب کیا ہے؟

(۲) اسم کی اعرابی حالتیں کتنی ہیں؟

(۳) اعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

(۴) اسم کو حالت رفعی میں کب سمجھنا چاہئے اور حالت نصبی میں کب اور حالت جري میں کب؟

(۵) تثنیہ کا اعراب بیان کرو۔

(۶) جمع مذکر سالم اور جمع مونث سالم کا اعراب کس طرح ہوتا ہے؟

(۷) اسم غیر منصرف کا اعراب بیان کرو۔

(۸) اَلْقَاضِیْ جیسے الفاظ تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھے جائیں گے۔

(۹) اَلْقَاضِیْ سے لام تعریف نکال دیں تو تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھیں گے۔

(۱۰) اَلْعَالِیْ کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔

(۱۱) اسم مبني کسے کہتے ہیں ان کی چند قسمیں بیان کرو۔

(۱۲) تثنیہ اور جمع سالم مذکر جب مضاف ہوں تو ان میں کیا تغیر ہوگا؟

(۱۳) اَبٌ. اَخٌ اور فَمٌ ضمیر واحد کے متکلم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں انہیں کس طرح پڑھتے ہیں اور جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو کس طرح پڑھو گے؟

(۱۴) اسم مضاف کی صفت لانا ہو تو وہ اپنے موصوف کے ساتھ رہے گی یا فاصلے سے؟

(۱۵) ذُوْ کا اعراب کیا ہوگا اور اس کے تثنیہ . جمع . مونث کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۶) دو اسموں کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو اس کی کیا صورت ہوگی؟

(۱۷) مضاف پر حرف ندا داخل ہو تو مضاف کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۸) ضمیریں مضاف الیه واقع ہوں تو انہیں کون سی ضمیریں کہتے ہیں؟

(۱۹) عَلٰی کے ساتھ ضمیر ملا کر گردان کرو۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الثَّانی عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ

ا۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسماء اشارہ (اسماء الاشارۃ) ہیں۔ اور وہ دو قسم کے ہیں۔

(۱) قریب کے لئے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے) ان کی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هٰذَا یہ ایک مرد	هٰذَانِ (حالت رفعی) هٰذَیْنِ (حالت نصبی و جری) یہ دو مرد	هٰؤُلَاءِ یہ بہت مرد
مونث	هٰذِهٖ یہ ایک عورت	هَاتَانِ (حالت رفعی) هَاتَیْنِ (حالت نصبی و جری) یہ دو عورتیں	هٰؤُلَاءِ یہ بہت عورتیں

(۲) بعید کے لئے (جن سے دور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے)۔ انکی عام صورتیں یہ ہیں:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذَاکَ یا ذٰلِکَ وہ ایک مرد	ذَانِکَ (حالت رفعی) ذَیْنِکَ (حالت نصبی و جری) وہ دو مرد	أُوْلَاءِکَ جو اکثر أُوْلٰٓئِکَ لکھا جاتا ہے وہ بہت سے مرد
مونث	تَاکَ یا تِیکَ یا تِلْکَ وہ ایک عورت	تَانِکَ (حالت رفعی) تَیْنِکَ (حالت نصبی و جری) وہ دو عورتیں	أُوْلَاءِکَ جو اکثر أُوْلٰٓئِکَ لکھا جاتا ہے وہ بہت سی عورتیں

تنبیہ ۱۔ اصل میں اسمائے اشارہ ذَا. ذَانِ وغیرہ بغیر هَا اور کَ کے ہیں۔ مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۲۔ کَذٰلِکَ (ویسا ہی۔ایسا ہی) اور ھٰکَذَا (ایسا ہی) بہت مستعمل ہیں۔

تنبیہ ۳۔ اسم اشارہ بعید کے آخر میں جو کاف (کَ) ہے اس کو بھی مخاطب کے لحاظ سے ضمیر مخاطب مجرور کی طرح بدلا کرتے ہیں جس سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ تبدیلی زیادہ تر ''ذٰلِکَ'' میں ہوتی ہے۔

ذٰلِکَ ذٰلِکُمَا ذٰلِکُمْ ذٰلِکَ ذٰلِکُنَّ ان سب کے معنی ایک ہی ہیں۔ ذٰلِکُمَا رَبُّکُمَا ان سب کے معنی ایک ہی ہیں۔

ذٰلِکُمَا رَبُّکُمَا (وہ تم دونوں کا رب ہے) ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ (وہ اللہ تمہارا رب ہے)۔

تنبیہ ٤۔ اسمائے اشارہ تثنیہ کے سوا سب مبنی ہیں۔

۱۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر جملے کا ایک جز ویعنی مبتدا یا فاعل یا مفعول ہوتے ہیں (مرکب توصیفی یا مرکب اضافی کی مانند)۔

۲۔ مشارٌ الیہ ہمیشہ مُعَرَّف بِاللّام یا مضاف ہوگا۔

۴۔ اگر مشارٌ الیہ مُعَرَّف بِاللّام ہو تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہیے۔ جیسے ھٰذَا الْکِتَابُ (یہ کتاب)۔

اور اگر وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ کے بعد لانا چاہئے جیسے کِتَابُکُمْ ھٰذَا (تمہاری یہ کتاب) اِبْنُ الْمَلِکِ ھٰذَا (بادشاہ کا یہ لڑکا)۔

اگر مذکورہ فقروں میں اسم اشارہ پہلے لایا جائے اور کہا جائے ھٰذَا کِتَابُکُمْ تو اس کے معنی ہوں گے ''یہ تمہاری کتاب ہے'' اِس صورت میں ''کِتَابُکُمْ'' مشارٌ الیہ نہیں بلکہ خبر ہے۔ اسی لئے جملہ پورا ہو جاتا ہے (جیسا کہ ابھی لکھا جاتا ہے)۔

۵۔ جب اسم اشارہ اکیلا (بغیر مشارٌ الیہ) کے جملے میں مبتدا واقع ہو تو دیکھیں۔

الف) اگر خبر معرّف باللام ہے تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر بڑھا دیں جو صیغے میں اسم اشارہ کے مطابق ہو (جیسا کہ سبق ٦ جملہ اسمیہ کے بیان میں تم نے پڑھا ہے): ھٰذَا ھُوَ الْکِتَابُ (یہ کتاب ہے) اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہ لوگ (یا وہی لوگ) فلاح پانے والے ہیں۔

ان مثالوں میں مشارٌ الیہ مقدر[1] ہے گویا دراصل یہ ہے ھٰذَا الشَّئُ ھُوَ الْکِتَابُ.

(۱) دل میں پوشیدہ

Marfat.com

اُولٰئِکَ النَّاسُ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

ب) اگر خبر معرّف باللام نہ ہو تو ضمیر نہ بڑھائیں: هٰذَا کِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)۔ اس مثال میں بھی مشارٌ الیہ مقدر ہے۔

ج) اور اگر مضاف ہو تو بھی ضمیر کی ضرورت نہیں: هٰذَا اِبْنُ الْمَلِکِ (یہ بادشاہ کا بیٹا ہے) هٰذَا کِتَابُکُمْ (یہ تمہاری کتاب ہے)۔ البتہ کلام میں زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو ضمیر بڑھا دیتے ہیں: هٰذَا هُوَ کِتَابُکُمْ (یہی تمہاری کتاب ہے) ذَاکَ هُوَ ابْنُ الْمَلِکِ (وہی بادشاہ کا بیٹا ہے)۔

تنبیہ ۵۔ اِبْنُ الْمَلِکِ هٰذَا اور هٰذَا اِبْنُ الْمَلِکِ ان دونوں مثالوں کے فرق کو خوب ذہن نشین کرلو۔

تنبیہ ۶۔ هٰهُنَا یا هُنَا (یہاں) اور هُنَاکَ (وہاں) بھی اسم اشارہ ہیں۔ ان کے استعمال کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۱

تِیْنٌ	انجیر	لَارَیْبَ	کچھ شک نہیں
حُمْرَةٌ	سرخی	عَمٌّ (الف)	چچا
خَالٌ (الف۔ اَخْوَالٌ)	ماموں	عَمَّةٌ	پھوپھی
خَالَةٌ	خالہ	اَلْمُتَّقِیْ	پرہیزگار
رَیْبٌ	شک	مَطْلُوْبٌ	مقصود
مَنْظَرٌ (ل)	نظارہ	قَالَ (فعل ماضی مذکر)	اس مرد نے کہا
هُدیً	ہدایت	قَالَتْ (مونث)	اس عورت نے کہا
وَجْهٌ (ب)	منہ	کَاَنَّ	گویا کہ جیسا کہ

Marfat.com

مشق نمبر ۱۱

(۱) هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبِي (۲) هٰذِهِ اَمْرَأَةٌ حَسَنَةٌ (۳) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ اَخَوَانِ (۴)هٰٓؤُلَآءِ الْاَشْخَاصُ اِخْوَانٌ (۵) كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ نَظِيْفٌ وَكَذٰلِكَ وَجْهُهُ (۶) كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا وَسِخٌ (۷) اِسْمُ هٰذِهِ الْبِنْتِ زَيْنَبُ (۸)تِلْكَ الْمَنَاظِرُ حَسَنَةٌ (۹)هَاتَانِ الْيَدَانِ نَظِيْفَتَانِ (۱۰)اَهٰذَا اَخُوْكَ اَمْ ذَاكَ؟ (۱۱) ذَاكَ عَمِّيَ وَهٰذَا ابْنُ عَمِّيْ (۱۲) هٰذَا الرَّجُلُ خَالِيْ وَ تِلْكَ الْمَرْأَةُ خَالَتِيْ وَهٰذِهِ عَمَّتِيْ (۱۳) وَجْهُ هٰذِهِ الاِبْنَةِ لَيْسَ بِقَبِيْحٍ (۱۴)اُخْتَايَ تَانِكَ قَآئِمَتَانِ اَمَامَ الْمُعَلِّمَةِ (۱۵)هٰذِهِ الْكُمَّثْرىٰ حُلْوَةٌ جِدًّا وَكَذٰلِكَ هٰذَا التِّيْنُ (۱۶)تِلْكَ الْبُيُوْتُ لِذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ (۱۷)فِيْ يَدَيْكَ هَاتَيْنِ حُمْرَةٌ (۱۸)ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَارَيْبَ فِيْهِ. هُدىً لِلْمُتَّقِيْنَ (۱۹)اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدىً مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۲۰)قِيْلَ (کہا گیا)اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؟ (۲۱)قَالَتْ كَاَنَّهٗ (گویا کہ وہ) (۲۲)اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ (۲۳)فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ (دیکھو سبق ۱۰-۷) (۲۴)قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ.

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) یہ طبیب عالم ہے (۲) میرا یہ دوست دولت مند ہے
(۳) وہ دوست (جمع) دولت مند ہیں۔ (۴) بادشاہ کا یہ لڑکا سخی ہے۔
(۵) یہ دونوں بھائی ہیں۔ (۶) وہ اونٹنی خوبصورت ہے۔
(۷) یہ خوبصورت لڑکا نیک ہے (۸) اے عبداللہ! کیا یہ تمہارا لڑکا ہے؟
(۹) وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہیں۔
(۱۰) یہ (ایک) اچھا آدمی ہے اور وہ دونوں بدکار ہیں۔
(۱۱) وہ لڑکی نیک ہے اور ویسی ہی اس کی ماں۔

Marfat.com

سوالات نمبر ٦

(۱) اسماء اشارہ کی کثیر الاستعمال صورتیں کیا ہیں؟

(۲) اسماء اشارہ میں معرب کون سے الفاظ ہیں؟

(۳) جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے کیا کہتے ہیں؟

(۴) مشارٌ الیہ ہمیشہ کس طرح استعمال ہوتا ہے؟

(۵) مشارٌ الیہ معرّف باللّام ہوتو اسم اشارہ کہاں رکھنا چاہیے؟

(۶) جب اسم اشارہ بغیر مشارٌ الیہ کے جملے میں آئے تو اس کا استعمال کی کیا صورتیں ہوں گی؟

(۷) کِتَابُکُمْ هٰذَا اور هٰذَا کِتَابُکُمْ کے معنی اور ترکیب میں کیا فرق ہے۔

(۸) ذٰلِکَ. ذٰلِکُمَا. ذٰلِکُمْ. ذٰلِکِ. ذٰلِکُمَا. ذٰلِکُنَّ ان تمام الفاظ کے معنوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

(۹) ذٰلِکَ یا تِلْکَ وغیرہ کے ک میں مذکورہ طریقہ پر تبدیلیاں کب ہوتی ہیں۔ مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَر

اَسْمَآءُ الْاِسْتِفْهَام

۱۔ مَنْ (کون)، مَا (کیا)، مَاذَا (کیا)، اَیْشَ[1] (کیا)، اَيٌّ (کونسا) اَيَّةٌ (کونسی) کَمْ (کتنا۔کتنی)، کَیْفَ (کیسا۔کیسی)، اَیْنَ (کہاں) مَتٰی (کب)، لِمَا (کیوں)، لِمَاذَا (کیوں)، اَنّٰی (کہاں سے۔کس طرح سے)۔

تنبیہ ۱۔ اسمائے استفہام اَيٌّ اور اَيَّةٌ کے سواسب مبنی ہیں (دیکھو سبق ۱۰۔۹)۔

تنبیہ ۲۔ سبق ۶ تنبیہ ۲ میں تم نے پڑھا ہے کہ ھَلْ اور اَ سے جملے میں استفہام کے معنی پیدا ہوتے ہیں وہ دونوں حرف استفہام تو مبتدا، فاعل یا مفعول بن سکتے ہیں۔

۲۔ اسماء استفہام جملوں کے شروع میں داخل ہوتے ہیں: مَنْ اَبُوْکَ (تیراباپ کون ہے؟) مگر جب وہ مضاف الیہ واقع ہوں تو عام قاعدے کے مطابق انہیں مضاف کے بعد لانا چاہیے: کِتَابُ مَنْ (کس کی کتاب) یا اسمِ استفہام پر لِ (حرف جار) بڑھا کر جملے کے شروع میں بھی لا سکتے ہیں۔ لِمَنِ الْکِتَابُ (کس کی کتاب ہے؟) لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ (آج کے دن ملک کس کا ہے؟)

۳۔ حروفِ جارّہ (دیکھو سلسلہ الفاظ نمبر ۶) اسمآء استفہام کے شروع میں لگائے جاتے ہیں لِمَنْ (کس کا) بِکَمْ (کتنے میں) اِلٰی اَیْنَ (کہاں کو) مِنْ اَیْنَ (کہاں سے) اِلٰی مَتٰی (کب تک)، مِمَّا دراصل مِنْ مَا (کس چیز سے، مِمَّنْ دراصل مِنْ مَنْ (کس شخص سے) عَمَّا = عَنْ مَا (کس چیز سے۔کس چیز کی نسبت)، فِیْمَا (کس چیز میں)۔

۴۔ مَا بعض حروفِ جارّہ کے ساتھ کبھی بغیر الف کے بولا جاتا ہے چنانچہ لِمَا سے لِمَ، عَمَّا سے عَمَّ، فِیْمَا سے فِیْمَ ہو جاتا ہے۔

---

(۱) دراصل ایّ شیءٍ

Marfat.com

۵۔ اَيٌّ اور اَيَّةٌ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوا کرتے ہیں: اَيُّ رَجُلٍ یا اَيُّ الرِّجَالِ (کونسا مرد) اَيَّةُ مَرْاَةٍ یا اَيَّةُ النِّسَآءِ (کونسی عورت) سمجھ لو ایُّ کے بعد نکرہ تو واحد ہوگا اور معرّف بِاللّام جمع۔

٦۔ کَمْ کے بعد اسم " منصوب " اور واحد ہوتا ہے۔ کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكُمْ (تمہارے پاس کتنے درہم ہیں؟) کَمْ سَنَةً عُمْرُکَ (تیری عمر کتنے سال کی ہے؟)

۷۔ کَمْ کبھی استفہام کے لیے نہیں بلکہ خبر کے لیے ہوتا ہے۔ کم خبر یہ کہتے ہیں۔ اس وقت اس کے معنی ہوں گے " کئی ایک " یا بہترے۔ کَمْ خَبَرِیَہ کے بعد اسم مجرور ہوتا ہے کبھی " واحد " کبھی " جمع " جیسے۔

کَمْ عَبْدٍ یا عَبِیْدٍ اَعْتَقْتُ (میں نے بہترے غلام آزاد کر دیے)۔

کَمْ استفہامیہ کے بعد کمتر اور خبریّہ کے بعد اکثر مِنْ کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ کَمْ مِنْ رُبِیَّةٍ عِنْدَکَ؟ کَمْ مِنْ دِیْنَارٍ یا دَنَانِیْرَ صَرَفْتُهَا عَلَی الْفُقَرَآءِ (میں نے بہتیری اشرفیاں فقیروں پر صرف کیں)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۱

اَمْرٌ	کام۔ حکم	عَصًا	لاٹھی
بَیْنَ	درمیان	قَلَمُ الْحِبْرِ	سیاہی کا قلم
حِبْرٌ	سیاہی	قَلَمُ الرَّصَاصِ	پنسل۔ سیسہ کا قلم
خَمْسَةٌ	پانچ	قَهَّارٌ	زبردست
رُبِیَّةٌ	روپیہ	وَاحِدٌ	ایک
سَمِیْنٌ (ج)	فربہ	یَمِیْنٌ	دایاں ہاتھ۔ دائیں
ضَرُوْرِيٌّ	ضروری	یَسَارٌ	بایاں ہاتھ۔ بائیں
عَافِیَةٌ	آرام		

Marfat.com

مشق نمبر ۱۲ (الف)

(۱) مَاهٰذَا؟	هٰذَا قَلَمُ الرَّصَاصِ
(۲) وَمَاذَاکَ؟	ذَاکَ قَلَمُ الْحِبْرِ
(۳) مَاهٰذِهٖ ؟	هٰذِهٖ دَوَاةٌ
(۴) وَمَاذَا فِي الدَّوَاةِ؟	فِي الدَّوَاةِ حِبْرٌ
(۵) مَنْ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ؟	هٰذَانِ عَمِّيْ وَ خَالِيْ
(۶) وَمَنْ تِلْکَ الْبِنْتُ بَيْنَهُمَا؟	تِلْکَ اُخْتِي الصَّغِيْرَةُ زُبَيْدَةُ
(۷) اَيُّ رَجُلٍ جَالِسٌ خَلْفَکَ؟	ذَاکَ اَخِي الْکَبِيْرُ حَامِدٌ
(۸) مَنْ هٰٓؤُلَآءِ الرِّجَالُ ؟	هٰٓؤُلَآءِ اَسَاتِذَةُ الْمَدْرَسَةِ
(۹) مَنْ هٰٓؤُلَآءِ النِّسَاءُ؟	هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ فِي مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ
(۱۰) اَيْنَ اَخُوْکَ الصَّغِيْرُ؟	هُوَ ذَهَبَ اِلَى المدرسة
(۱۱) مَتٰى ذَهَبَ ؟	ذَهَبَ قَبْلَ ساعَتَيْنِ
(۱۲) لِمَنْ هٰذَا الْکِتٰبُ؟	هٰذَاهُوَ کِتَابِيْ
(۱۳) مَنْ رَّبُّکَ ؟	اَللّٰهُ رَبِّيْ
(۱۴) مَنْ نَّبِيُّکَ؟	مُحَمَّدٌ رسولُ اللّٰه نَبِيِّيْ
(۱۵) مَادِيْنُکَ؟	اَلْاِسْلَامُ دِيْنِيْ

مشق نمبر ۱۲ (ب)

(۱) مَا اسْمُکَ يَا وَلَدُ؟ — اِسْمِيْ عَبْدُ اللّٰهِ يَا سَيِّدِيْ

(۲) مَا اسْمُ اَبِيْکَ يَاعَبْدَاللّٰهِ؟ — اِسْمُهٗ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

(۳) مِنْ اَيْنَ اَنْتُمْ ؟ — نَحْنُ مِنْ مَکَّةَ

(۴) اِلٰى اَيْنَ ذَاهِبُوْنَ اَنْتُمْ؟ — نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَى الْهِنْدِ

(۵) کَيْفَ حَالُکُمْ ؟ — اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْنُ بِالْعَافِيَةِ

(۶) کَمْ وَلَدًا لَکَ يَا خَالِدُ؟ — لِيْ خَمْسَةُ اَوْلَادٍ ياسَيِّدِيْ

Marfat.com

(٧) كَمْ بِنْتًا حَاضِرةٌ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ — اَلْيَوْمَ فِي الْمَدْرَسَةِ

(٨) كَمْ لَكَ مِنَ الْإِخْوَانِ وَالْاَخَوَاتِ؟ — لِيْ اُخْتَانِ وَاَخٌ وَاحِدٌ

(٩) بِكَمْ هٰذِهِ الْبَقَرةُ السَّمِيْنَةُ؟ — هذه الْبَقَرةُ بِعِشْرِيْنَ رُبِيَّةً

(١٠) لِمَ جَالِسٌ اَنْتَ هٰهُنَا؟	اَنَا جَالِسٌ لِاَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ
(١١) مَاتِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَامُوْسٰى؟	هِيَ عَصَايَ
(١٢) قَالَ اَنّٰى لَكِ هٰذَا؟	قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ
(١٣) لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؟	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
(١٤) مَتٰى نَصْرُاللّٰهِ ؟	اَلَآ اِنَّ نَصْرَاللّٰهِ قَرِيْبٌ

مشق نمبر۱۲(ج) ذیل کے سوالات کے جوابات پڑھے ہوئے الفاظ کی مدد سے لکھو

(١) مَا هٰذَا؟	(١١) مَنْ ضَرَبَ اَخَاكَ ؟
(٢) ماهذه. ؟	(١٢) مَنْ ضَرَبَ اَخِيْ؟
(٣) مَاذَاكَ؟	(١٣) كَمْ لَكَ مِنَ الْإِخْوَانِ؟
(٤) مَاتِلْكَ؟	(١٤) بِنْتُ مَنْ هٰذِهِ ؟
(٥) مَنْ هٰذَا	(١٥) اَيْنَ اَبُوْهَا ؟
(٦) مَنْ هٰذَانِ؟	(١٦) اَرَاَيْتَ اَبَاهَا؟
(٧) مَنْ هٰؤُلَآءِ؟	(١٧) اَرَاَيْتَ بَيْتَ اَبِيْهَا؟
(٨) اَيْشَ اسْمُكَ؟	(١٨) اَيَّةُ النِّسَآءِ جَالِسَةٌ عِنْدَ اُمِّكَ؟
(٩) اَيْنَ اَخُوْكَ يَا اَحْمَدُ ؟	(١٩) كَيْفَ هٰذَا الْكِتٰبُ ؟ سَهْلٌ اَمْ صَعْبٌ؟
(١٠) مَا اسْمُ اَخِيْكَ ؟	(٢٠) مَتٰى ذَهَبَ اَبُوْكَ اِلٰى بَمْبَائِي

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) تم کون ہو؟	جناب (یا سیدی) میں حامد ہوں
(۲) تمہارے باپ کا نام کیا ہے؟	میرے باپ کا نام حسن ابن علی ہے
(۳) عبدالرحمٰن کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیاں ہیں؟	اس کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں
(۴) تمہارے سامنے کونسی عورت کھڑی ہے؟	وہ میرے بھائی کی بیوی ہے
(۵) اس (عورت کے ہاتھ میں کیا ہے؟	اس کے ہاتھ میں کپڑے ہیں۔
(۶) وہاں کتنے آدمی کھڑے ہیں؟	وہاں پانچ آدمی کھڑے ہیں
(۷) آج کتنے لڑکے حاضر ہیں؟	جناب! آج تیس ۳۰ لڑکے حاضر ہیں
(۸) محمود تو یہاں کیوں کھڑا ہے؟	میں ایک ضروری کام کیلئے کھڑا ہوں۔
(۹) یہ کتاب کتنے کی ہے۔	یہ کتاب پانچ روپے کی ہے۔
(۱۰) خالد تمہارے کتنے بھائی ہیں؟	جناب میرے دو بھائی ہیں۔
(۱۱) یہ چھوٹا کتا کس کا ہے	یہ میرے ماموں کا کتا ہے۔
(۱۲) ابھی تم کہاں جارہے ہو؟	جناب! ہم مدرسے سے جارہے ہیں
(۱۳) تیرا بھائی کب گیا؟	وہ ایک گھنٹہ قبل گیا

ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو

تنبیہ۔ چھٹے سبق میں **جملہ اسمیہ** اور دسویں سبق میں **جملہ فعلیہ** کی ترکیب کی طرف کچھ اشارہ ہو چکا ہے۔ یہاں پھر چند آسان جملوں کی ترکیب سادہ طریقے پر لکھی جاتی ہے۔ **جملہ اسمیہ** ہو یا **فعلیہ** اگر اس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو تو اسے **خبریہ** کہو اور کوئی بات پوچھی گئی ہو تو **استفہامیہ** کہو جسے انشائیہ بھی کہتے ہیں۔

۱.	حَامِدٌ		جَالِسٌ	
	مبتدا		خبر	جملہ اسمیہ خبریہ
۲.	عَلِيٌّ	رَجُلٌ	سَخِيٌّ	
	مبتدا	موصوف	صفت مل کر خبر	جملہ اسمیہ خبریہ

Marfat.com

۳. مَنْ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ؟

اسم استفہام مبتدا خبر — حرف جار — مجرور (متعلق خبر) — جملہ اسمیہ استفہامیہ

۴. هَلْ كَتَبَ زَيْدٌ مَكْتُوْبًا الى خَالِدٍ؟

حرف استفہام — فعل — فاعل — مفعول — جار — مجرور و متعلق فعل

سوالات نمبر ۷

(۱) اسماء استفہام کون کون سے لفظ ہیں اور حروف استفہام کون کون سے؟ اور دونوں میں فرق کیا ہے۔

(۲) اسماء استفہام کو جملوں میں کہاں رکھنا چاہیے؟

(۳) اسماء استفہام میں کونسا لفظ معرب ہے؟

(۴) كَمْ کتنے قسم کا ہے اور ہر قسم کے اسم کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

(۵) اَيٌّ اور اَيَّةٌ کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟ مثالیں دیکر سمجھاؤ۔

(۶) عَمَّ اور فِيْمَ اصل میں کیا ہیں؟

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ

لمن هذه الناقة الفارهة ومن راكب عليها ؟ هل هو عمك ؟ و اية مرة قائمة عند باب دارك و لماذا؟ ومن عن يمينها؟ هل هو ولدها الكبير؟ كم لك من الناقات يا صالح و كم لك من البقرات؟ كم شاة عندك يا حامد و كم بقرة ؟ هل ارسل محمود مكتوبا الىٰ ابيه؟ نعم ياسيدى كم[1] مكتوب ارسل محمود الى ابيه لكن ماجاء جواب من عنده.

---

(۱) کم خبر یہ ہے۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الرَّابِع عَشَر

اَلْفِعْلُ

۱۔ فعل در حقیقت دو قسم کا ہوتا ہے۔ایک ماضی جس سے کام کا ہو چکنا معلوم ہوتا ہے۔ کَتَبَ (اس نے لکھا) دوسرا مضارع جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کام اب تک پورا نہیں ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے یا ہوگا: یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے لکھے گا)۔

بعض علمائے صرف امر حاضر (اُکْتُبْ = لکھ) کو فعل کی تیسری قسم مانتے ہیں۔

۲۔ حروف اصلیہ[1] فعل میں عموماً تین ہوتے ہیں۔: کَتَبَ (اس نے لکھا) کو بعض فعلوں میں چار بھی ہوتے ہیں: تَرْجَمَ (اس نے ترجمہ کیا)۔

تنبیہ ۱۔ لفظ کے حروفِ اصلیہ کو **مادّہ** کہتے ہیں۔فعلوں میں ماضی کا صیغہ واحد غائب ہی ایک ایسا لفظ ہے جس میں محض مادّے کے حروف رہتے ہیں یہاں تک کہ **مصدر** اور اس کے تمام مشتقات کے حروفِ اصلیہ کی شناخت صیغہ مذکور ہی پر منحصر ہے۔اس لیے اگر مصدری معنی بتلانے کے لیے اسی صیغے کو لکھیں تو مناسب ہوگا تا کہ طالب کو لفظ کے مادّے سے بھی واقفیت ہو جائے۔پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ کَتَبَ کے معنی ''لکھنا'' اگر چہ دراصل اس کے معنی ہیں ''اس نے لکھا'' ہاں مصدری معنی بولنے کی ضرورت ہو تو مصدر ہی بولنا چاہیے: **تَعَلَّمُوا الْکِتَابَةَ وَالْقِرَاءَةَ** (لکھنا اور پڑھنا سکھو)۔**اَلْکِتَابَةُ** کَتَبَ کا اور **اَلْقِرَاءَةُ** قَرَأَ کا مصدر ہے۔

۳۔ سہ حرفی **ماضی معروف** صیغہ واحد مذکر غائب فَعَلَ. فَعِلَ. یا فَعُلَ کے وزن پر ہوتا ہے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) سَمِعَ (اُس نے سنا) کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔

چنانچہ اس امر کی تفصیل سبق ۱۶ اور چار حرفی فعل کا بیان سبق ۲۵ میں ہوگا۔

---

(۱) حروف اصلیہ اور حروف زوائد کا بیان سبق ۸ میں گزر چکا ہے۔

Marfat.com

الفعل الماضی المعروف

۴۔ فعل ماضی کی گردان یعنی اس کے کل صیغے حسب ذیل ہیں۔

دائیں سے بائیں پڑھو

		واحد	تثنیہ	جمع
	مذکر	کَتَبَ (اس ایک مرد نے لکھا)	کَتَبَا (ان دو مردوں نے لکھا)	کَتَبُوْا (ان بہت مردوں نے لکھا)
	مونث	کَتَبَتْ (اس ایک عورت نے لکھا)	کَتَبَتَا (ان دو عورتوں نے لکھا)	کَتَبْنَ (ان بہت عورتوں نے لکھا)
	مذکر	کَتَبْتَ (تو ایک مرد نے لکھا)	کَتَبْتُمَا (تم دو مردوں نے لکھا)	کَتَبْتُمْ (تم بہت مردوں نے لکھا)
	مونث	کَتَبْتِ تو ایک عورت نے لکھا)	کَتَبْتُمَا تم دو عورتوں نے لکھا)	کَتَبْتُنَّ (تم بہت عورتوں نے لکھا)
	مذکر	کَتَبْتُ (میں ایک مرد نے لکھا)	کَتَبْنَا (ہم دو مردوں نے لکھا)	کَتَبْنَا (ہم بہت مردوں نے لکھا)
	مونث	کَتَبْتُ (میں ایک عورت نے لکھا)	کَتَبْنَا (ہم دو عورتوں نے لکھا)	کَتَبْنَا (ہم بہت مردوں نے لکھا)

تنبیہ ۲. کل صیغے تو اٹھارہ ہیں لیکن گردان میں صرف چودہ صیغے پڑھے جاتے ہیں۔ کیونکہ اتنے ہی صیغوں میں سب کے معنی نکل آتے ہیں پھر ایک ہی لفظ کو بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ چودہ صیغوں میں بھی ایک لفظ کَتَبْتُمَا دو دفعہ آجاتا ہے۔ ضرورت تو اس کی بھی نہیں لیکن خاص مصلحت سے اس کے دہرانے کا رواج پڑ گیا ہے۔ جہاں ایسا نشان X ہے وہ صیغے نہیں پڑھے جاتے۔

تنبیہ ۳۔ فعل کے ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر ہوتی ہے ان ضمیروں کو **ضمائر مرفوعہ متصلہ** کہتے ہیں۔

تنبیہ ۴۔ کَتَبَتْ (صیغہ واحد مونث غائب) کو مابعد کے لفظ سے ملاتا ہو تو آخر کی جزم نکال کر زیر پڑھیں. کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ الْمَكْتُوْبَ (استانی نے خط لکھا) اور جن صیغوں کے آخر میں الف یا واو ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت اُن کا تلفظ نہ کریں: اَلرَّجُلَانِ كَتَبَا الْمَكْتُوْبَ . اَلرِّجَالُ كَتَبُوا الْمَكْتُوْبَ.

۵. فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن کے افعال بھی مذکورہ گردان کے قیاس پر گردانے جائیں:

شَرِبَ (اس نے پیا) شَرِبَا ' شَرِبُوْا سے شَرِبْنَا تک۔

کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا) کَرُمَا ' کَرُمُوْا سے کَرُمْنَا تک۔

Marfat.com

۶۔ فَعَلَ ' فَعِلَ اور فَعُلَ یہ اوزان ماضی معروف کے ہیں۔ ان سب کا مجہول فُعِلَ کے وزن پر آتا ہے: کَتَبَ سے کُتِبَ (وہ لکھا گیا) شَرِبَ سے شُرِبَ (وہ پیا گیا) کَرُمَ سے کُرِمَ۔

فعل مجہول کے ساتھ فاعل نہیں آتا بلکہ صرف مفعول آتا ہے اسی کو نائب الفاعل (فاعل کا قائم مقام) کہتے ہیں اور فاعل کی طرح اُسی کو رفع دیتے ہیں: شُرِبَ اللَّبَنُ (دودھ پیا گیا)۔ اس جملہ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ''پینے والا'' (فاعل) کون ہے؟

۷۔ ماضی پر لفظ مَا لگا دینے سے ماضی منفی ہو جاتا ہے: مَا کَتَبَ (اُس نے نہیں لکھا) مَاشَرِبَ (اُس نے نہیں پیا)۔

۸۔ اکثر اوقات ماضی پر لفظ قَدْ یا لَقَدْ (بیشک) بڑھایا جاتا ہے جس سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ترجمے میں ہمیشہ اس کے معنی لینے کی ضرورت نہیں: قَدْ ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْراً (بیشک زید نے بکر کو مارا) یا (زید نے بکر کو مارا۔)

۹۔ چھٹے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جس جملہ کا پہلا جزو فعل ہو وہ جملہ فعلیہ ہے۔ جملہ فعلیہ میں فعل کے بعد عموماً فاعل آتا ہے جو حالت رفعی میں ہوتا ہے۔ جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا) اور فعل متعدّی ہو تو تیسرا جزو مفعول ہوتا ہے۔ جو حالت نصبی میں ہوا کرتا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰): اَکَلَ زَیْدٌ خُبْزاً۔ ان کے سوا باقی سب متعلقات کہلاتے ہیں۔ جیسے مَعَ اللَّحْمِ (گوشت کے ساتھ) فِی الْبَیْتِ (گھر میں) اَلْیَوْمَ (آج) وغیرہ۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح متعلقات کو فاعل پر مفعول پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر سکتے ہیں۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین)۔ اس جملہ میں اَلْیَوْمَ اور لَکُمْ متعلقات ہیں۔ پہلا فعل پر دوسرا مفعول پر مقدم ہے۔

۱۰۔ جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ رہے گا (خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع) البتہ فاعل مذکر کے لیے مذکر کا صیغہ آئے گا۔ اور مؤنث کے لیے مؤنث کا صیغہ: کَتَبَ وَلَدٌ ' کَتَبَ وَلَدَانِ ' کَتَبَ اَوْلَادٌ ' کَتَبَتِ ابْنَۃٌ ' کَتَبَتِ ابْنَتَانِ

Marfat.com

اور کَتَبَتْ بَنَاتٌ۔ مگر فاعل پہلے آئے تو فعل و فاعل کے صیغے یکساں ہوں گے۔ اس مسئلہ کی تفصیل سبق ۱۸ (حصہ دوم) میں لکھی جائے گی۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۲

تنبیہ۔ ذیل کے سلسلہ الفاظ میں ہر ایک فعل ماضی کے ساتھ اس کا مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے: ہر ایک فعل ماضی کو گذری ہوئی گردان پر ایک بار گردان لیں تو اچھا ہوگا۔ پھر ہر ایک فعل کا ماضی مجہول بھی بنالیں اور گردان کرلیں خصوصاً مدارس کے عزیز طلبہ ضرور اتنی تکلیف برداشت کریں۔

اَكَلَ	يَأْكُلُ	کھانا	تَرَكَ	يَتْرُكُ	چھوڑنا
بَعَثَ	يَبْعَثُ	بھیجنا	خَرَجَ	يَخْرُجُ	نکلنا
دَخَلَ	يَدْخُلُ	داخل ہونا	فَتَحَ	يَفْتَحُ	فتح کرنا۔ کھولنا
طَلَبَ	يَطْلُبُ	مانگنا۔ بلانا	فَرِحَ	يَفْرَحُ	خوش ہونا
طَلَعَ	يَطْلُعُ	طلوع ہونا	فَهِمَ	يَفْهَمُ	سمجھنا
غَرَبَ	يَغْرُبُ	غروب ہونا	قَتَلَ	يَقْتُلُ	قتل کرنا
غَلَبَ	يَغْلِبُ	غالب ہونا	نَجَحَ	يَنْجَحُ	کامیاب ہونا

اَقْرَبُوْنَ	قریبی رشتہ دار	غُلَامٌ	لڑکا۔ غلام۔ خادم
اَلَّذِيْنَ	جو لوگ۔ وہ لوگ جو	فَرَحٌ (مصدر)	خوشی۔ خوش ہونا
اَلْآنَ	ابھی	فِئَةٌ	گروہ۔ جماعت
اِلَى الْآنَ	اب تک	قَوْلٌ (الف)	بات
تَمْرِيْضٌ	بیمار کی خدمت کرنا (نرسنگ)	كَاَنَّمَا	گویا کہ
جَنَّةٌ	باغ	كَمَا	جیسا کہ
جَمِيْعٌ	سب کے سب	لِاَنَّ	اس کے لیے
زَرْعٌ (ب)	کھیتی	اَلْمُسْتَشْفٰى	شفاخانہ۔ ہسپتال

Marfat.com

سَارِق	چور	مَرِیْض (ج مَرْضٰی)	بیمار
شَهَادَةٌ	گواہی' سند	اِلَّا	مگر
طَعَامٌ	کھانا	ذَ	تو۔پھر کیونکہ
اَلْعَامُ	سال۔سال رواں	جُزْءٌ	ٹکڑا۔پارہ

مشق نمبر ۱۳ (الف)

الماضی المعروف	الماضی المجهول
هو (يَا رَشِيْدٌ) قَرَءَ الْقُرْاٰن قَرَءَ رَشِيْدُنِ الْقُرْاٰنَ	هُوَ (يَا الْقُرْاٰنُ) قُرِءَ قُرِءَ الْقُرْاٰنُ
هُمَا (يَا رَجُلاَن) قَرَءَ اكِتَابًا	هَمَا (يا رَجُلاَن) طُلِبَا
هُمْ (يَا اَلرِّجَالُ) قَرَءُ وا الْقُرْاٰنَ	هُمْ (يا اَلرِّجَالُ) طُلِبُوْا
هِيَ (يَا بِنْتٌ) كَتَبَتْ مَكْتَبُوباً	هِيَ (يا بِنْتُ) طُلِبَتْ
هُمَا (يَا بِنْتَان) كَتَبَتَا مَكْتُوْبَيْنِ	هُمَا (يابِنْتَان) طُلِبَتَا
هُنَّ (يَا اَلْبَنَاتُ) كَتَبْنَ مَكَاتِيْبَ اَنْتَ اَكَلْتَ تُفَّاحًا	هُنَّ (يا اَلْبَنَاتُ) طُلِبْنَ اَنْتَ بُعِثْتَ اِلٰى لاهور
اَنْتُمَا اَكَلْتُمَا رُمَّانًا	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلٰى كَرَاشِي (کراچی)
اَنْتُمْ اَكَلْتُمْ بِطِّيْخًا	اَنْتُمْ بُعِثْتُمَا اِلٰى مَكَّةَ
اَنْتِ طَلَبْتِ الْعِلْمَ	اَنْتِ بُعِثْتِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ
اَنْتُمَا طَلَبْتُمَا الْعِلْمَ	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلَى الْبَيْتِ
اَنْتُنَّ طَلَبْتُنَّ الْعِلْمَ	اَنْتُنَّ بُعِثْتُنَّ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى
اَنَا شَرِبْتُ مَآءً	اَنَا بُعِثْتُ اِلٰى دِهْلِى
نَحْنُ شَرِبْنَا لَبَناً	نَحْنُ بُعِثْنَا اِلٰى كلكته

(۱) فعل معروف وہ ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔

(۲) مجہول وہ ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہواس کے ساتھ فاعل کا ذکر ہی نہ ہو۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۳ (ب)

(۱) یارشیدُ ! هل قَرَأْتَ الْقُرْآنَ؟	نَعَمْ یا سیّدی قراتُ جُزْءً امِنْهُ
(۲) هَلْ کَتَبْتَ المکتوبَ اِلٰی ابیک؟	نَعَمْ کَتَبْتُ الْبَارِحَةَ
(۳)مَتٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟	مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَی الْآنَ
(۴) هَلْ غَرَبَ الْقَمَرُ؟	نَعَمْ غَرَبَ الْقَمَرُ قَبْلَ سَاعَةٍ
(۵) مَاذَا اَکَلْتِ الْیَوْمَ یَامَرْیَمُ؟	یَاسَیِّدِیْ اَکَلْتُ الْخُبْزَ مَعَ اللَّبَنِ
(۶) اِلٰی اَیْنَ بُعِثَ ابوکَ؟	بُعِثَ اَبِیْ اِلٰی اِلٰه آباد
(۷) مَنْ دَخَلَ الدَّارَ؟	هِیَ اُمِّیْ دَخَلَتِ الدَّارَ
(۸) وَمَنْ خَرَجَ مِنْهَا؟	هُمَا اَخَوَایَ قَدْ خَرَجَا مِنَ الدَّارِ
(۹) مَنْ ضَرَبَ اَخَوَیْکَ؟[1]	ضَرَبَتْهُمَا اُمِّیْ
(۱۰) هَلْ فُتِحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ؟	لَا. مَافُتِحَ اِلَی الْآنَ
(۱۱) لِمَ فَرِحَ مُحَمَّدٌ وَرَشِیْدٌ؟	لِاَنَّ هُمَا نَجَحَا فِی الْاِمْتِحَانِ
(۱۲) کَمْ وَلَداً نَجَحَ فِی الْاِمْتِحَانِ الَّذِیْ؟	نَجَحَ خَمْسُوْنَ وَلَداً فِیْ هٰذَا الْعَامِ
(۱۳) هَلْ فَهِمْتُمْ قَوْلَنَا؟	مَافَهِمْنَا قَوْلَکُمْ
(۱۴) لِمَ مَافَهِمْتُمْ کَلَامِیْ؟	لِاَنَّ لِسَانَکُمْ هِنْدِیٌّ
(۱۵) لِمَ طُلِبْتَ فِی الدِّیْوَانِ؟	طُلِبْتُ لِلشَّهَادَةِ
(۱۶) لِمَ بُعِثْتِ اِلَی الْمُسْتَشْفٰی یَا اُخْتِیْ؟	بُعِثْتُ لِلتَّمْرِیْضِ (لِخِدْمَةِ الْمَرْضٰی)

مشق نمبر ۱۳ (ج)

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) کَمْ (خبریہ) مِنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ (۲)مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْفَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعاً (۳) کَمْ (خبریہ) تَرَکُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ کَرِیْمٍ (شاندارمقامات)

(۱) اَخٌ کا تثنیہ اَخَوَانِ یا اَخَوَیْنِ.

Marfat.com

(۴) لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ (۵). فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي (۶) فَشَرِبُوْ مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِنْهُمْ (۷) كُتِبَ (فرض کیا گیا) عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (۸). وَاِذَا الْمَوْءُ دَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ؟

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ۔ اُردو میں حرف استفہام چھوڑ بھی دیتے ہیں لیکن عربی میں نہیں چھوڑتے۔

(۱) حامد نے کھانا کھایا؟	نہیں اب تک اس نے کھانا نہیں کھایا
(۲) تم (مذکر) نے پانی پیا؟	جی ہاں میں نے کھانا کھایا اور پانی پیا
(۳) تم نے آج کیا کھایا؟	میں نے روٹی اور گوشت کھایا
(۴) تیری بہن مدرسہ گئی؟	ہاں ایک گھنٹہ پیشتر وہ مدرسہ گئی
(۵) آفتاب کب طلوع ہوا؟	آفتاب ابھی طلوع ہوا
(۶) مسجد میں کون داخل ہوا؟	وہ مدرسہ کے معلمین ہیں
(۷) وہ کون گھر سے نکلا؟	وہ میرا چھوٹا بھائی ہے
(۸) تم (مونث) نے میری بات سمجھی؟	ہم نے تمہاری بات نہیں سمجھی
(۹) تم (جمع مونث) نے میری بات کیوں نہیں سمجھی؟	اس لیے کہ تمہاری زبان عربی ہے
(۱۰) کیا کوئی شیر قتل کیا گیا اے خالد؟	جی ہاں ایک بڑا شیر قتل کیا گیا
(۱۱) شیر کو کس نے مارا (قتل کیا)	جناب! شیر کو میں نے مارا
(۱۲) تمہارا خادم کہاں بھیجا گیا؟	وہ بازار بھیجا گیا

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ عَشَر

اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ

۱۔ جس فعل میں زمانہ حال و مستقبل دونوں سمجھے جائیں وہ فعل مضارع ہے جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا)۔

۲۔ ی . ت . ا اور ن علاماتِ مضارع ہیں۔ ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب کا پہلا حرف ساکن کر کے مذکورہ چاروں علامتوں میں سے ایک لگانے اور آخر میں رفع ـُـ دینے سے مضارع بن جاتا ہے۔ فَتَحَ سے یَفْتَحُ . تَفْتَحُ . اَفْتَحُ . نَفْتَحُ. مضارع کے کل صیغے ذیل کی گردان سے سمجھ لو۔

مضارع معروف کی گردان

دائیں سے بائیں پڑھو	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا)	یَفْتَحَانِ	یَفْتَحُوْنَ
مونث	تَفْتَحُ (وہ کھولتی ہے یا کھولے گی)	تَفْتَحَانِ	یَفْتَحْنَ
مذکر	تَفْتَحُ (تو کھولتا ہے یا کھولے گا)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُوْنَ
مونث	تَفْتَحِیْنَ (تو کھولتی ہے یا کھولے گی)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحْنَ
مذکر	اَفْتَحُ (میں کھولتا ہوں یا کھولوں گا)	نَفْتَحُ	نَفْتَحُ
مونث	اَفْتَحُ (میں کھولتی ہوں یا کھولوں گی)	نَفْتَحُ	نَفْتَحُ

۳۔ ماضی کی طرح مضارع بھی تین وزن پر آتا ہے۔ یَفْعَلُ . یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ: فَتَحَ کا مضارع یَفْتَحُ . ضَرَبَ کا یَضْرِبُ اور کَرُمَ کا یَکْرُمُ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ لکھی جائے گی۔ (سبق ۱۶ حصہ دوم میں)

Marfat.com

تنبیہ ۱۔ تَفَتَّحُ اور تَفَتَّحَانِ گردان میں کئی جگہ آئے ہیں، انہیں اچھی طرح سمجھ لو۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کی تعیین کر لی جاتی ہے۔

تنبیہ ۲۔ ماضی کی گردان کی طرح مضارع کی گردان میں بھی چودہ ہی صیغے پڑھے اور یاد کئے جاتے ہیں۔

۴۔ مضارع معروف کو مجھول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمّہ ـُـ اور ماقبل آخر کو فتحہ ـَـ دو: یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا).
یَفْتَحُ سے یُفْتَحُ. یَکْرُمُ سے یُکْرَمُ.

۵۔ مضارع مُثْبَت کو مَنْفِي بنانے کے لئے اکثر لَا لگایا جاتا ہے۔ کبھی مَا بھی لگا دیتے ہیں: لَایَذْهَبُ (وہ نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا) مَایَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانے گا)۔

تنبیہ۔ مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا ہو تو سَ یا سَوْفَ (عنقریب) لگا دیں: سَیَفْتَحُ (وہ عنقریب کھولے گا) سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (کچھ عرصہ بعد تم جان لوگے)۔

۶۔ یہ تو جانتے ہو کہ مفعول کی جگہ ضمیریں بھی آتی ہیں۔ عربی میں اس کی دو قسمیں ہیں (۱) متّصل جو فعل سے مل کر آتی ہیں۔ (۲) منفصل جو علیحدہ مستقل ہوتی ہیں۔
چونکہ مفعول حالتِ نصبی میں ہوتا ہے۔ اس لیے مفعول کی ضمیریں ضمائر منصوبہ کہلاتی ہیں۔

۷۔ ضمائر منصوبہ متّصلہ کے الفاظ وہی ہیں جو ضمائر مجرورہ متّصلہ کے الفاظ ہیں۔ (دیکھو درس ۱۱) صرف واحد متکلّم میں ـِي کی جگہ نِيْ لگانا پڑتا ہے۔

ضَرَبَهٗ (اس نے اس کو مارا)، ضَرَبَهُمَا (اس نے ان دونوں کو مارا) سے ضَرَبَنِيْ ضَرَبَنَا تک یَضْرِبُهٗ (وہ اس کو مارتا ہے یا مارے گا) یَضْرِبُهُمَا سے یَضْرِبُنِيْ یَضْرِبُنَا تک۔

اسی طرح ہر فعل کے ہر صیغے کے ساتھ مذکورہ ضمیریں ملا سکتے ہو۔ لیکن فعل ماضی جمع مذکّر مخاطب (= ضَرَبْتُمْ) کے ساتھ ملانا ہو تو ضَرَبْتُمُوْهُ (تم نے اسکو مارا) ضَرَبْتُمُوْهُمَا وغیرہ کہنا چاہیے۔

Marfat.com

۸۔ ضمائرِ منصوبہ منفصلہ کے الفاظ یہ ہیں:

اِیَّاهُ (اسی ایک مرد کو) اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُمْ، اِیَّاهَا، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُنَّ اِیَّاکَ، اِیَّاکُمَا، اِیَّاکُمْ، اِیَّاکِ، اِیَّاکُمَا، اِیَّاکُنَّ، اِیَّایَ، اِیَّانَا۔

کلام میں زیادہ زوردار حَصْر پیدا کرنے کے لئے زیادہ تر ان ضمیروں کا استعمال ہوتا ہے خصوصاً جبکہ اُن کو فعل پر مقدم کردیں: اِیَّاکَ نَعْبُدُ (صرف تجھ کو ہی ہم پوجتے ہیں)۔

سلسلہ الفاظ ۱۳

تنبیہ۔ ماضی اور مضارع میں عین کلمہ کی حرکت کا خاص طور پر خیال رکھا کرو۔

خَلَقَ (یَخْلُقُ)	پیدا کرنا	عَمِلَ (یَعْمَلُ)	کرنا۔عمل کرنا
رَفَعَ (یَرْفَعُ)	اُٹھانا۔بلند کرنا	فَطَرَ (یَفْطُرُ)	پیدا کرنا
سَئَلَ (یَسْئَلُ)	پوچھنا۔سوال کرنا	فَعَلَ (یَفْعَلُ)	کرنا
ظَلَمَ (یَظْلِمُ)	ظلم کرنا	مَلَکَ (یَمْلِکُ)	مالک ہونا
عَبَدَ (یَعْبُدُ)	پوجنا۔بندگی کرنا	نَظَرَ (یَنْظُرُ)	دیکھنا
اِبِلٌ (اسم جنس)	اونٹ	اَهَمُّ	بہت توجہ کے قابل
اِنَّمَا	صرف۔اور کچھ نہیں	صَبَاحًا	صبح کے وقت
بَرِیْٓءٌ	بری۔الگ	مَسَآءً	شام کے وقت
بَطْنٌ (ب)	پیٹ	عَابِدٌ	پوجنے والا
جُزْءٌ	کسی چیز کا ایک ٹکڑا قرآن کا پارہ	قَهْوَةٌ	کافی
جَرِیْدَةٌ (جَرَائِدُ)	اخبار	مَعَاذَ اللّٰهِ	خدا کی پناہ
اَلْجَامِعُ (یا اَلْمَسْجِدُ الْجَامِعُ)	جامع مسجد	اِیْ وَاللّٰهِ (اس کا مختصر) اِیْوَ	خدا کی قسم
رَادِیُو	ریڈیو	وَجَعٌ	درد
اَمْسِ	کل جو دن گزر گیا	یَتِیْمٌ (ج یَتَامٰی)	جس بچے کا باپ گذر جائے
غَدًا	کل (جو آنے والا ہے		

Marfat.com

مشق نمبر ۱۴ (الف)

(۱) هَلْ تَفْهَمُ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ؟	نَعَمْ اَفْهَمُهُ قَلِيْلًا
(۲) مَنْ يَكْتُبُ هٰذَا الْكِتَابَ؟	تَكْتُبُهُ اُخْتِيْ مَرْيَمُ
(۳) مَاشَآءَ اللّٰهُ! هِيَ تَكْتُبُ جَيِّدًا وَاَنْتَ لَاتَكْتُبُ	يَا سَيِّدِيْ! اَنَا لَا اَكْتُبُ لِاَنَّ فِيْ يَدِيْ وَجَعٌ
(۴) اِلٰى اَيْنَ تَذْهَبُ يَااَحْمَدُ؟	اَنَا اَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ
(۵) مَتٰى تَرْجِعُ مِنَ السُّوْقِ	سَاَرْجِعُ مِنْهَا فِيْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ
(۶) يَا اَوْلَادُ! اَيَّ كِتَابٍ تَقْرَءُوْنَ ؟	يَا سَيِّدَنَا نَقْرَءُ تَسْهِيْلَ الْاَدَبِ
(۷) هَلْ تَشْرَبُوْنَ الشَّايَ	نَحْنُ لَا نَشْرَبُ الشَّايَ وَلَا الْقَهْوَةَ
(۸) هَلْ بُعِثْتُمْ اِلَى الْحَاكِمِ الْيَوْمَ	لَا! بَلْ نُبْعَثُ غَدًا بَعْدَ الظُّهْرِ
(۹) مَنْ طَلَبَكُمْ اِلٰى بَمْبَاي (بمبئی)	طَلَبَنَا اَبُوْنَا اِلٰى بَمْبَاي
(۱۰) هَلْ تَعْلَمُوْنَ مَنْ خَلَقَكُمْ وَوَالِدَيْكُمْ؟	اَللّٰهُ خَلَقَنِيْ وَخَلَقَ وَالِدَيَّ
(۱۱) مَاذَا تَطْلُبِيْنَ مِنَّا يَا عَائِشَةُ؟	اِنَّمَا اَطْلُبُ مِنْكُمْ كِتَابًا يَنْفَعُنِيْ
(۱۲) هَلْ رَأَيْتُمُوْنَا اَمْسِ فِي الْجَامِعِ ؟	لَا وَاللّٰهِ مَارَأَيْنَا كُمْ هُنَاكَ
(۱۳) هَلْ تَسْمَعُ اَخْبَارَ الْحَرْبِ فِي الرَّادِيُوْ؟	اِيْ وَاللّٰهِ اَسْمَعُ صَبَاحًا وَمَسَآءً
(۱۴) وَهَلْ تَقْرَءُ الْجَرَائِدَ؟	كَيْفَ لَا اَقْرَءُ هَا وَهِيَ مِنْ اَهَمِّ الْاُمُوْرِ
(۱۵) مَاذَاتَعْلَمُ فِيْ هٰذِهِ الْحَرْبِ الْعَظِيْمَةِ؟	مَعَاذَاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا. فَاِنَّهَا نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ اَخَذَتِ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ

مشق نمبر ۱۴ (ب) مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (۲) لِيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ (۳) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (۴) قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا (۵) اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا

Marfat.com

(ناجائز طور پر) اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا (٦) وَمَالِيَ[1] لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ
فَطَرَنِيْ؟ (٧) اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ؟ وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ
رُفِعَتْ؟ (٨) قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا[2] تَعْبُدُوْنَ وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ
مَآ اَعْبُدُ. وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ
دِيْنِ (دِيْنِيْ) (٩) لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ.

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) تم مدرسہ میں کیا پڑھتے ہو؟	جناب میں تسہیل الادب پڑھتا ہوں۔
(۲) تم میرے بھائی کو پہچانتے ہو؟	جی ہاں! میں اس کو پہچانتا ہوں۔
(۳) آج باغ کا دروازہ کھولا جائے گا؟	آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائیگا۔
(۴) دربان کہاں گیا؟	میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا؟
(۵) کیا تو آج تفریح کیلئے جائے گا؟	نہیں بھائی! میں آج مدرسہ جاؤں گا۔
(۶) محمود نے کھانا کھایا؟	اب تک نہیں کھایا وہ اب کھائے گا۔
(۷) تم کس کی پوجا کرتے ہو؟	ہم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پوجتے۔
(۸) تم ہم سے کیا مانگتے ہو؟	ہم تو صرف ایک کتاب مانگتے ہیں۔
(۹) ہم سے کون سی کتاب طلب کرتے ہو؟	ہم آپ سے کتاب سیرۃ النبی طلب کرتے ہیں
(۱۰) کیا تم[3] ہر روز قرآن پڑھتے ہو؟	ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھتے ہیں۔

(۱) یہاں ما استفہامیہ ہے۔ مالی کے معنی ہوں گے "کیا ہے مجھے" یعنی مجھے کیا ہوا ہے کہ نہ عبادت کروں اس کی جس نے مجھے پیدا کیا۔
(۲) ما موصولہ ہے یعنی "جو" "جس کو"۔ (۳) كل يوم

Marfat.com

عربی میں ایک خط

اَنَا اَرْسَلْتُ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا اِلٰى اَخِى الصَّغِيْرِ وَ كَتَبْتُ فِيْهِ.
اَيُّهَا الْاَخُ الْعَزِيْزُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.
اَنْتُمْ جَمِيْعُكُمْ تَفْرَحُوْنَ فَرَحًا شَدِيْدًا لَمَّا[1] تَعْلَمُوْنَ اَنِّىْ قَرَأْتُ وَرُفَقَائِى الْجُزْءَ الْاَوَّلَ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيْلِ الْاَدَبِ فِىْ مُدَّةٍ قَلِيْلَةٍ وَالْاٰنَ نَفْهَمُ قَلِيْلًا مِنْ لِسَانِ الْعَرَبِ وَلِهٰذَا كُتُبُ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا فِى الْعَرَبِيِّ. وَسَنَبْدَأُ (اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى) بَعْدَ يَوْمَيْنِ الْجُزْءَ الثَّانِىْ مِنْ هٰذَا لْكِتَابِ.
يَا اَخِىْ! لِمَ لَا تَقْرَءُ هٰذَا الْكِتَابَ؟ فَاِنَّهٗ سَهْلٌ جِدًّا. لَيْسَ بِصَعْبٍ مِثْلَ الْكُتُبِ الرَّائِجَةِ[2] فِى الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ الْقَدِيْمَةِ. نَحْنُ قَرَءْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ سَهْلًا وَسَتَعْلَمُ اَنْتَ اِذَا بَدَءْتَ هٰذَا الْكِتَابَ اَنَّ الْعَرَبِىَّ لَيْسَ بِصَعْبٍ كَمَا[3] يَحْسَبُهُ الطَّالِبُوْنَ.
اَطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى الْعَافِيَةَ وَالْعِلْمَ النَّافِعَ وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ لِىْ وَلَكُمْ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ. اٰمِيْن. وَالسَّلَامُ

طَالِبُ خَيْرِكَ
عَبْدُ الرَّحْمٰن

---

(۱) جب
(۲) جو کتابیں رائج ہیں۔
(۳) جیسا کہ خیال کرتے ہیں اس کو۔

Marfat.com

سوالات نمبر ۸

(۱) فعل کسے کہتے ہیں اور کتنے قسم کا ہوتا ہے؟
(۲) فعل میں عموماً حروف اصلیہ کتنے ہوتے ہیں؟
(۳) لفظ کا مادہ کسے کہتے ہیں؟
(۴) افعال مجرّد میں کونسا صیغہ محض مادے کے حروف سے بنتا ہے؟
(۵) افعال اور اسما مشتقہ اور مصادر میں حروف اصلیہ کی شناخت کونسے صیغے سے کی جاتی ہے؟
(۶) فعل ثلاثی کا ماضی کس وزن پر آتا ہے اور مضارع کے کیا اوزان ہیں؟
(۷) ماضی اور مضارع کے درحقیقت کتنے صیغے ہوتے ہیں اور کتنے صیغے یاد کرنے کا رواج ہے اور کیوں؟
(۸) عربی میں جملے کے اندر عام طور پر فعل کہاں رکھا جاتا ہے اور فاعل کہاں اور مفعول کہاں؟
(۹) فاعل کی وحدت وجمع وتذکیر وتانیث سے فعل میں کیا تغیر ہوگا؟
(۱۰) فاعل اور مفعول کا اعراب کیا ہے؟
(۱۱) ضَرَبَهٗ میں ہ کونسی ضمیر کہلاتی ہے؟
(۱۲) اِیَّاکَ کیا لفظ ہے؟
(۱۳) ماضی اور مضارع کو مجہول کس طرح بنایا جائے اور منفی کس طرح؟
(۱۴) فعل مجہول جس اسم کی طرف منسوب ہو اسے کیا کہتے ہیں؟
(۱۵) علامات مضارع کیا ہیں؟
(۱۶) تَکْتُبُ کے کیا کیا معنی ہو سکتے ہیں اور تَکْتُبَانِ کون کون سا صیغہ ہو سکتا ہے؟
(۱۷) مضارع میں کون کون سا زمانہ پایا جاتا ہے؟
(۱۸) س یا سوف لگانے سے مضارع پر کیا اثر ہوتا ہے؟

Marfat.com

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

عربی کا مُعلّم

جدید

دوم

مصنف: مولوی عبدالستار خان

مکتبۂ دانیال

042-7660736
0333-4276640
اردو بازار لاہور

email: maktabahdaneyal@hotmail.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

الجزءُ الثّانِی الجَدِیْدُ مِنْ کِتَاب تسْهِیْل الادَب

یعنی عربی کا معلم (حصہ دوم) جدید

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ عَشَرَ

اَبْوَابُ الْفِعْلِ الثُّلاَثِیّ الْمُجَرَّدِ

۱۔ ماضی اور مضارع کا بیان تو تم نے پہلے حصے کے چودھویں اور پندرھویں سبق میں پڑھ لیا ہے۔ بہت سے افعال بھی سلسلہ الفاظ نمبر ۱۲ اور ۱۳ میں یاد کر لئے۔ ان سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ ثلاثی مجرد کے بعض مادوں میں تو ماضی اور مضارع دونوں کے عین کلمہ (دیکھو سبق ۷۔۳) کی حرکتیں یکساں ہوتی ہیں مگر بعض مادوں میں مختلف۔
دیکھو فَتْحٌ (کھولنا۔ فتح کرنا) میں مَاضِی فَتَحَ اور مضارع یَفْتَحُ ہے یعنی دونوں میں عین کلمہ مفتوح ہے۔ کَرَمٌ (بزرگ ہونا) میں ماضی کَرُمَ اور مضارع یَکْرُمُ ہے یعنی دونوں کا عین کلمہ مضموم ہے۔ حَسْبٌ (گمان کرنا) میں ماضی حَسِبَ اور مضارع یَحْسِبُ ہے یعنی دونوں میں عین کلمہ مکسور ہے۔
اب یہ بھی دیکھو ضَرْبٌ (مارنا) میں ماضی ضَرَبَ مَفْتُوْحُ الْعَیْن ہے تو مضارع یَضْرِبُ مَکْسُوْرُ الْعَیْن ہے۔ نَصْرٌ (مدد کرنا) میں ماضی نَصَرَ مَفْتُوْحُ الْعَیْن ہے اور مضارع یَنْصُرُ مَضْمُوْمُ الْعَیْن ہے۔ سَمْعٌ (سننا) میں ماضی سَمِعَ مَکْسُوْرُ الْعَیْن ہے اور مضارع یَسْمَعُ مَفْتُوْح الْعَیْن ہے۔

Marfat.com

۲۔ پس ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات کے لحاظ سے افعال ثلاثی مجرّد کے چھ گروہ ہوئے۔ صَرف کی اصطلاح میں ایک ایک گروہ کو ایک ایک باب کہا گیا ہے۔

یہ ابواب حسب ذیل ہیں:

۱	ماضی	مضارع	وزن
اَلْبَابُ الْاَوَّلُ	ضَرَبَ	یَضْرِبُ	فَعَلَ یَفْعِلُ
۲			ماضی مفتوح العین مضارع مکسور العین
اَلْبَابُ الثَّانِیْ	نَصَرَ	یَنْصُرُ	فَعَلَ یَفْعُلُ
۳			ماضی مفتوح العین مضارع مضموم العین
اَلْبَابُ الثَّالِثُ	سَمِعَ	یَسْمَعُ	فَعِلَ یَفْعَلُ
٤			ماضی مکسور العین مضارع مفتوح العین
اَلْبَابُ الرَّابِعُ	فَتَحَ	یَفْتَحُ	فَعَلَ یَفْعَلُ
۵			ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین
اَلْبَابُ الْخَامِسُ	کَرُمَ	یَکْرُمُ	فَعُلَ یَفْعُلُ ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین
اَلْبَابُ السَّادِسُ	حَسِبَ	یَحْسِبُ	فَعِلَ یَفْعِلُ ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین

۳۔ زیادہ تر افعال پہلے تین ابواب سے آیا کرتے ہیں۔ چوتھے باب سے ان سے کم۔ پانچویں باب سے اس سے کم اور چھٹے باب سے بہت ہی کم۔

۴۔ کسی لفظ کا کسی باب سے ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت اسکے مطابق ہوگی۔ مثلاً کہا جائے: غَسَلَ (دھونا) باب ضَرَبَ سے ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کا ماضی مفتوح العین یعنی غَسَلَ ہے اور مضارع مکسور العین یعنی یَغْسِلُ ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۲:۔ سبق ۱۴ اور ۱۵ کے سلسلہ الفاظ میں ماضی کے سامنے مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اب تم خود ان پر ایک نظر ڈال کر سمجھ لو کہ کونسا فعل کس باب سے تعلق رکھتا ہے۔

۵۔ ہر ایک فعلِ ثلاثی مجرد کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کس باب سے ہے۔ تا کہ اس کے ماضی اور مضارع اور امر وغیرہ کا تلفظ صحیح طور پر کیا جا سکے۔ اس لئے لُغۃ کی کتابوں میں ہر ایک مادۂ فعل کے سامنے اس کے باب کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر باب ضَرَبَ سے ہے تو اس کے سامنے (ض) لکھ دیتے ہیں اور باب نَصَرَ سے ہو تو (ن) اور باب سَمِعَ سے ہو تو (س)، باب فَتَحَ سے ہو تو (ف) باب کَرُمَ سے ہو تو (ک) اور باب حَسِبَ سے ہو تو (ح) لکھ دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم بھی آئندہ سے سلسلہ الفاظ میں اسی طرح لکھا کریں گے۔

لُغۃ کی جدید کتابوں میں ماضی لکھ کر ایک چھوٹی سی لکیر پر مضارع کے عین کلمہ کی حرکت لکھ دیا کرتے ہیں۔ غَسَلَ ـــِـ نَصَرَ ـــُـ فَرِحَ ـــَـ

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۴

حَصَلَ (ن)	حاصل ہونا	صَدَقَ (ن)	سچ کہنا
رَجَعَ (ض)	لوٹنا، واپس آنا	قَرُبَ (ک)	نزدیک ہونا
رَزَقَ (ن)	دینا	لَعِبَ (س)	کھیلنا
رَقَدَ (ن)	سونا	مَرِضَ (س)	بیمار ہونا
سَكَنَ (ن)	رہنا	هَزَمَ (ض)	شکست دینا
شَكَرَ (ن)	شکر کرنا	اَمَّا	لیکن
اٰمِيْن	ایسا ہی ہو	فُطُوْرٌ	ناشتہ
برطانية	برطانیہ	فِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ	ان دونوں۔ آج کل
حَظٌّ	حصہ۔ نصیب	كَسْلَانُ (ب كُسَالٰى)	سست
دَارَيْنِ (دَارٌ کا تثنیہ ہے)	دونوں جہان	مَجِيْدٌ	بزرگی والا
ذُوْ (دیکھو حصہ اول سبق ۱۱)	صاحب، والا	مُخَرِّبَةٌ	برباد کرنے والی

Marfat.com

سَعَادَةٌ	نیک بختی، کامیابی	مَكْتَبَةٌ	کتب خانہ، لائبریری
سَعِيْدٌ (ج سُعَدَاءُ)	نیک بخت	نَحْوَ	جیسا۔ تقریباً
ظَنٌّ	گمان	نِصْفٌ	آدھا
عَشَاءٌ	شام کا کھانا	يَابَانُ (مونث ہے)	جاپان
غَدَاءٌ	دوپہر کا کھانا		

مشق نمبر ۱۵

تنبیہ:۔ مندرجہ ذیل مشق میں افعال کے عین کلمہ کو اعراب نہیں لگایا گیا ہے۔ تم ان کے ابواب کے مطابق اعراب لگا کر پڑھو۔

تنبیہ:۔ حصہ اول سبق ۲ کی تنبیہ پھر ایک بار دیکھ لو۔

(۱) كَمْ مِنَ الْقُرْانِ تَقْرءُ كُلَّ يَوْمٍ يَا خَلِيْلُ؟	كُلَّ يَوْمٍ اَقْرءُ جُزْءً ا مِنْهُ لٰكِنِ الْيَوْمَ مَاقَرءْتُ اِلَّا نِصْفَ الْجُزْءِ.
(۲) لِمَاذَا؟	لِاَنِّیْ (کیونکہ میں) مَاكَتَبْتُ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ فِی اللَّيْلِ فَجَلَسْتُ اَكْتُبُ صَبَاحًا.
(۳) هَلْ حَصَلَتْ لَكَ الْيَوْمَ جَمَاعَةُ الْفَجْرِ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ تَحْصلُ لِیْ جَمَاعَةُ الْفَجْرِ
(٤) فَاَنْتَ ذُوْحَظٍّ عَظِيْمٍ وَاللّٰهِ يَا خَلِيْلُ	اَشْكرُكَ يَا سَيِّدِیْ عَلٰى حُسْنِ ظَنِّكَ اَمَّا جَمَاعَةُ الْفَجْرِ فَلَيْسَ بِاَمْرٍ كَبِيْرٍ اِلَّا عَلَى الْكُسَالٰى الَّذِيْنَ يَرْقُدُوْنَ فِی الْغَفْلَةِ
(۵) صَدَقْتَ يَا وَلَدِیْ، لٰكِنْ لَيْسَ هٰذَا اِلَّا نَصِيْبَ السُّعَدَاءِ رَزَقَكَ اللّٰهُ سَعَادَةَ الدَّارَيْنِ	اٰمِيْن. وَرَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَاتِ سَيِّدِیْ
(۶) يَاخَلِيْلُ! مَتٰى تَذْهبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ؟	اَنَا اَذْهبُ بَعْدَ الْفُطُوْرِ
(۷) وَمَتٰى تَاْكُلُوْنَ الْغَدَاءَ؟	نَحْنُ نَاْكُلُ الْغَدَاءَ قَبْلَ الظُّهْرِ
(۸) اَلْمَدْرَسَةُ قَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدَةٌ؟	بَعُدَتِ الْمَدْرَسَةُ نَحْوَ نِصْفِ مِيْلٍ

Marfat.com

(۹) هَلْ تَشْرَبُ الشَّایَ عِنْدَنَا؟	عَلَی الرَّأْسِ وَالْعَیْنِ،لٰکِنْ یَا سَیِّدِیْ اَنَا شَرِبْتُ الشَّایَ صَبَاحاً وَلَا اَشْرَبُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَبَداً (کبھی بھی ہمیشہ)
(۱۰) مَنْ هٰذَا الْوَلَدُ الصَّغِیْرُ مَعَکَ؟	هٰذَا وَلَدٌ یَسْکُنُ اَبَوَاهُ[۱] فِیْ جَارِنَا
(۱۱) لَیْسَ هُوَ بِنَظِیْفٍ' اَلَا یَغْسِلُ وَجْهَهُ	اَلْیَوْمَ مَرِضَتْ اُمُّهُ فَمَا غَسَلَتْ وَجْهَهُ
(۱۲) هَلْ تَلْعَبُوْنَ کُلَّ یَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ؟	نَعَمْ نَلْعَبُ کُلَّ یَوْمٍ فِی الْمَیْدَانِ
(۱۳) مَتٰی تَرْجِعُ مِنْ مَیْدَانِ اللَّعِبِ؟[۲]	اَنَا اَرْجِعُ قُبَیْلَ الْمَغْرِبِ
(۱۴) فَمَاذَا تَفْعَلُ؟	بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ نَأْکُلُ الْعَشَاءَ وَنَسْمَعُ اَخْبَارَ الْعَالَمِ فِی الرَّادِیُوْ
(۱۵) مَاذَا سَمِعْتَ الْبَارِحَةَ؟	یَاسَیِّدِیْ سَمِعْتُ خَبَراً مُدْهِشاً
(۱۶) وَمَا ذَاکَ؟	سَمِعْتُ اَنَّ الْیَابَانَ قَدْ هَزَمَتِ الْبِرْطَانِیَةَ وَالْاَمْرِیْکَةَ فِیْ مَلَایَا وَبَرْمَا وَقَدْ قَرُبَتِ الْاٰنَ مِنَ الْهِنْدِ
(۱۷) صَدَقْتَ یَا عَزِیْزِیْ هٰکَذَا جَاءَتِ الْاَخْبَارُ فِی الْجَرَائِدِ اَیْضاً[۳]	حَفِظَنَا[۴] اللّٰهُ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْحَرْبِ الْمُخَرِّبَةِ

(۱) ابوان = ماں باپ
(۲) کھیل یعنی کھیل کا میدان
(۳) ایضاً =
(۴) اللہ ہم کو بچائے۔

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اے لڑکو! تم ہر روز قرآن مجید میں سے کتنا پڑھتے ہو؟	ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھا کرتے ہیں لیکن آج ہم نے آدھا پارہ پڑھا۔
(۲) کیا تم نے مدرسہ کے اسباق رات میں نہیں یاد کیے؟	نہیں بلکہ ہم نے صبح یاد کیے۔
(۳) لڑکو! تم مدرسے کب جاتے ہو؟	ہم ان دنوں ناشتہ کے بعد مدرسے جاتے ہیں۔
(۴) کیا مدرسہ تمہارے مکانوں سے دور ہے؟	جی ہاں! مدرسہ ہمارے مکانوں سے تقریباً ایک میل دور ہے۔
(۵) تم مدرسے سے کب لوٹتے ہو؟	ہم ظہر کے کچھ پہلے مدرسے سے لوٹتے ہیں۔
(۶) کیا تمہیں ظہر کی نماز جماعت سے مل جاتی ہے؟	جی ہاں الحمدللہ ان دنوں ظہر کی نماز اور عصر کی نماز جماعت سے مل جاتی ہے۔
(۷) وہ کیسے؟	کیونکہ آج کل مدرسہ صرف (انما) صبح کو کھولا جاتا ہے۔
(۸) پھر ظہر کے بعد تم کیا کرتے ہو؟	ایک گھنٹہ ہم سو جاتے ہیں۔
(۹) احمد! تم عصر کے بعد کیا کرتے ہو؟	جناب میں تفریح کے لئے باغ میں جاتا ہوں
(۱۰) کیا تم ہر روز اخبار پڑھتے ہو؟	بخدا میں ہر روز لائبریری میں اخبارات پڑھتا ہوں۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ اللَّازِمُ وَالْمُتَعَدِّیْ

وَ

اَلْفِعْلُ الْمَعْرُوْفُ وَالْمَجْهُوْلُ

۱۔ تم اُردو قواعد میں پڑھ چکے ہو کہ فعل دو قسم کا ہوتا ہے:

(۱) لازِم جو صرف فاعل سے مل کر پوری بات بن جائے، کَرُمَ زَیْدٌ (زید بزرگ ہوا)۔ یعنی فعل لازم میں مفعول نہیں آتا۔

(۲) متعدی جو فاعل اور مفعول دونوں سے ملے بغیر پوری بات نہ بنے۔ اَکَلَ زَیْدٌ خُبْزاً (زید نے روٹی کھائی)۔

۲۔ اکثر متعدی افعال میں تو ایک ہی مفعول کی ضرورت پڑتی ہے لیکن بعض افعال ایسے بھی ہیں جن میں دو مفعول کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً جب کہا جائے حَسِبَ زَیْدٌ بَکْراً (زید نے بکر کو گمان کیا) تو بات ادھوری رہ جاتی ہے کہ بکر کو کیا گمان کیا؟ جب کہیں غَنِیّاً (یعنی تونگر) تو بات پوری ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عَلِمَ حَامِدٌ خَالِدًا صَالِحًا (حامد نے خالد کو نیک جانا) ایسے فعلوں کو اَلْمُتَعَدِّیْ اِلٰی مَفْعُوْلَیْنِ یعنی متعدّی بہ دو مفعول کہتے ہیں۔

۳۔ متعدّی کی اور دو قسمیں ہیں۔

(۱) فعل معروف یا معلوم جو فاعل کی طرف منسوب ہو اور اس کا فاعل معلوم ہو۔ ضَرَبَ حَامِدٌ خَالِدًا (حامد نے خالد کو مارا) اس مثال میں ضَرَبَ کا فاعل معلوم ہے۔

(۲) فعل مجہول (نامعلوم) جو مفعول کی طرف منسوب ہو اور اس

Marfat.com

کے فاعل کا ذکر نہ ہو۔ ضُرِبَ خَالِدٌ (خالد مارا گیا) اس مثال میں فاعل کا ذکر ہی نہیں اس لئے ضُرِبَ فعل مجہول ہے۔

۴۔ وہ اسم جس کی طرف فعل مجہول منسوب ہوتا ہے اُسے نَائِبُ الْفَاعِلِ (فاعل کا جانشین) کہتے ہیں وہ فاعل کی طرح مرفوع ہوا کرتا ہے: ضُرِبَ خَالِدٌ میں خَالِدٌ اس جگہ خالد درحقیقت مفعول ہے اس لیے منصوب ہونا چاہیے تھا لیکن فعل مجہول میں اسے فاعل کی جگہ مل گئی ہے اس لئے رفع دیا گیا ہے۔

تنبیہ: نَائِبُ الْفَاعِلِ کو مَفْعُوْلُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ (اُس کا مفعول جس کا فاعل مذکور نہ ہو) بھی کہتے ہیں۔

۵۔ جن فعلوں کے مفعول دو ہوتے ہیں ان کے نائب الفاعل بھی دو ہوں گے لیکن دونوں مرفوع نہیں ہوتے بلکہ دوسرے کو منصوب پڑھتے ہیں۔ عُلِمَ خَالِدٌ صَالِحاً (خالد کو نیک جانا گیا)۔

تنبیہ ۲: ماضی معروف اور مضارع معروف کو مجہول بنانے کا طریقہ حصہ اول سبق ۱۴ اور ۱۵ میں لکھا گیا ہے۔

۶۔ فعل لازم عام طور پر معروف ہی مستعمل ہوتا ہے۔ لیکن کبھی اس کے بعد کسی اسم پر حرفِ جرّ لگانے سے اس میں متعدّی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں اس کا مجہول آ سکتا ہے: ذَهَبَ خَالِدٌ بِزَيْدٍ (خالد زید کو لے گیا) یہاں ذَهَبَ متعدّی بن گیا ہے۔ اس کا مجہول ہوگا ذُهِبَ بِزَيْدٍ (زید کو لے جایا گیا)۔ اسی طرح جَاءَ حَامِدٌ بِكِتَابٍ (حامد نے ایک کتاب لائی)۔ اس کا مجہول ہوگا جِيْئَ بِكِتَابٍ (ایک کتاب لائی گئی)۔

تنبیہ ۳: جَاءَ (آنا) اگرچہ لازم ہے مگر بظاہر متعدّی کی طرح بھی اس کا استعمال ہوتا ہے: جَاءَنِيْ مَكْتُوْبٌ (مجھے ایک خط آیا) جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ (تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا) کبھی اس کے بعد اِلٰی آتا ہے۔ جَاءَ اِلَيْكَ مَكْتُوْبٌ (تیرے پاس ایک خط آیا)۔ دَخَلَ (داخل ہونا) لازم ہے۔ اس کے بعد کوئی اسم ظرف یعنی "جگہ" یا "وقت" کا نام ہی آئے گا۔ مگر عموماً فِیْ

Marfat.com

لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ دَخَلَ زَیْدُنِ الْمَسْجِدَ صَبَاحًا (زید مسجد میں صبح کو داخل ہوا) اس میں مسجد اور صَبَاح کو مفعول فیہ کہتے ہیں۔ جو جگہ یا وقت کا نام ہوا کرتا ہے۔ اور وہ منصوب ہوتا ہے اس کی تفصیل چوتھے حصے میں پڑھو گے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۵

اَرُزٌّ	چاول	غَزَبَجِیٌّ	گاڑیبان
جَانِبٌ	ایک طرف	عَسْكَرِیٌّ	لشکری۔ سپاہی
اَلْحَدِیْقَةُ الْمَلِكِیَّةُ	شاہی باغ	فَارِسِیَّةٌ	فارسی۔ زبان
رَكِبَ (س)	سوار ہونا	لَمَّا	جب
سَمَكٌ. حُوْتٌ	مچھلی	لِیْبِیَا	شمالی افریقہ کا ایک ملک
صَدْرٌ (ج صُدُوْرٌ)	سینہ۔ دل	مُحَارَبَةٌ	لڑائی
طَاوِلَةٌ	میز	نَاسٌ	لوگ
طِفْلٌ (الف)	بچہ	نَهَضَ (ف)	اٹھ جانا
عَرَبَةٌ	گاڑی	وَاجِبَاتُ الْمَدْرَسَةِ	مدرسہ کے کام یا اسباق

مشق نمبر ۱۶ (الف)

ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول اور مجہول کو معروف بناؤ۔

تنبیہ٤:۔ معروف کو مجہول بنانا ہو تو فاعل کو حذف کر کے اس کی جگہ مفعول کو رکھو اور اسے رفع دو (یا کوئی اور علامتِ رفع حسب موقع لگا دو): ضَرَبَ حَامِدٌ كَلْبًا سے ضُرِبَ كَلْبٌ (کتا مارا گیا) اَكَلَتْ مَرْيَمُ خُبْزَيْنِ سے اُكِلَ خُبْزَانِ. اور مجہول کو معروف بنانا ہو تو اس کے ساتھ کوئی فاعل لگاؤ اور نائب الفاعل کو مفعول بنا کر نصب ـــــ (یا اور کوئی علامتِ نصب) لگا دو۔ قُتِلَ سَارِقٌ سے قَتَلَ رَجُلٌ سَارِقًا یا قَتَلْتُ سَارِقًا وغیرہ۔

Marfat.com

(١) شَرِبَ الطِّفْلُ لَبَنًا (٢) طَلَبَ أَخُوْحَامِدٍ أَبَاكَ (٣) أَكَلْنَا الْيَوْمَ السَّمَكَ وَالْأَرُزَّ (٤) أَرْسَلَ أَبُوْحَامِدٍ أَخَاهُ إِلَى مِصْرَ (٥) هَلْ تَفْهَمُ أُخْتُكَ الْفَارِسِيَّةَ؟ (٦) قَتَلَ عَسْكَرِيٌّ أَبَاهُ فِيْ مُحَارَبَةِ سِنْغَافُوْرَ (٧) قُتِلَ أَسَدٌ كَبِيْرٌ (٨) طُلِبَ أَبُوْكَ فِي الدِّيْوَانِ (٩) هَلْ فُتِحَ بَابَا[1] الْمَدْرَسَةِ؟ (١٠) نَعَمْ فَتَحَ الْبَوَّابُ[2] بَابَيِ الْمَدْرَسَةِ (١١) قُتِلَ أَبُوْهٰذَا الْوَلَدِ فِيْ مُحَارَبَةِ لِيْبِيَا (١٢) هَلْ يُفْهَمُ اللِّسَانُ الْهِنْدِيُّ فِيْ مَكَّةَ؟ (١٣) بُعِثَ أَخُوْهُ إِلَى حَيْدَرْآبَاد (١٤) سَيُهْزَمُ الْكُفَّارُ (١٥) قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوْتَ (١٦) حَسِبْتُ أَخَاكَ صَالِحًا.

مشق نمبر ١٦ (ب)

(١) جَاءَ الْعَزَّ بُ يَجِيُّ بِالْعَرَبَةِ، هَلْ تَرْكَبُ الْعَرَبَةَ وَتَذْهَبُ إِلَى الْحَدِيْقَةِ الْمَلَكِيَّةِ؟ (٢) جَاءَنِيْ مَكْتُوْبٌ مِنْ دِهْلِيْ أَرْسَلَهُ صَدِيْقِيْ خَالِدٌ (٣) لَمَّا دَخَلْتُ حُجْرَتَكَ رَءَيْتُ أَخَاكَ الصَّغِيْرَ جَالِسًا عَلَى الْكُرْسِيِّ أَمَامَ الطَّاوِلَةِ يَكْتُبُ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ فَجَلَسْتُ بِجَانِبٍ عَلَى كُرْسِيٍّ وَجَاءَ لِيْ بِالْقَهْوَةِ (٤) دَخَلْنَا عَلَى أَمِيْرِ الْبَلْدَةِ فِيْ قَصْرِهٖ لِأَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ فَوَجَدْنَاهُ يَأْكُلُ الطَّعَامَ فَنَهَضَ قَائِمًا عَلَى الْأَقْدَامِ وَطَلَبَنَا عَلَى الطَّعَامِ لٰكِنْ مَا أَكَلْنَا ثُمَّ جِيْءَ لَنَا بِالشَّايِ فَشَرِبْنَاهُ.

(٥) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ (٦) يٰأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ.

---

(١) دراصل بابانِ اضافت کی وجہ سے نون حذف ہوگیا۔
(٢) دراصل بابَینِ۔

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک شخص نے ایک بڑے شیر کو مارا (۲) میں نے حامد کے بھائی کو بلایا (۳) میری بہن نے مچھلی اور چاول کھائے (۴) احمد نے محمود کو نیک گمان کیا (۵) اس لڑکی کا بھائی جاپان کی لڑائی میں مارا گیا (۶) میرے باپ نے مجھے حیدر آباد بھیجا (۷) کیا بمبئی میں عربی زبان سمجھی جاتی ہے (۸) میرے پاس میرے بھائی کی طرف سے ایک خط آیا (۹) میں کل اس کا جواب لکھوں گا۔

اعراب لگاؤ

ذیل میں ہر ایک جملہ پورا ہے۔ ہر جملے میں غور کر کے فعل معروف اور مجہول پہچانو اور اس کے مطابق اعراب لگاؤ۔

(۱) قتل اسدشاة (۲) قتلت شاة (۳) شرب رشید ن القهوة (۴) شربت القهوة (۵) الله یعلم[1] مافی صدورکم (۶) حسب زید رشید اغنیا (۷) حسب رشید غنیا (۸) طلبت اخاک (۹) طلب اخوک (۱۰) بعثت غلامی الی السوق (۱۱) بعثت الی السوق (۱۲) هل انت تقرء هذاالکتاب فی المدرسة (۱۳) هل یقرء هذا الکتاب فی المدرسة (۱۴) هو یسئل ولا یسئل

---

(۱) جو۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنَ عَشَرَ

فاعل کے لحاظ سے فعل میں تغیرات

۱۔ جب فعل اپنے فاعل سے پہلے آئے تو ہمیشہ واحد ہی رہے گا۔ فاعل خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع۔ البتہ تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق آیا کرے گا۔

كَتَبَ الْمُعَلِّمُ	كَتَبَ الْمُعَلِّمَانِ	كَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ
كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ	كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ	كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ

لیکن فاعل اگر جمع مُکَسَّر "غیر عاقل" ہو خواہ مذکر خواہ مونث دونوں صورتوں میں فعل عموماً واحد مؤنّث ہوا کرتا ہے۔

جَاءَتِ الْجِمَالُ (اُونٹ آئے) ذَهَبَتِ النُّوْقُ (اُونٹنیاں گئیں)۔

تنبیه ۱ : جِمَالٌ جمع مُکَسَّر ہے جَمَلٌ کی اور نُوْقٌ جمع مکسر ہے نَاقَةٌ کی۔

اور اگر فاعل جمع مکسر "عاقل" ہو خواہ مذکر مؤنث تو فعل کو مذکر بھی لا سکتے ہیں اور مونث بھی۔

قَالَ الرِّجَالُ یا قَالَتِ الرِّجَالُ (مردوں نے کہا)

قَالَ نِسْوَةٌ یا قَالَتْ نِسْوَةٌ (عورتوں نے کہا)

اسی طرح فاعل جبکہ "اسم جمع" (دیکھو اصطلاحات ۲۱) یا مؤنّث غیر حقیقی[۱] ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں:

حَضَرَ الْقَوْمُ یا حَضَرَتِ الْقَوْمُ طَلَعَ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

۲۔ جب فاعل فعل سے پہلے مذکور ہو تو فعل و فاعل باہم مطابق ہوں گے:

Marfat.com

اَلْمُعَلِّمُ كَتَبَ	(معلّم نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَةُ كَتَبَتْ
اَلْمُعَلِّمَانِ كَتَبَا	(دو معلّموں نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَتَانِ كَتَبَتَا
اَلْمُعَلِّمُوْنَ كَتَبُوْا	(بہت معلّموں نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَاتُ كَتَبْنَ

اِسی طرح حَضَرَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَذَهَبُوْا (معلمین آئے اور گئے) دیکھو اس مثال میں دو فعل ہیں۔ پہلا واحد اور دوسرا جمع' لفظ اَلْمُعَلِّمُوْنَ دونوں کا فاعل ہے جو پہلے فعل کے بعد اور دوسرے سے قبل واقع ہے۔ اسی وجہ سے پہلا فعل واحد رکھا گیا ہے اور دوسرے کو جمع کر دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲:۔ اس مسئلہ کو یوں بھی سمجھ لو کہ جملے میں فاعل جب اپنے فعل سے پہلے آجائے تو عربی قواعد (گرامر) میں اسے فاعل کہتے ہی نہیں بلکہ مبتدا کہتے ہیں اور فعل کو اس کی خبر۔ یہ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ بن جاتا ہے۔ فعلیہ نہیں رہتا۔ اس کی ترکیب اس طرح کرتے ہیں: اَلْمُعَلِّمُ كَتَبَ میں ''اَلْمُعَلِّمُ'' مبتدا۔ ''كَتَبَ'' فعل' اس میں ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے وہ اس کا فاعل' فعل اپنے پوشیدہ فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا (المعلّم) کی۔ اب مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو گیا۔

تم پچھلے سبق میں پڑھ چکے ہو کہ وحدت و جمع اور تذکیر و تانیث میں خبر کو اپنے مبتدا کے مطابق ہونا چاہیے اس لیے ایسے جملوں میں فعل (جو کہ خبر ہے) اپنے ظاہری فاعل کے (جو مبتدا ہے) مطابق ہوا کرتا ہے، مگر جب ایسا مبتدا بھی غیر عاقل کی جمع ہو تو جملہ اسمیہ کے عام قاعدے کے مطابق فعل واحد مونث ہی آئے گا: اَلْاَشْجَارُ نَبَتَتْ (درخت اُگے)۔

اُمید ہے کہ اب تم ایسے جملوں میں فعل و فاعل کی مطابقت کی وجہ اچھی طرح سمجھ گئے ہو گئے۔ آئندہ مشق خوب غور سے پڑھو۔

---

(۱) مؤنث غیر حقیقی سے مراد وہ لفظ ہے جس کے مقابلے میں جاندار نر نہ ہو۔

Marfat.com

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۶

بَذَلَ (ن)	خرچ کرنا	قَدِمَ (س)	آنا
زَرَعَ (ف)	بونا	قَصَّ (= قَصَصَ)	واقعہ بیان کرنا
سَئَلَ (ف)	پوچھنا۔ مانگنا	قَصَدَ (ن)	ارادہ کرنا۔ رُخ کرنا
شَكَرَ (ن)	شکر کرنا	مَنَحَ (ف)	عطا کرنا
طَلَعَ (ن)	چڑھنا، طلوع ہونا	وَجَدَ (يَجِدُ)	پانا
اَبَوَان	ماں باپ	طِبٌّ	ڈاکٹری کا علم
اَلْفٌ	ہزار	طِبَابَةٌ	ڈاکٹری کا پیشہ
اِعَانَةٌ	مدد	عُضْوٌ (ج اَعْضَاءٌ)	بدن کا ایک جوڑ کسی جماعت کا رکن
جَائِزَةٌ	انعام		
حَالًا	اُسی وقت	فَائِقَةٌ	اونچے درجے کی
دَخْلٌ	آمدنی	فَاكِهَةٌ (ج فَوَاكِهُ)	میوہ جات
رُؤْيَةٌ	دیدار۔ ملاقات	قُدُوْمٌ (مصدر ہے)	آنا۔ آمد
شِتَاءٌ	سردی کا موسم	قَرْيَةٌ (ج قُرًى)	گاؤں
شَهَادَةٌ	سَنَد۔ گواہی	مَسْكَنٌ (ج مَسَاكِنُ)	مکان، رہنے کا مقام
صَيْفٌ	گرمی کا موسم	وَفْدٌ (ج وُفُوْدٌ)	ڈیپوٹیشن[1]

مشق نمبر ۱۷ (الف)

تنبیہ ۳:۔ قابل توجہ الفاظ پر لکیر بنادی گئی ہے۔ آئندہ سبقوں میں بھی ایسا ہی کیا جائے گا۔

تنبیہ ۴:۔ ذیل کی مشق میں غور کرو کہ **فعل** جب **فاعل** سے پہلے آتا ہے تو **واحد** ہی کا صیغہ رہتا ہے اور جب اسکے بعد آتا ہے تو **فعل و فاعل** باہم موافق ہوتے ہیں۔

(۱) چھوٹی جماعت جو کسی قوم یا بڑی جماعت کی طرف سے اہم کام کے لئے بھیجی جائے۔

Marfat.com

(۱) طَلَعَ الرِّجَالُ الْجَبَلَ فِی الصَّیْفِ ثُمَّ نَزَلُوْا فِی الشِّتَاءِ وَدَخَلُوْا مَسَاکِنَهُمْ (۲) قَصَدَ الشَّامَ اَحْمَدُ وخَادِمُهٗ فَدَخَلَاهَا وَوَجَدَا اَهْلَهَا مِنَ الشُّرَفَاءِ (۳) نَجَحَ الْاَوْلَادُ فِی الْاِمْتِحَانِ وَمُنِحُوْا جَائِزَةً (۴) نَجَحَتِ الْبِنْتَانِ فِیْ عِلْمِ الطِّبِّ وَحَصَلَتَا الشَّهَادَةَ الْفَائِقَةَ فَفَرِحَ اَبَوَاهُمَا فَرَحاً شَدِیْدًا وَبَذَلَا اَمْوَالاً کَثِیْرَةً عَلَی الْفُقَرَاءِ مِنْ طَلَبَةِ الْعِلْمِ (۵) جَاءَ رَجُلَانِ عِنْدِیْ صَبَاحًا فَجَلَسَا وَشَرِبَا الْقَهْوَةَ ثُمَّ بَعْدَ الظُّهْرِ قَدِمَ وَفْدٌ فِیْهِ عَشَرَةُ رِجَالٍ مِنْ شُرَفَاءِ دِهْلِیْ وَطَلَبُوْا مِنِّیْ اِعَانَةً لِلْمَدْرَسَةِ الطِّبِّیَّةِ فَذَهَبْتُ بِهِمْ (دیکھو سبق ۱۷۔۶) اِلٰی صَدِیْقِیْ اَحْمَدَ اَمِیْرِ الْبَلْدَةِ فَلَمَّا[1] بَلَغْنَا عِنْدَ قَصْرِهٖ نَظَرَ اِلَیْنَا مِنَ الْغُرْفَةِ وَنَزَلَ حَالاً وذَهَبَ بِنَا دَاخِلَ الْقَصْرِ (حویلی کے اندر) وَاَجْلَسَنَا[2] عَلَی الْکَرَاسِیِّ الْمُزَیَّنَةِ ثُمَّ جَاءَتْ خُدَّامُهٗ بِالْفَوَاکِهِ فَلَمَّا اَکَلْنَاهَا جَاءَ وَابِالشَّایِ وَالْقَهْوَةِ فَشَرِبْتُ الشَّایَ وَشَرِبَ اَعْضَاءُ الْوَفْدِ الْقَهْوَةَ ثُمَّ سَئَلَ الْاَمِیْرُ عَنْ سَبَبِ قُدُوْمِنَا فَقَصَصْتُ عَلَیْهِ الْقِصَّةَ فَمَنَحَ لِلْمَدْرَسَةِ اَلْفَ رُبِیَّةٍ حَالاً وَقَطَعَ لَهَا مَزْرَعَةً یَبْلُغُ دَخْلُهَا نَحْوَاَلْفِ رُبِیَّةٍ سَنَوِیًّا[3] فَشَکَرْنَاهُ عَلٰی ذٰلِکَ شُکْرًا کَثِیْرًا وَرَجَعْنَا اِلٰی دِهْلِیْ.

مشق نمبر ۱۷ (ب)

خالی جگہ کو پر کرو۔*

(۱) ---- رَجُلَانِ وَجَلَسَا ----------

(۲) قَرَءَ ---- وَخَلِیْلٌ دَرْسَهُمَاثُمَّ ------ اِلَی الْبَیْتِ

(۳) جَاءَتِ النِّسَاءُ وَ --------- عَلَی الْفَرْشِ

(۴) اَلْبَنَاتُ یَقْرَءُوْنَ ---------

(۵) -------- یَقْرَءُوْنَ -------- نَافِعًا

---

(۱) لَمَّا یعنی جب۔ (۲) یعنی بٹھایا ہم کو۔

(۳) سالانہ * اگر کوئی جملہ سمجھ نہ آئے تو استاد سے مدد لو نہیں تو کلید میں دیکھو۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ التَّاسِعَ عَشَر

ماضی کی مختلف قسمیں

(۱) ماضی قریب

۱۔ ماضی پر لفظ قَدْ بڑھا دینے سے اکثر ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں: قَدْذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى السُّوْقِ (زید بازار گیا ہے)۔

(۲) ماضی بعید

۲۔ لفظ کَانَ (وہ تھا) ماضی پر لگانے سے ماضی بعید بن جاتا ہے: كَانَ ذَهَبَ (وہ گیا تھا)۔

(۳) ماضی استمراری

۳۔ لفظ کَانَ مضارع پر لگانے سے ماضی استمراری ہو جاتا ہے: كَانَ يَكْتُبُ اَحْمَدُ دُرُوْسَهٗ (احمد اپنے اسباق لکھتا تھا)۔

تنبیہ ۱:۔ کَانَ فعل ماضی ہے كَوْنٌ (ہونا) کا۔ اس کی گردان بھی اور فعلوں کی طرح ہوتی ہے: كَانَ، كَانَا، كَانُوْا، كَانَتْ، كَانَتَا، كُنَّ، كُنْتَ، كُنْتُمَا، كُنْتُمْ، كُنْتِ، كُنْتُمَا، كُنْتُنَّ، كُنْتُ، كُنَّا.

تنبیہ ۲:۔ ماضی بعید یا ماضی استمراری کا جو صیغہ بنانا ہو وہی صیغہ مذکورہ گردان میں سے لے کر کسی فعل کے ماضی یا مضارع کے اسی صیغے پر لگاؤ، چنانچہ ذیل کی گردان سے تم اچھی طرح سمجھ لو گے۔

Marfat.com

ماضی بعید کی گردان

	دائیں سے بائیں پڑھو	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	کَانَ کَتَبَ (اس ایک مرد نے لکھا تھا)	کَانَا کَتَبَا	کَانُوْا کَتَبُوْا
	مؤنث	کَانَتْ کَتَبَتْ (اس ایک عورت نے لکھا تھا)	کَانَتَا کَتَبَتَا	کُنَّ کَتَبْنَ
حاضر	مذکر	کُنْتَ کَتَبْتَ (تو ایک مرد نے لکھا تھا)	کُنْتُمَا کَتَبْتُمَا	کُنْتُمْ کَتَبْتُمْ
	مؤنث	کُنْتِ کَتَبْتِ (تو ایک عورت نے لکھا تھا)	کُنْتُمَا کَتَبْتُمَا	کُنْتُنَّ کَتَبْتُنَّ
متکلم	مذکر	کُنْتُ کَتَبْتُ (میں نے لکھا تھا)	کُنَّا کَتَبْنَا	کُنَّا کَتَبْنَا
	مؤنث	کُنْتُ کَتَبْتُ (میں نے لکھا تھا)	کُنَّا کَتَبْنَا	کُنَّا کَتَبْنَا

ماضی استمراری کی گردان

کَانَ یَکْتُبُ (وہ لکھتا تھا)، کَانَا یَکْتُبَانِ، کَانُوْا یَکْتُبُوْنَ.

کَانَتْ تَکْتُبُ (وہ لکھتی تھی)، کَانَتَا تَکْتُبَانِ، کُنَّ یَکْتُبْنَ اسی طرح آخر تک

تنبیہ۳:۔ کَانَ کا مضارع یَکُوْنُ ہے اس کی گردان یوں ہوگی۔

یَکُوْنُ، یَکُوْنَانِ، یَکُوْنُوْنَ، تَکُوْنُ، تَکُوْنَانِ، یَکُنَّ، تَکُوْنُ، تَکُوْنَانِ، تَکُوْنُوْنَ، تَکُوْنِیْنَ، تَکُوْنَانِ، تَکُنَّ، اَکُوْنَ، نَکُوْنَ.

(۴) ماضی شکیہ

۴۔ جس جملے میں فعل ماضی ہو اس پر لفظ لَعَلَّ (شاید) بڑھانے سے ماضی شکیہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَعَلَّ زَیْدًا ذَهَبَ اِلَی الْمَسْجِدِ (شاید زید مسجد گیا ہوگا)۔

ماضی پر لفظ یَکُوْنُ داخل کرنے سے بھی ماضی شکیہ کے معنی پیدا ہو سکتے ہیں۔

یَکُوْنُ[1] زَیْدٌ ذَهَبَ (زید گیا ہوگا)۔

تنبیہ۴:۔ لَعَلَّ فعل سے لگ کر نہیں آ سکتا۔ اس کے بعد کوئی اسم آئے گا جو منصوب ہوگا۔ یا تو کوئی ضمیر آئے گی۔

(۱) اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں "زید جا چکا ہوگا" زمانہ مستقبل میں اِنْ ذَهَبْتَ عِنْدَ زَیْدٍ صَبَاحًا هُوَ یَکُوْنُ ذَهَبَ اِلَی الْمَدْرَسَةِ.

Marfat.com

(۵) ماضی تمنّی یا ماضی شرطیّہ

۵۔ ماضی پر لفظ لَوْ (اگر۔کاش) بڑھانے سے ماضی شرطیّہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا)۔

تنبیہ۵:۔ لَحَصَدْتَ میں ل کے معنی ہیں "ضرور" "البتہ" لَوْ کے جوابی جملے میں یہ لامِ تاکید لگانا پڑتا ہے۔مگر کبھی نہیں بھی لگاتے ہیں۔

ماضی شرطیہ کے لئے کبھی لَوْ کے بعد کَانَ یا اس کا کوئی صیغہ بھی بڑھا دیتے ہیں۔ اس کے بعد ماضی بھی لاتے ہیں اور مضارع بھی۔مگر معنی میں تھوڑا سا فرق ہو جاتا ہے۔ لَوْ كُنْتَ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو نے بویا ہوتا تو ضرور کاٹتا) لَوْ كُنْتَ تَحْفَظُ دُرُوسَكَ نَجَحْتَ (اگر تو اپنے اسباق یاد کرتا رہتا تو کامیاب ہو جاتا)۔

لَيْتَمَا یا لَيْتَ بڑھانے سے ماضی تمنّی کے معنی پیدا ہوتے ہیں:

لَيْتَمَا نَجَحْتُ (کاش کہ میں کامیاب ہوتا)۔لَيْتَ زَيْدًا نَجَحَ (کاش کہ زید کامیاب ہوتا)۔

تنبیہ٦:۔ لَعَلَّ کی طرح لَيْتَ بھی اسم پر یا ضمیر پر داخل ہوا کرتا ہے اور اسم کو نصب دیتا ہے۔

٦۔ یہ بھی یاد رکھو کہ کَانَ اور اس کے مشتقات اکثر جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ اس وقت خبر حالتِ نصبی میں ہوتی ہے:کَانَ رَشِيْدٌ جَالِسًا (رشید بیٹھا تھا) كَانَتِ الْاَوْلَادُ قَائِمِيْنَ (لڑکے کھڑے تھے)۔

تنبیہ۷:۔ تم نے کَانَ اور يَكُوْنُ کی گردانیں تو پڑھ لیں۔اسی کے قیاس پر قَالَ اور يَقُوْلُ کی گردانیں کرلو۔کیونکہ ان کی مدد سے زیادہ جملے بنا سکو گے۔

سلسلہ الفاظ نمبر١٧

بَذَلَ الْجُهْدَ (ن)	کوشش کرنا	عَذَرَ (ض)	معذور رکھنا، درگزر کرنا
جَهِلَ (س)	نہ جاننا	عَذَلَ (ض)	ملامت کرنا
سَمَحَ (ف)	درگزر کرنا، اجازت دینا	عَقَلَ (ض)	سمجھنا

Marfat.com

صَدَقَ (ن)	سچ بولنا	غَضِبَ (س)	غصہ ہونا
فَازَ (یَفُوْزُ اس کی گردان کَانَ کے جیسی کرلو)	کامیاب ہونا' پالینا	نَقَصَ (ن)	کم کردینا
لَبِثَ (س)	قیام کرنا' ٹھہرنا	وَعَظَ (یَعِظُ)	نصیحت کرنا
تُرَابٌ	مٹی	عَلِیْمٌ	بڑا جاننے والا
جُهْدٌ	کوشش	عَلَّامٌ	بہت بڑا جاننے والا
حَقْلٌ	کھیت	غُرْفَةٌ (ج غُرَفٌ)	بالاخانہ' کمرہ
خَاتَمٌ	مہر' آخری	غَیْبٌ (ج غُیُوْبٌ)	پوشیدہ بات
سَعِیْرٌ	دہکتی آگ' دوزخ	قُبَیْلَ	ذرا پہلے
صَاحِبٌ (ج اصحاب) ضَیْفٌ (ج ضیوف) ضَاحِیَةٌ	ساتھی۔والا مہمان شہر کا بیرونی حصہ	کِتَابٌ حَفِیْظٌ لَا بَأْسَ مَقَالَةٌ	محفوظ رکھنے والی کتاب کوئی اندیشہ نہیں بات
		نَاجِحٌ	کامیاب

مشق نمبر ۱۸ (الف)

جن الفاظ پر لکیر لکھی ہے وہی اس سبق سے خاص تعلق رکھتے ہیں

(۱) هَلْ اَخُوْکَ فِی الْبَیْتِ؟ هُوَقَدْ خَرَجَ الْاٰنَ اِلَی الضَّاحِیَةِ .

(۲) وَاَیْنَ اَبُوْکَ؟ لَعَلَّهٗ ذَهَبَ اِلَی الْحَقْلِ

(۳) اَیَّ دَرْسٍ قَرَأْتَ الْیَوْمَ؟ قَدْ قَرَءْتُ الدَّرْسَ التَّاسِعَ عَشَرَ وَسَوْفَ اَقْرَءُ الدَّرْسَ الْعِشْرُوْنَ غَدًا.

(٤) یُوْسُفُ! مَا کُنْتَ تَقْرَءُ الْبَارِحَةَ؟ یَا سَیِّدِیْ کُنْتُ اَقْرَءُ الْجَرِیْدَةَ

(٥) لِمَ کُنْتَ ذَهَبْتَ اِلٰی تِلْکَ الْقَرْیَةِ؟ هُنَاکَ حَدِیْقَةٌ لَنَا فَذَهَبْتُ وَرَءَیْتُ اَحْوَالَهَا

Marfat.com

(٦) هَلْ كُنْتُمْ تَنظُرُوْنَ اِلَيْنَا؟	نَعَمْ كُنَّا نَنْظُرُ مِنَ الْغُرْفَةِ
(٧) يَازَيْدُ لِمَ غَضِبْتَ عَلٰى اُخْتِكَ الْمُعَلِّمَةِ؟	هِيَ مَا كَانَتْ حَفِظَتْ دُرُوسَهَا
(٨) هَلْ اَنْتَ تَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ دَرْسَكَ؟	يَا اَخِيْ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ لٰكِنْ بِالْاَمْسِ مَاحَفِظْتُ لِاَنِّيْ كُنْتُ مَشْغُوْلاً فِيْ خِدْمَةِ الضُّيُوْفِ
(٩) مَنْ كَانَ الضَّيْفُ عِنْدَكُمْ؟	هٰؤُلَاءِ كَانُوْا مِنْ عُلَمَاءِ اَزْهَرَ
(١٠) يَالَيْتَنِيْ عَلِمْتُ بِهِمْ فَحَضَرْتُ لِزِيَارَتِهِمْ، كَمْ يَوْمًا يَلْبَثُوْنَ عِنْدَكُمْ؟	لَعَلَّهُمْ يَلْبَثُوْنَ عِنْدَنَا خَمْسَةَ اَيَّامٍ
(١١) لَوْ سَمِحَ اَبُوْكَ لَحَضَرْتُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ	لَابَاْسَ يَااَخِيْ! اَبِيْ يَفْرَحُ بِرُؤْيَتِكَ فَاَنْتَ ابْنُ صَدِيْقِهٖ
(١٢) يَاسَعِيْدُ! هَلْ كَانَ اَخُوْكَ نَاجِحًا وَفَازَ بِالشَّهَادَةِ؟	نَعَمْ هُوَ كَانَ نَاجِحًا فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِيْ وَفَازَ بِالشَّهَادَةِ
(١٣) هَلْ نَجَحْتَ فِي الْاِمْتِحَانِ؟	يَالَيْتَنِيْ نَجَحْتُ وَفُزْتُ بِالشَّهَادَةِ
(١٤) لَوْبَذَلْتَ جُهْدَكَ لَنَجَحْتَ	صَدَقْتَ يَا سَيِّدِيْ

مشق نمبر ۱۸ (ب)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(١) قَدْعَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيْظٌ (٢) مَاكُنَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا (٣) وَقَالُوْالَوْكُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ (٤) وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا[1] يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ (٥) اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ

(۱) جو کچھ۔

Marfat.com

وَلَا اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ .اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ (٦) وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِیْ
كُنْتُ تُرَابًا (۷) وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (۸) وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا
(۹) مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ وَكَانَ
اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا.

ذیل میں خلیل نحوی کے دوشعر ہیں جو بڑے مزیدار اور قابل غور ہیں۔

علامہ خلیل جس وقت علم عروض کی ایجاد کر رہے تھے اور اشعار کو اوزان پر تول رہے تھے تو اُن کے لڑکے نے سمجھا کہ باپ بے معنی بکواس کر رہا ہے اس لئے اس نے باپ کی دیوانگی کا شور اُٹھایا۔اس وقت خلیل نے یہ جواب دیا:

لَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا اَقُوْلُ عَذَرْتَنِیْ ۔۔۔ اَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ عَذَلْتُكَا
لٰكِنْ جَهِلْتَ مَقَالَتِیْ فَعَذَلْتَنِیْ ۔۔۔ وَعَلِمْتُ اَنَّكَ جَاهِلٌ فَعَذَرْتُكَا

تنبیہ:۔ پہلے شعر کے آخر میں عَذَلْتُكَا دراصل عَذَلْتُكَ ہے۔اسی طرح دوسرے شعر میں عَذَرْتُكَا دراصل عَذَرْتُكَ ہے۔شعر کے آخر میں آواز تاننے کے لئے الف یا واو یا ی بڑھانا جائز ہے۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میرا بھائی ابھی تفریح کے لیے باغ میں گیا ہے' شاید وہ مغرب سے ذرا پہلے لوٹ آئیگا۔(۲) میں کل ایک گاؤں میں گیا تھا تو مجھے دیکھ رہا تھا؟ (۳) ہاں میں تجھے مسجد کے منارے سے دیکھ رہا تھا تو گھوڑے پر سوار تھا (۴) ہم نے تمہارے چچا کو دیکھا وہ گذشتہ رات اخبار پڑھ رہے تھے۔(۵) کیا تم نے کل اپنا سبق یاد نہیں کیا تھا؟ (۶) میں نے کل اپنا سبق یاد کیا تھا (۷) محمود اپنا سبق ہر روز یاد کیا کرتا تھا لیکن آج وہ مہمانوں کی خدمت میں مشغول تھا (۸) اگر ہم کوشش کرتے تو ضرور سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاتے (۹) کیا تم حیدرآباد میں چائے پیا کرتے تھے (۱۰) میں بمبئی میں صبح شام چائے پیا کرتا تھا لیکن حیدرآباد میں چائے چھوڑ دی۔

(۱) کَانَ کی خبر ہے اس لئے حالتِ نصبی میں ہے (دیکھو اسی سبق میں)۔ (۲) یہ مَا موصولہ ہے اسکے معنی ہیں "جو"، "جو کچھ"

Marfat.com

اَلدَّرْسُ العِشْرُوْنَ (الف)

فعل مضارع کی مختلف صورتیں

۱۔ فعلوں میں مضارع ہی مُعْرَب[1] (دیکھو سبق ۱۰۔۱۰) ہے ماضی اور اَمر حاضر مَبنی ہیں۔

تنبیہ ۱:۔ یاد رکھو اسم معرب کا اعراب رَفع' نَصب اور جر[2] ہے اور فعل مضارع کا اعراب رفع ' نصب اور جَزم ہے یعنی اسم کے آخر میں جزم نہیں آتا اور فعل کے آخر میں جرّ نہیں آتا۔ ہاں کسی عارضی وجہ سے آجائے تو وہ اور بات ہے۔

۲۔ مضارع پر لَمْ داخل ہو تو آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے اس لیے اس کو حرف جازم کہتے ہیں اور لَنْ داخل ہو تو آخر میں نَصب پڑھا جاتا ہے۔ اس لیے اس کو حرف ناصب (زبر دینے والا حرف) کہتے ہیں۔ حرف جازم و ناصب کی وجہ سے ساتوں نون اعرابی بھی گرا دیئے جاتے ہیں یہ تو لفظی تغیر تھا۔ معنی میں یہ تغیر ہوتا ہے کہ لَمْ کی وجہ سے مضارع ماضی منفی بن جاتا ہے۔ لَمْ یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا) یہی معنی ہیں مَافَعَلَ کے۔ اور لَنْ کی وجہ سے مضارع میں نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں نیز یہ کہ مضارع اس وقت زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے۔ لَنْ یَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کرے گا)۔

(۱) مگر جمع مونث غائب و مخاطب کے صیغے معرب نہیں۔ ان میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔ (۲) یعنی زیر۔

Marfat.com

ذیل کی گردانوں میں مقابلہ کر کے لفظی اور معنوی فرق کو خوب سمجھ لو۔

المضارع المرفوع	المضارع المنصوب	المضارع المجزوم
یَفْعَلُ (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کریگا)	لَنْ یَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کریگا)	لَمْ یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا)
یَفْعَلَانِ (وہ دو مرد کرتے ہیں یا کرینگے)	لَنْ یَفْعَلَا (وہ دو مرد ہرگز نہیں کرینگے)	لَمْ یَفْعَلَا (ان دو مردوں نے نہیں کیا)
یَفْعَلُوْنَ	لَنْ یَفْعَلُوْا (وہ بہت مرد ہرگز نہیں کرینگے)	لَمْ یَفْعَلُوْا (ان بہت مردوں نے نہیں کیا)
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ (وہ ایک عورت ہرگز نہیں کریگی)	لَمْ تَفْعَلْ (اس ایک عورت نے نہیں کیا)
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
یَفْعَلْنَ	لَنْ یَفْعَلْنَ	لَمْ یَفْعَلْنَ
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ	لَمْ تَفْعَلْ
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلُوْنَ	لَنْ تَفْعَلُوْا	لَمْ تَفْعَلُوْا
تَفْعَلِیْنَ	لَنْ تَفْعَلِیْ	لَمْ تَفْعَلِیْ
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلْنَ	لَنْ تَفْعَلْنَ	لَمْ تَفْعَلْنَ
اَفْعَلُ	لَنْ اَفْعَلَ	لَمْ اَفْعَلْ
نَفْعَلُ	لَنْ نَفْعَلَ	لَمْ نَفْعَلْ

تنبیہ:۔ یَکُوْنُ پر حروف ناصبہ داخل ہوں تو معمولی طور سے گردان ہوگی۔ لیکن حروف جازمہ داخل ہوں تو اس کی گردان یوں ہوگی: لَمْ یَکُنْ (وہ نہیں تھا) لَمْ یَکُوْنَا، لَمْ یَکُوْنُوْا، لَمْ تَکُنْ، لَمْ تَکُوْنَا، لَمْ یَکُنَّ، لَمْ

Marfat.com

تَکُنْ، لَمْ تَکُوْنَا، لَمْ تَکُوْنُوْا، لَمْ تَکُوْنِیْ، لَمْ تَکُوْنَا، لَمْ تَکُنَّ، لَمْ اَکُنْ، لَمْ نَکُنْ.

اسی طرح یَقُوْلُ سے لَمْ یَقُلْ (اس نے نہیں lkh) کی گردان کرلو۔

۳۔ لَمْ کے سوا حروف جازمہ چار اور ہیں: لَمَّا (نہیں۔اب تک نہیں) اِن (اگر) لامِ امر (لِ) اور لائے نہیٰ:

مضارع پر لَمَّا داخل ہو تو لفظ اور معنٰی میں لَمْ کے مانند تغیر پیدا کردیتا ہے: لَمَّا یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا یا اب تک نہیں کیا)۔

اِنْ ''حرف شرط'' اور شرط کے لیے ''جزا'' کی ضرورت ہوتی ہے جب شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں تو دونوں مجزوم ہوں گے: اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا)۔

تنبیہ۳:۔ کبھی اِنْ پر لام بڑھا کر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں۔ معنی وہی رہتے ہیں۔ البتہ معنی میں کچھ زور پیدا ہوجاتا ہے۔

لامِ امر اور لائے نہی کا بیان اکیسویں سبق میں ہوگا۔

۴۔ حروفِ ناصبہ لَنْ کے سوا اور بھی ہیں: اَنْ (کہ) کَیْ یا لِکَیْ (تاکہ)۔اِذَنْ[1] (تب)۔لِ (تاکہ۔اسے لام کَیْ کہتے ہیں) لِئَلَّا= لِاَنْ لَا (تاکہ نہیں)۔حَتّٰی (تاکہ۔یہاں تک کہ)۔

اَمَرْتُهٗ اَنْ یَذْهَبَ (میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے) اَقْرَءُ کَیْ اَفْهَمَ (میں پڑھتا ہوں تاکہ سمجھوں) اِذَنْ تَنْجَحَ (تب تو تو کامیاب ہوگا) مَنَحْتُهٗ کِتَابًا لِیَقْرَءَ (میں نے اسے کتاب دی تاکہ وہ پڑھے)۔یا لِئَلَّا یَجْهَلَ (تاکہ وہ نادان نہ رہے) یا حَتّٰی یَفْرَحَ (تاکہ وہ خوش ہو)۔

تنبیہ۴:۔اِنْ اور حَتّٰی ماضی پر بھی داخل ہوتے ہیں مگر لفظ میں کوئی تغیر نہیں پیدا کرتے۔ہاں اِنْ کی وجہ سے ماضی میں مستقبل کے معنی پیدا ہوجاتے ہیں۔ اِنْ قَرَأْتَ فَهِمْتَ (اگر تو پڑھے گا تو سمجھے گا)۔

(۱) اِذَنْ کو اِذًا بھی لکھا جاتا ہے۔

Marfat.com

تنبیہ۵:۔ لِ اور حَتّٰی حروف جارّہ میں سے بھی ہیں جب کسی اسم پر داخل ہوں تو ان کی وجہ سے اسم کے آخر میں جرّ (زیر) پڑھا جائے گا: لِزَیْدٍ (زید کے واسطے) حَتَّی الْمَسَاءِ (شام تک)۔

تبنیہ۶:۔حرف استفہام (اَ) کے بعد اور اِنْ کے بعد نفی کے لئے اکثر لَمْ کا استعمال ہوتا ہے: اَلَمْ تَعْلَمْ (کیا تو نے نہیں جانا) اِنْ لَمْ تَعْلَمْ (اگر تو نے نہیں جانا)۔

سلسلہ الفاظ نمبر۱۸

اَذِنَ (س)	اجازت دینا	اَمَرَ (ن)	حکم کرنا
بَرِحَ (س)	ٹلنا۔ ہٹنا	طَرَقَ (ن)	دروازہ کھٹکھٹانا
بَسَطَ (ن)	پھیلانا	قَرَعَ (ف)	دروازہ کھٹکھٹانا
بَلَغَ (ن)	پہنچنا	کَسِلَ (س)	سستی کرنا
حَزِنَ (س)	آزردہ ہونا	لَعِقَ (س)	چاٹنا
حَزَنَ (ن)	آزردہ کرنا	نَدِمَ (س)	شرمندہ ہونا
حَکَمَ (ن)	حکم کرنا، فیصلہ کرنا	نَفَعَ (ف)	فائدہ دینا
ذَبَحَ (ف)	ذبح کرنا	فَاتَّقُوْا	پس ڈرو تم، بچو تم
شَبِعَ (س)	سیر ہونا، پیٹ بھر جانا	فِرَاقٌ	جدائی
سَبُعٌ (ج سِبَاعٌ)	درندہ	مَجْدٌ	بزرگی
بَائِعٌ	بھوکا	مَرَامٌ	مقصد
صَبِرٌ	صبر۔ برداشت ایلوہ جو کڑوی دوا ہے	وَحْشٌ (ج وُحُوْشٌ)	جنگلی جانور
طَیْرٌ (ج طُیُوْرٌ)	پرندہ	وِفَاقٌ	موافقت، اتفاق
عِنَبٌ (الف)	انگور	وَهْلَةٌ	دفعہ، ہلہ

Marfat.com

مشق نمبر ۱۹

(۱) لَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ حَتّٰی تَلْعَقَ الصَّبْرَ (۲) لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ مَنْ (جس نے) لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ (حدیث) (۳) لِمَ لَا تَشْرَبُ اللَّبَنَ كَيْ يَنْفَعَكَ (۴) كَانَ سَعِيْدٌ يَقْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ لِيَدْخُلَ عَلَيْنَا (۵) اَذِنْتُ لَهُ لِئَلَّا يَحْزَنَ (۶) اِنْ لَمْ تَبْذُلْ جُهْدَكَ لَنْ تَنْجَحَ يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ (۷) اِنْ تَكْسَلْ تَنْدَمْ (۸) اَمَرْتُ خَادِمِيْ اَنْ لَا يَخْرُجَ مِنَ الْبَيْتِ حَتّٰی اَرْجِعَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ (۹) كُنَّا جَائِعِيْنَ فَاَكَلْنَا الْعِنَبَ حَتّٰی شَبِعْنَا (۱۰) اِنْ تَذْهَبْ اِلٰی حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ تَنْظُرْ عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ الْوُحُوْشِ وَالسِّبَاعِ وَالطُّيُوْرِ (۱۱) قَالَ لِيْ يُوْسُفُ اِنِّيْ بَذَلْتُ تَمَامَ جُهْدِيْ لِاَنْجَحَ قُلْتُ لَهُ اِذَنْ تَبْلُغَ مَرَامَكَ (۱۲) اِنْ لَمْ يَكُنْ وِفَاقٌ فَفِرَاقٌ (۱۳) اَلَمْ تَقْرَءْ هٰذَا الْكِتَابَ لِتَفْهَمَ الْعَرَبِيَّ ؟ (۱۴) لَا يَحْزُنُنِيْ اَنْ لَمْ اَبْلُغْ مَرَامِيْ فِيْ اَوَّلِ وَهْلَةٍ بَلْ لَنْ اَتْرُكَ السَّعْيَ (کوشش) حَتّٰی اَبْلُغَ اِلَيْهِ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوْا النَّارَ (۲) لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ (۳) قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً (۴) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ (۵) اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ (۶) لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا اَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ (۷) وَلَمَّا (اب تک نہیں) يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (۸) فَعَلِمَ مَا (جو) لَمْ تَعْلَمُوْا (۹) اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً؟ (۱۰) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ؟ (۱۱) اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ.

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟
(۲) میں نے قرآن پڑھا لیکن اس کے معنی (معناہ) نہیں سمجھے
(۳) اے مریم! تو دودھ کیوں نہیں پیتی تا کہ تجھے فائدہ بخشے
(۴) میں آج ہرگز چائے نہیں پیونگی
(۵) کون دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے؟
(٦) میری بہن دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی تو میں نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا تا کہ وہ آزردہ نہ ہو
(۷) میں نے امرود کھائے یہاں تک کہ سیر ہو گیا
(۸) اگر کامیاب ہو گے تو تمہیں انعام ملے گا
(۹) اللہ نے انسان کو پیدا کیا تا کہ وہ اس کی پرستش کریں
(۱۰) ہم قرآن پڑھتے ہیں تا کہ اس کو سمجھیں اور اس پر (بہ) عمل کریں
(۱۱) وہ لڑکی قرآن پڑھتی رہی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا
(۱۲) اگر تو میری مدد کریگا تو میں تیری مدد کرونگا
(۱۳) دونوں اپنی جگہ سے ہرگز نہ ٹلینگے یہاں تک کہ تم ان کو اجازت دو
(۱۴) کیا تو مدرسہ میں کل حاضر نہیں تھا؟
(۱۵) کیا تم نے ریڈیو میں خبریں نہیں سنیں؟

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ (ب)

فعل مضارع کی مختلف صورتیں (گزشتہ سے پیوستہ)

اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيْدِ وَنُوْنِ التَّاكِيْدِ

۱۔ کبھی مضارع پر لام (ل) لگا کر آخر میں نون مشدد (جسے نون ثقیلہ کہتے ہیں) یا نون ساکن (جسے نون خفیفہ کہتے ہیں) بڑھایا جاتا ہے۔ اس لام اور نون سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں اس لئے ان کو لام تاکید و نون تاکید کہتے ہیں۔ یکتب سے لیکتبن یا لیکتبن (وہ ضرور ضرور لکھے گا)۔

۲۔ اس لام اور نون کی وجہ سے بھی مضارع میں تغیرات ہوتے ہیں جو تمہیں ذیل کی گردان سے معلوم ہونگے۔ مقابلہ کے لئے سادہ مضارع کی گردان پہلے لکھی ہے۔

اَلْمُضَارِعُ السَّاذِجُ	اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيْدِ وَالنُّوْنِ الثَّقِيْلَةِ	اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاكِيْدِ وَالنُّوْنِ الْخَفِيْفَةِ	تَغَيُّرَات
يَكْتُبُ	لَيَكْتُبَنَّ	لَيَكْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے (دیکھو سبق ۸۔۳)
يَكْتُبَانِ	لَيَكْتُبَانِّ	*	اس میں نون اعرابی ساقط ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۲)
يَكْتُبُوْنَ	لَيَكْتُبُنَّ	لَيَكْتُبُنْ	اس میں واو جمع اور نون اعرابی ساقط ہے۔
تَكْتُبُ	لَتَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے۔
تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِّ	*	اس میں نون اعرابی ساقط ہے۔
يَكْتُبْنَ	لَيَكْتُبْنَانِّ	*	اس میں ایک الف بڑھا دیا گیا ہے۔
تَكْتُبُ	لَتَكْتُبَنَّ	لَتَكْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے۔
تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِّ	*	اس میں نون اعرابی ساقط ہے۔
تَكْتُبُوْنَ	لَتَكْتُبُنَّ	لَتَكْتُبُنْ	اس میں واو جمع اور نون اعرابی ساقط ہے۔
تَكْتُبِيْنَ	لَتَكْتُبِنَّ	لَتَكْتُبِنْ	اس میں ی اور نون اعرابی ساقط ہے۔
تَكْتُبَانِ	لَتَكْتُبَانِّ	*	اس میں نون اعرابی ساقط ہے۔
تَكْتُبْنَ	لَتَكْتُبَانِّ	*	اس میں ایک الف بڑھا دیا گیا ہے۔
أَكْتُبُ	لَأَكْتُبَنَّ	لَأَكْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے۔
نَكْتُبُ	لَنَكْتُبَنَّ	لَنَكْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۱:۔ نونِ ثقیلہ کی گردان میں نون کے پہلے جن چھ صیغوں میں الف آتا ہے وہ صیغے نون خفیفہ کے ساتھ نہیں آتے (دیکھو اوپر کی گردان)۔

تنبیہ ۲:۔ نونِ خفیفہ کو بعض اوقات تنوین سے بدل دیتے ہیں۔ لَنَسْفَعًا (=لَنَسْفَعَنْ) بِالنَّاصِيَةِ (ہم ضرور ضرور پیشانی کے بال (پکڑ کر) گھسیٹیں گے)۔

تنبیہ ۳:۔ اکثر لام تاکید و نون تاکید کے ساتھ مضارع کا استعمال قسم کے بعد ہوا کرتا ہے۔ واللهِ لَاَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ (خدا کی قسم میں ضرور دودھ پیوں گا)۔

تنبیہ ٤:۔ مضارع پر صرف لام تاکید بھی آجاتا ہے۔ اس سے لفظ میں تو کوئی تغیر نہیں ہوتا البتہ معنی میں فعل مضارع زمانہ حال سے مخصوص ہو جاتا ہے۔ لَيَكْتُبُ زَيْدٌ (زید لکھ رہا ہے)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۹

اٰمِنٌ	با امن، امن دینے والا	صَاغِرٌ	ذلیل، چھوٹا
بُنْدُقِيَّةٌ	بندوق	صَيْدٌ	شکار
خَاسِرٌ	خسارہ پانے والا	اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ	حرمت والی مسجد مکہ معظمہ کی مسجد جہاں خانہ کعبہ ہے
رَبَّنَا	اے ہمارے پروردگار		
سَجَنَ (ن)	قید کرنا		
شَاءَ (يَشَاءُ)	چاہنا	فِيْ هٰذَا الْعَامِ	اس سال میں

مشق نمبر ۲۰

(۱) لَاَكْتُبَنَّ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا اِلٰى خَالَتِيْ (۲) لَنَذْهَبَنَّ غَدًا اِلَى الصَّيْدِ (۳) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ لَيُقْتَلَانِ لِاَنَّهُمَا قَاتِلَا زَيْدٍ (دیکھو سبق ۱۱۔۱) (۴) لَتَخْضُرَنَّ النِّسْوَةُ الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ وَلَيَسْمَعْنَانِّ الْخُطْبَةَ (۵) هٰذَا الْوَلَدُ لَنْ يَقْرَءَ وَلَنْ يَكْتُبَ اَمَّا اُخْتَاهُ تَانِكَ فَلَتَقْرَانِّ وَلَتَكْتُبَانِّ (۶) لَيَنْجَحَانِّ اَخَوَايَ فِيْ هٰذَا الْعَامِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

Marfat.com

مِــنَ الْـقُــرْاٰن

(۱) لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَنْصُرُهٗ (۲) لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ (۳) رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (۴) لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا اٰمُرُهٗ (اٰءْمُرُهٗ) لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا (= لَيَكُوْنَنْ) مِنَ الصَّاغِرِيْنَ.

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) آج میرا بھائی ضرور ہی مدرسے میں حاضر ہوگا (۲) وہ دونوں تم سے کوئی کتاب ضرور ہی طلب کرینگے (۳) اگر تم کوشش نہ کروگے (تو) ضرور ہی ذلیل ہو جاؤ گے (۴) اگر آپ مجھے حکم دیں (تو) میں ضرور ہی شکار کو جاؤنگا اور اگر ہماری طرف کوئی شیر نکلا تو بخدا میں اسے ضرور بندوق سے مار ڈالوں گا (۵) وہ دونوں لڑکیاں آپ کے پاس نہ آئینگی لیکن ہم تو ضرور ہی حاضر ہوں گے (۶) میں انشاء اللہ امسال ضرور کامیاب ہونگا۔

سوالات نمبر ۱۰

(۱) ماضی قریب' ماضی بعید' ماضی استمراری' ماضی تمنی اور ماضی شرطیہ کس طرح بنائے جاتے ہیں؟ ہر ایک کی مثال دو

(۲) کان کا مضارع کیا ہوگا؟

(۳) فعلوں میں کون سا فعل معرب ہے؟

(۴) حروف جازمہ کون سے ہیں؟

(۵) لم یا لما مضارع پر داخل ہو تو اس کے لفظ اور معنی میں کیا فرق ہوتا ہے؟

(۶) حروف ناصبہ کون سے ہیں؟

(۷) حروف ناصبہ کے داخل ہونے سے مضارع کے معنی اور اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۸) مضارع میں نون اعرابی کتنے صیغوں میں آتا ہے؟

(۹) کس حالت میں مضارع کا نون اعرابی تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہے؟

(۱۰) مضارع کی گردان میں ایسے کتنے صیغے ہیں جن پر حروف جازمہ اور ناصبہ کا اثر تلفظ

Marfat.com

میں نہیں ہوتا؟

(۱۱) نون تاکید کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۱۲) نون خفیفہ کی گردان میں کون کون سے صیغے نہیں آتے؟

(۱۳) لنسفعا کون سا فعل اور صیغہ ہے؟

(۱۴) لام تاکید اور نون تاکید لگانے سے مضارع کے تلفظ اور معنی میں کیا ہیر پھیر ہوتا ہے؟

(۱۵) فعل مضارع زمانہ مستقبل کے ساتھ کب مخصوص ہو جاتا ہے اور زمانہ حال کے ساتھ کب؟ یعنی کونسا حرف لگانے سے مستقبل کے لئے اور کونسا حرف لگانے سے حال کیلئے مخصوص ہو جاتا ہے؟

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْاَمْــرُ وَالـنَّهْـیُ

۱۔ جس فعل سے کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے اُسے فِعْلِ اَمر کہتے ہیں۔ اور جس فعل سے کسی کام سے باز رہنے کا حکم سمجھا جائے اُسے فِعْلِ نَہی کہتے ہیں۔

۲۔ فعلِ اَمر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اَمرِ حاضر اور فِی الحقیقة اَمر یہی ہے۔ دوسرا اَمر غائب۔

اَمرِ مُتَکَلِّمْ کے چونکہ دو ہی صیغے ہوتے ہیں اس لئے اُسے اَمر غائب ہی کے ماتحت کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ اَمر حاضر معروف بنانے کا طریق یہ ہے کہ مضارع کی علامت (ت) کو حذف کر کے شروع میں ہمزہ وصل (هَمْزَةُ الْوَصْل دیکھو اصطلاح نمبر ۲۸) بڑھائیں۔ اگر مضارع کا عین کلمہ مضموم ہے تو ہمزہ وصل بھی مضموم کر دیں ورنہ مکسور۔ اور لام کلمہ کو جزم دے دیں۔ تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ (تو مدد کر) تَذْهَبُ سے اِذْهَبْ (تو جا) اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ (تو مار)۔

تنبیه ۱:۔ اگر علامتِ مضارع کا مابعد ساکن نہ ہو تو ہمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں۔ تَعِدُ سے امر حاضر عِدْ (تو وعدہ کر) ہوگا۔

Marfat.com

گردان امر حاضر معروف

اُوپر سے نیچے پڑھو	مذکر	مؤنث
واحد	اِضْرِبْ تو (ایک مرد) مار	اِضْرِبِیْ تو (ایک عورت) مار
تثنیه	اِضْرِبَا تم (دو مرد) مارو	اِضْرِبَا تم (دو عورتیں) مارو
جمع	اِضْرِبُوْا تم (بہت مرد) مارو	اِضْرِبْنَ تم (بہت عورتیں) مارو

تنبیه ۲:۔ امر حاضر میں جو ہمزہ بڑھایا جاتا ہے وہ چونکہ هَمْزَةُ الْوَصْل ہے اس لئے جب اس کے ماقبل کوئی لفظ آئے تو ھمزہ کا تلفظ نہیں کرتے: یَا . نُوْحُ اهْبِطْ (اے نوح اُتر جا) یَاٰدَمُ اسْکُنْ (اے آدم تو سکونت اختیار کر) دراصل اِهْبِطْ اور اُسْکُنْ ہے۔

تنبیه ۳:۔ کَانَ کے امر میں همزة الوصل نہیں آتا۔ اس کے امر کی گردان یہ ہے: کُنْ (تو ہو جا)، کُوْنَا، کُوْنُوْا، کُوْنِیْ، کُوْنَا، کُنَّ۔

اِسی طرح قَالَ یَقُوْلُ سے قُلْ (تو کہہ)، قُوْلَا، قُوْلُوْا، قُوْلِیْ، قُوْلَا، قُلْنَ بنالو۔

۴۔ امر حاضر مجهول بنانا ہو تو مضارع مجهول پر لامِ امر (لِ) لگا دو اور آخر میں جزم کر دو: تُضْرَبُ سے لِتُضْرَبْ (چاہئے کہ تو مارا جا)۔

گردان امر حاضر مجهول

اُوپر سے نیچے پڑھو	مذکر	مؤنث
واحد	لِتُضْرَبْ (چاہے کہ تو ایک مرد مارا جا)	لِتُضْرَبِیْ (چاہے کہ تو ایک عورت ماری جا
تثنیه	لِتُضْرَبَا (چاہے کہ تم دو مرد مارے جاؤ)	لِتُضْرَبَا (چاہے کہ تم دو عورتیں ماری جاؤ
جمع	لِتُضْرَبُوْا (چاہے کہ تم بہت مرد مارے جاؤ)	لِتُضْرَبْنَ (چاہئے کہ تم بہت عورتیں ماری جاؤ

۵۔ اَمْرِ غائب اور مُتَکَلِّم، معروف ہو یا مجهول اسی طریق سے بنائے جاتے ہیں جو طریقہ اَمْرِ حاضر مجهول بنانے کا ہے۔ یعنی لامِ امر (ل) لگا کر بنا لئے جاتے ہیں۔ امر غائب کا صیغہ مضارع غائب سے اور متکلّم کا متکلّم سے معروف معروف سے اور مجهول مجهول سے۔ ذیل کی گردان سے تم سمجھ لو گے۔

Marfat.com

فعل امر غائب و متکلم معروف		فعل امر غائب و متکلم مجہول	
لِیَضْرِبْ	وہ (ایک مرد) مارے یعنی اسے چاہئے کہ مارے	لِیُضْرَبْ	وہ (ایک مرد) مارا جائے یعنی اسے چاہئے کہ مارا جائے
لِیَضْرِبَا	(اُن (دو مردوں) کو چاہئے کہ ماریں)	لِیُضْرَبَا	(اُن (دو مردوں) کو چاہئے کہ مارے جائیں)
لِیَضْرِبُوْا		لِیُضْرَبُوْا	
لِتَضْرِبْ	(اُس (ایک عورت) کو چاہئے کہ مارے)	لِتُضْرَبْ	(اُس (ایک عورت) کو چاہئے کہ ماری جائے)
لِتَضْرِبَا		لِتُضْرَبَا	
لِیَضْرِبْنَ		لِیُضْرَبْنَ	
لِاَضْرِبْ	(مجھے چاہئے کہ ماروں)	لِاُضْرَبْ	(مجھے چاہئے کہ مارا جاؤں یا ماری جاؤں)
لِنَضْرِبْ	(ہمیں چاہئے کہ ماریں)	لِنُضْرَبْ	(ہمیں چاہئے کہ مارے جائیں یا ماری جائیں)

تنبیہ۴:۔ لامِ امر کے ماقبل وَ یا فَ آئے تو لام کو ساکن کر دیتے ہیں: وَلْیَکْتُبْ (اور اسے چاہئے کہ لکھے)، فَلْتَخْرُجْ (پس اس عورت کو چاہئے کہ نکل جائے)۔

تنبیہ۵:۔ لامِ کَیْ (لِ) جو مضارع کو نصب دیتا ہے (دیکھو سبق ۲۰۔۳) وہ ساکن نہیں ہوتا: وَلِیَکْتُبَ (اور تاکہ وہ لکھے)۔

۶۔ نَہی کی بھی دو قسمیں ہیں حاضر اور غائب۔ لیکن ان کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔ یعنی مضارع پر لائے نَہی لگا کر آخر میں جزم کر دیں۔ مضارع حاضر کے صیغوں سے نَہی حاضر اور غائب کے صیغوں سے نَہی غائب کے صیغے بنتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کی گردانوں سے معلوم کر لو گے:

Marfat.com

فعل نہی حاضر معروف		فعل نہی حاضر مجہول	
لَا تَضْرِبْ	(تو (ایک مرد) مت مار)	لَا تُضْرَبْ	(تو (ایک مرد) نہ مارا جا)
لَا تَضْرِبَا	(تم دونوں (مرد) نہ مارو)	لَا تُضْرَبَا	
لَا تَضْرِبُوْا	(تم (بہت مرد) نہ مارو)	لَا تُضْرَبُوْا	
لَا تَضْرِبِيْ	(تو (ایک عورت) مت مار	لَا تُضْرَبِيْ	(تو (ایک عورت) نہ ماری جا)
لَا تَضْرِبَا	(تم دونوں (عورتیں) نہ مارو	لَا تُضْرَبَا	
لَا تَضْرِبْنَ	(تم (بہت عورتیں) نہ مارو)	لَا تُضْرَبْنَ	

فعل نہی غائب معروف		فعل نہی غائب مجہول	
لَا يَضْرِبْ	وہ (ایک مرد) نہ مارے یعنی اسے چاہئے کہ نہ مارے	لَا يُضْرَبْ	وہ (ایک مرد) نہ مارا جائے یعنی اسے چاہئے کہ نہ مارا جائے
لَا يَضْرِبَا		لَا يُضْرَبَا	
لَا يَضْرِبُوْا		لَا يُضْرَبُوْا	
لَا تَضْرِبْ	وہ (ایک عورت) نہ مارے	لَا تُضْرَبْ	
لَا تَضْرِبَا		لَا تُضْرَبَا	
لَا يَضْرِبْنَ		لَا يُضْرَبْنَ	
لَا اَضْرِبْ		لَا اُضْرَبْ	
لَا نَضْرِبْ		لَا نُضْرَبْ	

تنبیہ۶:۔ اَمر اور نَہی کے ساتھ بھی نون ثقیلہ و خفیفہ لگایا جاتا ہے' اِضْرِبَنَّ (تو ضرور مار)' لَا تَضْرِبَنَّ (ہرگز نہ مار)' اِضْرِبُنْ (تم ضرور مارو)۔

تنبیہ۷:۔ لَا دو قسم کا ہوتا ہے ایک لائے نَفی جو ماضی یا مضارع کے لفظ میں کوئی تغیر نہیں پیدا کرتا۔ دوسرا لائے نَہی جس سے مضارع کے آخر میں جزم آتا ہے اور معنی میں نَہی یعنی باز رکھنے کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسا

Marfat.com

کہ فعل نہی کی گردانوں میں تم نے دیکھا۔

تنبیہ۸: پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہو کہ جب کسی لفظ کا آخری حرف ساکن ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت اسے کسرہ (ـِ) دیا جاتا ہے۔ اِضْرِبْ سے اِضْرِبِ الْکَلْبَ (کتے کو مار)' لَا یُؤْکَلْ سے لَایُؤْکَلِ الطَّعَامُ بِغَیْرِ جُوْعٍ (بھوک بغیر کھانا نہ کھایا جائے)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۰

اَحْسَنْتَ	تو نے یا آپ نے بہت اچھا کیا	ضَحِکَ (س)	ہنسا
بَارَکَ اللّٰہُ	اللہ برکت دے	قَنَتَ (ن)	عبادت کرنا
تَعَالَ	آ	لَبَّیْکَ	جی ہاں ضرور رہوں
رَکَعَ (ف)	رکوع کرنا' جھکنا	دَائِمًا	ہمیشہ
سَجَدَ (ن)	سجدہ کرنا	ذُوْقُرْبٰی	قرابت والا
اَمْرٌ	حکم' کام	رَاکِعٌ	جھکنے والا
اُمَّةٌ	جماعت' قوم	سَائِغٌ	خوشگوار
حَیٌّ (ج اَحْیَاءٌ)	زندہ' قبیلہ	قَوَّامٌ	خوب قائم رکھنے والا۔ کفیل
خَجِلٌ	شرمندہ	عَسٰی	شاید' امید ہے
سَبُّوْرَةٌ	تختہ سیاہ	مَعْرُوْفٌ	نیک کام
شَکُوْرٌ	بہت شکر گزار	مُعَیَّنَةٌ	مقررہ
شَاکِرٌ	شکر گزار	مَیِّتٌ (ج اَمْوَاتٌ)	مردہ
شَفُوْقٌ	مہربان	نَجِسٌ یا نَجَسٌ	ناپاک' گندہ
طَبَاشِیْرٌ	کھریا مٹی	هَا	ہاں خبردار' سنو
عَلَی الرَّأْسِ وَالْعَیْنِ	سر اور آنکھ پر' بسر وچشم	قِسْطٌ	انصاف
فَاحِشَةٌ (ج فَوَاحِشُ)	بے حیائی کا کام		

Marfat.com

مشق نمبر ۲۱

جن الفاظ پر لکیر لگائی گئی ہے، وہ اس سبق سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔

(۱) تَعَالَ يَا اَحْمَدُ وَاجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ	لَبَّيْكَ يَا سَيِّدِىْ
(۲) اِشْرَبِ الشَّاىَ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ حَرَجٌ	لَابَأْسَ فِيْهِ لٰكِنِ الْاٰنَ شَرِبْتُ فِي الْبَيْتِ
(۳) فَاشْرَبِ الْقَهْوَةَ اِنْ كَانَ لَكَ رَغْبَةٌ فِيْهَا	نَعَمْ يَا سَيِّدِىْ! سَمِعْتُ اَنَّ فِنْجَانَ الْقَهْوَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ يَنْفَعُ لِلْهَضْمِ
(۴) لٰكِنْ لَا تَشْرَبْ اِلَّا عَلٰى اَوْقَاتٍ مُعَيَّنَةٍ	اَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِىْ! هٰكَذَا اَفْعَلُ
(۵) يَا اَحْمَدُ! اِقْرَأْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ لِاَسْمَعَ قِرَاءَتَكَ	اَمْرُكَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ هَااَنَا اَقْرَءُ اٰخِرَ سُوْرَةِ الْبَقَرةِ
(۶) اٰمِيْن. بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَا اَحْمَدُ وَاللّٰهِ صَوْتُكَ سَائِغٌ لِلْاٰذَانِ[1] وَقِرَاءَتُكَ مُؤَثِّرَةٌ فِي الْقُلُوْبِ	اِنَّمَا هُوَ مِنْ كَرَمِ اَخْلَاقِكَ يَا سَيِّدِىْ
(۷) تَعَالَوْا يَا اَوْلَادُ اُكْتُبُوْا عَلَى السَّبُّوْرَةِ	بِاَيِّ شَيْءٍ نَكْتُبُ يَا سَيِّدَنَا
(۸) هَاهُوَ الطَّبَاشِيْرُ اُكْتُبُوْا بِهٖ	مَنْ يَكْتُبُ مِنَّا اَوَّلاً
(۹) لِيَكْتُبْ حَامِدٌ اَوَّلاً	هَااَنَا حَامِدٌ، مَاذَا اَكْتُبُ يَا سَيِّدِىْ؟
(۱۰) اُكْتُبْ "لَا يُشْرَبُ اللَّبَنُ عَلَى السَّمَكِ"	اُنْظُرْ يَا سَيِّدِىْ هَلْ هٰذَا صَحِيْحٌ؟
(۱۱) خَطُّكَ لَيْسَ بِجَمِيْلٍ يَا وَلَدُ!	نَعَمْ يَا سَيِّدِىْ اَنَا خَجِلٌ عَلٰى قُبْحِ خَطِّىْ
(۱۲) يَا اَوْلَادُ اُكْتُبُوْا دَائِمًا بِخَطٍّ جَمِيْلٍ فَاِنَّ حُسْنَ الْخَطِّ يَرْفَعُ قَدْرَ الْكَاتِبِ	نَشْكُرُكَ يَا اُسْتَاذَنَا الشَّفُوْقَ عَلٰى نَصَائِحِكَ النَّافِعَةِ

(۱) اُذُنٌ (کان) کی جمع آذان۔

Marfat.com

مِــنَ الْــقُـــرْاٰن

(١) يٰاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ (٢) قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَداً اٰمِنًا وَارْزُقْ اَهْلَهٗ من الثَّمَرَاتِ (٣) يَا مَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرَّاكِعِيْنَ (٤) فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً (٥) اِذْهَبْ بِكِتَابِىْ هٰذَا (٦) يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْ اِلٰى رَبِّكِ (٧) يَا بَنِىَّ (اے میرے بیٹو) لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ (٨) لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (٩) لَايَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ (١٠) لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلاً عَمَّا (= عَنْ مَا) يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ (١١) لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (١٢) كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ (١٣) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ (١٤) وَلَا تَقْرَبُوْا الْفَوَاحِشَ (١٥) لَايَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْراً مِّنْهُمْ (١٦) اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا (١٧) وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْكَانَ ذَاقُرْبٰى (١٨) وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا (= مِنْ مَا) لَمْ يُذْكَرِاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو*

انظريا خالد الى كتابك واقرأ درسك ولا تنظر الى يمينك والى يسارك. وان لم تفهم فاسئل استاذك. ولمّا فرغت[1] من الدّرس فاذهب الى بيتك ولا تلعب مع الاولاد فى الطّريق واحفظ دروسك بعد صلٰوة المغرب واكتب واجبات المدرسة ولا تكن من الغافلين.

واعلم انّ الغافل والكسلان لا ينجح يوم الامتحان.

(*) اگر کوئی لفظ نہ سمجھ سکو تو کلید میں دیکھو۔ (١) فرغ (ف) فارغ ہونا۔

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ہر حال میں شکر گزار رہ (۲) غم نہ کرو (۳) کوئی شخص مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ اجازت نہ دی جائے (۴) اے میرے بیٹو! گھر میں داخل ہو جاؤ اور وہاں بیٹھ جاؤ (۵) اے لڑکی! اس کرسی پر بیٹھ اور اس باغ کی طرف دیکھ (۶) اے لوگو! اللہ کی پرستش کرو اور اس کے سوا (غیرہ) کسی کی پرستش نہ کرو (۷) اے لڑکیو! مدرسے جاؤ اور قرآن پڑھو (۸) میرے چچا نے مجھے کہا (قال لی) آج تیرے گھر مت جا تو میں نہیں گیا (۹) اگر کپڑا نجس ہو تو دھو لیا جائے (۱۰) دودھ کے ساتھ مچھلی نہ کھائی جائے (۱۱) اگر تمہیں حرج نہ ہو تو ہمارے ساتھ کافی پی لو۔

سوالات نمبر ۱۱

(۱) فعل اَمر اور فعل نَہی کی تعریف کرو

(۲) اَمر کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۳) افعال ثلاثی مجرّد سے امر حاضر معروف کس طرح بنایا جائے؟

(۴) اَمر حاضر میں جو همزه بڑھایا جاتا ہے وہ کیسا همزه ہے؟

(۵) اَمر حاضر مجهول کس طرح بنایا جاتا ہے؟

(۶) اَمر غائب کے بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

(۷) باب نَصَرَ سے اَمر حاضر معروف کی گردان کرو۔

(۸) باب فَتَحَ سے اَمر حاضر اور اَمر غائب کی گردان کرو۔

(۹) باب سَمِعَ سے نَہی حاضر کی گردان کرو۔

(۱۰) لَا تَضرِبَنّ اور لَا تَضرِبَنْ کون سے فعل اور کون سے صیغے ہیں؟

(۱۱) فعل کَانَ سے اَمر حاضر معروف کی گردان کرو۔

(۱۲) قُولِیْ کونسا فعل اور صیغہ ہے؟

(۱۳) اُکْتُبْ کے ساتھ نون ثقیلہ اور خفیفہ لگا کر گردان کرو۔

(۱۴) لِیَقْرَءُوْا اور لِیَکْتُبُوْا کے پہلے وَ اور فَ آجائے تو کس طرح پڑھو گے؟

(۱۵) ذیل کے جملے پڑھو اور ترجمہ کرو۔

لا تضرب حَیَوَانًا. لایضرب حیوانٌ. اکتبوا یا اولاد علی السَّبّورۃ بالطّباشین. انظری یا بنت الی البستان ولا تنظری الی الشمس. لیقرأ اخوک کتابًا نافعا ولا یقرء کتابا غَیْرَ نافعٍ.

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّانِی وَالعِشْرُوْنَ

اَلْاَسْمَاءُ الْمُشْتَقَّةُ

۱۔ اسماء مشتقہ سات ہیں: (۱) اِسْمُ الْفَاعِلِ (۲) اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ (۳) اِسْمُ الظَّرْفِ (٤) اِسْمُ الْاٰلَةِ (٥) اِسْمُ الصِّفَةِ (٦) اِسْمُ التَّفْضِيْلِ (۷) اِسْمُ[1] الْمُبَالَغَةِ

اِسْمُ الْفَاعِلِ

۲۔ ثلاثی مجرّد سے اسمِ فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ سے ضَارِبٌ (مارنے والا)۔ نَصَرَ سے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا)۔ سَمِعَ سے سَامِعٌ (سننے والا)۔ فَتَحَ سے فَاتِحٌ (کھولنے والا۔ فتح کرنے والا) حَسِبَ سے حَاسِبٌ (گمان کرنے والا۔ حساب کرنے والا)۔

مگر کَرُمَ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جو دراصل اسم صفت ہے جیسے کَرُمَ سے کَرِيْمٌ (سخی، بزرگ)۔ بَعُدَ سے بَعِيْدٌ (دُور) وغیرہ۔

اسم فاعل کی گردان اِس طرح ہے

دائیں سے بائیں	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ضَارِبٌ (مارنے والا ایک مرد)	ضَارِبَانِ	ضَارِبُوْنَ
مؤنث	ضَارِبَةٌ (مارنے والی ایک عورت)	ضَارِبَتَانِ	ضَارِبَاتٌ

اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

۳۔ ثلاثی مجرّد سے اسمِ مفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے: ضَرَبَ سے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)۔ نَصَرَ سے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا)۔

(۱) اسم المبالغہ کا بیان چوتھے حصے میں پڑھو گے، باقی سب اسی حصہ میں لکھے جائیں گے۔

Marfat.com

باب کَرُمَ لازم ہے اس لئے اس سے اسم مفعول نہیں آتا ہے۔

تنبیہ ۱:۔ اسم الفاعل اور اسم المفعول کے استعمال کے طریقے چوتھے حصہ میں تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔

اسم فاعل کی گردان اِس طرح ہے

جمع	تثنیہ	واحد	دائیں سے بائیں
مَنْصُوْرُوْنَ	مَنْصُوْرَانِ	مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا ایک مرد)	مذکر
مَنْصُوْرَاتٌ	مَنْصُوْرَتَانِ	مَنْصُوْرَةٌ (مدد کی ہوئی ایک عورت)	مؤنث

اِسْمُ الظَّرْفِ

۴۔ اسم ظرف وہ ہے جو کسی فعل کی جگہ یا وقت بتائے۔ وہ مَفْعَلٌ کے وزن پر ہوتا ہے۔ لیکن باب ضَرَبَ سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جمع ہر ایک کی مَفَاعِلُ کے وزن پر رہتی ہے جیسے نَصَرَ سے مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت)۔ ضَرَبَ سے مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت)۔ طَلَعَ سے مَطْلَعٌ (طلوع ہونے کی جگہ یا وقت)۔

تنبیہ ۲:۔ کبھی باب نَصَرَ سے بھی اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَسْجِدٌ (سجدے کی جگہ) مَطْلِعٌ (طلوع ہونے کی جگہ) مَغْرِبٌ (غروب ہونے کی جگہ)۔

اسم ظرف کی گردان اِس طرح ہے

جمع	تثنیہ	واحد	
مَكَاتِبُ	مَكْتَبَانِ	مَكْتَبٌ	مذکر
مَكَاتِبُ	مَكْتَبَتَانِ	مَكْتَبَةٌ	مؤنث

اِسْمُ الْآلَةِ

۵۔ اسم الہ وہ ہے جو اَوْزار کے معنی بتلائے۔ اور وہ مِفْعَلٌ مِفْعَلَةٌ اور مِفْعَالٌ کے اوزان

Marfat.com

پڑ آتا ہے۔ مثلاً سَطَرَ (لکھنا) سے مِسْطَرٌ (لکیر بنانے کا آلہ) فَتَحَ (کھولنا) سے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا آلہ یعنی کنجی)۔ کَنَسَ سے مِکْنَسَةٌ (جھاڑنے کا آلہ یعنی جھاڑو)

اسم آلہ کی گردان اس طرح ہے

جمع	تثنیہ	واحد	دائیں سے بائیں
مَضَارِبُ	مِضْرَبَانِ	مِضْرَبٌ	مذکر
	مِضْرَبَتَانِ	مِضْرَبَةٌ	مؤنث
مَضَارِيْبُ	مِضْرَابَانِ	مِضْرَابٌ	یہ وزن صرف مذکر ہے

تنبیہ ۳:۔ مَفْعَلٌ ' مَفْعِلٌ ' مَفْعَلَةٌ اور مَفْعِلَةٌ کے وزن پر ثلاثی مجرّد کے مصادر بھی بنائے جاتے ہیں جنہیں مصدر میمی کہتے ہیں۔ مَنْظَرٌ (نظارہ)۔ مَرْجِعٌ (لوٹنا)۔ مَکْرَمَةٌ (بزرگی۔ بزرگ ہونا)۔ مَوْعِدَةٌ (وعدہ۔ وعدہ کرنا)۔ مَوْعِظَةٌ (نصیحت۔ نصیحت کرنا)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۱

اَلْاٰخِرَةُ	دوسری دنیا	سَنَةَ عِشْرِيْنَ	۲۰ سنہ
اٰلَاتُ الْحَرْبِ	جنگ کے اوزار	صَلُحَ (ک)	درست ہونا
اِعْتِدَالٌ	درمیانہ پن	طَرَقَ (ن)	ٹھوکنا' کوٹنا
اِمَامٌ	پیشوا	ظُلْمَةٌ (ج ظُلُمَاتٌ)	اندھیرا
اَنْدُلُس	ملک اسپین	عَدِيْدَةٌ	متعدد۔ کئی
جَلَالَةُ الْمَلِکِ	لفظی معنی بادشاہ کی بزرگی	قَطَعَ (ف)	کاٹنا
حَدِيْدٌ	لوہا	قُفْلٌ (ج اَقْفَالٌ)	قفل۔ تالا
حَدَّادٌ	لوہار	کُوْبٌ (ج اَکْوَابٌ)	گلاس
خَمْرٌ	شراب	مَأْکَلٌ (مصدر میمی)	کھانا
دُخُوْلٌ	داخل ہونا	مَزْرَعَةٌ	کھیتی

Marfat.com

سِكِّيْنٌ (ج سكاكين)	چھری	مَصْنَعٌ	کارخانہ۔ مل
مِطْرَقَةٌ	ہتھوڑا	مِنْجَلٌ	درانتی
مَعْمَلٌ	فیکٹری۔کارخانہ	مَنْفَعٌ	فائدے کی جگہ
مَقْعَدٌ	بینچ	مَوْضُوْعٌ	رکھا ہوا
مِكْيَالٌ	ناپنے کا پیمانہ	هِجْرَةٌ	ہجرتِ نبویؐ
مِنْشَارٌ	آری		

مشق نمبر ۲۲

(۱) اَنَا ذَاهِبٌ غَدًا اِلٰى حَيْدَرَابَاد (۲) هُمَا ذَاهِبَانِ اِلٰى دِهْلِىْ (۳) هُمْ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى مَدْرَاس (۴) هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتُ ذَاهِبَاتٌ اِلٰى لَاهَوْرَ (۵) اَخِىْ كَانَ ذَاهِبًا اِلٰى بَمْبَائِىْ اَمْسِ (يا بِالْاَمْسِ) (۶) نَحْنُ كُنَّا نَاجِحِيْنَ (۷) هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ وَتِلْكَ مَكْتَبَةٌ وَذٰلِكَ مَسْجِدٌ (۸) اَلْمَدْرَسَةُ مَفْتُوْحَةٌ (۹) هَلْ عِنْدَكَ مِفْتَاحُ هٰذَا الْبَيْتِ؟ (۱۰) نَعَمْ عِنْدِىْ مِفْتَاحُهٗ (۱۱) اِذَنْ لِمَ لَا تَفْتَحُ الْبَابَ ؟ (۱۲) اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ لٰكِنَّ الدُّخُوْلَ فِىْ هٰذَا الْبَيْتِ مَمْنُوْعٌ (۱۳) فَاتِحُ مِصْرَ هُوَ عَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ الَّذِىْ فَتَحَهَا فِىْ سَنَةَ عِشْرِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ (۱۴) اَلْحَدَّادُ يَطْرُقُ الْحَدِيْدَ بِالْمِطْرَقَةِ وَيَصْنَعُ مِنْهُ الْمَفَاتِيْحَ وَالْاَقْفَالَ وَالْمَنَاجِلَ وَالسَّكَاكِيْنَ (۱۵) اَلنَّجَّارُ يَقْطَعُ الْخَشَبَ مِنَ الْمِنْشَارِ لِيَصْنَعَ مِنْهُ الْكَرَاسِىَّ وَالطَّاوَلَاتِ وَالْمَقَاعِدَ (۱۶) سَمِعْنَا اَنَّ حُكُوْمَةَ جَلَالَةِ الْمَلِكِ النِّظَامَ عُثْمَانَ عَلِىْ خَان قَدْ فَتَحَتْ مَعَامِلَ وَمَصَانِعَ عَدِيْدَةً تُنْسَجُ فِى بَعْضِهَا الثِّيَابُ وَتُصْنَعُ فِىْ بَعْضِهَا اٰلَاتُ الْحَرْبِ (۱۷) يَا حَبِيْبِىْ يَلْزِمُ عَلَيْكَ الْاِعْتِدَالُ فِى الْمَاْكَلِ وَالْمَشْرَبِ كَىْ لَا تَكُوْنَ مَرِيْضًا (۱۸) كَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ شَارِبَ الْخَمْرِ فَلَمَّا قَرَءَ الْقُرْاٰنَ وَفَهِمَ مَوَاعِظَهٗ صَلُحَ حَالُهٗ (۱۹) اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ.

Marfat.com

مِنَ الْقُرْاٰن

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرِ (۲) قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (۳) اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا (۴) فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌ فِیْهَا سُرُرٌ مَرْفُوْعَةٌ وَاَکْوَابٌ مَوْضُوْعَةٌ (۵) وَلَا تَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ (۶) وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ ؟ (۷) اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں کل بمبئی جانے والا ہوں۔

(۲) وہ کل لاہور جانے والا تھا۔

(۳) میری بہن حیدرآباد جانیوالی ہے۔

(۴) مدرسہ کا دروازہ کھولا ہوا ہے۔

(۵) لائبریری کا دروازہ کھولا ہوا تھا۔

(۶) اسپین کا فاتح طارق تھا۔

(۷) بمبئی میں بہت سے کارخانے (ملیں) ہیں ان میں سے بعض میں قیمتی کپڑے بنے جاتے ہیں۔

(۸) لوہار نے ہتھوڑے سے لوہا کوٹا اور اس سے ایک چھری بنائی۔

(۹) کیا تمہارے پاس آری ہے؟

(۱۰) اس کارخانے میں لڑائی کے اوزار بنائے جاتے ہیں۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَسْمَاءُ الصِّفَةِ

۱۔ اِسْمُ الصِّفَةِ (اسم صفت) کے کثیر الاستعمال اوزان یہ ہیں:

الف) فَعِیْلٌ: سَعِیْدٌ (نیک بخت)، قَلِیْلٌ (تھوڑا)، کَثِیْرٌ (بہت)۔

تنبیہ ۱: یہ وزن کبھی مُبالَغه کے لئے بھی آتا ہے: عَلِیْمٌ (بڑا جاننے والا)، سَمِیْعٌ (بڑا سننے والا)۔

ب) فَعُوْلٌ یہ وزن بھی مُبالَغه کے لئے آتا ہے: ظَلُوْمٌ (بڑا ظالم) جَهُوْلٌ (بڑا جاہل)، کَسُوْلٌ (بڑا سست)، صَدُوْقٌ (بڑا سچا)۔

ج) فَعْلَانُ: تَعْبَانُ (تھکا ماندہ)، غَضْبَانُ (غصے میں بھرا ہوا) فَرْحَانُ (خوش)۔ یہ وزن اکثر غیر منصرف (دیکھو سبق ۱۰۔۷) ہوا کرتا ہے۔

د) فَاعِلٌ: یہ وزن دراصل اسم الفاعل کیلئے ہے لیکن بہتیرے اِسْمُ الصِّفَة بھی اس وزن پر آتے ہیں: صَادِقٌ (سچا)، عَادِلٌ (منصف مزاج)، جَاهِلٌ (بے علم)، عَالِمٌ (علم والا)۔

۲۔ جو اَسْمَاءُ الصِّفَة رنگ، حلیہ یا جسمانی عیب ظاہر کرتے ہیں، اُن کے اوزان یہ ہیں:

اَفْعَل واحد مذکر		فَعْلاءُ واحد مؤنث	فُعْلٌ جمع مذکر و مؤنث
اَحْمَرُ	سرخ	حَمْرَاءُ	حُمْرٌ
اَسْوَدُ	سیاہ	سَوْدَاءُ	سُوْدٌ
اَبْيَضُ	سفید	بَيْضَاءُ	بِيْضٌ (دراصل بُيْضٌ)
اَصَمُّ	بہرا	صَمَّاءُ	صُمٌّ
اَعْمٰى (= اَعْمَیُ)	اندھا	عَمْيَاءُ	عُمْيٌ

Marfat.com

اسی طرح اَزْرَقُ (نیلا)، اَخْضَرُ (سبز)، اَصْفَرُ (زرد)، اَطْرَشُ (بہرا)، اَخْرَسُ، اَبْکَمُ (گونگا)، اَعْرَجُ (لنگڑا) اَحْدَبُ (کوزہ پشت)، اَحْوَرُ (سیاہ چشم)، اَعْوَرُ (ترچھی نظر والا)، اَعْیَنُ (بڑی آنکھ والا) وغیرہ لفظوں کو سمجھ لو۔

تنبیہ ۲:۔ اَحْوَرُ کی جمع حُوْرٌ اور اَعْیَنُ کی جمع عِیْنٌ ہے یہ دونوں لفظ زیادہ تر جنتی عورتوں کی صفت میں استعمال ہوتے ہیں یعنی سیاہ چشم بڑی آنکھ والی عورتیں۔

تنبیہ ۳:۔ مذکورۂ بالا واحد مذکر اور واحد مؤنث کے صیغے غیر منصرف ہیں (دیکھو سبق ۱۰۔۷)

تنبیہ ٤:۔ مؤنث کے تثنیہ میں ہمزہ واو سے بدل جاتا ہے جیسے سَوْدَاءُ سے سَوْدَاوَان (دو سیاہ عورتیں)۔

تنبیہ ٥:۔ اَفْعَلُ کے آخر میں ایک جنس کے دو حرف ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں اور دو حرف کی بجائے ایک ہی لکھ کر اس پر تشدید لکھتے ہیں جیسے اَصَمُّ دراصل اَصْمَمُ ہے۔ اور اَفْعَلُ کے آخر میں حرف علت (ی یا و ہو) تو اس کو تلفظ میں الف سے بدل دیتے ہیں چنانچہ اَعْمٰی دراصل اَعْمَیُ ہے۔

۳۔ کبھی اسماء صفت بھی کسی اسم کی طرف مضاف ہو جاتے ہیں اور اپنے مضاف الیہ کے ساتھ مل کر کسی اسم سابق کی صفت یا خبر واقع ہوتے ہیں۔

وَلَدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ	رَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ
(ایک اچھی صورت والا لڑکا)	(ایک بہت مال والا مرد)
بِنْتٌ حَسَنَةُ الْوَجْهِ	اِمْرَأَةٌ كَثِيْرَةُ الْمَالِ
(ایک اچھی صورت والی لڑکی)	(ایک بہت مال والی عورت)

۴۔ تمہیں یاد ہوگا۔ ساتویں سبق میں لکھا گیا ہے کہ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ بن جاتا ہے (دیکھو سبق ۷۔۹) اسی طرح یہ بھی تم نے پڑھا ہے کہ مضاف پر لام تعریف داخل نہیں ہوتا (سبق ۷۔۴)۔

اچھا اب یہ بھی یاد رکھو کہ اسم صفت مذکورہ دونوں قاعدوں سے مستثنیٰ ہے۔ یعنی نہ تو اضافت سے معرفہ بن جاتا ہے۔ نہ اس پر الْ کا داخلہ ممنوع ہے۔ اس لئے جب اسم

Marfat.com

صفت اپنے مضاف الیہ کے ساتھ کسی معرفہ کی صفت واقع ہو تو اس پر ال داخل کرنا چاہیے۔

اَلْوَلَدُالْحَسَنُ الْوَجْهِ — خَالِدُن الْكَثِيْرُ الْمَالِ

(اچھی صورت والا لڑکا) — (بہت مال والا خالد)

زَيْنَبُ السَّوْدَاءُ الشَّعْرِ — اَلْمَرْءَ ةُ الْكَثِيْرَةُ الْمَالِ

(کالے بال والی زینب) — (بہت مال والی عورت)

۵۔ اگر مذکورہ مثالوں میں اسم صفت سے اَل نکال لیں تو وہ مثال جملہ اسمیہ کی ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کا پہلا جزو (اَلْوَلَدُ) معرفہ اور دوسرا (حَسَنُ الْوَجْهِ) نکرہ ہے۔ پس اَلْوَلَدُ حَسَنُ الْوَجْهِ کے معنی ہوں گے "لڑکا اچھی صورت والا ہے"۔ اس صورت میں اَلْوَلَدُ مبتدا اور حَسَنُ الْوَجْهِ خبر ہوگا۔ دوسری مثالیں بھی اسی طرح سمجھ لو۔

۶۔ چند اور مثالیں بھی سمجھ لو:۔

جَاءَ وَلَدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ	موصوف مرفوع ہے تو صفت بھی مرفوع ہے۔
رَأَيْتُ بِنْتًا حَسَنَةَ الْوَجْهِ	موصوف منصوب ہے تو صفت بھی منصوب ہے۔
هٰذَا كِتَابُ وَلَدٍ حَسَنِ الْوَجْهِ	موصوف مجرور ہے تو صفت بھی مجرور ہے۔

۷۔ اسم الصّفة کے استعمال کی ایک اور صورت کثیر الاستعمال ہے

وَلَدٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ[1] — وَلَدٌ حَسَنَةٌ عَيْنُهٗ

(ایک لڑکا جس کا چہرہ اچھا ہے) — (ایک لڑکا جس کی آنکھ اچھی ہے)

بِنْتٌ حَسَنٌ وَجْهُهَا — بِنْتٌ حَسَنَةٌ عَيْنُهَا

(ایک لڑکی جس کا چہرہ اچھا ہے) — (ایک لڑکی جس کی آنکھ اچھی ہے)

یہ مثالیں مرکب توصیفی کی ہیں۔ اگر وَلَد اور بِنت کی اَل لگا کر معرفہ بنالیں تو یہی مثالیں جملہ اسمیہ کی ہو جائیں گی۔

۸۔ سابقہ مثالوں اور اِن مثالوں کے درمیان نمایاں امتیاز یہ نظر آئے گا کہ سابقہ مثالوں میں اسم الصّفة کی تذکیر و تانیث موصوف کی مطابقت سے ہوتی ہے اور ان مثالوں میں اسم الصّفة کے بعد جو اسم آتا ہے اس کی مطابقت سے ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ اسم الصّفة کا فاعل ہے۔ اس کی ترکیب یوں ہوگی:

(۱) اس کے لفظی معنی یہ ہوں گے: ایک لڑکا اچھا ہے اُس کا چہرہ۔

Marfat.com

وَلَدٌ	موصوف	موصوف اور صفت
حَسَنٌ وَجْهُهٗ	اسم الصّفة — یہ مرکب اضافی فاعل ہے اسم الصّفة کا	اسم الصفة اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر صفت ہے موصوف کی	مل کر مرکب توصیفی ہوگیا

تنبیه ۵:۔ اسم الصّفة کا مزید بیان حصہ چہارم سبق ۶ میں پڑھو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۲

تِبْنٌ	خشک گھاس	عُشْبٌ	تازہ گھاس
رَائِحَةٌ	بو	غَرْبٌ	مغرب، پچھم
زَهْرٌ	پھول	لَطِيفٌ	پاکیزہ، مہربان، باریک بین
سَهْلٌ	آسان، نرم مزاج	لَوْنٌ	رنگ
شَعْرٌ (الف)	بال	لُؤْلُؤٌ	موتی
شَرْقٌ	مشرق، پورب	وَجْنَةٌ	رخسار
طَلِقٌ	ہنس مکھ	هِرَّةٌ	بلی

مشق نمبر ۲۳ (الف)

(۱) شَجَرَةٌ خَضْرَاءُ (۲) اَلذَّهَبُ اَصْفَرُ وَالْفِضَّةُ بَيْضَاءُ (۳) اَلْعُشْبُ اَخْضَرُ وَالتِّبْنُ اَصْفَرُ (۴) اَلْوَرْدُ اَحْمَرُ اللَّوْنِ وَطَيِّبُ الرَّائِحَةِ (۵) اَلْبَحْرُ الْاَحْمَرُ فِيْ غَرْبِ الْعَرَبِ (۶) هٰذِهِ الْبِنْتُ سَعِيدَةٌ وَذَاكَ الْوَلَدُ كَسُوْلٌ (۷) اَلْعَبْدُ تَعْبَانُ وَسَيِّدُهٗ غَضْبَانُ (۸) جَلِيْلٌ اَزْرَقُ الْعَيْنِ وَاَسْوَدُ الشَّعْرِ وَاَبْيَضُ الْوَجْهِ (۹) عَائِشَةُ زَرْقَاءُ الْعَيْنِ وَسَوْدَاءُ الشَّعْرِ وَبَيْضَاءُ الْوَجْهِ (۱۰) رَاَيْتُ بِنْتًا حَسَنَةَ الصُّوْرَةِ وَنَظِيْفَةَ الثِّيَابِ (۱۱) فَاطِمَةُ جَمِيْلٌ وَجْهُهَا وَنَظِيْفَةٌ ثِيَابُهَا (۱۲) هٰذِهِ الْبَقَرَةُ سَوْدَاءُ عَيْنُهَا وَاَبْيَضُ رَاْسُهَا (۱۳) عَمْرٌو حَسَنٌ وَجْهُهٗ وَقَبِيْحَةٌ ثِيَابُهٗ

Marfat.com

(۱۵) تِلْكَ النِّسَاءُ خُرْسٌ وَهٰذِهٖ عَمْيَاءُ (۱۶) فِي الْبُسْتَانِ اَزْهَارٌ حُمْرٌ وَصُفْرٌ وَطُيُوْرٌ بِيْضٌ وَسُوْدٌ (۱۷) وَجْنَتَا الْبِنْتِ الْحَمْرَاوَانِ لَطِيْفَتَا الْمَنْظَرِ (۱۸) اِنَّ زُبَيْدَةَ وَرَشِيْدًا كِلَيْهِمَا[1] صَالِحَانِ وَحَسَنَا[2] الْخُلْقِ (۱۹) صَدِيْقِيْ خَلِيْلٌ رَجُلٌ سَهِلٌ طَلِقٌ (۲۰) اَلْكُفَّارُهُمْ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ (۲۱) اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (۲۲) حُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ (جیسے) اللُّؤْلُوءِ الْمَكْنُوْنِ.

مشق نمبر ۲۳ (ب)

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

(۱) لَوْنُ اللَّبَنِ ——— وَلَوْنُ ——— اَحْمَرُ.

(۲) اَللَّبَنُ ——— وَالْعَسَلُ ———

(۳) اَللَّبَنُ ——— اللَّوْنِ وَالْعَسَلُ ——— اللَّوْنِ

(۴) اَوْرَاقُ الرُّمَّانِ ——— وازهاره ———

(۵) اَمَامَ بَيْتِيْ شَجَرَةٌ ———

(۶) هِرَّةُ اُخْتِيْ ——— وَكَلْبَتُهَا ———

(۷) رَاَيْتُ هِرَّتَيْنِ ——— وَكَلْبَتَيْنِ ———

(۸) هٰذَا وَلَدٌ ——— الْوَجْهِ وَ ——— الْعَيْنِ

(۹) هٰذَا الْوَلَدُ حَسَنٌ ——— وَقَبِيْحَةٌ ———

(۱۰) رَاَيْتُ بِنْتًا اَبْيَضَ ——— وَ ——— عَيْنُهَا

(۱۱) وَجْنَتَا ——— حَمْرَاوَانِ وَعَيْنَا هَا ———

(۱۲) لَوْنُ وَجْهِ رُقَيَّةَ ——— وَلَوْنُ شَعْرِهَا ———

(۱۳) هِيَ بَيْضَاءُ ——— وَسَوْدَاءُ ———

(۱۴) هٰذَا الْوَلَدُ زَرْقَاوَانِ ———

(۱۵) عِنْدِيْ ——— بَيْضَاءُ وَبَقَرَةٌ ———

(۱) دیکھو عربی کا معلم حصہ اول سبق ۱۰۔۳

(۲) دراصل حسنان اضافت سے نون گر گیا ہے۔

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) سرخ پھول (۲) سفید چاندی (۳) میرا بھائی مالدار (بہت مال والا) ہے (۴) یہ پھول زرد ہے (۵) ہمارے باغ میں سرخ پھول بہت ہیں (٦) یہ لڑکا بڑی آنکھ اور چھوٹے سر والا ہے (۷) وہ ایک کم عقل اور بدصورت مرد ہے (۸) وہ لوگ بہرے گونگے اندھے ہیں (۹) کتا سیاہ اور بلی سفید ہے (۱۰) تھکا ہوا غلام اور غصہ والا آقا (۱۱) سیاہ چشم لڑکی (۱۲) لنگڑی بکری (۱۳) دو سیاہ بلیاں گھر میں ہیں (۱۴) (ایک) نیکبخت لڑکا اور (ایک) نیک بخت لڑکی دونوں کھڑے ہیں۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اِسْمُ التَّفْضِيْلِ

۱۔ اسم التفضیل وہ لفظ ہے جس سے کسی شے میں کسی صفت کی زیادتی بمقابلہ دوسری شے کے سمجھی جائے جیسے اَحْسَنُ (زیادہ خوبصورت) اَکْبَرُ (زیادہ بڑا)۔

۲۔ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے نہ ہوں۔ اُن سے اَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل آتا ہے: صَعْبٌ (سخت) اَصْعَبُ (زیادہ سخت) کَبِیْرٌ (بڑا) اَکْبَرُ (زیادہ بڑا) قَلِیْلٌ سے اَقَلُّ (بہت کم) شَدِیْدٌ سے اَشَدُّ (زیادہ تند۔ سخت) حَاکِمٌ (حکم کرنے والا) سے اَحْکَمُ عَالٍ (دراصل عَالِیٌ۔ بلند) سے اَعْلٰی (دراصل اَعْلَیُ زیادہ بلند)۔

اس کی گردان حسبِ ذیل ہے:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اَکْبَرُ	اَکْبَرَانِ	اَکْبَرُوْنَ یا اَکَابِرُ
مؤنث	کُبْرٰی	کُبْرَیَانِ	کُبْرَیَاتٌ یا کُبَرٌ

۳۔ ابھی پچھلے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے ہوں اُن سے اسم صفت اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔

اُن کا اسم التفضیل بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اُن کے مصدر پر لفظ اَشَدُّ یا اَکْثَرُ لگادو' اَسْوَدُ (سیاہ) سے اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)' اَحْمَرُ (سرخ) سے اَشَدُّ حُمْرَةً (زیادہ سرخ)۔

۴۔ اسم التفضیل کا صیغہ کبھی تفضیل بَعْض کے لئے یعنی بعض افراد کے مقابلہ میں کسی صفت کی زیادتی بتانے کے لیے مستعمل ہوتا ہے اور کبھی تفضیل کُل کے لئے یعنی کل افراد سے کسی صفت میں زیادتی بتانے کے لئے۔

Marfat.com

جب تفضیل بعض کے لئے ہو تو اُس کے بعد مِنْ لگانا چاہئے جیسے زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عُمَیْرٍ (زید عمیر کی نسبت زیادہ عالم ہے) اور جب تفضیلِ کُل کے لئے ہو تو اُسے یا تو معرّف باللّام بنانا چاہئے یا مضاف مثلاً زَیْدُنِ الْاَعْلَمُ (سب سے زیادہ علم والا زید) یا زَیْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ (زید سب آدمیوں سے زیادہ علم والا ہے)۔

۵۔ اسم التفضیل مِنْ کے ساتھ مستعمل ہو تو ہر حال میں اس کا صیغہ مُفرَد مذکر ہی رہے گا (خواہ موصوف جمع ہو یا مونث) جیسا کہ زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ بَکْرٍ. عَائِشَةُ اَعْلَمُ مِنْ زَیْنَبَ. اَلنِّسَاءُ اَضْعَفُ مِنَ الرِّجَالِ.

اور اَلْ کے ساتھ مستعمل ہو تو موصوف کی مطابقت ضروری ہے مثلاً اَلرَّجُلُ الْاَفْضَلُ (سب سے زیادہ بزرگی والا مرد)۔ اَلرَّجُلَانِ. الْاَفْضَلَانِ. اَلرِّجَالُ الْاَفْضَلُوْنَ. اَلْمَرْءَ ةُ الْفُضْلٰی. اَلْمَرْءَ تَانِ الْفُضْلَیَانِ. اَلنِّسَاءُ الْفُضْلَیَاتُ.

اور مضاف ہونے کی حالت میں مطابقت وغیرہ مطابقت دونوں جائز ہے مثلاً اَلْاَنْبِیَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ یا اَفَاضِلُ النَّاسِ (پیغمبر لوگ سب آدمیوں سے زیادہ فضیلت والے ہیں) مَرْیَمُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ یا فُضْلَی النِّسَاءِ.

تنبیہ ۱:۔ بعض اوقات اسم التفضیل کا مابعد حذف کر دیتے ہیں جیسے اَللّٰهُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) جو دراصل اَللّٰهُ اَکْبَرُ کُلِّ شَیْءٍ یا اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ہے۔

۶۔ الفاظ خَیْرٌ (اچھا) اور شَرٌّ (بُرا) اسم التفضیل کے دونوں معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ مثلاً اَنَا خَیْرٌ مِنْهُ (میں اس کی نسبت زیادہ اچھا ہوں) هٰذَا خَیْرُ النَّاسِ (یہ سب آدمیوں سے بہتر ہے) اُولٰئِکَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ (وہ لوگ بدترین مخلوقات ہیں)۔

تنبیہ ۲:۔ خَیْرٌ کی جمع خِیَارٌ یا اَخْیَارٌ اور شَرٌّ کی جمع شِرَارٌ یا اَشْرَارٌ ہے۔ مثلاً خِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ (حدیث)۔ (تم میں سب سے (وہ) اچھے ہیں (جو) اپنے اہل وعیال کے لئے تم میں سب سے اچھے ہیں اور میں تم میں سب سے اچھا ہوں اپنے اہل کے لئے)۔

اسم التفضیل کا مزید بیان حصہ چہارم سبق ۲۰ میں ہوگا۔

Marfat.com

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۳

اَحَقُّ	زیادہ حقدار	اَمْسِ	کل (گزشتہ)
اَلْاَتْقٰی	زیادہ پرہیزگار	اَلْبَارِحُ	
اَسْرَعُ	بہت جلدی کرنیوالا	اَوْهَنُ	بہت ہی بودا بہت کمزور
اَلْاَعْلٰی	سب سے بلند		مصر کی جامع مسجد
اَمَةٌ	لونڈی	اَلْجَامِعُ الْاَزْهَرِ	جہاں ایک بہت بڑا
اِثْمٌ	گناہ۔ضرر		اسلامی مدرسہ ہے
جَاهِلِيَّةٌ	اسلام سے پہلے کا زمانہ	ضَالَّةٌ	کھوئی ہوئی چیز
حِكْمَةٌ	دانائی کی بات	مَيْسِرٌ	جوا
حَاسِبٌ	حساب لینے والا	نُحَاسٌ اَصْفَرُ	پیتل
حَيْثُ	جہاں کہیں	نَوْمٌ	نیند
خُلُقٌ (الف)	خصلت	نَفْعٌ	فائدہ
شُجَاعٌ	بہادر	نَهْرُ الْفُرَاتِ	دریائے فرات

مشق نمبر ۲٤ (الف)

(١) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی (٢) اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ (٣) اَقْبَحُ النَّاسِ الرَّجُلُ الْجَهُوْلُ الْكَسُوْلُ (٤) اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا (٥) اَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (الحدیث) (٦) خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ (الحدیث) (٧) اَلْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰی فِی الْجَامِعِ الْاَزْهَرِ (٨) شَوْقِیْ اِلَيْكَ اَشَدُّ مِنْهُ اِلٰی اَخِيْكَ (٩) اَلرِّيْحُ الْيَوْمَ اَشَدُّ مِنْهَا الْبَارِحَةَ (١٠) حَاتِمٌ قَلِيْلُ الْعَقْلِ وَاَخُوْهُ اَقَلُّ الْعَقْلِ مِنْهُ (١١) اَلْحَسَنُ صَدِيْقٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدٌ اَحْسَنُ مِنْهُ هُوَ اَحْسَنُ اَصْدِقَائِیْ (١٢) اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا (الحدیث) (١٣) خِيَارُكُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِی الْاِسْلَامِ. (الحدیث)

Marfat.com

مِــــنَ الْـــقُــــرْاٰن

(۱) اِنَّ اَکْـرَمَـکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰـکُمْ (۲) اَلْفِتْنَۃُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (۳) قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَم اَمِ اللّٰہُ؟ (۴) وَلَعَبْـدٌ مُؤْمِنٌ خَیْرٌ مِنْ مُشْرِکٍ (۵) وَلَاَمَۃٌ مُؤْمِنَۃٌ خَیْرٌ مِنْ مُشْرِکَۃٍ (۶) فَـاَیُّ الْـفَـرِیْـقَـیْـنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ (۷) اَلَا لَہُ الْحُکْمُ وَھُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ (۸) وَیَسْـئَلُـوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ .قُلْ فِیْھِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُھُمَا اَکْبَـرُ مِنْ نَفْعِھِمَا (۹) اِنَّ اَوْھَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ (۱۰) ھُمْ لِلْکُفْرِ یَوْمَئِذٍ اَقْـرَبُ مِـنْھُـمْ لِلْاِیْـمَـانِ (۱۱) اَلَیْـسَ الـلّٰـہُ بِـاَحْـکَمِ الْحَاکِمِیْنَ؟ (بَلٰی ھُوَاَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ) .

مشق نمبر ۲۴ (ب)

ذیل کے سوالات کے جواب پورے جملوں میں دو۔

(۱) مَنِ الْاَکْرَمُ عِنْدَاللّٰہِ؟ — اَلْاَتْقٰی ھُوَالْاَکْرَمُ عِنْدَاللّٰہِ (یا اَلْاَکْرَمُ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ)

(۲) اَیُّ مُؤْمِنٍ اَفْضَلُ؟

(۳) اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟

(۴) مَنْ ھُمْ اَفَاضِلُ النَّاسِ؟

(۵) مَنْ ھُوَاَفْضَلُ الرُّسُلِ؟

(۶) اَیْنَ الْمَدْرَسَۃُ الْکُبْرٰی؟

(۷) ءَاَنْتَ اَکْبَرُ اَمْ اَخُوْکَ؟

(۸) نَھْرُ النِّیْلِ اَکْبَرُ اَمْ نَھْرُ الْفُرَاتِ ؟

(۹) اَللَّبَنُ اَنْفَعُ اَمِ الْخَمْرُ؟

(۱۰) مَاھُوَ اَکْبَرُ الْحَیَوَانَاتِ فِی الْجِسْمِ؟

(۱۱) مَاھُوَ اَشْجَعُ الْحَیَوَانَاتِ؟

(۱۲) مَاھُوَ اَنْفَعُ الْحَیَوَانَاتِ لِلسَّفَرِ؟

Marfat.com

(۱۳) اَیُّ شَیْءٍ اَشَدُّ حُمْرَۃً اَلْوَرْدُ اَمْ زَھَرُ الرُّمَّانِ؟

(۱۴) کَیْفَ الرِّیْحُ الْیَوْمَ؟

(۱۵) ھَلْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃُ اَطْوَلُ مِنْ تِلْکَ؟

(۱۶) ھَلِ الذَّھَبُ اَشَدُّ صُفْرَۃً مِنَ النُّحَاسِ الْاَصْفَرِ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) یہ لڑکا اس لڑکے سے بڑا ہے (۲) ہوا پانی کی نسبت زیادہ لطیف ہے (۳) دریائے فرات نیل سے چھوٹا ہے (۴) بہترین کتاب قرآن مجید ہے (۵) سب کلاموں سے زیادہ سچا اللہ کا کلام ہے (۶) سرخ گھوڑے سب گھوڑوں سے زیادہ خوبصورت ہیں (۷) ہوا کل کی نسبت آج زیادہ پاکیزہ ہے (۸) یہ راستہ اس راستہ کی نسبت زیادہ دشوار ہے (۹) وہ درخت اس درخت کی نسبت زیادہ درازقد ہے (۱۰) یہ کتاب بہت ہی مفید اور آسان ہے۔

Marfat.com

الصَّرْفُ الصَّغِيرُ مِنْ أَبْوَابِ الثُّلَاثِيِّ المُجَرَّدِ

بابٌ	الماضي المعروف	المضارع المعروف	الماضي المجهول	المضارع المجهول	الامر	والنهي	اسم الفاعل	اسم المفعول	اسم الظرف	اسم الآلة	اسم التفضيل
ضَرَبَ	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	ضُرِبَ	يُضْرَبُ	اِضْرِبْ	لا تَضْرِبْ	ضَارِبٌ	مَضْرُوْبٌ	مَضْرِبٌ	مِضْرَبٌ ومِضْرَابٌ	اَضْرَبُ
نَصَرَ	نَصَرَ	يَنْصُرُ	نُصِرَ	يُنْصَرُ	اُنْصُرْ	لا تَنْصُرْ	نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ	مَنْصَرٌ	مِنْصَرٌ ومِنْصَارٌ	اَنْصَرُ
سَمِعَ	سَمِعَ	يَسْمَعُ	سُمِعَ	يُسْمَعُ	اِسْمَعْ	لا تَسْمَعْ	سَامِعٌ	مَسْمُوْعٌ	مَسْمَعٌ	مِسْمَعٌ ومِسْمَاعٌ	اَسْمَعُ
فَتَحَ	فَتَحَ	يَفْتَحُ	فُتِحَ	يُفْتَحُ	اِفْتَحْ	لا تَفْتَحْ	فَاتِحٌ	مَفْتُوْحٌ	مَفْتَحٌ	مِفْتَحٌ ومِفْتَاحٌ	اَفْتَحُ
كَرُمَ	كَرُمَ	يَكْرُمُ	*	*	اُكْرُمْ	لا تَكْرُمْ	كَرِيْمٌ	*	مَكْرَمٌ	مِكْرَمٌ ومِكْرَامٌ	اَكْرَمُ
حَسِبَ	حَسِبَ	يَحْسِبُ	حُسِبَ	يُحْسَبُ	اِحْسِبْ	لاتَحْسِبْ	حَاسِبٌ	مَحْسُوْبٌ	مَحْسَبٌ	مِحْسَبٌ ومِحْسَابٌ	اَحْسَبُ

تنبیہ: باب کَرُمَ لازم ہے اس لئے اس کا مجہول واسم مفعول نہیں لکھا گیا۔

Marfat.com

سوالات نمبر ۱۲

(۱) اسماء مشتقّہ کون کون سے ہیں؟

(۲) اسم فاعل کس وزن پر آتا ہے؟

(۳) باب کَرُمَ کا اسم فاعل کس وزن پر آتا ہے۔

(۴) اسم مفعول کا کیا وزن ہوتا ہے؟

(۵) اسم فاعل و اسم مفعول کے کتنے صیغے ہوتے ہیں؟

(۶) اسم ظرف کیا ہے؟ اور وہ کس وزن پر آتا ہے؟

(۷) اسم اٰلہ کسے کہتے ہیں اور اُس کے اوزان کیا ہیں؟

(۸) مصدر میمی کسے کہتے ہیں اور اُس کے اوزان کیا ہیں؟

(۹) اسماء الصّفة کے کثیر الاستعمال اوزان کون کون سے ہیں؟

(۱۰) جن اسماء الصّفة میں عیب یا حلیہ یا رنگ کے معنی پائے جائیں اُن کے اوزان بیان کرو۔

(۱۱) سَوْدَاءُ کا تثنیہ اور جمع بناؤ

(۱۲) سبق ۲۳ میں اسم الصّفة کے استعمال کی جو دو صورتیں بتائی گئی ہیں۔ مثالوں کے ساتھ اُن کا بیان کرو۔

(۱۳) مذکورہ دونوں صورتوں کے درمیان نمایاں فرق کیا ہے؟

(۱۴) اَفْعَلُ کا وزن کون کون سے معنوں میں آتا ہے؟

(۱۵) اسم التفضیل کسے کہتے ہیں اور وہ کس وزن پر آتا ہے؟

(۱۶) اسم التفضیل کی گردان کرو

(۱۷) اسم التفضیل کا استعمال کتنے طور سے ہوتا ہے؟

(۱۸) اسم التفضیل کو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع میں موصوف کی مطابقت کون سی صورت میں ضروری اور کون سی صورت میں غیر ضروری ہے؟

(۱۹) اَللّٰهُ اَکْبَرُ اصل میں کیا ہے؟

(۲۰) غَسَلَ، عَلِمَ اور صَلُحَ سے صرف صغیر بناؤ۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ (الف)

ابواب غیر ثلاثی مجرّد

۱۔ اب تک جو افعال و اسماء مشتقہ مذکور ہوئے وہ ثلاثی مجرّد تھے ثلاثی مزید فیه اور رباعی مجرّد و رباعی مزید فیه کے ابواب بیان کرنے باقی ہیں۔ پس معلوم ہو کہ ابواب ثلاثی مزید فیه جو کثیر الاستعمال ہیں دس ہیں۔

(۱) بابِ اَفْعَلَ : اَکْرَمَ (بزرگی کرنا) یہ باب اکثر متعدی ہوتا ہے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اَکْرَمَ	یُکْرِمُ	اَکْرِمْ	مُکْرِمٌ	مُکْرَمٌ	اِکْرَامٌ

(۲) باب فَعَّلَ : عَلَّمَ (سکھانا) یہ باب اکثر متعدی ہوتا ہے۔

عَلَّمَ	یُعَلِّمُ	عَلِّمْ	مُعَلِّمٌ	مُعَلَّمٌ	تَعْلِیْمٌ

(۳) باب فَاعَلَ : قَاتَلَ (باہم لڑنا) یہ باب بھی متعدی ہوتا ہے۔

قَاتَلَ	یُقَاتِلُ	قَاتِلْ	مُقَاتِلٌ	مُقَاتَلٌ	مُقَاتَلَةٌ یا قِتَالٌ[1]

(۴) باب تَفَعَّلَ : تَقَبَّلَ (قبول کرنا) یہ باب اکثر لازم ہوتا ہے۔

تَقَبَّلَ	یَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلْ	مُتَقَبِّلٌ	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبُّلٌ

(۵) باب تَفَاعَلَ : تَقَابَلَ (آمنے سامنے ہونا۔ ملاقات کرنا) یہ بھی اکثر لازم ہوتا ہے۔

تَقَابَلَ	یَتَقَابَلُ	تَقَابَلْ	مُتَقَابِلٌ	مُتَقَابَلٌ	تَقَابُلٌ

(۶) بابِ اِنْفَعَلَ : اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا) یہ باب لازم ہے۔

اِنْکَسَرَ	یَنْکَسِرُ	اِنْکَسِرْ	مُنْکَسِرٌ	مُنْکَسَرٌ	اِنْکِسَارٌ

(۱) باب فاعل کا مصدر دو وزن پر آتا ہے مُفَاعَلَةٌ اور فِعَالٌ۔

Marfat.com

(۷) باب اِفْتَعَلَ : اِجْتَنَبَ (پرہیز کرنا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اِجْتَنَبَ	یَجْتَنِبُ	اِجْتَنِبْ	مُجْتَنِبٌ	مُجْتَنَبٌ	اِجْتِنَابٌ

(۸) باب اِفْعَلَّ : اِحْمَرَّ (سرخ ہونا) یہ باب لازم ہے۔

اِحْمَرَّ	یَحْمَرُّ	اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ	مُحْمَرٌّ	مُحْمَرٌّ	اِحْمِرَارٌ

(۹) باب اِفْعَالَّ : اِدْهَامَّ (سیاہ ہونا) یہ باب لازم ہے۔

اِدْهَامَّ	یَدْهَامُّ	اِدْهَامَّ اِدْهَامِمْ	مُدْهَامٌّ	مُدْهَامٌّ	اِدْهِیْمَامٌ

(۱۰) باب اِسْتَفْعَلَ : اِسْتَنْصَرَ (مدد مانگنا)

اِسْتَنْصَرَ	یَسْتَنْصِرُ	اِسْتَنْصِرْ	مُسْتَنْصِرٌ	مُسْتَنْصَرٌ	اِسْتِنْصَارٌ

تنبیہ ۱:۔ ثلاثی مزید کے چند ابواب اور ہیں جو قلیل الاستعمال ہیں۔ اُن کا بیان تیسرے حصے میں ہوگا۔

تنبیہ ۲:۔ باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ کا امر تین طرح سے آتا ہے۔ اِحْمَرَّ، اِحْمَرِّ یا اِحْمَرِرْ، اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ یا اِدْهَامِمْ چنانچہ ہم نے گردان میں لکھ دیا ہے۔ مذکورہ بابوں کے اسم فاعل اور اسم مفعول تلفظ میں یکساں ہیں لیکن اصل میں علیحدہ ہیں یعنی اِحْمَرَّ کا اسم فاعل دراصل مُحْمَرِرٌ اور اسم مفعول مُحْمَرَرٌ ہے اور اِدْهَامَّ کا اسم فاعل دراصل مُدْهَامِمٌ اور اسم مفعول مُدْهَامَمٌ ہے۔

۲۔ رباعی مجرّد کا ایک ہی باب ہے۔

باب فَعْلَلَ : دَحْرَجَ (لڑھکانا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
دَحْرَجَ	یُدَحْرِجُ	دَحْرِجْ	مُدَحْرِجٌ	مُدَحْرَجٌ	دَحْرَجَةٌ

Marfat.com

۳۔ رباعی مزید کے تین باب ہیں:۔

(۱) باب تَفَعْلَلَ : تَدَخْرَجَ (لڑھکنا)

مصدر	اسم مفعول	اسم فاعل	امر	مضارع	ماضی
تَدَخْرُجٌ	مُتَدَخْرَجٌ	مُتَدَخْرِجٌ	تَدَخْرَجْ	يَتَدَخْرَجُ	تَدَخْرَجَ

(۲) باب اِفْعَنْلَلَ : اِخْرَنْجَمَ (جمع کرنا)

مصدر	اسم مفعول	اسم فاعل	امر	مضارع	ماضی
اِخْرِنْجَامٌ	مُخْرَنْجَمٌ	مُخْرَنْجِمٌ	اِخْرَنْجِمْ	يَخْرَنْجِمُ	اِخْرَنْجَمَ

(۳) باب اِفْعَلَلَّ : اِقْشَعَرَّ (کانپ جانا)

مصدر	اسم مفعول	اسم فاعل	امر	مضارع	ماضی
اِقْشِعْرَارٌ	مُقْشَعَرٌّ	مُقْشَعِرٌّ	اِقْشَعِرَّ اِقْشَعْرِرْ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشَعَرَّ

۴۔ مذکورہ تمام ابواب کا فعل مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے۔

ماضی مجہول بنانا ہو تو ماضی معروف کے پہلے حرف کو ضمہ اور ماقبل[1] آخر کو کسرہ دو۔ اور دونوں کے درمیان جو حرف متحرک (حرکۃ والا) ہو اُسے ضمہ دو۔ درمیان میں کوئی الف ہو تو واو سے بدل دو جیسے اَکْرَمَ سے اُکْرِمَ' عَلَّمَ سے عُلِّمَ' قَاتَلَ سے قُوْتِلَ' تَقَبَّلَ سے تُقُبِّلَ' تَقَابَلَ سے تُقُوْبِلَ' اِنْکَسَرَ سے اُنْکُسِرَ' اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ' اِحْمَرَّ سے اُحْمُرَّ' اِدْهَامَّ سے اُدْهُوْمَّ' اِسْتَنْصَرَ سے اُسْتُنْصِرَ' دَحْرَجَ سے دُحْرِجَ' تَدَحْرَجَ سے تُدُحْرِجَ' اِحْرَنْجَمَ سے اُحْرُنْجِمَ' اِقْشَعَرَّ سے اُقْشُعِرَّ.

مضارع مجہول بنانا ہو تو علامت مضارع کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتحہ دینا چاہئے۔ مثلاً یُکْرِمُ سے یُکْرَمُ' یُعَلِّمُ سے یُعَلَّمُ' یُقَاتِلُ سے یُقَاتَلُ' یَتَقَبَّلُ سے یُتَقَبَّلُ' یَتَقَابَلُ سے یُتَقَابَلُ' یَنْکَسِرُ سے یُنْکَسَرُ' یَجْتَنِبُ سے یُجْتَنَبُ' یَحْمَرُّ سے

(۱) آخری حرف سے پہلے جو حرف آئے۔

Marfat.com

يُحْمَرُّ، يَدْهَامُّ سے يُدْهَامُّ، يَسْتَنْصِرُ سے يُسْتَنْصِرُ، يَدْخُرِجُ سے يُدَحْرَجُ، يَتَدَحْرَجُ سے يُتَدَحْرَجُ، يَحْرَنْجِمُ سے يُحْرَنْجَمُ، يَقْشَعِرُّ سے يُقْشَعَرُّ.

۵۔ مذکورہ ابواب کے اسمِ فاعل اُن کے مضارع معروف سے اور اسم مفعول اُن کے مضارع مجہول سے بنائے جاتے ہیں۔ اس طرح کی علامتِ مضارع کی جگہ میم مضموم لگائیں اور آخر میں تنوین دیں۔ مثلاً يُكْرِمُ سے مُكْرِمٌ اسم فاعل ہوگا اور يُكْرَمُ سے مُكْرَمٌ اسمِ مفعول۔

۶۔ ثلاثی مجرّد کے سوا بقیہ ابواب سے اسم مفعول ہی کو اسم ظرف کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

تنبیہ۳:۔ یاد رکھو کہ فعل لازم کا مجہول اور اسم مفعول اسی وقت استعمال کیا جائے گا جبکہ اسکے بعد حرف جار لایا جائے اس صورت میں وہ متعدی بن جاتا ہے مثلاً أُحْمِرَّ بِالثَّوْبِ (کپڑا سرخ کیا گیا) (دیکھو سبق ۱۷۔۶)

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۴

تنبیہ۴:۔ ذیل میں افعال ثلاثی مزید کے سامنے جو ہندسے لکھے ہیں اُن سے اُن کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔

أَبْرَمَ (۱)	اٹل بنا دینا	أَدْرَكَ (۱)	پالینا، کسی کے پاس جا پہنچنا
إِبْيَضَّ (۸)	سفید ہونا	إِسْوَدَّ (۸)	سیاہ ہونا
أَحَبَّ (=أَحْبَبَ ۱)	محبت کرنا، پسند کرنا	أَسْلَمَ (۱)	حکم ماننا، اسلام لانا
إِجْتَهَدَ (۷)	کوشش کرنا	إِسْتَأْجَرَ (۱۰)	کرایہ سے لینا، نوکر رکھنا
أَخْلَفَ (۱)	خلاف کرنا	إِسْتَحْسَنَ (۱۰)	کسی چیز کو اچھا سمجھنا
إِسْتَغْفَرَ (۱۰)	بخشش چاہنا	جَهَّزَ (۲)	تیار کرنا
إِشْتَغَلَ (۷)	مشغول ہونا	حَافَظَ (۳)	محافظت کرنا
إِصْفَرَّ (۸)	زرد ہونا	خَالَطَ (۳)	میل جول رکھنا
أَصْلَحَ (۱)	کسی چیز کو درست کر دینا	دَافَعَ (۳۔ اسکا مصدر	مدافعت کرنا
إِطْمَأَنَّ (۳ رباعی مزید)	مطمئن ہونا، سکون حاصل	دِفَاعٌ یا مُدَافَعَةٌ	

Marfat.com

اَنبتَ (۱)	اُگانا	ذَکَّرَ (۲)	نصیحت کرنا' یاد دلانا
اَنزَلَ (۱) یا نزّلَ (۲)	اُتارنا	زَحزَحَ (رباعی مجرد)	ہٹا دینا
بذّرَ (۲)	بیجا خرچ کرنا	سبّحَ (۲)	تسبیح پڑھنا' خدا کی یاد کرنا
بلّغَ (۲)	پہنچا دینا' تبلیغ کرنا	شاھدَ (۳)	دیکھنا' مشاہدہ کرنا
تحدّثَ (۵)	بات چیت کرنا	ظھَرَ (ن)	ظاہر ہونا
تخاصمَ (۵)	باہم جھگڑنا	عاشرَ (۳)	باہم زندگی بسر کرنا
تعرّضَ (۴)	چھیڑنا	فتّشَ (۲)	تفتیش کرنا
تعلّمَ (۴)	سیکھنا	قرقعَ (رباعی مجرّد)	کڑکڑ کرنا
تعجّبَ (۴)	تعجب کرنا	کاتبَ (۳)	باہم خط و کتابت کرنا
تفکّرَ (۴)	سوچنا	کلّمَ (۲)	بات کرنا کسی سے
تقدّمَ (۴)	آگے بڑھنا	لاطفَ (۳)	نرمی کرنا' مہربانی کرنا
تمّمَ (۲)	تمام کرنا	زُورٌ	جھوٹ
تودّدَ (۴)	محبت و خیر خواہی کرنا	سقفٌ	چھت
باردٌ	ٹھنڈا۔ سرد	سلاحٌ	ہتھیار
بدوٌ	عرب کے دیہاتی لوگ	شرابٌ	پینے کی چیز
جنّةٌ (ج جنّاتٌ	باغ	لصٌّ یا سارِقٌ	چور
یا جِنانٌ)		مُستقبَلٌ	آنے والا وقت' آئندہ
حبٌّ	دانہ۔ بیج	مُغتسَلٌ	غسل کی جگہ
حصیدٌ	کاٹی ہوئی فصل	میعادٌ	وعدہ' وعدہ کا وقت
خجلٌ	شرم	رَجَلٌ	خوف
خجِلٌ	شرمندہ	وُسطٰی	درمیانی
رِقّةٌ	رقّت' نرمی دل کی		
ذِکرٰی	نصیحت		

Marfat.com

مشق نمبر ۲۵

(۱) اَکْرِمُوْا ضَیْفَکُمْ (۲) جَهِّزُوْا سِلَاحَکُمْ لِلدِّفَاعِ (۳) لَاتُبْرِمِ الْاَمْرَ حَتّٰی تَتَفَکَّرَ فِیْهِ (۴) اَلْمُکَاتَبَةُ نِصْفُ الْمُشَاهَدَةِ (۵) هٰذَا الرَّجُلُ خَالَطَ الْبَدْوَ وَعَاشَرَهُمْ (۶) نَحْنُ مُجْتَهِدُوْنَ فِی التَّفْتِیْشِ عَنْهُ (۷) کَانَ الْاَمِیْرُ یُکَلِّمُ اَخَاهُ وَیُلَاطِفُهٗ (۸) لَاتَتَعَرَّضْ لِلْعَدُوِّ قَبْلَ الْقُدْرَةِ (۹) هَلْ تَتَکَلَّمُ بِالْعَرَبِیِّ؟ (۱۰) نَعَمْ اَنَا اَتَکَلَّمُ قَلِیْلاً (۱۱) اَتَکَلَّمْتُمْ مَعَ ذٰلِکَ الْعَرَبِ؟ (۱۲) نَعَمْ تَکَلَّمْنَا مَعَهٗ (۱۳) اَلْاَمِیْرُ وَاَخُوْهُ جَلَسَا یَتَحَدَّثَانِ فِیْ اَمْرِ هٰذِهِ الْحَرْبِ (۱۴) مَنْ[1] یَتَعَلَّمْ صَغِیْرًا یَتَقَدَّمْ کَبِیْرًا (۱۵) اِذَا تَخَاصَمَ اللِّصَّانِ ظَهَرَ الْمَسْرُوْقُ (۱۶) اِصْفَرَّ وَجْهُهٗ مِنَ الْوَجَلِ وَاحْمَرَّ مِنَ الْخَجَلِ (۱۷) اِحْتَرِمْ اَبَاکَ وَاَحْبِبْ اَخَاکَ (۱۸) هَلْ تَسْتَحْسِنُوْنَ مَافَعَلْنَا؟ (۱۹) نَتَقَابَلُ فِی الْمُسْتَقْبَلِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی (۲۰) سَمِعْنَا اَنَّ الْاَتْرَاکَ قَدْ جَهَّزُوا الْعَسَاکِرَ لِلدِّفَاعِ (۲۱) مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا (الحدیث) (۲۲) اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّاجِرَ الصَّدُوْقَ (الحدیث) (۲۳) رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِیْمَانِ التَّوَدُّدُ مَعَ النَّاسِ (الحدیث)۔

لَطِیْفَةٌ

قَالَ مُسْتَأْجِرٌ لِصَاحِبِ الْبَیْتِ اَصْلِحْ خَشَبَ هٰذَا السَّقْفِ فَاِنَّهٗ یُفَرْقِعُ قَالَ لَاتَخَفْ (تو مت ڈر) فَاِنَّهٗ یُسَبِّحُ قَالَ اِنِّیْ اَخَافُ (میں ڈرتا ہوں) اَنْ تُدْرِکَهُ الرِّقَّةُ فَیَسْجُدَ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (۲) حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی (۳) وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ (۴) یَااَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ

(۱) یہ مَن شرطیہ ہے اس کے بعد مضارع کو جزم ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل چوتھے حصے سبق ۱۴ میں ملے گی۔

Marfat.com

رَبِّکَ (۵) وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ (۶) اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ (۷) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَکاً فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَحَبَّ الْحَصِیْدِ (۸) اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۹) یَوْمَ (جس روز) تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ (۱۰) اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (۱۱) اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ (۱۲) اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (۱۳) وَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ (۱۴) هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ.

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) انہوں نے اپنے مہمان کی عزت کی (۲) علم طلب کرنے میں کوشش کرو اور کھیل میں زیادہ مشغول نہ رہو (۳) قوی دشمن کو نہ چھیڑو (۴) ہم لڑائی کو اچھا نہیں سمجھتے (۵) اپنے ماں باپ کی عزت کرو اور اپنے بھائیوں اور بہنوں سے محبت رکھو (۶) ہم اللہ تعالیٰ سے ہر ایک گناہ کی معافی چاہتے ہیں (۷) کیا تم نے مدافعت کے لیے ہتھیار تیار کر لئے (۸) چھوٹے پن (صغیرا) میں سیکھ لے تو بڑے پن (کبیرا) میں آگے رہیگا (۹) ہم نے اس کی تفتیش میں کوشش کی (۱۰) کیا تم عربی سیکھتے ہو؟ (۱۱) جی ہاں ہم عربی سیکھتے ہیں (۱۲) دو چور باہم جھگڑ پڑے تو چوری (چرائی ہوئی چیز) ظاہر ہو گئی (۱۳) خوف سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور شرم سے سرخ ہو جاتا ہے (۱۴) دن سفید ہو گیا اور رات کالی ہو گئی (۱۵) ہم نے کتاب تسہیل الادب کا دوسرا حصہ تین مہینوں میں تمام کر لیا (۱۶) ہم جھوٹ بات سے بچتے رہتے ہیں (۱۷) میں اور میرا بھائی ایک ضروری امر کے متعلق (فی) باتیں کرنے بیٹھے یہاں تک کہ فجر کی روشنی ظاہر ہوئی (۱۸) ہندوستانی لوگ (اَلْهِنْدِیُّوْنَ) مدافعت کے لیے ہتھیار تیار کر رہے ہیں۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ (ب)

اِنَّ ' اَنَّ اور اَنْ

تنبیه ۱: مذکورہ تینوں حروف کا کچھ بیان پہلے اور اس دوسرے حصے میں پڑھ چکے ہو۔ چوتھے حصے میں بھی ان کا ذکر ہوگا مگر چونکہ اکثر جملوں میں ان کے استعمال کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں بھی ان کے متعلق کچھ لکھ دیا جائے۔

۱۔ اِنَّ (بے شک) حرفِ تاکید ہے۔ یہ حرف جملہ اسمیہ کے شروع میں اکثر آیا کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے مبتدا کو نصب پڑھا جاتا ہے (دیکھو سبق ۲۔۹): اِنَّ زَیْدًا عَاقِلٌ (بے شک زید عاقل ہے) کبھی ایسے جملوں میں خبر کے اوپر لَ لگا دیا جاتا ہے جس سے مزید تاکید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں: اِنَّ الْعِلْمَ لَنَافِعٌ (بے شک علم ضرور فائدہ بخش ہے)۔

اِنَّ کے ساتھ ضمیریں بھی متصل ہوتی ہیں جس طرح حروف جارہ کے ساتھ (دیکھو سبق ۱۱۔۴):

اِنَّہٗ. اِنَّھُمَا. اِنَّھُمْ. اِنَّھَا. اِنَّھُمَا. اِنَّھُنَّ. اِنَّکَ. اِنَّکُمَا' اِنَّکُمْ. اِنَّکِ' اِنَّکُمَا' اِنَّکُنَّ' اِنِّیْ' اِنَّا.

اِنِّیْ کو اِنَّنِیْ اور اِنَّا کو اِنَّنَا بھی پڑھتے ہیں۔

۲۔ اَنَّ (کہ) جس طرح اُردو اور فارسی میں کاف بیانیہ (کہ) جملوں کے درمیان آیا کرتا ہے۔ اسی طرح عربی میں اَنَّ کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ بھی اسم ہی پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے:

سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا عَالِمٌ (میں نے سنا کہ زید عالم ہے)۔

ضمیریں اس کے ساتھ بھی متصل ہوتی ہیں۔ ان کی گردان ویسی ہو کر لو جیسی ابھی اوپر

Marfat.com

جرح (س)	زخمی ہونا	أَنَامٌ	مخلوق۔ دنیا
حبس (ض)	قید کرنا	اَللّٰهُمَّ	اے اللہ
حرّب (۲)	برباد کرنا	اِنجلیز	انگریز
خفّض (۲)	پست کرنا	أَهْلٌ	لائق' گھر کے لوگ' والا
دار ایدُوْرُ	پھرنا' چکر کھانا	تِلغِراف	ٹیلی گراف
دامَ ایدُوْمُ	ہمیشہ رہنا	جِهَةٌ	طرف
رَشقَ (ن)	پھینکنا تیر یا پتھر وغیرہ	جُمْلَةٌ	کسی قدر' ایک مقدار
صَدّقَ (۲)	سچ ماننا	حِجَازِيٌّ	ملک حجاز کا رہنے والا
عَادَلَ (۳)	برابری کرنا	حَسْبَ	موافق
كلّفَ (۲)	تکلیف دینا	حُرِّيَّةٌ	آزادی
لفظ (ض)	بولنا	رَئِيسُ الْمَدْرَسَةِ	صدر مدرس
مات (يَمُوْتُ)	مرنا	رَحىً یا رَحى	چکی
مَحْكَمَةٌ (ج	حکومت کی عمارت	رَصَاصٌ	سیسہ' گولی بندوق کی
مَحَاكِمُ)	جیسے عدالت' ڈاکخانہ	زَعِيمٌ (ج زُعَمَاءُ)	لیڈر
مُظَاهَرَةٌ (۳	اکٹھا ہو کر شکایت کرنا	شُرْطَةٌ (اسم جمع)	پولیس
مصدر ہے)	مظاہرہ کرنا	سِلْكٌ	تار
هنّأ (۲)	مبارک باد دینا	سِنٌّ	عمر۔ دانت
وَفّقَ (۲)	توفیق دینا' اسباب بنا دینا	صِبْغَةٌ	کرتوت
وَلَدَ (يَلِدُ)	جننا	صَوْتٌ	آواز' نعرہ' رائے
		قَرْيَةٌ (ج قُرىً)	گاؤں' دیہات
آخَرُ	دوسرا	قَائِدٌ	سردار' لیڈر
أَخُوْعِلْمٍ	علم کا بھائی یعنی علم والا	عَامِلٌ (ج	کاریگر' مزدور' حکومت
أَسَنُّ	زیادہ عمر والا	عُمَّالٌ)	کے عملدار
أَغُسْطُسُ	ماہ اگست	غُرُوْرٌ	فریب' دھوکا

Marfat.com

غُلَامٌ	لڑکا	مَقْدُوْرٌ	دباؤ ڈالا ہوا
كَرِيْمٌ	شریف	مَقْرُوْنٌ	ملا ہوا، قریب
لَوْمٌ	ملامت	مَنُوْنٌ	موت
لَئِيْمٌ	کمینہ، خسیس	مِنْهَاجٌ	طریقہ، نہج
مَا عَدَا ذٰلِكَ	اُس کے سوا	مُنْذُ	سے (مدت کی ابتداء کیلئے)
مَحْفِلٌ	مجلس	نَفِيْسَةٌ (ج نَفَائِسُ)	عمدہ چیز
مُدَافَعَةٌ	مدافعت کرنا	وَفَاءٌ	قول پورا کرنا، وفاداری
مَرْءٌ	مرد	هَمٌّ (ج هُمُوْمٌ)	فکر، خیال

مشق نمبر ۲۶ (ہڑتال اور اتحاد)

تنبیه: مقصود بالمثال الفاظ پر لکیر بنادی گئی ہے۔

(۱) يَا رَشِيْدُ مَاذَا تَتَعَلَّمُ فِى الْمَدْرَسَةِ؟ يَـا عَـمِّـىْ! اَنَـا اَتَـعَـلَّـمُ الْعَرَبِىَّ وَالْاِنْكِلِيْزِىَّ وَالْحِسَابَ وَالْجِغْرَافِيَةَ وَالتَّارِيْخَ

(۲) سَـمِـعْـتُ اَنَّــكَ لَاتَجْتَهِدُ فِىْ تَحْصِيْلِ الْعِلْمِ وَتَشْتَغِلُ فِى اللَّعِبِ مَـنْ اَخْبَـرَكُـمْ يَـا سَيِّـدِىْ؟ وَكَيْفَ صَدَّقْتُمُ الْمُخْبِرَ؟

(۳) يَـا حَبِيْبِـىْ اَنَـا لَا اُصَـدِّقُـهُ لٰـكِنِّىْ نَـعَـمْ .اِنِّىْ لَا اَذْهَبُ مُنْذُتَاسِعِ[1] اَغُسْطُسَ لِاَنَّ اَنْظُـرُكَ مُـنْـذُيَـوْمَيْنِ مَـاذَهَبْـتَ اِلَـى الْمَدْرَسَةِ الطُّلَّابَ اَضْرَبُوْا عَنِ التَّعَلُّمِ' بَلْ هَجَمُوْا عَلٰى حُجْرَةِ رَئِيْسِ الْمَدْرَسَةِ وَخَرَّبُوْا بَعْضَ اَسْبَابِ الْحُجْرَةِ فَاَغْلَقَ الْمَدْرَسَةَ

(۴) وَلِمَ اَضْرَبَ الطُّلَّابُ؟ لِاَنَّ الْـحُـكُـوْمَةَ قَبَضَتْ عَلٰى مِسْتَر غَانْدِى (مسٹر گاندھی) وَمَـوْلَانَـا اَبِـى الْـكَلَامِ وَكَثِيْرٍ مِنْ زُعَمَـاءِ الْـجَـمْـعِيَّةِ الْـوَطَـنِيَّةِ (الْـكَــانفريـس) وَجَلَسَتْهُمْ فَاَضْرَبَ الطُّلَّابُ احْتِجَاجًا عَلٰى صَنِيْعَةِ الْحُكُوْمَةِ.

(۱) نواں۔نویں۔

Marfat.com

(٥) صَدَقْتَ يَا عَزِيْزِيْ! وَقَرَأْتَ فِي الْجَرَائِدِ اَنَّ عُمَّالَ الْمَصَانِعِ وَالْمَعَامِلِ اَيْضًا اَضْرَبُوا عَنِ الْعَمَلِ وَاجْتَمَعُوْا لِلْمُظَاهَرَةِ وَالْاِحْتِجَاجِ، فَمَنَعَتْهُمُ الشُّرْطَةُ لٰكِنْ لَمْ يَمْتَنِعُوْا وَرَشَقُوا الشُّرْطَةَ بِالْحِجَارَةِ فَرَشَقَهُمُ الشُّرْطَةُ بِالرَّصَاصَاتِ فَبَعْضُهُمْ مَاتُوْا عَلَى الْحَالِ وَبَعْضُهُمْ جُرِحُوْا.

وَهٰكَذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَاتُ فِيْ طُوْلِ الْهِنْدِ وَعَرْضِهَا فِيْ مُدُنِهَا وَفِيْ قُرَاهَا، وَفِيْ بَعْضِ الْمَوَاضِعِ قَتَلَ الْمُظَاهِرُوْنَ رِجَالًا مِنَ الشُّرْطَةِ وَاَحْرَقُوا الْمَحَاكِمَ وَاَتْلَفُوا الْاَسْلَاكَ التِّلْغِرَافِيَّةَ لٰكِنْ سَمِعْنَا اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَشْتَرِكُوْا فِيْ هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ اِلَّا قَلِيْلًا.

(٦) هَلْ تَعْلَمُ لِمَ قَضَبَتِ الْحُكُوْمَةُ عَلٰى زُعَمَاءِ الْكَانْغِرِيْس؟

لِاَنَّهُمْ يَطْلُبُوْنَ الْحُرِّيَّةَ وَالْاِسْتِقْلَالَ وَقَالُوْا لِلْاِنْجَلِيْزِ اَنْ يَتْرُكُوا الْهِنْدَ فِيْ اَيْدِي الْهِنْدِيِّيْنَ

(٧) فَلِمَاذَا لَمْ يَشْتَرِكِ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ؟

لِاَنَّ قَائِدَ جَمْعِيَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ (مسلم لیگ) مِسْتَرْ مُحَمَّدْ عَلِيْ جِنَاحْ مَنَعَهُمْ عَنِ الْاِشْتِرَاكِ

(٨) وَلِمَاذَا مَنَعَهُمْ؟ اَلَا يُحِبُّ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَائِدُهُمُ الْحُرِّيَّةَ وَالْاِسْتِقْلَالَ؟

بَلٰى! هُمْ يُحِبُّوْنَ الْاِسْتِقْلَالَ وَكَيْفَ لَا؟ مَعَ اَنَّ (باوجودیکہ) الْاِجْتِهَادَ لِلْحُرِّيَّةِ وَالْاِسْتِقْلَالِ فَرِيْضَةٌ عَلَيْهِمْ، وَلٰكِنَّ الْهُنُوْدَ اِلَى الْاٰنَ لَمْ يَتَّفِقُوْا مَعَ مُسْلِمْ لِيْگْ فِيْ مُطَالَبَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَحُقُوْقِهِمْ.

(٩) يَا عَزِيْزِيْ لَاشَكَّ فِيْ اَنَّ الْحُرِّيَّةَ وَاِسْتِقْلَالَ الْوَطَنِ هُمَا اَعَزُّ شَيْءٍ، لَا تُعَادِلُهُمَا نُفُوْسٌ وَلَا نَفَائِسُ لٰكِنَّ اِسْتِقْلَالَ الْهِنْدِ لَا يَحْصُلُ مِنْ هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ بَلْ اَوَّلُ شَرْطِهِ الْاِتِّحَادُ بَيْنَ اَبْنَاءِ الْوَطَنِ هٰكَذَا يَقُوْلُ الْاِنْجَلِيْزُ اَيْضًا لِلْهِنْدِيِّيْنَ "كُوْنُوْا مُتَّحِدِيْنَ يَحْصُلْ لَكُمُ الْاِسْتِقْلَالُ"

اِيْ وَاللّٰهِ هٰذَا صَحِيْحٌ، فَمَا لَنَا اَنْ لَا نَتَّحِدَ وَلَا نَتَّفِقَ، فَاِنَّهُ اَسْهَلُ طَرِيْقٍ لِتَحْصِيْلِ الْاِسْتِقْلَالِ فَالْوَاجِبُ عَلٰى كُلِّ مُحِبِّ الْحُرِّيَّةِ مِنَ الْهُنُوْدِ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَجْتَهِدَ كُلَّ الْجُهْدِ لِلْاِتِّحَادِ حَتّٰى يَكُوْنَ صَوْتُ جَمِيْعِ الْاَقْوَامِ صَوْتًا وَاحِدًا "الْاِسْتِقْلَالَ الْاِسْتِقْلَالَ".

Marfat.com

(۱۰) اَحْسَنْتَ يَاوَلَدِیْ! لٰكِنَّ الْهُنُوْدَوَ الْاِنْجِلِيْزَ لَنْ يَتَّفِقُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ ضَعُفَتْ[2] قُوَّتُهُمْ بِالشِّقَاقِ[3] وَضَعْفِ الْاِيْمَانِ وَسُوْءِ[4] الْاَعْمَالِ.

نَعَمْ! لَا يُحِبُّ اَحَدُ نِ الْاِتِّحَادَ مَعَ الضُّعَفَاءِ، اَمَّا اِذَا اَحْسَنُوْا[1] الْاَخْلَاقَ وَالْاَعْمَالَ وَاتَّحَدُوْا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ[5] مَرْصُوْصٌ[6] فَيُحِبُّ كُلُّ وَاحِدِ نِ الْاِتِّحَادَ مَعَهُمْ.

(۱۱) فَيَلْزَمُ عَلٰى قَائِدِی الْمُسْلِمِيْنَ وَعُلَمَائِهِمْ اَنْ يُسَارِعُوْا[7] اَوَّلًا اِلٰى تَحْسِيْنِ[8] اَخْلَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَالتَّنْظِيْمِ[9] وَالْاِتِّحَادِ بَيْنَهُمْ عَلٰى اَسَاسِ[10] الْاِيْمَانِ، وَالتَّعَاوُنِ[11] عَلَى الْبِرِّ[12] وَالتَّقْوٰى وَالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ، وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْفِسْقِ وَالْعِصْيَانِ، لِيَكُوْنُوْا مِنْ حِزْبِ[13] اللّٰهِ، اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

صَدَقَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، يَا عَمِّیْ! اِذَا اتَّحَدَ مُسْلِمُوا الْهِنْدِ عَلَى الْاَسَاسِ الْمَذْكُوْرِ (وَلَوْ كَانُوْا مُخْتَلِفِيْنَ فِی الْفُرُوْعِ) كَانُوْا قُوَّةً عَظِيْمَةً، فَمَنْ ذَا الَّذِیْ يُخَالِفُ قُوَّةً[14] مِئَةِ مِلْيُوْنٍ[15] مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّادِقِيْنَ فَاِنِّیْ اَرْجُوْ اَنَّ يَوْمًا يَتَّحِدُ فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ يَكُوْنُ يَوْمَ الْاِتِّحَادِ مَعَ جَمِيْعِ اِخْوَانِنَا مِنْ اَبْنَاءِ الْوَطَنِ.

(۱۲) يَا لَيْتَنِیْ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ السَّعِيْدَ فَلَاشَكَّ فِیْ اَنَّ يَوْمَ الْاِتِّحَادِ هُوَ يَوْمُ الْحُرِّيَّةِ وَالنَّجَاةِ عَنِ الْاِسْتِعْبَادِ[17]

لَا تَقْنَطُوْا[18] مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، عَسٰى[19] اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ قَرِيْبًا.

(۱۳) اَنَا مَسْرُوْرٌ جِدًّا بِفَهْمِكَ وَخِبْرَتِكَ[20] لٰكِنْ لَا تَكُنْ غَافِلًا عَنِ الْعُلُوْمِ وَالْفُنُوْنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَهْلًا لِخِدْمَةِ الدِّيْنِ وَالْوَطَنِ.

اَشْكُرُكَ يَا سَيِّدِیَ الْمُحْتَرَمُ! قَدْ عَلَّمْتَنِیْ مَا لَمْ اَكُنْ اَعْلَمُ وَفَهَّمْتَنِیْ مَا لَمْ اَكُنْ اَفْهَمُ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

---

(۱) احسن۔ اچھا بنانا۔ (۲) کمزور ہوگئی (۳) پھوٹ (۴) برے عمل (۵) عمارت (۶) سیسہ پلایا ہوا (۷) سارع (۳) جلدی بڑھنا (۸) اچھا بنانا (۹) ایک سلسلہ میں پرونا، درست کرنا (۱۰) بنیاد (۱۱) باہم مدد کرنا (۱۲) نیکی (۱۳) گروہ، پارٹی (۱۴) دس لاکھ سو ملین (۱۵) دس کروڑ (۱۶) میں امید کرتا ہوں (۱۷) کسی کو غلام بنانا، محکوم بنانا (۱۸) قنط (ن) ناامید ہونا (۱۹) امید ہے (۲۰) واقفیت ذا اسم اشارہ ہے یعنی کون ہے جو مخالفت کرے۔

Marfat.com

تکملہ

چند مفید معلومات

(۱) تعریف عِلْمِ صَرْف و نَحْو

صحیح بولی سیکھنے کے لیے جو قاعدے بنائے گئے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:

(۱) صَرْف (۲) نَحْو.

صرف وہ علم ہے جس میں لفظوں کی پہچان اور اُن کے ہیر پھیر کے قاعدوں کا ذکر ہو۔

نحو وہ علم ہے جس میں لفظوں کے آپس کے تعلق اور اُن کی اعرابی حالت کی پہچان کے قاعدے بتائے جائیں۔

تنبیہ ۱:۔ اس کتاب میں تم نے کچھ قواعد صرف کے پڑھے ہیں اور کچھ نحو کے۔ بقیہ قواعد آئندہ حصے میں انشاء اللہ بیان کئے جائیں گے۔

(۲) تحلیل[1]

کلام میں لفظوں کو علیحدہ علیحدہ جانچنے کو تحلیل کہتے ہیں اور وہ دو قسم کی ہوتی ہے۔

(۱) تحلیل صرفی. (۲) تحلیل نحوی.

صرف کے قاعدوں کے لحاظ سے جانچنے کو تحلیل صرفی کہتے ہیں اور نحو کے قواعد کے لحاظ سے جانچنے کو تحلیل نحوی کہتے ہیں اور چونکہ اس تحلیل کے بعد پھر لفظوں کو باہم جوڑ دیتے ہیں اسلئے تحلیل نحوی کو عام طور پر ترکیب (جوڑ دینا) بھی کہتے ہیں۔

تحلیل صرفی میں ذیل کے اُمور تم ابھی جانچ سکتے ہو۔

سب سے پہلے کلمہ کی اقسام پہچانیں کہ کونسا لفظ اسم ہے کونسا فعل اور کونسا حرف؟

(۱) اس کے لفظی معنی ہیں کسی چیز کے اجزا کو الگ الگ کر دینا۔

Marfat.com

پھر اسم کے متعلق ذیل کی باتیں دیکھو :

(۱) نکرہ ہے یا معرفہ؟ نکرہ ہے تو اسم ذات ہے یا اسم صفۃ؟ معرفہ ہے تو کس قسم کا؟ یعنی اِسمِ عَلَم ہے یا ضمیر یا اورکوئی؟

(۲) مشتق ہے یا غیر مشتق (جامد)؟ اگر مشتق ہے تو کونسی قسم کا؟ اسم فاعل ہے یا اسم مفعول یا اسم تفضیل یا اسم ظرف یا اسم آلہ یا اسم صفت (صفۃ مُشَبَّہ) یا اسم مبالغہ ؟

(۳) حروف اصلیہ کی تعداد پہچانو کہ ثلاثی ہے یا رُباعی یا خماسی؟ مجرّد ہے یا مزید فیہ؟

(۴) واحد ھے یا تثنیہ یا جمع؟ جمع ہے تو سالم یا مکسر؟ مکسر ہے تو کس وزن پر؟

(۵) مذکر ہے یا مؤنّث ؟علامتِ تأنیث کیا ھے ؟

(۶) مُعْرَب ہے یا مَبْنِیْ؟

فعل کے متعلق ذیل کے اُمور دیکھو

(۱) زمانہ دیکھو یعنی ماضی ہے یا مضارع؟

(۲) صیغہ دیکھو کہ غائب ہے یا مخاطب یا متکلم؟ مذکّر ہے یا مؤنّث؟ واحد ہے یا تثنیہ یا جمع؟

(۳) حروف اصلیہ کی تعداد دیکھو کہ ثلاثی ہے یا رباعی؟ مجرّد ہے یا مزید فیہ؟

(۴) معروف ہے یا مجھول؟ لازم ہے یا مُتَعَدّی؟

(۵) معرب ہے یا مبنی؟

حرف کے متعلق

(۱) حرف کے متعلق صرف یہ دیکھ سکتے ہیں کہ حرفِ جارّ ہے یا حرفِ اِستفھام یا حرفِ نفی یا حرفِ تاکید یا حرفِ ندا یا حرفِ ناصب مضارع یا حرفِ جازِم ھے؟

Marfat.com

تحلیل نحوی میں امورِ ذیل تم جانچ سکتے ہو

(۱) مرکّب تامّ ہے یا ناقص؟
(۲) مرکّب ناقص ہے تو کس قسم کا؟ توصیفی ہے یا اضافی؟
(۳) مرکّب توصیفی ہے تو اس میں موصوف کونسا ہے اور صفت کونسی؟
(۴) مرکّب اضافی ہے تو اس میں مضاف کونسا اور مضاف الیہ کونسا؟
(۵) مرکّب تامّ ہے تو کونسی قسم کا؟ جملہ اسمیہ ہے یا جملہ فعلیہ؟
(۶) جملہ اسمیہ ہے تو اس میں مبتدا کونسا ہے اور خبر کونسی؟
(۷) جملہ فعلیہ ہے تو اس میں فعل کونسا ہے؟ فاعل کون ہے یا نائب فائل کونسا لفظ ہے؟ مفعول کونسا لفظ ہے؟
(۸) ہر کلمہ کی اعرابی حالت دیکھو۔ یعنی فعل ہے تو دیکھیں حالت رفعی میں ہے یا حالت نصبی یا جزمی میں؟ اور اسم ہے تو دیکھیں حالت رفعی میں ہے یا حالت نصبی یا جرّی میں؟
(۹) اگر کوئی اسم مرفوع میں ہے تو کیوں؟ فاعل یا نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے یا مبتداء یا خبر ہونے کی وجہ سے؟
(۱۰) اگر منصوب ہے تو کیوں؟ مفعول ہے یا اِنَّ کے بعد واقع ہوا ہے یا کَانَ کی خبر ہے؟ یا اس لئے کہ فاعل یا مفعول کی ہیئت بتلاتا ہے؟
(۱۱) اگر مجرور ہے تو کیوں؟ حرفِ جرّ کے بعد واقع ہے یا مضاف الیہ ہے؟
(۱۲) ہر کلمہ کا اعراب دیکھیں کونسی قسم کا ہے؟ اعراب بالحرکۃ ہے یا اعراب بالحروف؟

متعدد جملوں کی ترکیبیں پہلے لکھی جا چکی ہیں۔ ذیل میں چند اور جملوں کی تحلیل لکھی جاتی ہے تاکہ تم آئندہ بطور خود سادے جملوں کی تحلیل کر سکو۔

(۱) اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ (مرد لوگ عورتوں کے اُوپر سرپرست ہیں) اس کی تحلیل صرفی یوں ہوگی:۔

(اَلرِّجَالُ) اسم ہے معرفہ معرّف باللّام، جمع مکسّر، مذکّر، جامد،

Marfat.com

ثلاثی مجرّد' معرب.

(قَوَّامُوْنَ) اسم' جمع سالم مذکّر' مشتق (اسم مبالغہ)' ثلاثی مجرّد.

(عَلٰی) حرف جارّ' مبنی.

(النِسَاءِ) اسم معرّف باللّام' جمع مکسّر' اس کا مفرد اِمْرَأَۃٌ ہے' مؤنّث'

جامد' ثلاثی مجرّد' معرب.

اس کی تحلیل نحوی یوں کرو۔

مذکورہ جملہ اسمیہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جزو اسم ہے۔

(اَلرِّجَالُ) مبتداء ہے اسی لئے مرفوع ہے اس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے۔

(قَوَّامُوْنَ) خبر ہے اسی لئے مرفوع ہے۔ اس کا رفع ـُـ وْنَ سے دیا گیا ہے (دیکھو سبق ۱۰۔۵)۔ (عَلٰی) حرف جارّ ہے۔ (النِسَاءِ) مجرور. اس کا جرّ زیر سے دیا گیا ہے۔ جار اور مجرور مل کر خبر سے متعلق ہے مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوگیا۔

(۲) کَتَبَ مَحْمُوْدٌ کِتَابًا طَوِيْلًا اِلٰی اَخِيْهِ (محمود نے ایک لمبا خط اپنے بھائی کو لکھا)۔

اس کی تحلیل صرفی یوں ہوگی:۔

(کَتَبَ) فعل ماضی' صیغہ واحد مذکّر غائب. ثلاثی مجرّد' متعدّی'

مبنی (کیونکہ فعل ماضی فتحہ پر مبنی ہوتا ہے)۔

(مَحْمُوْدٌ) اسم عَلَم' واحد' مذکّر' مشتق' اسم مفعول ہے۔ حَمِدَ

(تعریف کرنا) سے' ثلاثی مجرّد ہے' مُعْرب ہے۔

(کِتَابًا) اسم نکرہ' واحد' مذکّر' مشتق' ثلاثی مجرّد' مُعْرب.

(طَوِيْلًا) نکرہ' واحد' مذکّر' مشتق' اسم صفۃ' ثلاثی مجرّد اور مُعْرب ہے۔

(اِلٰی) حرف جارّ.

(اَخٌ) اسم نکرہ واحد' مذکّر' جامد' ثلاثی' (دراصل اَخَوٌ) ہے معرب.

(ہ) ضمیر مجرور متصل.

Marfat.com

مذکورہ جملہ کی تحلیل نحوی یوں کرو:۔
مذکورہ جملہ فعلیہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جز وفعل ہے۔
(کَتَبَ) فعل ماضی مبنی ہے فتحہ پر۔ (مَحْمُوْدٌ) فاعل ہے۔اور اسی لیے مرفوع ہے اس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے (کِتَابًا) مفعول ہے اسی لیے منصوب ہے اس کا نصب زبر سے دیا گیا ہے پھر (کِتَابًا) موصوف بھی ہے اور (طَوِیْلًا) اس کی صفت ہے اسی لئے منصوب ہے کیونکہ صفت اور موصوف اعراب میں باہم مطابق ہوتے ہیں۔اس کا نصب بھی زبر سے آیا ہے۔(اِلٰی) حرف جارّ. (اَخ) مجرور. اس کا جرّ (ی) سے آیا ہے (دیکھو سبق ۱۱۔۲) پھر (اَخ) مضاف ھے. (ہٖ) مضاف الیہ. جار و مجرور مل کر متعلق ہوا فعل سے۔ فعل' فاعل' مفعول اور متعلّق مِل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

تَمَّ الجُزْ الثَّانِیْ الْجَدِیْد

فِی الْیَوْمِ الْخَامِسِ عَشَرَ مِن شَھْرِ رَمْضَان ۱۳۹۱ھ

فَلِلّٰهِ الْحَمْدَ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

الحمدللہ "عربی کا معلم" حصہ دوم جدید بعونہ تعالیٰ ختم ہو گیا۔
اب اس کے بعد حصہ سوم سبق ۲۶ سے شروع ہو گا۔(اِنشاءاللہ تعالیٰ)

Marfat.com

ولقد یسرنا القرآن للذکر

عربی کا معلم

جدید

سوم

مصنف: مولوی عبدالستار خان

مکتبۂ دانیال
042-7660736
0333-4276640
اردو بازار لاہور
email: maktabahdaneyal@hotmail.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الجزءُ الثّالثُ الجَدِيْدُ منْ كِتَاب تسهيْل الادَب فِيْ لِسَانِ الْعَرب

یعنی عربی کا معلم (حصہ سوم) جدید

اَلْدَّرْسُ السَّادُسُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَقْسَامُ الْفِعْلِ

١۔ عزیز طالبین تم نے اِس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں افعال ثلاثی مجرّد مزیدفیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں۔ وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اُترتے تھے مثلاً: تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرّد کے ماضی کا وزن فَعَلَ' فَعِلَ اور فَعُلَ ہے' مضارع کا وزن یَفْعَلُ اور اَمْر کا وزن اِفْعَلْ اور اُفْعُلْ ہے تو ضَرَبَ' یَضْرِبُ' اِضْرِبْ.. سَمِعَ' یَسْمَعُ' اِسْمَعْ اور کَرُمَ' یَکْرُمُ' اُکْرُمْ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربی کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررّہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں جیسے کَانَ (ماضی) یَکُوْنُ (مضارع) کُنْ (اَمر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررّہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کَانَ اصل میں کَوَنَ = فَعَلَ'

Marfat.com

یَکُوْنُ اصل میں یَکْوُنُ = یَفْعُلُ اور کُنْ اصل میں اُکْوُنْ = اُفْعُلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہو گے کہ عربی افعال اور اسماء مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو:۔

(۱)	فَتَحَ عَلِيٌّ كِتَابَهُ	شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبَنَ	حَسُنَ الْبَيْتُ
(۲)	اَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً	سَاَلَ التِّلْمِيْذُ الْمُعَلِّمَ	قَرَءَ حَامِدٌ كِتَابًا
(۳)	عَدَّ[1] الرَّعِيْ غَنَمَهُ	فَرَّ[2] الْمَسْجُوْنُ	شَدَّ[3] الْوَلَدُ الْكَلْبَ
(۴)	وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا	قَالَ الرَّسُوْلُ حَقًّا	رَمٰى[4] اَحْمَدُ الْكُرَةَ
(۵)	وَعٰى[5] رَشِيْدٌ دَرْسَهُ	وَقٰى[6] مُحَمَّدٌ قَوْمَهُ	طَوٰى[7] زَيْدٌ كُرَّاسَةً

تنبیہ ۱:۔ بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصے میں درس ۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو۔

۳۔ اُوپر کی مثالوں کی غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرّد ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان مین کے تینوں حرف صحیح ہیں' کوئی حرف علت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروف اصلیہ میں نہ کوئی ھمزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی......

صحیح اس لیے کہ ان میں تینوں حرف صحیح ہیں اور سالم اس لیے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیر وتبدّل سے سلامت رہتے ہیں۔

تنبیہ ۲:۔ پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غیر سالم ہیں۔

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں ھمزہ نظر آئے گا۔ ایسے افعال جن کے حروف اصلیہ میں کسی جگہ ھمزہ ہو مھموز کہلاتے ہیں۔

(۱) گنا (۲) بھاگا (۳) باندھا (۴) پھینکا (۵) یاد رکھا (۶) بچایا (۷) لپیٹا۔ طے کیا ۔ چرواہا ۔ بکریاں

Marfat.com

تنبیه۳:۔ تمہیں یاد ہوگا کہ الف جب مُتَحرِّک ہو (: اَ' اِ' اُ)
یاجزم والا ہو: فَا تواس الف کوبھی همزہ کہتے ہیں (دیکھواصطلاح ۲۷)

تیسری سطر کے ہرایک فِعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا نظرآئے گا کیونکہ عَدَّ اصل میں عَدَدَ ہے۔دونوں دال باہم ملاکر ایک کردیئے گئے ہیں۔ایسے فعل جن کا ع کلمہ اور ل کلمہ ایک جنس کا ہو مُضَاعَف کہلاتے ہیں۔

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرایک فعل میں کوئی حرفِ علّت ہے۔کسی کے شروع میں کسی کے درمیان میں اور کسی کے آخر میں۔

ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ حرفِ علّت ہو مُعْتَلّ کہلاتے ہیں۔
مُعْتَلّ کی تین قسمیں ہیں۔حرفِ علّت ف کلمہ کی جگہ ہوتو معتلُ الفا یا مثال کہتے ہیں:وَجَدَ. ع کلمہ کی جگہ ہوتو معتلُ العین یا اَجْوَف کہتے ہیں: قَالَ . اور لام کلمہ کی جگہ ہوتو معتلُ اللّام یا نَاقِص کہتے ہیں: رَمٰی

تنبیه ٤:۔ یادرکھو کہ عربي کے کسی فعل اور اسم میں الف اصلی نہیں ہوتا ہے (مگر حروف میں الف اصلی ہوتا ہے) واو یا ي سے بدلا ہوا ہوتا ہے مثلاً:

قَالَ اصل میں قَوَلَ ہے کیونکہ اس کا مضارع یَقُوْلُ اور مصدر قَوْلٌ ہے رَمٰی اصل میں رَمَيَ ہے کیونکہ اس کا مضارع یَرْمِيْ اور مصدر رَمْی ہے۔بَابٌ اصل میں بَوَبٌ ہے کیونکہ اس کی جمع اَبْوَابٌ ہے۔

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو ہر ایک فعل میں دودو جگہ حرفِ علّت نظر آئے گا ایسے فعل کو لَفِیْف کہتے ہیں پہلا اور دوسرا فعل لَفِیْفِ مَفْرُوْق ہے کیونکہ دونوں حروفِ علّت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جدائی ڈال دی ہے تیسرا فعل لَفِیْفِ مَقْرُوْن ہے کیونکہ دونوں حرفِ علّت باہم قرین ہیں۔

تنبیه٥:۔ تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروف اصلیه جگہ سے ہٹ کر همزہ یا حرفِ علّت کا اضافہ ہوجائے تو وہ مهموز یا معتل نہیں کہلائے گا پس اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ مهموز نہیں کہلائے گا کیونکہ اس میں همزہ ف ' ع اور ل سے خارج ہے۔شَرِبَا اور شَرِبُوْ م یں الف اور واو

Marfat.com

تثنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھادی گئی ہیں تو ان کی وجہ سے وہ مُعتلّ نہیں بن جائیں' اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں ھمزہ اور ایک ر زائد ہے تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مہموز اور مضاعف نہیں کہلائے گا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائیں گے۔

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا:۔

فعل اپنے ترکیبی حروف اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) سالم (۲) غیر سالم . سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں نہ تو حرفِ علّت ہو نہ ھمزہ نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں۔

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) **مہموز** : جس کے حروف اصلیہ میں کسی جگہ ھمزہ ہو: اَمَرَ.

(۲) **مُضاعَف** : جس کا ع اور ل ایک جنس کا ہو: عَدَّ.

(۳) **مثال** : جس کا ف کلمہ حرفِ علّت ہو: وَعَدَ.

(٤) **اَجْوَف** : جس کا ع کلمہ حرفِ علّت ہو: قَالَ.

(٥) **ناقص** : جس کا ل کلمہ حرفِ علّت ہو: رَمٰی.

(٦) **لفیف** : جس کے حروف اصلیہ میں دو حرفِ علّت ہوں اگر پہلی اور تیسری جگہ حرفِ علّت ہے تو لفیف مفروق ہے: وَقٰی اور دوسری اور تیسری جگہ حرفِ علّت ہو تو لفیف مقرون : طَوٰی.

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگر چہ بے ترتیب ہیں (۱) صحیح است و (۲) مثال است و (۳) مضاعف : (۴) لفیف و (۵) ناقص و (٦) مہموز و (۷) اجوف۔

تنبیہ ٦:۔ ہوسکتا ہے کہ اس میں فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی۔

اَتٰی (وہ آیا) مہموز بھی ہے اور معتل بھی۔

تنبیہ ۷:۔ یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم' خصوصاً اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے۔

Marfat.com

مشق نمبر ۲۷

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو:۔

اَمَرَ	يَذْهَبُ	يَأْكُلُ	يَدْعُوْ[1]	ذَهَبُوْا	وَهَبَ[2]
عَزَّ[3]	تَقَبَّلَ	تَوَضَّأَ	تَقَوَّلَ[4]	سُئِلَتْ[5]	تَوَلّٰى[6]
يَقُصُّ[7]	مَلَأَ[8]	قَالَ	قَاتَلَ	دَنَا[9]	يَكُوْنُ
لَيَسْمَعُنَّ	اَدَبٌ	رَأْسٌ	عَزِيْزٌ	مَمْلُوْءٌ[10]	غَيُوْرٌ[11]
اَلْقَاضِيْ	مَوْعُوْدٌ[12]	مَدْعُوٌّ[13]	مَنْصُوْرٌ	وَلِيٌّ[14]	يَسِيْرٌ[15]

(۱)وہ بلاتا ہے (۲)اس نے عطا کیا (۳)عزت والا ہوا (۴)اس نے بات گھڑلی (۵)وہ پوچھی گئی (۶)دوست رکھا (۷)وہ قصہ بیان کرتا ہے (۸)اس نے بھرا (۹)وہ قریب ہوا (۱۰)بھرا ہوا (۱۱)غیرت مند (۱۲)وعدہ کیا ہوا (۱۳)بلایا ہوا (۱۴)والی، وارث، دوست (۱۵)آسان، تھوڑا سا

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

تغیُّرات کی قسمیں اور چند قاعدے

۱۔ غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثِقل اور تکلف محسوس ہوا تو انہوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لیے لفظ میں کسی قدر تغیر کر دیا۔

۲۔ تغیر تین قسم سے ہوتا ہے:

(۱) **تخفیف**: همزہ کو کسی حرفِ علّت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: أَءْمَنَ سے آمَنَ، أُءْخُذْ سے خُذْ [لے] (اس قسم کا تغیر مھموز میں ہوا کرتا ہے)۔

(۲) **اِدْغام**: دو ہم جنس یا ہم مَخْرَج حرفوں کو باہم ملا کر پڑھنا: مَدَدَ سے مَدَّ (ادغام کا تغیر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)۔

(۳) **تعلیل**: کسی حرفِ علّت کو دوسرے حرفِ علّت سے بدل دینا حذف کر دینا: قَوَلَ سے قَالَ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ (یہ تغیر معتلّ کی تینوں قسموں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ اب تخفیف، ادغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دیئے جاتے ہیں تا کہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انہیں ذہن نشین کر لو۔ آئندہ موقع موقع سے اِن کا اعادہ ہوتا رہے گا۔

۱۔ تخفیف کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) کسی لفظ میں دو همزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن سے پہلا متحرّک اور دوسرا ساکن ہو تو همزہ ساکن کو ایسے حرفِ علّت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے مناسب ہو۔ یعنی ماقبل میں فتحہ ہو تو همزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے،

Marfat.com

ضمّہ ہوتو و او سے اور کسرہ ہوتو ي سے بدلنا چاہیے۔

أَءْ مَنَ سے اٰمَنَ کیونکہ فتحہ کو الف سے مناسبت ہے۔

أُءْ مِنُ سے اُمَنَ کیونکہ ضمّہ کو واو سے مناسبت ہے۔

اِءْ مَا نٌ سے اِیْمَانٌ کیونکہ کسرہ کو ي سے مناسبت ہے۔

قاعدہ نمبر (۲) همزه ساکن کے ماقبل همزه کے سوا کوئی اور حرف متحرّک ہوتو همزه ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف علّت سے بدل دینا جائز ہے لازم نہیں ہے' یَأْمُرُ کو یَامُرُ' یُؤْمِنُ کو یُوْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ کو مِیْذَنَةٌ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیه ۱:۔ یہ دونوں قاعدے مهموز سے متعلق' پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری۔

تنبیه ۲:۔ اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمّہ ـــُـــ کے بعد همزه آئے تو اس همزه کے نیچے واو زائد اور کسره کے بعد آئے تو ي یا اس کا دندانہ لکھنے کا دستور ہے: یُؤْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ۔ یہ و او اور ي بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ فتحه کے بعد همزه ساکن آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دے دیتے ہیں:۔ یَأْمُرُ یا یَاْمُرُ۔

یہ بھی خیال رہے کہ همزه مفتوحه کے بعد الف لکھنا ہوتو اکثر الف کے اُوپر لمبا زبر لکھ دیتے ہیں: آ ' اگر چہ کبھی ءَ اور ءا بھی لکھا کرتے ہیں۔

۲۔ادغام کے قاعدے

قاعده نمبر (۱) ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرّک ہوتو لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بنا دیا جاتا ہے: مَـدْدٌ (بروزن فـعـلٌ) سے مَدٌّ۔

قاعده نمبر (۲) دونوں ہم جنس حروف متحرّک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں۔مَدَدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ۔

تنبیه ٤:۔ مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مُسْتَثْنٰی ہیں:

سَبَبٌ (سبب) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبٌّ (گالی) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔اسی طرح مَدَدٌ (مدد۔اعانت) میں ادغام نہیں

Marfat.com

ہوتا کیونکہ مَدٌّ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

قاعدہ نمبر (۳) اگر مُتَجَانِسَین (دوہم جنس) متحرّک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے متجانسین میں باہم ادغام کر دیتے ہیں: یَمْدُدُ سے یَمُدْدُ پھر یَمُدُّ۔

تنبیہ۵:۔ رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ.

تنبیہ۶:۔ مذکور قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں:۔

تنبیہ۷:۔ ادغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائیں گے۔

۳۔ تعلیل کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) فتحہ کے بعد واو اور ي متحرّک ہوں تو انہیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اَوَ، اَوِ اَوُ اور اَيَ اَيِ اور اَيُ سے ا ہو جاتا ہے۔

قَوَلَ سے قَا.لَ، خَوِ.فَ سے خَا[1].فَ : خَافَ

بَيَعَ سے بَا[2].عَ، نَيِ.لَ سے نَا[3].ل : نَالَ

دَ.عَوَ سے دَ[4].عَا، رَ.مَيَ سے رَ[5].مٰی : رَمٰی

طَوُلَ سے طَا.لَ، يَخْ.شَيُ سے يَخْ.شٰی : يخشٰی[6]

تنبیہ۸:۔ یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضي معروف میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر ا ي صرف مضارع ناقص میں آتا ہے۔

قاعدہ نمبر (۲) اُوِ اور اُيِ سے اِيْ ہو جاتا ہے اسی طرح اِيُ سے بھی اِيْ بن جاتا ہے۔

قُوِ.لَ سے قِيْ.لَ، بُيِ.عَ سے بِيْ.عَ

يَرْ.مِيُ سے يَرْ.مِيْ (مضارع از رَمٰی)۔

تنبیہ۹:۔ یہ قاعدہ اجوف کے ماضي مجهول میں استعمال ہوتا ہے مگر ی کی شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ نمبر (۳) کسرہ کے بعد واو مفتوح کو ي سے بدل دیتے ہیں یعنی اِوَ سے

(۱) خاف ڈرنا:۔ (۲) باع بیچنا:۔ (۳) نال پانا:۔ (۴) دعا بلانا:۔ (۵) رمی پھینکنا:۔ (۶) وہ ڈرتا ہے یا ڈرے گا اس کا ماضی خشی ہے۔

Marfat.com

اِيْ بنا لیتے ہیں: رَضِوَ سے رَضِيَ ' دُعِوَ سے دُعِيَ (دعا کا مجہول)۔

قاعدہ نمبر (٤) کسرہ کے بعد واو ساکن کو ی سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اِوْ سے اِیْ ہوجاتا ہے: اِوْ۔جَلْ سے اِیْ۔جَلْ = (امر از وَجِلَ: ڈرنا' مِوْ۔ زَانٌ سے مِیْ۔زَانٌ= مِیْزَانٌ (ترازو)۔

قاعدہ نمبر (٥) ضمّہ کے بعد ي ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اُيْ سے اُوْ ہوجاتا ہے: مُیْ۔سِرٌ سے مُوْ۔سِرٌ' یُیْ۔قِظُ سے یُوْ۔قِظُ (مضارع از اَیْقَظَ: بیدار کرنا۔ جگانا)۔

تنبیہ ١:۔ قاعدہ (٤) اور (٥) مثال واو ي اور یائي میں مستعمل ہیں۔

قاعدہ نمبر (٦) اَوُوْ اور اَیُوْ سے اَوْ ہوجاتا ہے:

دَ۔عَوُوْا سے دَ۔عَوْا' رَ۔مَیُوْا سے رَ۔مَوْا' یَرْ۔ضَیُوْ۔نَ سے یَرْ۔ضَوْ۔نَ۔

قاعدہ نمبر (٧) اُوُوْ اور اِیُوْ سے اُوْ ہوجاتا ہے:

سَ۔رُوُوْا سے۔سَ۔رُوْا' رَ۔ضِیُوْا سے رَ۔ضُوْا' یَدْ۔عُوُوْ۔نَ سے یَدْ۔عُوْ۔نَ' یَرْ۔مِیُوْ۔نَ سے یَرْ۔مُوْ۔نَ۔

قاعدہ نمبر (٨) سکون کے بعد واو مضموم ہوتو اس کا ضمّہ ماقبل کی طرف منتقل کردیتے ہیں۔ یَقْوُ۔لُ سے یَقُوْ۔لُ (مضارع از قَالَ)۔

قاعدہ نمبر (٩) سکون کے بعد ي مکسور ہوتو اس کا کسرہ ماقبل کی طرف منتقل کردیتے ہیں: یَبْیِ۔عُ سے یَبِیْ۔عُ (مضارع از بَاعَ)۔

قاعدہ نمبر (١٠) سکون کے بعد واو یا ي مفتوح ہوتو اُن کا فتحہ ماقبل کی طرف منتقل کرکے واو اور ي کو الف سے بدل دیتے ہیں: یَخْوَ۔فُ سے یَخَا۔فُ (مضارع از خَافَ)' یَنْیَ۔لُ سے یَنَا۔لُ (مضارع از نَالَ)۔

مُسْتَثْنَیَات :(١) اجوف واو ي سے باب فَعِلَ کے بعض افعال قاعدہ تعلیل نمبر (١) اور نمبر (١٠) سے مُسْتَثْنٰی ہیں: عَوِرَ' یَعْوَرُ (یک چشم ہونا)۔

---

(١) تو تکرر۔

Marfat.com

(۲) اجوف واوی کے لام کلمہ کی جگہ ي ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنیٰ ہے: سَوِيَ، يَسْوٰی (برابر ہونا)۔

(۳) باب اِفْعَلَّ میں واو اور ي ہمیشہ برقرار رہتے ہیں: اِسْوَدَّ، يَسْوَدُّ، اِبْيَضَّ، يَبْيَضُّ.

(۴) باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادّوں میں واو قائم رہتا ہے: اِسْتَصْوَبَ، يَسْتَصْوِبُ (رائے طلب کرنا)

(۵) اِسْمُ الْاٰلَه اور اِسْمُ التَّفْضِيل بھی تغیر سے مُسْتَثْنٰی ہیں: مِقْوَلٌ، مِبْيَعٌ، اَقْوَلُ (بڑا بولنے والا)۔

قاعدہ نمبر (۱۱) فَاعِلٌ کے وزن میں ع کی جگہ واو یا ي آجائے تو ان کو ھمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ بَايِعٌ سے بَائِعٌ .

قاعدہ نمبر (۱۲) باب اِفْتَعَلَ میں ف کی جگہ واو آجائے اس کو ت سے بدل ت میں ادغام کر دیتے ہیں: اِوْتَصَلَ سے اِتْتَصَلَ پھر اِتَّصَلَ (ملنا)۔

قاعدہ نمبر (۱۳) مصدر یا کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واو ہو یا ي تو انہیں همزہ سے بدل دیا جاتا ہے: اِرْضَاوٌ سے اِرْضَاءٌ (راضی کرنا) اِلْقَايٌ سے اِلْقَاءٌ (ڈالنا) سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ (آسمان)، بِنَايٌ سے بِنَاءٌ (عمارت)۔

تنبیہ ۱۱:۔ تعلیل کے مزید دو قاعدے درس ۳۰ میں اور قاعدے درس ۳۱ میں لکھے جائیں گے:

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْمَهْمُوْزُ

اَلصَّرْفُ الصَّغِيْرُ لِمَهْمُوْزِ الْفَاءِ

(١) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

تنبیہ ۱:۔ جن لفظوں میں تغیر لازمی طور پر ہوا ہے، ان کے سامنے (ل) لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیر ہو سکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے:۔

اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
اَمَلَ (ن)	يَأْمُلُ (ج)	اُوْمُلْ (ل)	اٰمِلٌ	مَأْمُوْلٌ (ج)	اَمَلٌ
اَثَرَ (ض)	يَأْثِرُ (ج)	اِيْثِرْ (ل)	اٰثِرٌ	مَأْثُوْرٌ (ج)	اَثْرٌ[1]
اَلِفَ (س)	يَأْلَفُ (ج)	اِيْلَفْ (ل)	اٰلِفٌ	مَأْلُوْفٌ (ج)	اُلْفَةٌ[2]
اَدُبَ (ک)	يَأْدُبُ (ج)	اُوْدُبْ (ل)	اَدِيْبٌ		اَدَبٌ[3]

(٢) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

١. اٰلَفَ (ل)	يُؤْلِفُ (ج)	اٰلِفْ (ل)	مُؤْلِفٌ (ج)	مُؤْلَفٌ (ج)	اِيْلَافٌ (ل)[4]
٢. اَلَّفَ	يُؤَلِّفُ	اَلِّفْ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلَّفٌ	تَأْلِيْفٌ (ج)[5]
٣. اٰلَفَ	يُؤَالِفُ	اٰلِفْ	مُؤَالِفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ[6]
٤. تَاَلَّفَ	يَتَاَلَّفُ	تَاَلَّفْ	مُتَاَلِّفٌ	مُتَاَلَّفٌ	تَاَلُّفٌ[7]
٥. تَاٰلَفَ	يَتَاٰلَفُ	تَاٰلَفْ	مُتَاٰلِفٌ	مُتَاٰلَفٌ	تَاٰلُفٌ[8]
٧. اِيْتَلَفَ (ل)	يَأْتَلِفُ (ج)	اِيْتَلِفْ (ج)	مُؤْتَلِفٌ (ج)	مُؤْتَلَفٌ (ج)	اِيْتِلَافٌ (ل)[9]
١٠. اِسْتَأْلَفَ (ج)	يَسْتَأْلِفُ (ج)	اِسْتَأْلِفْ (ج)	مُسْتَأْلِفٌ (ج)	مُسْتَأْلَفٌ (ج)	اِسْتِئْلَافٌ (ج)[10]

(۱) نقل کرنا (۲) خوگر ہونا، مانوس ہونا (۳) ادیب ہونا (۴) خوگر بنانا (۵) جمع کرنا، دلجوئی کرنا (۶) باہم الفت کرنا (۷) اکٹھا ہونا (۸) اکٹھا ہونا (۹) متحد ہونا (۱۰) الفت چاہنا۔

Marfat.com

۱۔ اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مھموزُ الفاء کی گردان کیوں کہا گیا ہے؟ ذرا غور کرو گے تو خود ہی کہہ دو گے کہ اس گردان کے افعال و اسماء میں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ آیا ہے۔ اس لیے انہیں مھموزُ الفاء کہنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی تمہارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوگا کہ اگر ھمزہ ع کلمہ کی جگہ ہو جیسے سال میں تو اسے مھموزُ العین اور ل کلمہ کی جگہ ہو جیسے قَرَءَ میں تو اسے مھموزُ اللام کہنا چاہیے۔

۲۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے؟ یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ گردان کے الفاظ مھموزُ الفاء ہیں۔ اس لیے ہر لفظ میں ف کی جگہ ھمزہ ہونا چاہیے۔ اب جہاں کہیں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرفِ علّت (الف یا ي یا واو) آ گیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیر ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثي مجرّد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیر نظر آ رہا ہے: اُوْمُلْ ' اِيْثِرْ ' اِيْلَفْ ' اور اُوْذُبْ میں ھمزہ کی جگہ واو یا ي موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو چونکہ یہ الفاظ مھموزُ الفاء ہیں اس لیے ف کلمہ کی جگہ ھمزہ ہونا چاہیے اور یہ الفاظ اصل میں اُءْ مُلْ ' اِءْ ثِرْ ' اِءْ لَفْ اور اُءْ ذُبْ ہوں گے۔ پھر جب دیکھو گے ان میں اکٹھا ۲ دو ہمزے آ گئے ہیں جن میں پہلا متحرّک اور دوسرا ساکن ' تو فوراً کہہ دو گے کہ ہاں قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ھمزہ کو اور واو اور ي سے بدلنا پڑا ہے۔

تنبیہ ۱: مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آ جائے تو امر کا ھمزہ الوصل تلفظ سے ساقط ہو جائے گا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۲) اور ھمزہ اصلیہ اپنی جگہ برقرار رہے گا: فَأْمُلْ ' وَأْثِرْ ' وَالَفْ ' ثُمَّ اُذُبْ.

۳۔ اب ثلاثي مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں۔ پہلی ہی سطر میں باب اَفْعَلَ کی گردان کے اندر تین لفظوں اٰلَفَ (ماضي)' اٰلِفْ (امر) اور اِيْلَاف (مصدر) میں تغیر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مھموزُ الفاء ہیں اس لیے اٰلَفَ اصل میں اَءْ لَفَ بروزنِ اَفْعَلَ ' اٰلِفْ اصل میں اَءْ لِفْ بروزن اَفْعِلْ اور اِيْلَاف اصل میں اِءْ لَاف بروزن اِفْعَال ہونا چاہیے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بیشک ان میں بھی

Marfat.com

قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ھمزہ کو الف سے اور ي سے بدلنا لازم ہے۔

۴۔ ہاں اور آگے بڑھو۔ دیکھو دوسرے' تیسرے' چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں آلَفَ کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جاؤ کہ پہلے باب میں آلَفَ گزرا ہے اور اس میں تغیر ہوا ہے تو کیا اس میں تغیر نہیں ہوا ہے؟ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر اس کو ءَ الَفَ لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فاعل پر ٹھیک اترتا ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اوّل کے آلَفَ میں الف ھمزہ اصلیہ سے بدلا ہوا ہے (دیکھو اُوپر کا فقرہ)

اچھا اور آگے بڑھیں۔ چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مھموزُ الفاء نہیں آتا۔

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤ گے۔ اِیْتَلَفَ (ماضی) اِیْتَلِفْ (اَمر) اور اِیْتِلَاف (مصدر) میں ھمزہ کی جگہ ي نظر آتی ہے۔ کیونکہ اصل میں اِءْ تَلَفَ' اِءْ تَلِفْ اور اِءْ تِلَاف ہونا چاہیے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ھمزہ اصلیہ کو ي سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲:۔ یاد رکھو کہ ثلاثي مزید کے پانچ ابواب (۶'۷'۸'۹'۱۰) کے ماضی' امر اور مصدر کے شروع میں جو ھمزہ آتا ہے وہ بھی ھمزۃ الوصل ہوتا ہے: اِجْتَنَبَ ثُمَّ اجْتَنَبَ. اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِئْتَلَفَ میں تغیر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے تو ھمزۃ الوصل ساقط ہو جانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہے گا۔ جو ماقبل سے ملا کر پڑھا جائے گا: وَ ائْتَلَفَ اس کو وَ أْتَلَفَ بھی لکھ سکتے ہیں۔

۵۔ گردان میں تمہیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دیں گے جن میں قاعدہ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیر ہو سکتا ہے۔ اگرچہ گردان میں تغیر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیر کے ساتھ تلفظ کر سکتے ہو: یَأْمُلُ کو یَامُلُ' یُؤْلِفُ' کو یُوْلِفُ اور اِسْتِئْلَاف کو اِسْتِیْلَاف پڑھ سکتے ہو۔

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے ج لکھا گیا ہے جس سے تغیر جائز کی طرف اشارہ کیا

Marfat.com

گیا ہے' جس طرح ل لکھ کر تغیرِ لازم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کئے گئے ہیں آئندہ ان کی ضرورت نہیں۔

۶۔ مھموزُ الفاء میں تغیر کے یہی دو قاعدے (قاعدہ تخفیف) نمبر (۱) اور نمبر (۲) عام ہیں۔ ان کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی سمجھ لو گے:۔

(الف) اَمَلَ رَشِیْدٌ نَجاحَهٗ	یَأْمُلُ حامِدٌ نَجاحَهٗ	اُوْمُلْ یا زَیْدُ نَجاحَکَ
(ب) اَخَذَ رَشِیْدٌ کِتابَهٗ	یَأْخُذُ رَشِیْدٌ کِتابَهٗ	خُذْ یا زَیْدُ کِتابَکَ
(ج) اَکَلَ رَشِیْدٌ تَمْرَةً	یَأْکُلُ حامِدٌ رُمّانَةً	کُلْ یا زَیْدُ سَفَرْجَلَةً
(د) اَمَرَ رَشِیْدٌ بِالْحَقِّ	یَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ	مُرْ یَازَیْدُ بِالْحَقِّ
(ہ) اِیْتَلَفَ الْمُسْلِمُوْنَ	یَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُوْنَ	اِیْتَلِفْ یا زَیْدُ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ
(و) اِتَّخَذَ[1] خَلِیْلٌ مُحَمَّدًا صَدِیْقًا	یَتَّخِذُ زَیْدٌ حامِدًا صَدِیْقًا	اِتَّخِذْ یا حَامِدُ کِتابَکَ اَنِیْسًا[2]

اُوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضي اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں۔ صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پہلی سطر میں اُوْمُلْ جو اصل میں اُءْمُلْ ہے اس میں حسبِ دستور قاعدہ نمبر ا کے مطابق همزہ واو سے بدلا گیا ہے۔ مگر دوسری سطر میں اَخَذَ کا اَمر اُوْخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں تو خُذْ بھی اصل میں اُءْخُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے۔ اس لیے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے همزہ اصلیہ کو واو سے بدلنے کے عوض ہیرے سے حذف ہی کر دیا گیا۔ جب اصلی همزہ جو ساکن تھا حذف ہو گیا اور اس کا مابعد متحرک ہے تو همزة الوصل کی ضرورت ہی نہ رہی' وہ بھی حذف ہو گیا۔ (دیکھو درس ۱۱ تنبیہ ۱) یہی حال کُلْ اور مُرْ کا ہے۔

(۱) بنالینا۔ اختیار کرنا۔ (۲) جس سے اُنس ہو جائے۔ دوست۔ ساتھی۔

Marfat.com

خُذْ کی گردان اس طرح ہوگی: خُذْ، خُذَا، خُذُوْا، خُذِيْ، خُذَا، خُذْنَ.

اسی قیاس پر کُلْ اور مُرْ کی گردان کرلو:۔

تنبیہ۳:۔ یاد رکھو کہ حالتِ وصل میں صرف مُرْ کا ھمزہ عام قاعدے کے مطابق لوٹا دیا جاتا ہے: وَأْمُرْ، فَأْمُرْ مگر کُلْ اور خُذْ کا ھمزہ کبھی نہیں لوٹایا جاتا:۔

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو۔ پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ اِیْتَلَفَ باب اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءْ تَلَفَ ہے۔ قاعدہ نمبر ا کے مطابق ھمزہ کو ي سے بدلا گیا ہے۔ مگر تم سوچتے ہوگے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لوگے کہ یہ بھی تو باب اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بیشک اِیْتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مھموزُ الْفاء ہے۔ وہ اَلِفَ سے بنا ہے اور یہ اَخَذَ سے۔ اتنا سنتے ہی تم کہہ دوگے کہ اس کی اصلیت اِءْ تَخَذَ ہونا چاہیے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ھمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کردیا گیا ہے۔ اسی لیے اِیْتَخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔ اس کی گردان اس طرح ہوگی۔ اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ، اِتَّخِذْ، مُتَّخِذٌ، مُتَّخَذٌ، اِتِّخَاذٌ.

مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے:۔

قاعد تخفیف نمبر (۳) اَخَذَ، اَکَلَ اور اَمَرَ کا اَمر حاضر خُذْ، کُلْ اور مُرْ ہوگا۔

قاعدہ تخفیف نمبر (۴) اَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو ھمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کرکے اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ بنالیا جاتا ہے:۔

تنبیہ۴:۔ یہ قاعدہ صرف اَخَذَ کے مادے کے لیے مخصوص ہے اور مادّوں میں وہی اِیْتَلَفَ کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے:۔

تنبیہ ۵:۔ مھموزُ العین اور مھموزُ اللام میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے امر میں جبکہ وہ جملے شروع میں واقع ہوا اکثر اوقات ھمزہ گرادیا جاتا ہے:

Marfat.com

(۴) مَتٰی یَأْتِيْ اَبُوْکَ مِنْ دِهْلِيْ؟	یُؤَمَّلُ قُدُوْمُهٗ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی
(۵) هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلٰنَا اَبِی الْکَلَامِ فِی الْمُؤتَمَرِ الْاِسْلَامِيِّ فِيْ دِهْلِيْ؟	نعم سمعنا ها ' انها کانت موثرة جدا ' قد تاثر منها جمیع الحضار
(۶) هَلِ اسْتَاجَرْتَ هٰذِهِ الدَّارَ ؟	لَا ! اَنَا مُتَأَمِّلٌ فِی اسْتِئْجَارِهَا
(۷) اَتَسْتَأْجِرُ هٰذَا الْاَجِیْرَ الْاَمِیْنَ فَاِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ	نَعَمْ اَسْتَأْجِرُهٗ بِسُرُوْرٍ فَنَحْنُ فِیْ حَاجَةٍ اِلٰی اَجِیْرِ الْقَوِيِّ الْاَمِیْنِ
(۸) یَا عَلِیُّ ! مُرْ وَلَدَکَ اَنْ یَأْخُذَ الْکِتَابَ وَیَقْرَءَ بَیْنَ یَدَيَّ	خُذْ یَا بُنَيَّ کِتَابَکَ وَ اقْرَءْ اَمَامَ الْاُسْتَاذِ
(۹) یَا اُخْتِيْ! مُرِيْ بَنَاتِکِ بِالصَّلٰوةِ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰه علیه وسلّم مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا	نَعَمْ یَا اَخِيْ ! سَامُرُ هُنَّ بِالصَّلٰوةِ امْتِثَالًا لِاَمْرِ النَّبِيِّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم
(۱۰) هَلِ اتَّخَذْتُمْ هٰذَا الْبَیْتَ مَسْجِدًا؟	نَعَمْ سَنَتَّخِذُ ' مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً
(۱۱) سَلْ هٰذَا الشَّیْخَ هَلْ تَأْذَنُ لَنَا اَنْ نَسْئَلَکَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟	سَلُوْنِيْ یَا اَوْلَادُ مَاشِئْتُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا اٰیَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَلَعِبًا
(۱۲) نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یَا شَیْخُ لَا تَغْضَبْ جِئْنَاکَ لِاَنَّ اللّٰهَ اٰثَرَکَ عَلَیْنَا فِی الْعِلْمِ	فَاسْئَلُوْا وَاعْمَلُوْا بِمَا عَلِمْتُمْ وَاتَّخِذُ وَالْقُرْاٰنَ اِمَامًا فِيْ جَمِیْعِ اُمُوْرِکُمْ.
(۱۳) یَا اَبَا نَا ! هَلْ عندک شَيْءٌ لِنَأْکُلَ فَنَحْنُ جِئْنَا مِنْ مَسَافَةٍ بَعِیْدَةٍ	خُذُوْ یَا اَوْلَادُ تِلْکَ السَّلَّةَ وَکُلُوْا مِنَ الْفَوَاکِهِ مَاشِئْتُمْ وَاشْکُرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَارَزَقَکُمْ
(۱۴) نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَشْکُرُکَ عَلٰی عَوَاطِفِکَ لٰکِنْ یَا شَیْخُ لَیْسَ فِیْهَا خُبْزٌ وَلَا لَحْمٌ .	اِخْسَئُوْ یَا اِشْرَارُ! مَا اَنْتُمْ بِجَائِعِیْنَ هَلِ اتَّخَذْتُمُوْ فِيْ هُزْءَةً بَیْنَکُمْ؟

(۱۵) اَلْعَفْوَ ' لَا تُؤَخِذْنَا یَاعَمَّنَاهَا : فَکُلُوْا مَا [illegible]وْنَ مِنْهَا هَنِیْئًا مَرِیْئًا نَحْنُ نَأْکُلُ التِّیْنَ وَالرُّطَبَ

Marfat.com

(۱۶) هَنَاكَ اللّٰهُ وَبَارَكَ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اَنْتُمْ شَيَاطِيْنُ' مَاجِئْتُمْ لِتَسْئَلُوْا فِيْكَ' فَهَلْ تَسْمَعُ لَنَا يَا شَيْخُ اَنْ نَا عَنِ الْمَسَائِلِ' اِنَّمَا جِئْتُمْ لِلَا كُلِ خُذْ مَعَنَاهٰذِهِ السَّلَّةَ لِنَأْكُلَ فِي الطَّرِيْقِ وَالْاِسْتِهْزَاءِ

(۱۷) اَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ! نَطْلُبُ غَفَرَاللّٰهُ لَكُم! اِرْجِعُوْا مَتٰى شِئْتُمْ اِنْ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا فَعَلْنَا فِيْ حَضْرَتِكَ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِيْ فَهْمِ الْمَسَائِلِ' خِلَافَ الْاَدَبِ وَالْاِحْتِرَامِ وَالسَّلَام.

وَنَسْتَأْذِنُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ فَاِنَّا نَرٰكَ الْيَوْمَ غَضْبَانَ

مِنَ الْقُرْاٰن

(۱) وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (۲) يَايَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ (۳) خُذِالْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (۴) كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (۵) فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا (۶) وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى (۷) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ (۸) فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ (۹) ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (۱۰) وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (۱۱) اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ (۱۲) ءَاَنْتُمْ اَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ (۱۳) وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (۱۴) قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ.

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی نحوی کرو

يَتَّخِذُ اَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيْقًا (احمد زید کو دوست بناتا ہے)۔اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو:۔

(يَتَّخِذُ) فعل' مضارع' معروف' متعدّي بہ دومفعول یعنی اس کے دومفعول آیا کرتے ہیں' مذکر غائب' ثلاثي مزيد ازباب اِفْتَعَلَ' ازقسم مهموزُ الفاء'

Marfat.com

دراصل یَأْتَخِذُ قاعدۂ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق همزه کوت سے بدل کرت میں مُدغم کر دیا گیا۔

(اَحْمَدُ) اسمِ عَلَم' واحد' مذکر' غیر منصرف [دیکھو درس ۱۰۔۷] اسی لیے اس پر تنوین نہیں آئی ہے' مشتق' اسم تفضیل از حَمِدَ' ثلاثي مجرّد.

(زَیْدًا) اسمِ عَلَم' واحد مذکر' مُنْصَرِف' جامد' ثلاثي مجرّد.

(صدیقاً) اسم' نکره' واحد' مذکر' مُنْصَرِف' مشتق' اسم صفت از صَدُقَ' ثلاثي مجرّد۔

تحلیل نحوی اس طرح کرو:۔

(یَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدّي' معرب' مرفوع.

(اَحْمَدُ) فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔

(زَیْدًا) مفعول اوّل اس لیے منصوب ہے۔

(صَدِیْقًا) مفعول ثاني ہے اسی لیے یہ بھی منصوب ہے۔فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

اُردو سے عربي میں ترجمہ کرو.

(۱) حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے مجھے (مُنْذُ) ڈاکٹر نے منع کیا میں نے اسے چھوڑ دیا
(۲) تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ پھیپھڑے اور آنکھ کے لیے مضر ہے۔	ہاں جناب! اسی لیے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔
(۳) کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا؟	ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا ہے۔
(۴) کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا ہے؟	نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا۔
(۵) اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے پڑھے۔	فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ۔
(۶) اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو۔	ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں۔

Marfat.com

(۷) اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔	ہاں بھائی! میں انہیں ضرور نماز کے لیے حکم کروں گی۔
(۸) اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہاں[1] کا (باشندہ) ہے؟	میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور[2] کا رہنے والا ہوں۔
(۹) اے لڑکی! وہ میوہ جات کی ٹوکری لے اور اس میں جو پسند ہو کھالے۔	چچا (اے میرے چچا) میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔
(۱۰) کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟	جی ہاں! انہوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا۔
(۱۱) تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنالو۔	اچھا[3]! ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنالیں گے۔

سوالات نمبر ۱۳

(۱) فعل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

(۲) فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کے اقسام بیان کرو۔

(۳) وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں۔

(۴) مہموز کسے کہتے ہیں، اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۵) لفظی ثِقل دور کرنے کیلئے مہموز میں جو تصرف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

(۶) مضاعف اور معتل کے تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟

(۷) مہموز میں لازمی تغیر کب ہوتا ہے اور اختیار کب؟

(۸) اَخَذَ، اَمَرَ اور اَكَلَ کا امر حاضر کیا ہوگا؟

(۹) ان تینوں فعلوں کا امر حالت وصل میں کیسا پڑھا جائے گا؟

(۱۰) ذیل کے الفاظ کے صیغے اور اُن کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے کہیں وجوبًا اور کہاں جوازًا؟ اِیمَانٌ، اَلِف (از باب اَفعَلَ) اُؤمِنَ، اِتَّخَذَ، مُرْ، اِيْتَمَرَ، سَلْ، اَلِف (از باب فَاعَلَ رَاسٌ، مِئذَنَةٌ.

(۱۱) مشق نمبر ۸ میں جتنے افعال و اسماء مہموز کی قسم سے ہوں انہیں الگ چن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو:۔

---

(۱) مِنْ اَيْنَ اَنْتَ؟ (۲) اَنَا مِنْ لَاهُوْرَ (۳) "اچھا" کی جگہ عربی میں طَيِّب یا حَسَن کہہ سکتے ہیں۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

امر حاضر	مضارع مجزوم	مضارع مرفوع	ماضي
	لَمْ يَمُدِّ يا لَمْ يَمْدُدْ	يَمُدُّ	مَدَّ
	لَمْ يَمُدَّا	يَمُدَّانِ	مَدَّا
	لَمْ يَمُدُّوْا	يَمُدُّوْنَ	مَدُّوْا
	لَمْ تَمُدِّ يالَمْ تَمْدُدْ	تَمُدُّ	مَدَّتْ
	لَمْ تَمُدَّا	تَمُدَّانِ	مَدَّتَا
	لَمْ يَمْدُدْنَ	يَمْدُدْنَ	مَدَدْنَ
مُدِّ يا اُمْدُدْ	لَمْ تَمُدِّ يا لَمْ تَمْدُدْ	تَمُدُّ	مَدَدْتَ
مُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	تَمُدَّانِ	مَدَدْتُمَا
مُدُّوْا	لَمْ تَمُدُّوْا	تَمُدُّوْنَ	مَدَدْتُمْ
مُدِّيْ	لَمْ تَمُدِّيْ	تَمُدِّيْنَ	مَدَدْتِ
مُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	تَمُدَّانِ	مَدَدْتُمَا
اُمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	تَمْدُدْنَ	مَدَدْتُنَّ
	لَمْ اَمُدِّ يا لَمْ اَمْدُدْ لَمْ نَمُدِّ يا لَمْ نَمْدُدْ	اَمُدُّ نَمُدُّ	مَدَدْتُ مَدَدْنَا

۱۔ مضاعف کی ماضي و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرّک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدۂ ادغام نمبر (۲) وغیرہ (۳) کے مطابق ادغام ہو جاتا ہے۔ اور جن صیغوں میں لام کلمہ

Marfat.com

ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیر کے بولے جاتے ہیں۔ ان میں ادغام ممنوع ہے۔

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے۔ وہاں ادغام بھی جائز ہے اور فکِّ ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے۔ لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفظ ہی نہ ہو سکے گا۔ یہ حرکت اکثر زیر کی دی جاتی ہے۔ کبھی زبر بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش بھی دے سکتے ہیں:

لَمْ يَمُدِّ يا لَمْ يَمْدُدْ . مُدِّ يا اُمْدُدْ.

تنبیه ۱:۔ اُمْدُدْ میں ادغام کے بعد ھمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے۔

۳۔ سبق ۲۷۔ میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لیے ہیں اب مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو۔ جو حسبِ ذیل ہے:۔

قاعدہ ادغام نمبر (٤) حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فکِّ ادغام دونوں جائز ہیں۔

۴۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلق دوسرے افعال سے ہے۔ یہ ادغام ہم جنس حرفوں میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریبُ الْمَخْرَج حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے)۔

قاعدہ ادغام نمبر (٥) باب افتعل (۷) کا ف کلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی ت کو انہی حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے: اِدْتَخَلَ سے اِدْدَخَلَ پھر اِدَّخَلَ[1]، يَدْتَخِلُ سے يَدْدَخِلُ پھر يَدَّخِلُ. اِذْتَكَرَ، يَذْتَكِرُ سے اِذَّكَرَ[2]، يَذَّكِرُ اور اِزْتَانَ، يَزْتَانُ سے اِزَّانَ[3]، يَزَّانُ بن جاتا ہے۔

تنبیه ۲:۔ اِذَّكَرَ کو اِدَّكَرَ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ[4]

(۱) داخل ہونا۔ (۲) نصیحت لینا۔ (۳) زینت دار ہونا۔ (۴) تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا؟

Marfat.com

قاعدہ ادغام نمبر (٦) بابِ تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کا ف کلمہ ان دس حرفوں (ث، د، ذ، ر، س، ش، ص، ض، ظ، ط) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی ت کو ان حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کو دینا جائز ہے (ضروری نہیں)۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں همزة الوصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: تَذَكَّرَ سے اِذَّكَّرَ[1] يَذَّكَّرُ، اِذَّكَّرْ اور تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ[2]، يَثَّاقَلُ، اِثَّاقَلْ.

قاعدہ ادغام نمبر (٧) لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲۔۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّاءُ، اَلثَّاءُ، اَلدَّالُ وغیرہ۔

تنبیہ ۳: مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں:۔

(۱) حروف حَلْقِيَّه جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ، ء اور ه:۔
(۲) حروف لَهَوِيَّه جن کا مخرج لَهاة یعنی حلق کا کوا ہے: ق اور ک.
(۳) حروف شَجْرِيَّه[3] جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش اور ي.
(۴) حروف نِطْعِيَّه[4] جن کا مخرج تالو ہے: ط، ت اور د.
(۵) حروف اَسَلِيَّه[5] جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س.
(٦) حروف شَفَوِيَّه[6] جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف.

اسی طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی:

فعل مضاعف ثلاثي مجرّد کے تین بابوں (نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ سے اکثر آتا ہے اور باب كَرُمَ سے کمتر۔ اور ابواب ثلاثي مزيد کے آٹھوں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔ ذیل میں صرف صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے۔

---

(۱) یاد رکھنا (۲) بوجھل ہونا۔ (۳) شَجْرٌ دونوں کلوں کے بیچ کی جگہ۔ (۴) نِطْعٌ یا نِطَعٌ تالو میں وہ جگہ جہاں زبان کا سرا لگتا ہے۔ (۵) اَسَلَةٌ نوکِ زبان۔ (٦) شَفَةٌ لب۔

Marfat.com

مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ

مَدَّ (ن)	يَمُدُّ	مُدَّ يا اُمْدُدْ	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَدٌّ [1]
فَرَّ (ض)	يَفِرُّ	فِرَّ يا اِفْرِرْ	فَارٌّ	مَفْرُوْرٌ	فَرٌّ يا فِرَارٌ [2]
مَسَّ (س)	يَمَسُّ	مَسَّ يا اِمْسَسْ	مَاسٌّ	مَمْسُوْسٌ	مَسٌّ [3]
لَبَّ (ک)	يَلُبُّ	لُبَّ يا اُلْبُبْ	لَبِيْبٌ		لَبَابَةٌ [4]

مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمَزِيْدِ

۱۔ اَمَدَّ	يُمِدُّ	اَمِدَّ يا اَمْدِدْ	مُمِدٌّ	مُمَدٌّ	اِمْدَادٌ [5]
۲۔ مَدَّدَ	يُمَدِّدُ	مَدِّدْ	مُمَدِّدٌ	مُمَدَّدٌ	تَمْدِيْدٌ [6]
۳۔ مَادَّ	يُمَادُّ	مَادِّ يا مَادِدْ	مُمَادٌّ	مُمَادٌّ	مُمَادَّةٌ [7]
٤۔ تَمَدَّدَ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدْ	مُتَمَدِّدٌ	مُتَمَدَّدٌ	تَمَدُّدٌ [8]
۵۔ تَمَادَّ	يَتَمَادُّ	تَمَادَّ يا تَمَادَدْ	مُتَمَادٌّ	مُتَمَادٌّ	تَمَادٌّ [9]
٦۔ اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقَّ يا اِنْشَقِقْ	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشِقَاقٌ [10]
۷۔ اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدَّ يا اِمْتَدِدْ	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتِدَادٌ [11]
۱۰۔ اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتَمِدَّ يا اِسْتَمْدِدْ	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتِمْدَادٌ [12]

تنبیہ ٤:۔ باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لیے مادّہ بدلنا پڑا۔ اور باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ سے مضاعف نہیں آتا۔

تنبیہ ۵:۔ گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انہیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے۔

تنبیہ ٦:۔ باب ۳، ۵، ٦ اور ۷ میں اسم فاعل اور اسم مفعول اِدْغام کی وجہ سے یکساں ہو گئے۔ مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے

(۱) کھینچنا (۲) بھاگنا (۳) چھونا (۴) عقل مند ہونا (۵) مدد کرنا (٦) پھیلانا
(۷) کھینچنا (۸) کھینچنا (۹) باہم کھینچا تانا (۱۰) پھٹنا (۱۱) پھیلنا (۱۲) طلب کرنا۔

Marfat.com

چاہیں۔اسم فاعل میں ماقبل آخر مکسور اوراسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہیے پس مُمَادٌّ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدٌ اور اسم مفعول ہے تو مُمَادَدٌ ہے۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۲۷

اَرْضٰی (یرضی) راضی کرلینا۔خوش کرنا	اِسْتَخَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا
اِتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا	اِعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا
اِغْتَرَّ (۷) دھوکا کھانا۔مغرور ہونا	ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا
اِغْتَنَمَ (۷) غنیمت جاننا	رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تردد یا پس وپیش کرنا
اَحَسَّ (۱ .بہٖ) محسوس کرنا	سَخَّرَ (۲) تابع کرنا۔مسخر کرنا
اَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا	سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپانا
اِنْفَتَحَ (۶) کھل جانا	سُرَّ (مجہول آتا ہے) خوش ہونا۔خوش کیا جانا
تَاَخَّرَ (۴) ہلنا	اِثَّاقَلَ (۵) اصل میں تَثَاقَلَ ہے بوجھل ہونا
تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا	سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا	سَعٰی (یَسْعٰی) کوشش کرنا
جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا۔آواز بلند کرنا	شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق گذرنا
حَاجَّ (۳) باہم محبت کرنا۔مباحثہ کرنا	(۶) پھٹ جانا
حَقَّ (ض) ثابت ہونا (۱) ثابت کرنا (۲) تحقیق کرنا	صَدَّ (ن) روکنا
دَقَّ (ن. الْجَرَسَ) گھنٹی بجانا	ظَنَّ (ن) گمان کرنا۔خیال کرنا
دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا	عَدَّ (ن) گننا (۱) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا
دَقَّ الدَّوَاءَ دوا پیسنا۔باریک کرنا	عَزَّ (ض) عزت دار ہونا۔غالب ہونا
دَلَّ (ن. عَلَيْهِ یا اِلَيْهِ) بتلانا	(۱) عزت دینا
غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا	مَرَّ (ن، بِهٖ یا عَلَيْهِ) گزرنا کسی پر

Marfat.com

قَصَّ(ن،علیہ) قصہ سنانا،بیان کرنا	مَسَّ (س) چھونا
قَلَّ(ض) کم ہونا(۱۰) کم جاننا،خودمختار ہونا	مَنَّ (ن،عَلَیْہِ) احسان کرنا،احسان جتلانا
قَنِعَ (س) قناعت کرنا	نَفَرَ(ض) بھاگنا۔لڑائی کے لیے نکلنا
لَبِسَ(س) پہننا	هَزَّ(ن) ہلانا
اٰخَرُ دوسرا	حِيْنٌ(جـ اَحْيَانٌ) وقت
اِلَّا لیکن۔مگر	حِيْنًامَّا کسی وقت
بَرٌّ احسان کرنے والا	خَيْلٌ (اسم جمع) گھوڑے
بَرْدٌ سردی۔ٹھنڈک	دَقِيْقٌ باریک پیسی ہوئی چیز۔آٹا
بَطِيْئَةٌ سست رفتار	دُوْنَ سوا
ثَمِيْنٌ قیمتی	رُؤْيَا خواب
جَارِيَةٌ خادمہ۔لونڈی	رِبَاطٌ باندھنا
جَرَسٌ گھنٹی	شَرِيْرٌ(جـ اَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا
جِزْعٌ تنہ درخت کا	صُوْفٌ اون
جَنِيٌّ تازہ چناہوا پھل	سَاعَةَ الْعُسْرَةِ مشکل کی گھڑی
حُمّٰی تپ(جـ حمیات مونث ہے)	قَائِمَةٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں
کَاشِفٌ کھولنے والا	مَجِيْءٌ آنا
لِقَاءٌ ملاقات	مِسْمَارٌ کیل لوہے کی
لَوْلَا اگر نہ ہوتا	مُلَاقِيْ ملنے والا
لَاَبَاْسَ کوئی مضائقہ نہیں	

مشق نمبر ۴۹

تنبیہ:۔ چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لئے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے۔اگرچہ تحسین عبارت کے لحاظ سے

Marfat.com

بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے۔

(۱) دُقِّ الْجَرَسَ يَاحَامِدُ فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَةِ	قد دق الجرس قبل مجیئکم یا استاذی
(۲) مَنْ دَقَّ الْجَرَسَ؟	دققته انا یاسیدی
(۳) كَيْفَ دَقَقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ ؟	الساعة متاخرة (صیابطیة)
(۴) قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَتَحَرَّكُ، قُلْ لِلنَّجَّارِ اَنْ يَدُقَّ مِسْمَارًا فِيْهَا	هُوَ يَظُنُّ اَنَّهَا تَنْشَقُّ بِالْمِسْمَارِ
(۵) مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ؟	لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ
(۶) يَاجَارِيَةُ دُقِّي الدَّوَاءَ جَيِّدًا	اُنْظُرْ يَا سَيِّدِيْ! اَلدَّوَاءُ مَدْقُوْقٌ جَيِّدًا كَالدَّقِيْقِ
(۷) اِلٰى اَيْنَ تَفِرُّوْنَ يَا اَوْلَادُ؟	نَحْنُ نَفِرُّ اِلَى الْمَدْرَسَةِ
(۸) فِفِرُّوْا وَلَا تَتَأَخَّرُوْا	هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبُنَا
(۹) يَا خَلِيْلُ! عُدَّ اَوْرَاقَ هٰذَا الْكِتَابِ، كَمْ هِيَ	قَدْ عَدَدْتُهَا فَهِيَ خَمْسُوْنَ وَرَقَةً
(۱۰) يَا خَلِيْلُ! هَلْ يَسُرُّكَ الذَّهَابُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ اَمْ اِلٰى مَيْدَانِ اللَّعِبِ؟	وَاللّٰهِ يَسُرُّنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ وَقْتَ الدَّرْسِ وَاَلْعَبَ وَقْتَ اللَّعِبِ
(۱۱) هَلْ يَسُرُّ اَخَاكَ الدَّرْسُ اَمِ اللَّعِبُ؟	يَا سَيِّدِىْ يَسُرُّهُ اللَّعِبُ اَكْثَرَ مِنْ مَا يَسُرُّهُ الدَّرْسُ
(۱۲) اَظُنُّ اَنَّكَ نَاجِحٌ فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِي	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ كُنْتُ اَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ
(۱۳) صَدَقَ مَنْ قَالَ مَنْ جَدَّ وَجَدَ	وَقَالَ تَعَالٰى لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰى

Marfat.com

(۱۴) لٰكِنَّنِيْ اَسْئَلُكَ هَلْ اَعْدَدْتَ لِلْاِمْتِحَانِ الْاَكْبَرِ اِمْتِحَانِ الْاٰخِرَةِ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُعِدُّ لَهٗ وَاَرْجُوْ مِنْ رَبِّي الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِمْتِحَانَ اَيْضًا
(۱۵) وَاللّٰهِ لَقَدْ سَرَّنِيْ كَلَامُكَ يَاخَلِيْلُ	وَاَنَا سُرِرْتُ بِلِقَاءِ كَ يَا سَيِّدِيْ
(۱۶) يَا سَلِيْمُ! هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى عَمَلٍ يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟	دُلَّنِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ لِتَكُوْنَ مَأْجُوْرًا. فَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ
(۱۷) كُنْ مُطِيْعًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَبَرًّا بِوَالِدَيْكَ وَمُتَوَدِّدًا اِلٰى خَلْقِ اللّٰهِ، تَكُنْ عَزِيْزًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ النَّاسِ	وَاللّٰهِ يَا عَمِّيْ دَلَلْتَنِيْ عَلٰى عَمَلٍ جَامِعِ الْخَيْرِ كُلِّهٖ. فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ
(۱۸) اَلَا تُحِسِّيْنَ بِالْبَرْدِ يَا لَيْلٰى فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ اَيَّامِ الْبَرْدِ وَالشِّتَاءِ	كَيْفَ ظَنَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! اَنِّي لَمْ اُحِسَّ بِالْبَرْدِ؟
(۱۹) اِنِّيْ اَرَاكِ مَلْبُوْسَةً فِيْ لِبَاسِ الصَّيْفِ	لَيَشُقُّ عَلَيَّ يَاسَيِّدِيْ لِبَاسُ الصُّوْفِ
(۲۰) لَا بَأْسَ بِهٖ، اِلْبَسِيْ لِبَاسَ الصُّوْفِ فِي الشِّتَاءِ كَيْ لَا يَمَسَّكِ الْحُمّٰى وَالزُّكَامُ	اَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! اَنَا مَسْرُوْرَةٌ وَمَمْنُوْنَةٌ بِطَيِّبِ عَوَاطِفِكَ
(۲۱) هَلْ تَمُرِّيْنَ حِيْنًا مَا عَلٰى حَدِيْقَةٍ وَتَنْظُرِيْنَ اَشْجَارَهَا وَتَشُمِّيْنَ اَزْهَارَهَا	نَعَمْ! كُنْتُ مَرَرْتُ بِالْبُسْتَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَرَةً حَسْنَاءَ فَهَزَزْتُ اَغْصَانَهَا وَشَمِمْتُ اَزْهَارَهَا
(۲۲) لَاتَهُزِّي الْاَغْصَانَ وَلَا تَطْمَعِيْ فِي الْاَثْمَارِ، فَاِنَّ الطَّمَعَ يُذِلُّكِ	صَدَقْتَ يَا اُسْتَاذِيْ! كَانَتْ تَقُوْلُ اُمِّيْ عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ
(۲۳) اَلَمْ تَعْلَمُوْا يَا اِخْوَانِيْ اَنَّ اَهْلَ مِصْرَ قَدِ اسْتَقَلُّوْا مُنْذُ زَمَانٍ، فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ اَهْلُ الْهِنْدِ؟	اَهْلُ الْهِنْدِ كَانُوْا يَسْتَخِفُّوْنَ وَيَسْتَقِلُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ لٰكِنِ الْيَوْمَ تَنَبَّهُوْا قَلِيْلًا، فَالْيَوْمَ يُؤَمَّلُ مِنْهُمْ مَاكَانَ لَا يُؤَمَّلُ بِالْاَمْسِ

Marfat.com

(٢٤) قَدِ اعْتَرَفَ الْاٰنَ كَثِيْرٌ مِنْ زُعَمَاءِ اِنْجِلْتَرَا اَنَّ الْهِنْدَ قَدِ اسْتَحَقَّتِ الْاِسْتِقْلَالَ بِاِمْدَادِهَا الثَّمِيْنَةِ فِىْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ	نَعَمْ لَوْ لَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَاَسْبَابُهَا لَمَا انْفَتَحَ اَبَدًا لِاِنْجِلْتَرَا بَابُ الْفَتْحِ فِىْ اَفْرِيْقِيَّةِ وَاِيْطَالِيَةَ وَفِىْ شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِىْ اُوْرُبَّا
(٢٥) وَهٰكَذَا كُلُّ مَمْلَكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ الْاِسْلَامِ مُدَّتْ يَدَهَا اِلٰى اِمْدَادِ الْبَرْطَانِيَهِ فِىْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ	صَدَقْتَ! فَيَجِبُ عَلَى الْبَرْطَانِيَةِ اَنْ تُرْضِيَ الَّذِيْنَ اَمَدُّوْهَا فِىْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْاِحْسَانِ قُلُوْبَ الْاَصْدِقَاءِ لَا يَغْتَرُّ بِالْفَتْحِ عَلَى الْاَعْدَاءِ
(٢٦) نَرْجُوْ مِنْ عُقَلَاءِ الْبَرْطَانِيَةِ اَنَّهُمْ لَا يَغْتَرُّوْنَ بِهٰذَا الْفَتْحِ وَلَا يَتَرَدَّدُوْنَ فِىْ اِعْطَاءِ الْهِنْدِ حَقَّهَا	هٰكَذَا اَظُنُّ يَا سَيِّدِىْ مَعَ ذٰلِكَ لَا نَغْتَرُّ بِوَعْدِهِمْ فَاِنَّ الْحُرِّيَّةَ لَا تُوْهَبُ بَلْ تُؤْخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالْاِسْتِعْدَادِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(١) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (٢) يَا بُنَيَّ (اے میرے پیارے بیٹے) لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ (٣) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ؟ (٤) وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَعْدُوْدَةً (٥) وَاِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (٦) قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (٧) قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (٨) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (٩) اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (١٠) وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَاجُّوْنِّيْ (اَتُحَاجُّوْنَنِيْ) فِى اللّٰهِ (١١) قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِىْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (١٢) وَهُزِّىْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (١٣) تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ (١٤) يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَا تَمُنُّوْا عَلَيَّ

Marfat.com

اِسلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰكُمْ لِلْاِيْمَانِ (١٥) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا
اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ
مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ (١٦) يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ
انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ؟

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(١) مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟	ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی۔
(٢) کس نے اسے بجایا؟	شاید حامد نے بجائی۔
(٣) میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک دو	جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائے گا۔
(٤) دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟	شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔
(٥) اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے۔	ہاں جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں۔
(٦) لڑکیو! تم کہاں بھاگی جا رہی ہو؟	چھوڑیے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں
(٧) ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟	جناب! گھنٹی بج گئی۔
(٨) تو بھاگو دیر مت کرو۔	یہی تو ہمارا مطلب ہے۔
(٩) کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟	واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا
(١٠) آپ مجھے براہ مہربانی ایسی کتاب کا پتہ دینگے جس سے (بسبب) میرے لئے سمجھنا آسان ہو جائے	ہاں! میں تمہیں ضرور ایسی کتاب کا پتہ دوں گا جو عربی سمجھنے میں تمہیں مدد دے گی۔
(١١) رشید! کیا تمہیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟	جناب مجھے سردی محسوس ہوتی ہے۔

Marfat.com

(۱۲) حمید! تم نے اپنا قمیص کیسے پھاڑا؟	جناب میں نے نہیں پھاڑا بلکہ اس شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالا۔
(۱۳) کیا تمہارے استاد تمہیں تاریخی قصے سناتے ہیں؟	جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصہ سناتے ہیں۔

سوالات نمبر ۱۴

(۱) فعل مضاعف کی تعریف کرو؟

(۲) ادغام کسے کہتے ہیں؟

(۳) کون سی صورت میں ادغام اور فَکِّ اِدغام دونوں جائز ہیں؟

(۴) سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

(۵) مضاعف سے امر کے صیغہ واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

(۶) ماضی و مضارع و امر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟

(۷) ذیل کے صیغے پہچانو اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں اور کس قاعدے سے ان میں تغیر ہوا ہے؟ دَلَّ، دُلَّ، دُلِّ، دُلُّ، دُلُّوْا، يَدُلَّانِ، لَمْ يَدُلَّ، اِدَّكَرَ، مُطَّهِرٌ، اِدَّخَلَ.

(۸) ثلاثی مجرّد کے اور ثلاثی مزید کے کون کونسے ابواب سے مضاعف نہیں آتا؟

(۹) مَدَّ سے مضارع مؤکد کی گردان کرو۔

(۱۰) مشق نمبر ۲۹ میں مضاعف کی قسم کے افعال چن کر لکھو۔

(۱۱) ذیل کے جملے کی تحلیلِ صرفی ونحوی کرو:

تَقُصُّ عَلَيَّ اُمِّيْ قَصَصًا عَجِيْبَةً

(۱۲) ذیل کے عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

یااولاد! قد دق جوس المدرسة ففرّوا اليها ولا تتأخروا عن الوقت. واجتهدوا في تحصيل الفلاح واستعدّو اللنجاح. ولا تكسلوا، اما سمعتم؟ "عزّمن جدّو ذلّ من كسل"

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّلٰثُوْنَ

اَلْــمُـعْــتَــلُّ

۱۔ معتلّ کی تعریف اور اس کی تین قسمیں درس ۲۶ میں تم سمجھ چکے ہو۔ یہاں معتلّ کی پہلی قسم یعنی معتلّ الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیرات بتائے جاتے ہیں۔

۲۔ فاء کلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوي اور ي ہو تو مثال یائی کہتے ہیں۔

۳۔ ذیل کے جملوں میں مثال واوي کے تغیرات میں غور کرو۔

ماضي	مضارع	امر
(۱) وَزَنَ زَيْدٌ خَاتَمَهُ	هُوَ يَزِنُ خَاتَمَهُ	زِنْ خَاتَمَكَ
(۲) وَجِلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهِرَّةِ	هُوَ يَوْجَلُ مِنَ الْهِرَّةِ	اِيْجَلْ مِنَ الذِّئْبِ
(۳) وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهُ	هُوَ يَضَعُ كِتَابَهُ	ضَعْ كِتَابَكَ
(۴) اِتَّصَلَ الْحَدِيْقَةُ بِالْبَيْتِ	يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالْمَسْجِدِ	اِتَّصِلْ بِاِخْوَانِكَ

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں۔ اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوي ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہئے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق ۲۷ قاعدہ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اوتصل (بروزن اِفتَعَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے۔ اس لئے یہ بھی مثال واوي ہے۔

Marfat.com

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیر ہوا ہے۔ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ ہاں پہلی سطر میں مضارع یَزِنُ اور امر زِنْ سے واو غائب ہے۔ ہونا چاہئے تھا یَوْزِنُ اور اِوْزِنْ۔

پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ یَوْزِنُ میں عین کلمه مسکور ہے اور یَوْجَلُ میں مفتوح ہے۔ اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوي کے مضارع میں جب عین کلمه مکسود ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے یَوْزِنُ سے یَزِنُ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے۔ اس لئے یَزِنُ کا امر زِنْ ہی ہو سکتا ہے۔ (دیکھو درس ۲۱۔ تنبیہ ۱)

اب دوسری سطر کے امر اِیْجَلْ میں واو کی جگہ ي دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدہ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو ي سے بدل دیا گیا ہے۔

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہوگا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہو گے یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ ہونا چاہئے۔ پھر جبکہ یَوْجَلُ سے واو حذف نہیں ہوا تو یَوْضَعُ سے کیونکر حذف ہوا؟ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یَوْجَلُ میں کوئی حرف حلقي نہیں اور یَوْضَعُ میں ع حرف حلقي ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقي کی آواز ٹھیک نہیں لگتی اس لئے واو حذف کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوي کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقي ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: یُوْضَعُ میں جو یَضَعُ کا مجھول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اِوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِیْجَلْ کی طرح اس میں بھی واو کو ي سے بدل کر اِیْتَصَلَ بنا دیا جاتا ہے۔ مگر باب اِفْتَعَلَ کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واو کو ت سے بدل کر تائے اِفْتَعَلَ میں مدغم کر دیا جاتا ہے۔ دیکھو قاعدہ تعلیل (نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تعلیل کے تیرہ قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)۔

Marfat.com

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۴) مثال واوي میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: يَوْزِنُ سے يَزِنُ ' زِنْ۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۵) مضارع مفتوح العین میں حرف حلقی ہو تو اس کا بھی واو حذف کر دیا جاتا ہے: يَوْضَعُ سے يَضَعُ ' ضَعْ۔

تنبیہ ۱۔ مگر وَذَرَ ' يَذَرُ ' ذَرْ میں واو خلاف قیاس حذف کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقی ہے۔

تنبیہ ۲۔ حذف کیا ہوا واو مضارع مجهول میں لوٹ آتا ہے: يَزِنُ اور يَضَعُ کا مجهول ہوگا يُوْزَنُ اور يُوْضَعُ۔

تنبیہ ۳۔ جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازاً واو حذف کر دیا جاتا ہے۔ مگر آخر میں ۃ بڑھا دینا پڑتا ہے: وَزْنٌ سے زِنَةٌ ' وَهْبٌ سے هِبَةٌ (عطا کرنا)۔

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی صرف صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی صرف کبیر تم خود بنا سکتے ہو۔

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

وَزَنَ (ض)	يَزِنُ	زِنْ	وَازِنٌ	مَوْزُوْنٌ	وَزْنٌ يا زِنَةٌ[1]
وَضَعَ (ف)	يَضَعُ	ضَعْ	وَاضِعٌ	مَوْضُوْعٌ	وَضْعٌ[2]
وَجِلَ (س)	يَوْجَلُ	اِيْجَلْ	وَاجِلٌ	مَوْجُوْلٌ	وَجْلٌ[3]
وَسُمَ (ک)	يَوْسُمُ	اُوْسُمْ	وَسِيْمٌ		وَسَامَةٌ[4]
وَرِثَ (ح)	يَرِثُ	رِثْ	وَارِثٌ	مَوْرُوْثٌ	وِرْثٌ[5]

(۱) تولنا (۲) رکھنا (۳) ڈرنا (۴) خوبصورت ہونا (۵) وارث ہونا

Marfat.com

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْد

١۔ اَوْصَلَ	يُوْصِلُ	اَوْصِلْ	مُوْصِلٌ	مُوْصَلٌ	اِيْصَالٌ١
٢۔ وَصَّلَ	يُوَصِّلُ	وَصِّلْ	مُوَصِّلٌ	مُوَصَّلٌ	تَوْصِيْلٌ٢
٣۔ وَاصَلَ	يُوَاصِلُ	وَاصِلْ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلٌ	مُوَاصَلَةٌ٣
٤۔ تَوَصَّلَ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلْ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصَّلٌ	تَوَصُّلٌ٤
٥۔ تَوَاصَلَ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلْ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصَلٌ	تَوَاصُلٌ٥
٦۔ اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	اِتَّصِلْ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصَلٌ	اِتِّصَالٌ٦
٧۔ اِسْتَوْصَلَ	يَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصِلْ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصَلٌ	اِسْتِيْصَالٌ٧

تنبيه ٤۔ دیکھو ثلاثی مزید کے باب (١) اور (٨) کے مصدروں میں حسب قاعدہ تعلیل نمبر (٣) واوي کو ي سے بدلا گیا ہے۔ اور باب اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واو کو ت سے بدلا گیا ہے۔ باقی کسی میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

تنبيه ٥۔ يَزِنُ میں لام تاکید و نون ثقلیہ لگائیں تو لَيَزِنَنَّ، لَيَزِنَانِّ، لَيَزِنُنَّ الخ اور زِنْ میں نون تاکید لگائیں تو زِنَنَّ، زِنَانِّ، زِنُنَّ، زِنِنَّ، زِنَانِّ، زِنَّنَانِّ پڑھیں گے۔

---

(١) پہنچانا۔ ملا دینا۔ (٢) جوڑنا۔ (٣) باہم ملنا۔ (٤) ملنا۔ (٥) باہم ملنا۔ (٦) ملنا۔

(٧) دراصل اِسْتِيْصَالٌ وصال چاہنا۔ ان کا مادہ وَصْلٌ ہے۔ ایک اِسْتِيْصَالٌ (دراصل اِسْتِئْصَالٌ) مہموز الفاء سے آتا ہے اس کے معنی ہیں "جڑ سے اکھیڑ دینا" اس کا مادہ اصل (ج) ہے۔ اس میں تغیر ضروری نہیں ہے بلکہ ہمزہ قائم رکھ سکتے ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ الالفاظ نمبر ۲۸

أَفْهَمَ (١) فَهَّمَ (٢) سمجھانا	وَزَرَ (يَزِرُ) بوجھ اٹھانا
تَوَكَّلَ (۴۔عَلَيْهِ) سونپ دینا۔بھروسہ کرنا	وَصَفَ (يَصِفُ لَهٗ) بیان کرنا
خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (ا) کم کرنا	وَصَلَ (يَصِلُ اِلَيْهِ) پہنچنا (بہ) ملنا
ضَلَّ (يَضِلُّ) گمراہ ہونا (ا) گمراہ کرنا	وَقَفَ (يَقِفُ) ٹھیرنا۔واقف ہونا
عَاوَنَ (٣) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا	وَلَدَ (يَلِدُ) جننا
كَثَّرَ (٢) زیادہ کرنا	وَهَنَ (يَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا
مَاطَلَ (٣) ٹالنا۔دیر لگانا	يَئِسَ (يَيْئَسُ) نا اُمید ہونا
وَثِقَ (يَثِقُ بِهٖ) بھروسہ کرنا۔اعتماد کرنا	يَقِظَ، تَيَقَّظَ اور اِسْتَيْقَظَ جاگنا
وَجَدَ (يَجِدُ) پانا (اسکا امر مستعمل نہیں ہے)	اَيْقَظَ (يُوْقِظُ) جگانا۔بیدار کرنا
وَدَعَ (يَدَعُ) چھوڑنا۔کرنے دینا	يَسَّرَ (٢) آسان کرنا (۴) آسان ہونا
(اس کا امر دَعْ بہت مستعمل ہے)	میسر ہونا۔
أُخْرٰى ۔دوسری (جـ اُخَرُ)	اَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید
اَذًى تکلیف	(اس کی تشریح چوتھے حصے میں آئے گی)
اَعْلٰى (جـ اَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر	دَيَّارٌ مکان میں رہنے والا
اُوْرُبَّا یورپ	رَوْحٌ رحمت۔مدد
سِوَارٌ (جـ اَسَاوِرُ) کنگن	مَائِدَةٌ (جـ مَوَائِدُ) میز۔دسترخوان
صَمَدٌ بے نیاز جس کے سب محتاج ہوں	مَرَّةٌ (جـ مِرَارًا) ایک بار
فَاجِرٌ (جـ فُجَّارٌ) بدکار	مِثْقَالٌ (جـ مَثَاقِيْلُ) وزن ساڑھے چار ماشہ
قِسْطَاسٌ ترازو	مُسْتَقِيْمٌ سیدھا
كَفَّارٌ بڑا ناشکرا۔بڑا کافر	وِزْرٌ (جـ اَوْزَارٌ) بوجھ۔گناہ

Marfat.com

مشق نمبر ۳۰

(۱) هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ؟	لَا يَا سَيِّدِيْ! بَلْ أَزِنُهُ الْيَوْمَ
(۲) زِنْهُ الْآنَ بِذٰلِكَ الْمِيْزَانِ	لَا أَعْلَمُ كَيْفَ يُوْزَنُ. دَعْنِيْ أَزِنْهُ فِي الْبَيْتِ
(۳) ضَعِ الْخَاتَمَ فِيْ كَفَّةٍ وَالْوَزْنَ فِيْ كَفَّةٍ أُخْرٰى	طَيِّبٌ؟ فَافْعَلْ هٰكَذَا
(۴) مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ	
(۵) اِسْمَعْ يَا أَحْمَدُ! إِذَا وَزَنْتُمْ شَيْئًا لِأَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوْا فِي الْمِيْزَانِ	إِنَّمَا وَزْنُهُ مِثْقَالَانِ
	أَحْسَنْتُمْ يَا سَيِّدِيْ! قَدْ قَرَأْتُ فِي الْقُرْآنِ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ
(۶) هَلْ تَهَبُ لِيْ كِتَابَكَ هٰذَا يَا عَمِّيْ؟ فَإِنِّيْ أَجِدُهُ كِتَابًا نَافِعًا	سَأَهَبُ لَكَ كِتَابِيْ هٰذَا إِنْ تَقِفْ عِنْدَنَا شَهْرًا إِلَّا فَهِّمُكَ مَطَالِبَهُ
(۷) نَعَمْ! سَأَقِفُ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّيْ	
(۸) هَلْ يَتَيَسَّرُ لِيْ فَهْمُ هٰذَا الْكِتَابِ؟	فَخُذْ يَا وَلَدِيْ هٰذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ اِجْتَهِدْ وَثِقْ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ
(۹) مَا لِيْ مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ زَمَانٍ يَا صَدِيْقِيْ؟ فَتَّشْتُ عَنْكَ مِرَارًا وَلَمْ أَجِدْكَ	يَا خَلِيْلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلٰى بِلَادِ مِصْرَ وَأُوْرُبَّا
(۱۰) أَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيْقِيْ مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟	وَصَلْتُ إِلٰى بَمْبَائِيْ بِالْأَمْسِ فَقَطْ[1]
(۱۱) هَلْ تَصِفُ لِيْ مَا رَأَيْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ؟	كَيْفَ أَصِفُ لَكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى الدُّكَّانِ

(۱) فقط کے معنی ہیں "صرف" یا "بس" یہاں بالامس فقط کے معنی ہوں گے "کل ہی"

Marfat.com

(۱۲) هَلْ تَعِدُنِیْ اَنْ تَصِفَ لِیْ اَحْوَالَ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاحْضُرَ عِنْدَکَ؟	لَا اَعِدُکَ الْیَوْمَ .لِاَنِّی الْیَوْمَ مَشْغُوْلٌ
(۱۳) اَفَلَا اَظُنُّ اَنَّکَ تُمَا طِلُنِیْ؟	لَا تَیْاَسْ یَا اَخِیْ! لَاَ صِفَنَّ لَکَ تِلْکَ الْاَحْوَالَ الْعَجِیْبَةَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
(۱۴) اَلَمْ یَصِلْ اِلَیْکَ مَکْتُوْبٌ مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لَنْدَنْ	مَاوَصَلَ اِلَیَّ کِتَابٌ مِنْکَ لَا مِنْ مِصْرَوَلَا مِنْ لَنْدَنْ
(۱۵) هَلْ تَیَقَّظُ صَبَاحًا کُلَّ یَوْمٍ یَا خَالِدُ؟	لَا یَتَیَسَّرُلِیْ اَنْ اَتَیَقَّظَ فِی الصَّبَاحِ
(۱۶) فَمَنْ اَیْقَظَکَ الْیَوْمَ؟	اَلْیَوْمَ اَیْقَظَتْنِیْ اُمِّیْ فَاسْتَیْقَظْتُ
(۱۷) دَعْنِیْ اَنَا اُوْقِظْکَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ	هٰذَا مِنْ فَضْلِکَ، لَئِنْ[۱] اَیْقَظْتَنِیْ لَتَکُوْنَنَّ مَشْکُوْرًا وَلَاَکُوْنَنَّ مَمْنُوْنًا
(۱۸) لَا اَمُنُّ عَلَیْکَ. بَلْ یَجِبُ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یُعَاوِنَ اَخَاهُ عَلَی الْخَیْرِ	کَثَّرَ اللّٰهُ خَیْرَکَ. وَاللّٰهِ عَرَفْتُکَ الْیَوْمَ اَنَّکَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ
(۱۹) صَدَّقَ اللّٰهُ ظَنَّکَ وَجَعَلَنِیْ وَاِیَّاکَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ الصَّادِقِیْنَ	اٰمین اٰمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

مِنَ الْقُرْاٰن

(۱) اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (۲) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی (۳) دَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ (۴) رَبِّ هَبْ لِیْ وَلِیًّا یَرِثُنِیْ وَیَرِثُ اٰلَ یَعْقُوْبَ (۵) وَقَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا. اِنَّکَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا (۶) وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ (۷) لَا تَیْئَسُوْا [اس کو لَا تَایْئَسُوْا بھی کہتے ہیں] مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ. اِنَّهٗ لَا یَیْئَسُ [اس کو لَا یَایْئَسُ بھی کہتے ہیں] مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ (۸) لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ.

(۱) اِنْ پر لام تاکید بڑھا کر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں۔ (دیکھو درس ۲۰ تنبیہ ۳)

Marfat.com

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ

تحلیل صرفی اس طرح:۔

(زِنُوْا) فعل امر حاضر متعدّی، صیغہ جمع مذکر مخاطب اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متّصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے۔ اصل میں اِوْزِنُوْا ہے۔ چونکہ اس کے مضارع یَزِنُ سے حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لئے امر سے بھی حذف ہو گیا کیونکہ یَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامت مضارع حذف کرنے کے بعد زِنْ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق ۲۱ تنبیہ ۱)

(بِ) حرف جارّ (الْقِسْطَاسِ) اسم، معرّف بلّام، واحد، مذکّر، جامد، معرب۔

(الْمُسْتَقِيْمِ) اسم، معرف باللّام، واحد، مذکّر، مشتق اسم فاعل ہے اِسْتِقَامَ (سیدھا ہونا) سے، معرب۔

تحلیل نحوی اس طرح:۔

(زِنُوْا) فعل امر، متعدّی اس میں (واو) ضمیر مرفوع متّصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُوْنًا) مقدّر ہے یعنی فرض کر لیا گیا ہے کیونکہ فعل متعدّی کا مفعول تو ہونا ہی چاہئے اس لئے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔

(بِ) حرف جارّ (الْقِسْطَاسِ) مجرور، پھر موصوف ہے (الْمُسْتَقِيْمِ) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے جارّ مجرور مل کر متعلّق فعل، فعل، فاعل، مفعول اور متعلّق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام، امر یا نہی ہو اُسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (مھموز، مضاعف، اور مثال واوی کے قسم کے) الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پُر کرو:

Marfat.com

مُـرْ، مُرِیْ، سَامُرْ، كُلَا، شِئْتُمَا، سَلْ، ثِقْ، لَاتَتَّخِذْ، زِنْ، زِنِیْ، ضَعُوْا، هَبْ، عُدِیْ، دُلَّ، اَدُلُّ، لَاتَهُزُّوْا، يَسُرُّ، اُحِبُّ، تُحِبُّ، تَوَكَّلْ، تَفِرُّوْنَ.

.... لِیْ يَا اَبَتِ سَاعَةً .... هٰذَا الشَّيْخ مِنْ اَيْنَ هُوَ؟ .... خَاتَمَكَ .... سِوَارَكِ يَا لَطِيْفَةُ .... عَدُوَّكَ وَلِيًّا .... بِنْتَكِ بِالصَّلٰوةِ .... هُنَّ بِالصَّلٰوةِ .... هَلْ ....كَ عَلٰى بَيْتِ الْوَزِيْرِ . نَعَمْ .... نِیْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ .... كُتُبَكُمْ عَلَى الطَّاوِلَةِ . اِلٰى اَيْنَ .... يَا اَوْلَادُ؟ .... اَغْصَانَ الْاَشْجَارِ يَا اَوْلَادُ .... اَوْرَاقَ الْكِتَابِ يَا مَرْيَمُ . هَلْ .... كَ اللَّعِبُ اَمِ التَّعَلُّمَ ؟ .... فِی اللَّعِبُ وَالتَّعَلُّم كِلَاهُمَا هَلْ .... اللَّعِبِ امِ التَّعَلُّمَ ؟ .... اللَّعِبَ وَالتَّعَلُّمَ كِلَيْهِمَا .... بِاللّٰهِ وَ .... عَلَيْهِ . اِجْلِسَا اَنْتُمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ .... مِنَ الطَّعَامِ مَا ....

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ابا جان (یَا اَبَتِ) کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرائیں گے؟
ہاں میرے پیارے بیٹے (یَا بُنَیَّ) میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی دوں گا۔

(۲) جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟
ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں۔

(۳) کیا یہ کتاب کتب خانوں میں ملتی ہے؟
نہیں آج کل یہ کتاب کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی۔

(۴) اے میری بہن تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟
ہاں! میں نے اپنا کنگن تولا تو اسے بیس مثقال پایا۔

(۵) ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے؟
اچھا میں آپ کے سامنے تولتی ہوں۔

(٦) میرا خط تمہیں ملا؟
نہیں! مجھے تمہارا خط نہیں ملا۔

Marfat.com

(۷) کیا تم ہمارے ہاں بمبئی میں ٹھہرو گے؟
ہاں! ہم ایک مہینہ تمہارے پاس ٹھہریں گے۔

(۸) میں پانچ سال آپ کے ہاں دہلی میں ٹھہرا تھا۔
یہ آپ کی مہربانی ہے۔

(۹) جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہمارے سامنے بیان فرمائیں گے؟
ہاں میں خوشی کے ساتھ تمہارے سامنے اپنے سفر کے حالات بیان کروں گا۔

(۱۰) میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟
تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو۔

(۱۱) مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے دیجئے۔ (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی کتاب صندوق میں رکھ دوں)۔
کوئی مضائقہ نہیں۔ تم اپنی کتاب صندوق میں رکھ دو۔

(۱۲) تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟
ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں۔

(۱۳) آج تمہیں کس نے جگایا؟
آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد نے مجھے جگا دیا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الحَادِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْاَجْوَفُ

اَلْاَجْوَفُ الْوَاوِیُّ			اَلْاَجْوَفُ الْیَائِیُّ		
اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ
قَالَ	یَقُوْلُ		بَاعَ	یَبِیْعُ	
قَالَا	یَقُوْلَانِ		بَاعَا	یَبِیْعَانِ	
قَالُوْا	یقُلولُوْنَ		بَاعُوْا	یَبِیْعُوْنَ	
قَالَتْ	تَقُوْلُ		بَاعَتْ	تَبِیْعُ	
قَالَتَا	تَقُوْلَانِ		بَاعَتَا	تَبِیْعَانِ	
قُلْنَ	یَقُلْنَ		بِعْنَ	یَبِعْنَ	
قُلْتَ	تَقُوْلُ	قُلْ ☆	بِعْتَ	تَبِیْعُ	بِعْ ☆
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِیْعَانِ	بِیْعَا
قُلْتُمْ	تَقُوْلُوْنَ	قُوْلُوْا	بِعْتُمْ	تَبِیْعُوْنَ	بِیْعُوْا
قُلْتِ	تَقُوْلِیْنَ	قُوْلِیْ	بِعْتِ	تَبِیْعِیْنَ	بِیْعِیْ
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِیْعَانِ	بِیْعَا
قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	قُلْنَ	بِعْتُنَّ	تَبِعْنَ	بِعْنَ
قُلْتُ	اَقُوْلُ		بِعْتُ	اَبِیْعُ	
قُلْنَا	نَقُوْلُ		بِعْنَا	نَبِیْعُ	

۱۔ اجوف واوی اوریائی کے ماضی' مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیر ہوا ہے اور کیسا تغیر ہوا ہے؟

☆ تمہیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

Marfat.com

اوّل سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیر سے بچا ہو۔
پہلا تغیر تو تمہیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئے گا کہ واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔
مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر (۴) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیر نظر آئے گا۔ (دیکھو سبق ۲۷)
امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲۔ اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرفِ علّت گرا دیا گیا ہے۔ جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بِعْنَ سے آخر تک الف گرا دیا گیا ہے۔ اور مضارع میں صرف جمع مونث غائب اور مخاطب یعنی یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کر دیا گیا ہے' اسی طرح یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں ی گرا دی گئی ہے۔ امر کے پہلے اور آخر صیغے میں بھی یہی تغیر نظر آ رہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ.
اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے ۱۳ قاعدے درس ۲۷ میں اور دو قاعدے درس ۳۰ میں لکھے گئے ہیں۔
قاعدہ تعلیل نمبر (۱۶) اجوف کے ماضی' مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالت جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں سے درمیانی حرفِ علّت حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ ' یَقُلْنَ ' بِعْنَ ' یَبِعْنَ ' قُلْ ' لَمْ یَقُلْ.

۳۔ ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے بِعْنَ کیسے بن گیا؟ بظاہر قَلْنَ اور بَعْنَ ہونا چاہئے تھا۔
بیشک ہے تو خلاف قیاس۔ مگر اس کے لئے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسب ذیل ہے۔
قاعدہ تعلیل نمبر (۱۷) اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے اس کے ف کلمہ کو ضمہ پڑھا

Marfat.com

جائے اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ (=قَوَلَ) سے قُلْنَ، طَالَ (=طَوُلَ) سے طُلْنَ، خَافَ (=خَوِفَ) سے خِفْنَ۔ مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہئے۔ بَاعَ (=بَيَعَ) سے بِعْنَ۔

تنبیہ ۱۔ یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ اب یہ مذکورہ صیغے تین گردانوں میں تمہیں یکساں نظر آئیں گے۔ ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں۔ مگر اصلیت میں الگ الگ ہوں گے یعنی ماضی معروف ہوں تو اصل میں قولن، خوفن اور بیعن ہوں گے۔ ماضی مجہول ہیں تو اصل میں قُوِلْنَ، خُوِفْنَ اور بُيِعْنَ ہوں گے اور امر ہیں تو اصل میں اُقْوُلْنَ، اِخْوَفْنَ اور اِبْيِعْنَ سمجھنا چاہئے۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کر لئے جاتے ہیں۔

۴۔ قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِيْلَ، قِيْلَا، قِيْلُوْا، قِيْلَتْ، قِيْلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ الخ ہوگی اور خَافَ سے خِيْفَ، خِيْفَا، خِيْفُوْا الخ اور بَاعَ سے بِيْعَ، بِيْعَا الخ

۵۔ يَقُوْلُ سے مضارع مجہول: يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، يُقَلْنَ الخ، يَخَافُ سے يُخَافُ، يُخَافَانِ، يُخَافُوْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ، يُخَفْنَ الخ، يَبِيْعُ سے يُبَاعُ، يُبَاعَانِ، يُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، يُبَعْنَ الخ۔

۶۔ مضارع منفی بلم: لَمْ يَقُلْ، لَمْ يَقُوْلَا، لَمْ يَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ يَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُوْلِيْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُلْنَ، لَمْ اَقُلْ، لَمْ نَقُلْ۔

۷۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (دراصل قَاوِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ (دراصل بَايِعٌ)۔

۸۔ اسم مفعول: مَقُوْلٌ (دراصل مَقْوُوْلٌ) مَبِيْعٌ (دراصل مَبْيُوْعٌ) مَخُوْفٌ (دراصل مَخْوُوْفٌ)۔

تنبیہ ۳۔ باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو۔ حصہ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں۔

Marfat.com

ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے صرف کبیر تم بنالو۔

اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
۱. اَدَارَ	یُدِیْرُ	اَدِرْ	مُدِیْرٌ	مُدَارٌ	اِدَارَةٌ [۱]
۲. دَوَّرَ	یُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِیْرٌ [۲]
۳. دَاوَرَ	یُدَاوِرُ	دَاوِرْ	مُدَاوِرٌ	مُدَاوَرٌ	مُدَاوَرَةٌ [۳]
۴. تَدَوَّرَ	یَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مُتَدَوِّرٌ	مُتَدَوَّرٌ	تَدَوُّرٌ [۴]
۵. تَدَاوَرَ	یَتَدَاوَرُ	تَدَاوَرْ	مُتَدَاوِرٌ	مُتَدَاوَرٌ	تَدَاوُرٌ [۵]
۶. اِنْقَادَ	یَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِیَادٌ [۶]
۷. اِقْتَادَ	یَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِیَادٌ [۷]
۸. اِسْوَدَّ	یَسْوَدُّ	اِسْوَدَّ یا اِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوِدَادٌ [۸]
۹. اِسْوَادَّ	یَسْوَادُّ	اِسْوَادَّ یا اِسْوَادِدْ	مُسْوَادٌّ	مُسْوَادٌّ	اِسْوِیْدَادٌ [۹]
۱۰. اِسْتَدَارَ	یَسْتَدِیْرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِیْرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِدَارَةٌ [۱۰]

تنبیه ٤۔ باب ۶، ۷، ۸ اور ۹ میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں: منقاد اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں منقود ہے اور اسم مفعول ہے تو منقود ہوگا۔

تنبیه ٥۔ دیکھو اَدَارَ کا مصدر مصدر اِدَارَةٌ اور اِسْتَدَارَ کا اِسْتِدَارَةٌ آیا ہے۔ جو اصل میں اِدْوَارٌ بروزن اِفْعَالٌ اور اِسْتِدْوَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے۔ اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے۔ اَفَادَ سے اِفَادَةٌ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَةٌ۔

تنبیه ٦۔ اجوف یائی کی گردانیں بظاہر واوی کی طرح ہوں گی۔ اصل میں فرق وہ گا: اَغَارَ [۱۱] (=اغیر) اِسْتَخَارَ [۱۲] (= اِسْتَخْیَرَ)

(۱) پھرانا۔ انتظام کرنا (۲) گول بنانا (۳) کسی کے ساتھ چکر لگانا (۴) گول ہونا (۵) کسی کے ساتھ گول گول پھرنا (۶) مطیع ہونا (۷) مطیع ہونا (۸) سیاہ ہونا (۹) سیاہ ہونا (۱۰) گول ہونا (۱۱) غیرت دلانا (۱۲) بہتری چاہنا۔

Marfat.com

سلسلة الالفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ ۷۔ بعض افعال کے سامنے قوس میں واو یا ی لکھی ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے (دیکھو ہدایات نمبر ۵)۔

اَرَادَ (ا.د) ارادہ کرنا۔ چاہنا	اَفَادَ (ا.ی) فائدہ دینا۔ اطلاع دینا (۱۰) فائدہ لینا
اَضَاعَ (ا.ی) ضائع کرنا	اَعَانَ (ا) مدد کرنا (۱۰۔و) مدد چاہنا
اَطَاعَ (ا.د) طاعت کرنا (۱۰) کر سکنا طاقت رکھنا	بَاتَ (ض.ی) رات گذارنا
اَطَالَ (ا.و) دراز کرنا	جَالَ (ن.و) تگ ودو کرنا
اَصَابَ (ا.و) مصیبت انا۔ لگ جانا۔ درست کہنا یا کرنا	مَالَ (ض.ی) [اِلَیْہِ] کسی کی طرف مائل ہونا [عَنْہَ] کسی کی طرف سے منہ پھیر لینا۔
خَانَ (ن.و) خیانت کرنا	فَازَ (ن.و) [بِہٖ] حاصل کر لینا۔ کامیاب ہونا
شَاءَ (ض.ی) صائع ہونا (ا) شائع کرنا	فَسَدَ (ن) بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا (ا) بگاڑنا۔ فساد پھیلانا
شَافَ (ن.و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں اُنْظُرْ کی جگہ شف عام طور پر بولا جاتا ہے)۔	قَامَ (ن.و) کھڑا ہونا۔ تیار ہونا (ا) قیام کرنا۔ ٹھیرنا (۱۰) ثابت قدم رہنا۔ ٹھیک سیدھا ہو جانا
شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا	نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا
صَلُحَ (ک) سدھرنا (ا) سدھارنا	نَالَ (س.ی) پانا۔ حاصل کرنا
صَانَ (ن.و) بچانا	نَاوَلَ (۳.و) دینا۔ ہاتھ بڑھا کر دینا
عَادَ (ن.و) لوٹنا (ا) لوٹانا۔ دہرانا	نَامَ (س.و) سونا
	حَاشَ لِلّٰہِ ایک طرح کی قسم ہے۔

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(١) اگر تو تگ و دو کرے گا تو کامیاب ہوگا؟ (٢) وہ اپنی کتاب بیچتا ہے۔ (٣) وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے (۴) میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق [سچی بات] کہیں (۵) کیا ہم نے تمہیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں آئے گا (٦) اس نے اپنے سوال کو دہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ لوں (٧) ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ (٨) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (٩) جب اس سے کہا گیا فساد نہ کر اس نے کہا میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں (١٠) ہم ان کیساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ رکھتے ہیں (١١) کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟ (١٢) نہیں! میرے پاس تمہارا بھائی نہیں آیا (١٣) اپنی آبرو کو بچاؤ اگر تمہارا مال ضائع ہو جائے (١۴) تو اپنی اس گائے کو مت بیچ کیونکہ اس کا دودھ تیرے لئے فائدہ مند ہے (١۵) اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو (١٦) اے ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو (١٧) اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں (١٨) جاہلوں کی اطاعت مت کرو (١٩) ہم نے اس مسئلہ میں علما سے رائے طلب کی۔

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو پر کرو

بَاعَ ' دُرْتُ ' جَاءَ نِیْ ' تَشِیْعُ ' قُمْتُ ' بِتْنَا ' فَاسْتَخِرْ ' دَوَّرَتْ ' لَااَقُوْلُ ' اَعَادَتْ.

...... الْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِّنَا فِیْ حَیْدر اباد ...... اِلَّاالْحَقَّ. مِنْ اَیْنَ ...... هٰذِهِ الْجَرِیْدَةُ؟ اِذَا اَرَدْتَ اَمْرًا ذَابَالٍ ...... بِاللّٰهِ. ...... مَكْتُوْبٌ مِنْ اُمِّیْ فَكَتَبْتُ جَوَابَهٗ. جَاءَ نِی الْاُسْتَاذُ ...... اِحْتِرَامًا لَهٗ ...... سُؤَالَهَا لِاَفْهَمَ مَاتَقُوْلُ. ...... اَخِیْ حِصَانًا اَحْمَرَاللَّوْنِ. ...... اُخْتِی الدُّوَّامَةَ[1] فَدَارَتْ سَرِیْعًا ...... حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

---

(١) لٹو۔ بھنورا۔

Marfat.com

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

لَا تَبِعْ حِصَانَکَ الْاَبْیَضَ

تحلیل صرفی:

(لَا تَبِعْ) فعل نہی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے ی حذف کردی گئی، مبنی ہے جزم پر، متعدّی۔
(حِصَان) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد،
(کَ) اسم ضمیر مجرور متصل واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتحہ پر۔
(اَلْاَبْیَض) اسم صفت معرف باللّام، واحد مذکر، معرب، مشتق

تحلیل نحوی:

(لَا تَبِعْ) فعل، اس میں اَنْتَ کی ضمیر مُسْتَتِر یعنی پوشیدہ ہے۔ وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نہی حالت جزمی میں ہے اور اس کا فاعل حالت رفع میں سمجھا جائے گا، (حِصَانَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے، (کَ) مضاف الیہ ہے اس لئے حالتِ جرّی میں سمجھا جاتا ہے۔ (اَلْاَبْیَضَ) مفعول کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ امر اور نہی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الثَّانی وَ الثَّلٰثُوْنَ

الــفــعــل الــنّــاقــص

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرفِ علّت ہو۔ گردانیں دیکھو:

تصریف الفِعْل الماضِیْ منَ النّاقص

الوادیُ	الیائیُ	الواویَ	الیائیَ	الواویَ	الیائیَ
دَعَا[1] (ن)	رَمٰی[2] (ض)	سَرُوَ[3] (ک)	لَقِیَ[4] (س)	اِرْتَضٰی[5] (ح)	اِلْتَقٰی[6] (ح)
دَعَوَا	رَمَیَا	سَرُوَا	لَقِیَا	اِرْتَضَیَا	اِلْتَقَیَا
دَعَوْا	رَمَوْا	سَرُوْا	لَقُوْا	اِرْتَضَوْا	اِلْتَقَوْا
دَعَتْ	رَمَتْ	سَرُوَتْ	لَقِیَتْ	اِرْتَضَتْ	اِلْتَقَتْ
دَعَتَا	رَمَتَا	سَرُوَتَا	لَقِیَتَا	اِرْتَضَتَا	اِلْتَقَتَا
دَعَوْنَ	رَمَیْنَ	سَرُوْنَ	لَقِیْنَ	اِرْتَضَیْنَ	اِلْتَقَیْنَ
دَعَوْتَ	رَمَیْتَ	سَرُوْتَ	لَقِیْتَ	اِرْتَضَیْتَ	اِلْتَقَیْتَ
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	سَرُوْتُمَا	لَقِیْتُمَا	اِرْتَضَیْتُمَا	اِلْتَقَیْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَمَیْتُمْ	سَرُوْتُمْ	لَقِیْتُمْ	اِرْتَضَیْتُمْ	اِلْتَقَیْتُمْ

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا۔
اسی طرح دوسری گردانیں کرلو۔

---

(۱) اس نے بلایا (۲) اس نے پھینکا (۳) وہ شریف ہوا (۴) اس نے ملاقات کی (۵) اس نے پسند کیا
(۶) آمنے سامنے ہوا۔

Marfat.com

تنبیہ ۱۔ اوپر تین گردانیں ناقص واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں۔ ہرایک کی اصلیت پہچان کی تغیرات میں غور رکو۔ ارتضی اصل میں ارتضو ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقص واوی اور یائی کی گردان یکساں ہو جاتی ہے۔

ماضی ناقص کے تغیرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد، جمع، مذکر اور واحد مؤنث و تثنیہ مؤنث میں تغیر ہوا ہے۔

مگر سَرُوَ اور لَقِيَ کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیر ہوا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

(۱) واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱) واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے: دَعَوَ سے دَعَا، رَمَيَ سے رَمٰی وغیرہ۔

تنبیہ ۲۔ ماضی ناقص میں واو کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

دَعَا. عَفَا. اور مزید میں ی کی شکل میں: اِرْتَضٰی اور ی کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ ی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمٰی اِلْتَقٰی مگر ضمیر منصوب متصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمَاهُ (اس نے اس کو پھینکا) اِرْتَضَاكَ (اس نے تجھے پسند کیا)۔

(۲) جمع مذکر غائب میں واو اور ی کو حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۲) و (۷) حذف کردیا گیا ہے: دَعَوُوْا سے دَعَوْا، رَمَيُوْا سے رَمَوْا، سَرُوُوْا سے سَرُوْا، لَقِيُوْا سے لَقُوْا، اِرْتَضَيُوْا سے اِرْتَضَوْا. اِلْتَقَيُوْا سے اِلْتَقَوْا.

(۳) واحد اور تثنیہ مونث میں الف گرا دیا جاتا ہے: دعت، دعتا۔

(۴) ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آجاتا ہے اس لئے واو کو ی سے بدل دیا جاتا ہے: دُعِوَ سے دُعِيَ، دُعِيَا، دُعُوْا، دُعِيَتْ، دُعِيَتَا، دُعِيْنَ، دُعِيْتَ الخ اسی طرح رُمِيَ سے رُمِيَا، رُمُوْا، رُمِيَتْ الخ دیکھو مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

تصريف المضارع المعروف من الناقص

الواوی	اليائی	الواوی	اليائی	الواوی	اليائی
يَدْعُوْ	يَرْمِيْ	يَسْرُوْ	يَلْقٰى	يَرْتَضِيْ	يَلْتَقِيْ
يَدْعُوَانِ	يَرْمِيَانِ	يَسْرُوَانِ	يَلْقَيَانِ	يَرْقَضِيَانِ	يَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمُوْنَ	يَسْرُوْنَ	يَلْقَوْنَ	يَرْتَضُوْنَ	يَلْتَقُوْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمِيْنَ	يَسْرُوْنَ م	يَلْقَيْنَ	يَرْتَضِيْنَ	يَلْتَقِيْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ م	تَسْرِيْنَ	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمِيْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
اَدْعُوْ	اَرْمِيْ	اَسْرُوْ	اَلْقٰى	اَرْتَضِيْ	اَلْتَقِيْ
نَدْعُوْ	نَرْمِيْ	نَسْرُوْ	نَلْقٰى	نَرْتَضِيْ	نَلْتَقِيْ

تنبیہ ۳۔ اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابہ ہیں ان کے سامنے م لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیر کی اصلیت ٹھیک پہچانو۔

Marfat.com

مضارع ناقص کے تغیرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مئونث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیر ہوا ہے۔

(۱) دیکھو مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اوری کو حسب قاعدہ تعلیل (نمبر۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے: يَلْقَيُ سے يَلْقٰى' يَرْضَوُ سے يَرْضٰى' يَدْعُوُ سے يَدْعُوْ اور يَرْمِيُ سے يَرْمِيْ۔ ۔

یہی تغیر اُن تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر[1] بارز سے خالی ہیں: نَدْعُوْ' اَدْعُو' نَدْعُوْ. تَرْمِيْ' اَرْمِيْ' نَرْمِيْ. تَلْقٰى' اَلْقٰى' نَلْقٰى.

تنبیه ٤۔ یرضی کی گردان یلقی کے جیسی ہوتی ہے۔

(۲) جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرفِ علت حذف کر دیا گیا ہے۔ حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۷) ونمبر (٦): يَدْعُوْوْنَ سے يَدْعُوْنَ' تَدْعُوْوْنَ سے تَدْعُوْنَ' يَرْمِيُوْنَ سے يَرْمُوْنَ' يَلْقَيُوْنَ سے يَلْقَوْنَ.

(۳) واحد مؤنث حاضر میں اُوِیْ سے اِیْ بن گیا ہے اور اَیِیْ سے اَیْ ہو گیا ہے: تَدْعُوِيْنَ سے تَدْعِيْنَ' تَرْمِيِيْنَ سے تَرْمِيْنَ' تَلْقَيِيْنَ سے تَلْقَيْنَ' تَرْتَضِيِيْنَ سے تَلْتَقِيِيْنَ سے تَرْتَضِيْنَ' تَلْتَقِيْنَ۔

(۴) مجهول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہو جاتے ہیں۔ يُدْعٰى' يُدْعَيَانِ' يُدْعَوْنَ' تُدْعٰى' تُدْعَيَانِ' يُدْعَيْنَ الخ اسی طرح يُرْمٰى وغیرہ ہے۔

(۱) فعل کے آخر میں جو حرف صیغوں کا اختلاف بتلانے کیلئے لگے ہیں وہ سب ضمیر بارز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) فرض کر لی جاتی ہے۔

Marfat.com

سلسلہ الالفاظ نمبر ۳۰

اَتٰی (ض.ی) آنا (= اتی) دینا اَجَابَ (ا.و) جواب دینا' قبول کرنا اَصَابَ (ا.و) پہنچنا۔لگ جانا۔آپڑنا اِشْتَرٰی (۷.ی) خریدنا اَعْطٰی (ا.ی) دیناعطاکرنا بَقِیَ (س.ی) باقی رہنا (۱) باقی رکھنا بَکٰی (ض.ی) رونا (۱) رُلانا	خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا۔خالی ہونا خَـلَا (ن.و) گزر جانا [-اِلَیْـهِ' بِـهٖ مَعَهٗ] کسی سے تنہائی میں ملنا دَرٰی (ض.ی) جاننا (۱) بتلانا دَعَـا (ن.و) بلانا [-لَـهٗ] کسی کیلئے دعائے خیر کرنا [-عَلَیْهِ] بددعا کرنا رَضِیَ (س.ی) راضی ہونا (۱) راضی کرنا
بَـلَا (ن.و) مبتلا کرنا۔آزمانا بَنٰی (ض.ی) بنا کرنا۔تعمیر کرنا خَشِیَ (س.ی) ڈرنا بُنْدُقَةٌ گولی (بندوق کی) رُعْبٌ دھاک۔دبدبہ سَهْمٌ تیر۔حصہ شَتّٰی متفرق۔مختلف	سَقٰی (ض.ی) پلانا سَمّٰی (۲.و) نام رکھنا عَفَا (ن.و) مٹ جانا [-عَنْهُ] معاف کرنا کَفٰی (ض.ی) کافی ہونا۔بچالینا طَهُوْرٌ بہت پاک فَصٌّ (ج.فصوص) نگینہ قُنْبُلَةٌ (ج.تنابل) بم گولے مَزْرَعَةٌ (جـ مَزَارِعُ) کھیتی

مشق نمبر ۳۲

(۱) دَعَا الرَّشِیْدُ اَبَا الْفَضْلِ فَاَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَاَتَاهُ خَاتَمًا فِیْ فَصِّهٖ اَلْمَاسٌ (۲) کُنْتُ دَعَوْتُ الْاُسْتَاذَ اِلَی الطَّعَامِ فَمَا اَجَابَ (۳) اَرْضٰی حَامِدٌ اَبَاهُ بِخِدْمَتِهٖ فَدَ عَالَهٗ (۴) مَا کَانَتْ اُمُّ جَعْفَرَ رَاضِیَةٌ عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَیْهِ (۵) رَمٰی هَاشِمٌ السَّهْمَ اِلَی الْاَسَدِ فَاَصَابَهٗ وَمَاتَ حَالًا (۶) لِمَاذَا تَبْکِیْنَ یَابِنْتُ مَااَبْکَاکِ؟ (۷) کَانَ الْوَلَدُ یَرْمِی الْحِجَارَةَ فِیْ جِهَاتٍ شَتّٰی وَاِذَا [ناگہاں] اَصَابَتْ حَجَرَةٌ اَخَاهُ الصَّغِیْرَ فَقَعَدَ یَبْکِیْ (۸) مَابَقِیَ لَهٗ عُذْرٌ (۹) مَا

Marfat.com

[استفہامیہ] اَبْقَیْتَ لِنَفْسِکَ؟ (۱۰) کَفَانِیْ مَا [موصولہ جو] اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ (۱۱) بَقِیَتِ الْاُمُوْرُ عَلٰی حَالِهَا (۱۲) عَفَتِ الدِّیَارُ فِیْ اُوْرُبَّا بِالْقَنَابِلِ النَّارِیَّةِ (۱۳) عَفَوْنَا عَنْهُ (۱۴) عَفَا اللّٰهُ عَنْکَ (۱۵) عُفِیَ عَنْهُ (۱۶) اَتَانَا اَخُوْکَ فَاٰتَیْنَا کِتَابًا وَمِحْبَرَةً (۱۷) تِلْکَ الْبَسَاتِیْنُ تُسْقٰی مِنْ مَاءِ النَّهْرِ (۱۸) هَلْ تَدْرِیْ کَمْ یَوْمًا مَضٰی مِنْ اَیَّامِ هٰذَا الشَّهْرِ (۱۹) لَا اَدْرِیْ یَا سَیِّدِیْ لٰکِنِّیْ اَظُنُّ اَنَّ الْیَوْمَ یَکُوْنُ التَّارِیْخَ الْعَاشِرَ (۲۰) دُعِیْتُ الْیَوْمَ اِلَی الْاَمِیْرِ (۲۱) سُمِّیَتْ بِنْتُهٗ بِزَیْنَبَ (۲۲) اَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِی الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِیْ بُنِیَ بِاَمْرِ السُّلْطَانِ شاہ جہان فِیْ دَهْلِی وَمِنْ عَجَائِبَاتِ الدُّنْیَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بِالتَّاج محل فِی اگره الَّتِیْ بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمَوْصُوْفُ [رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی]

(۲۳) رَضِیْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِیْنَا ۔۔۔ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ
فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنٰی عَنْ قَرِیْبٍ ۔۔۔ وَاِنَّ الْعِلْمَ یَبْقٰی لَا یَزَالُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (۲) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ (۳) اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (۴) سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الرُّعْبَ (۵) وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ (۶) مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ (۷) وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی (۸) فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (۹) وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا (اَنْ لَا) تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاهُ (۱۰) وَمَنْ یُؤْتَی الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا (۱۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ (۱۲) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ[۲]

---

(۱) لَا یَزَالُ یعنی ہمیشہ (۲) اس جملے میں لفظ اَلْجَنَّةَ مبتدا ہے۔ اگرچہ مؤخر ہے پھر بھی اَنَّ کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے۔ لَهُمْ خبر مقدم ہے۔

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی (۲) ہم نے اپنی ساتھیوں کو کھانے کیلئے بلایا تو انہوں نے ہماری دعوت قبول کر لی (۳) پیر صاحب (شیخ) نے میرے لئے دعا (دعائے خیر) کی (۴) اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بددعا دی (۵) حامد نے بھیڑیے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا (۶) اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے تجھے کس نے رُلایا؟ (۷) اب اس (عورت) کیلئے کچھ مال باقی نہیں رہے گا (۸) تم اپنے بھائی کیلئے کیا باقی رکھو گے؟ (۹) ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا (۱۰) اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا (۱۱) یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا (۱۲) ہماری کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

دَعَا الرَّشِيْدُ اَبَا الْفَضْلِ اِلٰى بَيْتِهٖ

اس طرح: (دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب ازقسم ناقص واوی دراصل دَعَوَ، قاعدہ تعلیل نمبر(۱) کے مطابق واو کا الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرّد۔

(الرَّشید) اَل حرف تعریف ہے، (رشید) اسم صفة، مشتق ہے رَشَدَ [سمجھدار ہونا] سے، مگر یہاں اسم علم ہے۔ واحد مذکر ازقسم صحیح، کیونکہ اس کے حروف اصلیہ میں کوئی حرف علّت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں۔ معرب ہے۔

(اَبَا) اسم جامد، واحد مزکر۔ ازقسم ناقص کیونکہ اصل اَبَوٌ ہے، واو حذف کر کے اَبٌ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالت نصبی میں ہے اس لئے ابا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الفضلِ) اسم مصدر ہے۔ یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر ازقسم صحیح،

Marfat.com

معرب.

(اِلٰی) حرف جو' مبنی.

(بَیْت) اسم' واحد' مذکر' نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کیوجہ سی معرفہ ہوگیا ہے۔ از قسم اجوف کیونکہ درمیانی حرف ی ہے۔ معرب ہے۔

(ہٖ) ضمیر مجرور' واحد مذکر غائب' مبنی.

تحلیل نحوی اس طرح

(دَعَا) فعل ماضی مبنی (الرشید) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے (اَبَا) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے مضاف بھی ہے۔ اس لئے اس کا نصب الف سے آیا ہے (دیکھو سبق ۱۱۔۲)' (الفضل) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ (اِلٰی) حرف جارّ' (بیت) مجرور (ہٖ) ضمیر مجرور' مضاف الیہ ہے بیت کا اس لئے وہ حالت جرّی میں ہے۔ جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔

فعل اپنے فاعل' مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْاَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ		
لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَلْقَ			
لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَلْقَوْا			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			
لَمْ تَدْعُوَا لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيَا لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ تَلْقَيَا لَمْ يَلْقَيْنَ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	اُدْعُ (۱)	اِرْمِ (۲)	اِلْقَ (۳)
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَلْقَوْا	اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِلْقَوْا
لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَلْقَيْ	اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	اِلْقَيْ
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَلْقَيْنَ	اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِلْقَيْنَ
لَمْ اَدْعُ	لَمْ اَرْمِ	لَمْ اَلْقَ			
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَلْقَ			

تنبیہ ۱۔ حالت جزمی میں فعل ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرفِ علّت) پانچ صیغوں سے حذف کر دیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیا جاتا ہے۔ مگر جمع مونث کے دو صیغوں میں تغیر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

(۱) تو بلا (۲) تو پھینک (۳) تو ملاقات کر۔

Marfat.com

اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْمُضَارِعُ الْمُؤَكَّدُ مِنَ النَّاقِصِ	
لَنْ يَدْعُوَ[1]	لَنْ يَرْمِيَ[2]	لَنْ يَلْقٰى[3]	لَيَدْعُوَنَّ[4]	لَيَلْقَيَنَّ[5]
لَنْ يَدْعُوَا	لَنْ يَرْمِيَا	لَنْ يَلْقَيَا	لَيَدْعُوَانِّ	لَيَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْا	لَنْ يَرْمُوْا	لَنْ يَلْقَوْا	لَيَدْعُنَّ	لَيَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقٰى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْنَ	لَنْ يَرْمِيْنَ	لَنْ يَلْقَيْنَ	لَيَدْعُوْنَانِّ	لَيَلْقَيْنَانِّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقٰى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَلْقَوْا	لَتَدْعُنَّ	لَتَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَلْقَىْ	لَتَدْعِنَّ	لَتَلْقَيِنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَلْقَيْنَ	لَتَدْعُوْنَانِّ	لَتَلْقَيْنَانِّ
لَنْ اَدْعُوَ	لَنْ اَرْمِيَ	لَنْ اَلْقٰى	لَاَدْعُوَنَّ	لَاَلْقَيَنَّ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَلْقٰى	لَنَدْعُوَنَّ	لَنَلْقَيَنَّ

تنبیہ ۲۔ يَرْمِيْ سے مضارع مؤکد: لَيَرْمِيَنَّ' لَيَرْمِيَانِّ لَيَرْمُنَّ' لَتَرْمِيَنَّ' لَتَرْمِيَانِّ' لَيَرْمِيْنَانِّ الخ

اِسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (دراصل دَاعِوٌ) دَاعِيَانِ' دَاعُوْنَ' دَاعِيَةٌ' دَاعِيَتَانِ' دَاعِيَاتٌ۔
رَمٰی سے رَامٍ' لَقِيَ سے لَاقٍ' مگر اَل لگایا جائے تو اَلدَّاعِيْ وغیرہ ہوگا۔[6]

(۱) وہ ہرگز نہیں بلائے گا (۲) وہ ہرگز نہیں پھینکے گا (۳) وہ ہرگز نہیں ملے گا (۴) وہ ضرور ہی بلائے گا
(۵) وہ ضرور ہی ملے گا۔ (۶) دیکھو سبق ۱۰۔۹...

Marfat.com

اِسْمُ الْمَفْعُوْل

مَدْعُوٌّ' مَدْعُوَّانِ 'مَدْعُوُّوْنَ' مَدْعُوَّةٌ' مَدْعُوَّتَانِ' مَدْعُوَّاتٌ

رَمٰی سے مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ الخ اور لَقِیَ سے مَلْقِیٌّ ہوگا۔

اِسْمُ الظرف

مَدْعًی (دراصل مَدْعَوٌ) مَدْعَیَانِ } مَدَاعٍ (دراصل مَدَاعِوُ)

مَدْعَاةٌ (دراصل مَدْعَوَةٌ) مَدْعَاتَانِ

رَمٰی سے مَرْمًی اور لَقِیَ سے مَلْقًی ہوگا۔

اِسْمُ الا لة

مَدْعًی (دراصل مِدْعَوٌ) مِدْعَیَانِ } مَدَاعٍ (دراصل مَدَاعِوُ)

مِدْعَاةٌ (دراصل مِدْعَوَةٌ) مِدْعَاتَانِ

مِدْعَاءٌ (= مِدْعَاوٌ) مِدْعَاوَانِ مَدَاعِیُّ (دراصل مَدَاعِیْوُ)

اِسْمُ التَّفْضِیْل

اَدْعٰی (اَدْعَوُ) اَدْعَیَانِ اَدْعَوْنَ یا اَدَاعٍ

دُعْوٰی یا دُعْیَا دُعْوَیَانِ دُعْوَیَاتٌ یا دُعًی

Marfat.com

الصرف الصغیر من الناقص للثلاثی المزیدْ

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱. اَلْقٰی	یُلْقِیْ	اَلْقِ	مُلْقٍ	مُلْقًی	اِلْقَاءٌ [۱]
۲. لَقّٰی	یُلَقِّیْ	لَقِّ	مُلَقٍّ	مُلَقًّی	تَلْقِیَۃٌ [۲]
۳. لَاقٰی	یُلَاقِیْ	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًی	مُلَاقَاۃٌ یا لِقَاءٌ [۳]
۴. تَلَقّٰی	یَتَلَقّٰی	تَلَقَّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًّی	تَلَقٍّ [۴]
۵. تَلَاقٰی	یَتَلَاقٰی	تَلَاقَ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًی	تَلَاقٍ [۵]
۶. اِنْقَضٰی	یَنْقَضِیْ	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًی	اِنْقِضَاءٌ [۶]
۷. اِلْتَقٰی	یَلْتَقِیْ	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًی	اِلْتِقَاءٌ [۷]
۸. اِرْعَوٰی	یَرْعَوِیْ	اِرْعَوِ	مُرْعَوٍ	مُرْعَوًی	اِرْعِوَاءٌ [۸]
۱۰. اِسْتَلْقٰی	یَسْتَلْقِیْ	اِسْتَلْقِ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًی	اِسْتِلْقَاءٌ [۹]

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہیں۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۸) اِوْ، اِیٌ، اُوْ اور اُیٌ سے اِ ہو جاتا ہے: دَاعِوٌ سے دَاعٍ، تَلَاقُیٌ (بروزن تَفَاعُلٌ) سے تَلَاقٍ۔

مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو اِیْ بن جائے گا: اَلدَّاعِیْ، اَلتَّلَاقِیْ اسی طرح مَدَاعِوُ سے مَدَاعِیْ (جمع اسم ظرف از دَعَا) مَرَامِیُ سے مَرَامِیْ۔

تنبیہ ۳۔ ناقص سے ہر ایک اسم فاعل [۱۰] میں اور باب ۴ اور ۵ کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۹) اَوٌ اور اَیٌ سے اًی بن جاتا ہے مَدْعَوٌ سے مَدْعًی (واحد اسم ظرف) مُلْقَیٌ سے مُلْقًی (اسم مفعول) از اَلْقٰی۔

تنبیہ ۴۔ ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا۔

---

(۱) ڈالنا (۲) کسی کو کوئی چیز دے دینا (۳) ملاقات کرنا (۴) ملنا۔ سیکھ لینا (۵) آمنے سامنے آنا
(۶) ختم ہو جانا (۷) آمنے سامنے آنا (۸) باز آنا (۹) چت لیٹنا (۱۰) نیز اسم ظرف اور اسم آلہ کی جمع میں۔

Marfat.com

قاعدہ تعلیل نمبر(۲۰)اوی سے ای ہو جاتا ہے جیسے مرموی سے مرمی (اسم مفعول از رمی) مرضوی سے مرضی از رضی.

تنبیه ۵۔ مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدہ تعلیل نمبر(۱۳)جاری کیا گیا ہے:۔ القای سے القاء وغیرہ.

تنبیه ٦۔ ناقص سے بابہ فعل کا مصدر بجائے تفعیل کے تفعلة کے وزن پر آتا ہے:۔ لقی سے تلقیة سمی سے تسمیة.

تنبیه ۷۔ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب نصر ' سمع اور کرم سے آیا کرتا ہے: دعا یدعو رضی یرضی اور درو یسرو اور ناقص یائی باب ضرب' فتح اور سمع سے آتا ہے:رمکی یرمی' سعی یسعی اور لقی یلقی.

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۱

بَغٰی (ض.ی) چاہنا۔ بَغِیَ(س) باغی ہونا	صَلّٰی (۲۔ی) نماز پڑھنا[عَلَیْهِ] درود پڑھنا۔رحمت بھیجنا
اِبْتَغٰی (۷۔ی) چاہنا	قَضٰی (ض.ی) حکم کرنا۔فیصلہ کرنا
اِنْبَغٰی (٦۔ی) مناسب ہونا۔اس کا مضارع (یَنْبَغِیْ) ہی کثیر الاستعمال ہے۔	لَاقٰی (۳۔ی) ملاقات کرنا۔سامنے آنا
اِسْتَجَابَ (۱۰۔و) قبول کرنا	مَسّٰی (۲۔ی) شام کا سلام کرنا یعنی مَسَّاکَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ کہنا
بَالٰی (۳.ی) پرواکرنا	مَشٰی (ض.ی) چلنا
بَلَّغَ (۲) پہنچادینا	مَضٰی (۲۔ی) گذارنا
تَحَابَّ (۵) باہم محبت رکھنا	نَادٰی (۳۔ی) پکارنا۔منادی کرنا
تَمَنّٰی (۴۔ی) آرزو کرنا	نَهٰی (ف.ی) روکنا۔منع کرنا (۷) رک جانا
سَعٰی (۴۔ی) کوشش کرنا۔دوڑنا	هَدٰی (ض.ی) ہدایت کرنا۔ٹھیک راستہ بتلانا (۷) ہدایت قبول کرنا۔ٹھیک راہ پر چلنا
صَبَّحَ (۲) صبح کا سلام کرنا یعنی صَبَّحَکَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ کہنا	(۱) ہدیہ دینا (۵) باہم ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا
اَبْلَقُ چتلا	
مُنْیَةٌ خواہش۔آرزو	

Marfat.com

بَیْعٌ (مصدر ہے باعَ کا) بیچنا۔ خرید وفروخت	غَالٍ مہنگا
تَهْلُكَةٌ ہلاکی	غَایَةٌ انتہا
جَبْهَةٌ پیشانی	غَيٌّ (غوٰی کا مصدر ہے) بھٹکنا۔ گمراہی
رَخِيصٌ سستا	مَرَحًا اتراتے ہوئے۔ اکڑتے ہوئے
عَسٰی غالبًا۔ اُمید ہے	مِيْلَادٌ پیدائش۔ پیدائش کا وقت یا دن
	هَلَّا کیوں نہیں؟

مشق نمبر ۳۳

(۱) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَّاكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ	وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُ يُمَسِّيْكَ بِالْخَيْرِ
(۲) عَسٰی اَنْ تَكُوْنَ مَضَّيْتَ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا اُسْتَاذِيْ مَضَّيْتُ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلٰی جَبَلِ شِمْلَه فِيْ اَحْسَنِ الْاَحْوَالِ
(۳) هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ
(۴) هَلْ تُصَلُّوْنَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟	نَعَمْ يُصَلِّيْ بِنَا[1] اَبُوْنَا
(۵) اُدْعُ اَخَاكَ	دَعَوْتُهُ فَقَالَ اَنَا اٰتِيْ خَلْفَكَ
(۶) مَنْ اَعْطَاكَ هٰذَا الْكِتَابَ؟	اَعْطَانِيْهِ صَدِيْقِيْ خَالِدٌ
(۷) فَمَا اَعْطَيْتَهُ فِي الْعِوَضِ	لَمْ اُعْطِهِ شَيْئًا، هُوَلَا يَقْبَلُ الْعِوَضَ
(۸) فَيَنْبَغِيْ لَكَ اَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ مِيْلَادِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَادُوْا تَحَابُّوْا	نَعَمْ اُرِيْدُ اَنْ اُهْدِيَهُ شَيْئًا يُحِبُّهُ وَيَرْضٰی بِهِ
(۹) هَلْ تَمْشِيْ مَعَنَا اِلٰی بَيْتِ الْاُسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيْدِ الْهَاشِمِيِّ	نَعَمْ اَمْشِيْ مَعَكَ بِالرِّضَا وَالسُّرُوْرِ لِاَنِّيْ مُتَمَنٍّ لِقَاءَ حَضْرَةِ الْهَاشِمِيِّ
(۱۰) فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَامْشِ مَعِيَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ	عَلَی الْعَيْنِ وَالرَّأْسِ، سَاُصَلِّيْ هُنَاكَ

(۱) يُصَلِّيْ بِنَا ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے یعنی ہمیں نماز پڑھاتا ہے۔

Marfat.com

(۱۱) بِكَمْ اِشْتَرَيْتَ هٰذَا الْحِصَانَ الْاَبْلَقَ يَافُؤَادُ؟	اِشْتَرَيْتُهُ بِمِئَةٍ وَعِشْرِيْنَ رُبِيَّةً
(۱۲) رَخِيْصٌ، مَاهُوَبِغَالٍ اِشْتَرِ لِيْ مِنْ فَضْلِكَ مِثْلَ هٰذَا الْحِصَانِ	طَيِّبٌ، لَاَشْتَرِيَنَّ لَكَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
(۱۳) لٰكِنْ لَا تَشْتَرِلِيْ حِصَانًا اَبْلَقَ اِنِّيْ اُحِبُّ الْاَسْوَدَ الَّذِيْ فِيْ غُرَّتِهٖ بَيَاضٌ	اَحْسَنْتَ! سَاَشْتَرِيْ لَكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَا سَيِّدِيْ
(۱۴) كم تتعلم الا نكليزى و ايش تبغى منه يا احمد؟	اَتَمَنّٰى اَنْ اَكُوْنَ دُكْتُوْرًا مَاهِرًا لِاَخْدِمَ الْمَرْضٰى
(۱۵) هَلْ سَمِعْتَ مَا كُلُّ[1] مَا يَتَمَنّٰى الْمَرْءُ يُدْرِكُهٗ	نعم سمعتُ، لٰكِنْ لَسْتُ بِقَانِطٍ ولا اُبَالِيْ بِهٖ، اُرِيْدُ اَنْ اَسْعٰى حَتّٰى اُدْرِكَ مَا اَتَمَنَّاهُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَايُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ
(۱۶) اَحْسَنْتَ يَا اَحْمَدُ، مُنْيَتُكَ مُبَارَكَةٌ، جَعَلَ اللّٰهُ سَعْيَكَ مَشْكُوْرًا وَبَلَّغَكَ غَايَةَ مَا تَتَمَنَّاهُ	اٰمِيْنَ، اُدْعُ لِيْ يَا شَيْخُ دَائِمًا فِيْ اوقاتِكَ الْمَخْصُوْصَةِ فَاِنَّ دَعْوَةَ الصَّالِحِيْنَ مُسْتَجَابَةٌ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۲) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (۳) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (۴) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ [وَاخْشَوْنِيْ] اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ (۵) مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۶) وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (۷) لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا (۸) لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (۹) قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى فَلَمَّا اَلْقٰهَا فَاِذَا[2] هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى (۱۰) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ

(۱) پہلا مَا نافیہ ہے یعنی "نہیں" دوسرا مَا موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"۔ (۲) یہاں اذا کے معنی ہیں "ناگہاں"۔

Marfat.com

الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ (۱۱)فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا
تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا (۱۲) فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَ هُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
(۱۳)اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ (۱۴)اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلاقٍ حِسَابِیَهْ[۱] [حِسَابِیْ]
(۱۵)یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً.

اشعار

یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ الْمُعَلِّمُ غَیْرَهٗ ۔۔۔ هَلَّا لِنَفْسِکَ کَانَ[۲] ذَا التَّعْلِیْمُ
اِبْدَأْ بِنَفْسِکَ فَانْهَهَا عَنْ غَیِّهَا ۔۔۔ فَاِذَانْتَهَتْ عَنْهُ فَاَنْتَ حَکِیْمُ
فَهُنَاکَ یُسْمَعُ مَاتَقُوْلُ وَیُقْتَدٰی ۔۔۔ بِالْقَوْلِ مِنْکَ وَیَنْفَعُ التَّعْلِیْمُ

(ابو الاسود الدُّؤَلیّ. المتوفی ۶۹ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ
اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ، ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

---

(۱) اس کے آخر کی ہ زائد ہے۔ اس کے کچھ معنی نہیں ہیں۔ (۲) ذا اسم اشارہ ہے۔ "وہ"

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الرَّابِعِ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ اللَّفِيْفُ وَفِعْلُ رَءٰى

۱۔ لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں دو حرفِ علّت ہوں اس کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) لفیف مقرون جن میں دونوں حرفِ علّت باہم قرین (متصل) ہوں: رَوٰی (= رَوَیَ. روایت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

(۲) لفیف مفروق جس میں دونوں حرفِ علّت کے درمیان کوئی حرفِ صحیح حائل ہو۔ وَقٰی (= وَقَیَ. بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔ لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہوں گے اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے۔ پس رَوٰی کی گردان رَمٰی کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔ اور وَقٰی کی صرف صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرف کبیر تم خود بنا لینا۔

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الامر	المضارع	الماضی
وِقَايَةٌ	مَوْقِيٌّ	وَاقٍ	قِ (= اِوْقِيْ)	يَقِيْ (= يَوْقِيُ)	وَقٰى

تنبیہ ۱۔ قِ (امر) اصل میں اِوْقِيْ تھا۔ واو بروئے قاعدہ تعلیل (۱۴) حذف کر دیا گیا اور ی حالت جزمی کی وجہ سے گرا دی گئی۔

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی: قِ، قِيَا، قُوْا، قِيْ، قِيَا، قِيْنَ.

باب اِفْتَعَلَ سے وَقٰی کی صرف صغیر اِتَّقٰی (= اِوْتَقَیَ)، یَتَّقِیْ، اِتَّقِ، مُتَّقٍ، مُتَّقًی، اِتِّقَاءٌ (ڈرنا، بچنا، پرہیز کرنا)۔

تنبیہ ۲۔ اِتَّقٰی اصل میں اِوْتَقَیَ تھا۔ حسبِ قاعدہ تعلیل (۱۲) واو کو ت سے بدل دیا گیا اور ی کو حسبِ قاعدہ تعلیل (۱) الف سے بدلا گیا۔

Marfat.com

۳۔ فعلُ رَءٰی (دیکھنا' سمجھنا)

(۱) ظاہر ہے کہ رَءٰی میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے مھموز العین ہے اور لام کلمہ ی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

(۲) اس کی ماضی کی گردان تو رَمٰی جیسی ہوگی۔ مگر مضارع اور امر سے ھمزہ حذف کردیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہوگی۔

یَـرٰی' یَرَیَانِ' یَرَوْنَ' تَرٰی' تَرَیَانِ' یَرَیْنَ' تَرٰی' تَرَیَانِ' تَرَوْنَ' تَرَیْنَ' تَـرَیَانِ' تَرَیْنَ' اَرٰی' نَرٰی۔

تنبیه ۳۔ فعل رَءٰی کا مضارع مجھول یعنی یُرٰی تُرٰی کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر استعمال ہوتا ہے: ھَلْ تُرٰی (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب کیلئے کبھی یاتُرٰی بھی بولتے ہیں۔

(۳) اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائے گی۔

رَ رَیَا رَوْا۔ رَیْ رَیَا رَیْنَ

تنبیه ٤۔ رَءٰی کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال ہے۔ امر حاضر کا استعمال شدید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر اُنْظُرْ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُف (دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے۔

(۴) اسم فاعل "رَاءٍ" مثل رَامٍ کے اور اسم مفعول مَرْءِیٌّ مثل مَرْمِیٌّ کے۔

(۵) ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب اَفْعَلَ میں ھمزہ گرادیا جاتا ہے۔

اَرٰی یُرِیْ اَرِ مُرِیٌ مُرَاءٌ اِرَاءَۃٌ

تنبیه ٥۔ آخر کے تین صیغوں میں خلاف قیاس ھمزہ کو عین کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور ی کو عین کلمہ بنا کر اجوف (مُرِیْدٌ. مُفِیْدٌ) کی مانند یہ صیغے بنالئے گئے ہیں۔

تنبیه ٦۔ ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے۔

(٦) باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ انکی گردانیں ناقص کی طرح کرلو۔

Marfat.com

باب فَاعَلَ سے رَاءٰی، یُرَاءِیْ، رَاءِ، مُرَاءٍ، مُرَاءً، رِیَاءٌ[1]

باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَاٰی، یَرْتَاٰی، اِرْتَأْ، مُرْتَیءٍ، مُرْتَیءٌ، اِرْتِیَاءٌ[2]

۴۔ رَوِیَ یَرْوٰی (سیراب ہونا) قَوِیَ یَقْوٰی (قوی ہونا) سَوِیَ یَسْوٰی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں۔ ان کی گردانیں ناقص یائی (لَقِیَ یَلْقٰی) جیسی ہوں گی۔ چونکہ یہ سب لازم ہیں اس لئے اسم فاعل کی بجائے اس سے اسم صفة فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے: رَوِیٌّ (سیراب) قَوِیٌّ (مضبوط) سَوِیٌّ (برابر)۔

۵۔ حَیٌّ (دراصل حَیِوَ (زندہ ہونا)) مضارع یَحْیٰی اسم صفة حَیٌّ (زندہ)۔

باب اَفْعَلَ سے اَحْیٰی، یُحْیِیْ، اَحْیِ، مُحْیٍ، مُحْیًی، اِحْیَاءٌ (زندہ کرنا)۔

باب فَعَّلَ سے حَیّٰی، یُحَیِّیْ، حَیِّ، تَحِیَّةٌ [مصدر]۔ (زندہ رکھنا۔ مراسم آداب وسلام بجالانا)۔

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْیٰی، یَسْتَحْیِیْ، اِسْتَحْیِ، اِسْتِحْیَاءٌ (شرمانا۔ زندہ رہنے دینا)۔

اس میں سے پہلی ی گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحٰی، یَسْتَحِیْ، اِسْتَحِ.

---

(۱) محض دکھاوے کے لئے کوئی کام کرنا۔ (۲) غور کرنا۔ شک کرنا۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۲

اَبْدٰی (ا۔ی) ظاہر کرنا	طَرَحَ (ف) پھینک دینا۔ ڈال دینا
تَجَرَّعَ (۴) گھونٹ گھونٹ پینا	عَتَبَ (ض) عتاب کرنا۔ ملامت کرنا
حَالَ (ن۔و) حائل ہونا۔ آڑے آنا	لَقِّی (۲۔ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا
اِرْتَاحَ (یَرْتَاحُ۔ ۷۔و) راحت پانا	(۴) حاصل کرنا
رَوٰی (ض) روایت کرنا	مَاتَ (ن۔و) مرنا (ا) مار ڈالنا
رَوِیَ (س) سیراب ہونا (ا) سیراب کرنا	وَلِیَ (یَلِیْ۔ ح۔ی) قریب ہونا۔ متصل ہونا (۲) والی بنانا۔ پیٹھ پھیرنا
زَالَ (یَزُوْلُ) زائل ہونا۔ دفع ہونا	(۴) والی ہونا۔ دوست رکھنا۔ پیٹھ پھیرنا
سَهَا (ن۔و) بھولنا۔ غفلت کرنا	فُسُوْقٌ، سَبٌّ، شَتْمٌ گالی گلوچ
سَاهٍ (اسم فاعل) بھولنے والا	فِرَاسَةٌ عقل کی تیزی
اِرْتِقَاءٌ (مصدر) ترقی کرنا	
اُسْبُوْعٌ (ج۔ اَسَابِیْعُ) ہفتہ۔ سات دن	

Marfat.com

اُسْرَةٌ خاندان۔کنبہ۔گھر والے	قَفَا (ج۔ اَقْفِيَةٌ) پیٹھ
اَلْاٰنیٰ (ج۔ اٰنَاءٌ) دن کا حصہ۔دن بھر	قَطُّ کبھی نہیں (زمانہ ماضی کی نفی کیلئے آتا ہے)
جِهَةٌ طرف۔سبب	كِتَابٌ. رِسَالَةٌ. مَكْتُوْبٌ خط
حَزِيْنٌ غمگین	لَاسِيَّمَا خصوصاً
حَيْثُ جبکہ	كَاَنَّكَ گویا کہ تو
حَنُوْنٌ مہربان	مَنَامٌ نیند
رَشَادٌ سیدھا	نَضْرَةٌ تازگی
سَيْرٌ رفتار	وَقُوْدٌ ایندھن
غُصَّةٌ (ج۔ غُصَصٌ) گلے میں رُکنے والا گھونٹ یا لقمہ	وَيْلٌ بڑی مصیبت۔عذاب
غِنًى تونگری۔بے نیازی	مَاعُوْنٌ گھر میں برتنے کی چیزیں۔ کارِ خیر

مشق نمبر ۳۴

(۱)قِ فَاكَ [دیکھو درس] كَيْ لَايُضْرَبَ قَفَاكَ (۲)اِسْتَحِ مِنَ اللّٰهِ (۳)هَلَّا تَسْتَحْيُوْنَ يَا اَوْلَادُ؟ (۴)لِمَ لَا تَقِيْ لِسَانَكَ مِنَ الْكِذْبِ وَالْفُسُوْقِ (۵)اِتَّقِ اللّٰهَ وَاتَّقِ الْمَعْصِيَةَ (۶)كَانَ وَلّٰى هٰرُوْنُ الرَّشِيْدُ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلٰى مِصْرَ (۷)لَمْ اَرَمِثْلَ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ قَطُّ (۸)مَالِيَ[1] اَرَاكَ حَزِيْنًا؟ (۹)هَلْ رَأَيْتُمُوْنِيْ اٰتِيَ اِلَيْكُمْ؟ (۱۰)مَاتَرٰى فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ اَيُّهَا الْفَاضِلُ؟ (۱۱)اَرٰى اَنَّ رَأْيَكُمْ صَحِيْحٌ (۱۲)اَرِنِيْ كِتَابَكَ (۱۳)اُعْبُدِاللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ [اَلْحَدِيْثُ] (۱۴)اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَرٰى بِنُوْرِ اللّٰهِ [الحديث] (۱۵)اَتُرَوْنَ هٰذِهِ [الْمَرْءَةَ] طَارِحَةٌ وَلَدَهَا فِى النَّارِ؟ [الحديث] (۱۶) كَانَ فِرْعَوْنُ يَقْتُلُ اَبْنَاءَ بَنِيْ اِسْرَاءِيْلَ وَيَسْتَحْيِيْ بَنَاتِهِمْ (۱۷)رَوَيْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (۱۸)هٰذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ عَنِ الْاَصْمَعِيِّ (۱۹)نَهْرُالنِّيْلِ يُرْوِيْ مَزَارِعَ مِصْرَ.

(۱) مَالِيَ کیا ہے مجھے یعنی کیا سبب؟ اس میں مَا استفہام کیلئے ہے۔

Marfat.com

اَشْعَارٌ

وَلَمْ اَرَ بَعْدَ الدِّیْنِ خَیْرًا مِنَ الْغِنٰی — وَلَمْ اَرَ بَعْدَ الْکُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ
قُلُوْبُ الْاَصْفِیَاءِ لَهَا عُیُوْنٌ — تَرٰی مَا لَا یَرَاهُ النَّاظِرُوْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (۲) فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَسُرُوْرًا (۳) اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ؟ (۴) قَالَ [اِبْرَاهِیْمُ] یَا بُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰی؟ (۵) قَالَ [مُوْسٰی] رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ، قَالَ لَنْ تَرَانِیْ (۶) فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَاءُوْنَ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ (۷) اِذْ قَالَ [اِبْرَاهِیْمُ] رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ قَالَ [اَلْمَلِکُ الْکَافِرُ] اَنَا اُحْیِیْ وَاُمِیْتُ (۸) وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا.

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اپنا منہ بچاؤ تا کہ تمہاری پیٹھ پر مار نہ پڑے [تمہاری پیٹھ ماری نہ جائے] (۲) تم اپنی زبان گالی گلوچ سے کیوں نہیں بچاتے؟ (۳) اے میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۴) ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا (۵) کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آ رہے ہیں؟ (۶) اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے [آپ کیا دیکھتے ہیں؟] (۷) ہماری رائے ہے [ہم دیکھتے ہیں] کہ وہ صحیح نہیں ہے۔ (۸) اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو وہ [تو] تمہیں بیشک دیکھ رہا ہے (۹) ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم ان کی تیز بینی [فراسة] سے ڈرو (۱۰) مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ [دکھلاؤ] (۱۱) مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر [والی] بنایا (۱۲) ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو [دوزخ کی] آگ سے بچائیں (۱۳) اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو۔

Marfat.com

((كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ اِلٰى وَلَدِهٖ))

وَلَدِی[1] الْعَزِيْزَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. مَالَکَ يَا بُنَیَّ مَضَيْتَ شَهْرَيْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ؟ حَتّٰی نَقِفَ عَلٰى اَحْوَالِکَ وَسَيْرِکَ فِی الْعِلْمِ. اَمَرَضٌ هَالَ بَيْنَکَ وَ بَيْنَ اِرْسَالِ الْمَكْتُوْبِ؟ اَمْ عَدَمُ نَجَاحِکَ فِی الاِمْتِحَانِ دَعَاکَ اِلٰى هٰذَا السُّكُوْتِ الْمَعْتُوْبِ؟

كَيْفَ نُبْدِیْ عَلَى الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوْبِنَا؟ لَا سِيَّمَا حَالَ اُمِّکَ الْحَنُوْنَةِ يَالَيْتَ كُنْتَ تَدْرِیْ كَيْفَ تَتَجَرَّعُ اُمُّکَ غُصَصَ الْهُمُوْمِ وَالْاَفْكَارِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ.

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رُفَقَاءِکَ السُّعَدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُوْنَ كُلَّ اُسْبُوْعٍ مَكْتُوْبًا اِلٰى اُسَرِهِمْ فَتَرْتَاحُ صُدُوْرُهُمْ وَ يُسَرُّ قُلُوْبُهُمْ. وَ نَحْنُ مِنْ جِهَتِکَ مُبْتَلَوْنَ فِی الْهُمُوْمِ وَالْاَحْزَانِ [لَا يَهْنَأُ لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ.

اِرْحَمْنَا يَا بُنَیَّ وَاَفِدْنَا عَمَّا اَنْتَ عَلَيْهِ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَتَزُوْلَ عَنَّا الْاَفْكَارُ.

نَدْعُوْلَکَ دَائِمًا اَنْ يَحْفَظَکَ اللّٰهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ وَيَرْزُقَکَ عِلْمًا يَهْدِيْکَ اِلٰى سَبِيْلِ الرَّشَادِ وَالاِرْتِقَاءِ والسَّلَام .

وَالِدُکَ

خَالِد

---

(۱) اصل میں یَاوَلَدِی الْعَزِیْز ہے۔ حرف ندا محذوف ہے۔ [وَلَد] منادی مضاف ہونے کی وجہ سے حالتِ نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۲) مگر ضمیر متکلم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جا سکتا [العزیز] ولد کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

بقيّة اَبْوَابِ الثُّلاثِيِّ الْمَزِيْدِ

۱۔ پہلے حصے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے۔

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارھواں اور بارھواں باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

(۱۱) اِفْعَوْعَلَ: اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ اِخْشَوْشِنْ مُخْشَوْشِنٌ اِخْشِيْشَانٌ

(۱۲) اِفْعَوَّلَ: اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوَّذَ يَجْلَوِّذُ اِجْلَوِّذْ مُجْلَوِّذٌ اِجْلِوَّاذٌ

تنبیه ۱۔ مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لئے اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔

۲۔ کتبِ صرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں۔ ان میں سے اکثر فَعْلَلَ (رباعی مجرّد) کے ہم وزن ہیں۔ اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعْلَلَ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَّلَ) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں۔ وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے اس ابتدائی کتاب میں انہیں درج کرنے کی ضرورت نہیں۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۳

اِحْدَوْدَبَ (۱۱) کوزہ پشت ہونا	اِجْلَوْلٰى گاؤں گاؤں پھرتے رہنا
اِخْلَوْلَقَ (۱۱) کپڑے کا پرانا ہونا	اِخْرَوَّطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا

Marfat.com

اِغْلَوَّطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا	زِیٌّ ھَیأت ۔ فیشن
اِمْلَوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا	ظَھْرٌ (جـ اَظْھَارٌ) پیٹھ
سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا	غُرْفَةٌ (جـ غِرَافٌ) پانی کا گھونٹ
کَادَ (یَکَادُ) قریب ہونا	غُرْفَةٌ (جـ غُرَفٌ) کمرہ ۔ بالاخانہ
اَرِیْکَةٌ (جـ اَرَائِکُ) زینت دار کرسی	فَاخِرَةٌ اعلیٰ درجے کی ۔ امیرانہ
جَوَادٌ (جـ جِیَادٌ) گھوڑا تیز رفتار ۔ سخی آدمی	

مشق نمبر ۳۵

(۱) اِحْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرُهُ (۲) اِخْلَوْلَقَتْ ثِيَابُ الْعَبْدِ (۳) اِغْلَوَّطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَّذَتْ وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ (۴) اِخْرَوِّطْ اَيُّهَا النَّجَّارُ ذَاكَ الْخَشَبَ وَاصْنَعْ مِنْهُ اَرِيْكَةً فَاخِرَةً (۵) اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّهْرِ حَتّٰى لَايَقْدِرَ[1] اَحَدٌ اَنْ يَشْرِبَ مِنْهُ غُرْفَةً وَاحِدَةً (۶) قَدْ تَجْلَوِّذُ ذَالنَّاقَةُ حَتّٰى تَسْبِقَ[2] الْجِيَادَ (۷) اِجْلَوْلَيْنَا بِلَادًا وَقُرًى كَثِيْرَةً لِنَلْتَقِيَ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ فِي خِدْمَةِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ لٰكِنْ مَاوَجَدْنَا غَيْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِيْ زِيِّ الْاَغْنِيَاءِ فَالْفَيْنَاهُ[3] مُخْلِصًا، غَيْرَ مُرَاءٍ، حَرِيْصًا عَلٰى اِحْيَاءِ عَظَمَةِ الْمُسْلِمِيْنَ.

((کتاب من تلمیذ الی ابیه))

اِلٰى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُكَرَّمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. وَصَلَنِيْ يَا اَبِي الْعَطُوْفَ[4] كِتَابُكَ الْعَزِيْزُ بِالْاَمْسِ، فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ[5] الْغِلَافِ[6] مَصْدَرَهُ[7] الشَّرِيْفَ، فَقَبَّلْتُهُ[8] اِكْرَامًا، ثُمَّ فَضَضْتُهُ[9] مُشْتَاقًا اِلٰى اَخْبَارِكُمُ السَّارَّةِ[10] وَاِذَا[11] هُوَ يَرْمِيْنِيْ بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَيُنَبِّهُنِيْ[12] عَلَى الْقَلَقِ وَالْاَلَمِ مَالَحِقَكُمْ[13] وَلَا سِيَّمَا لِاُمِّي الْحَنُوْفَةِ، فَمَا تَمَمْتُ قِرَاءَتَهُ حَتّٰى اَمْطَرَتْ[14] عَيْنَاىَ دُمُوْعَ[15] النَّدَمِ وَاَخَذْتُ اَلُوْمُ نَفْسِيْ،

(۱) و (۲) حتی کے بعد مضارع کو نصب دیا جاتا ہے۔ (دیکھو درس ۲۔۳) (۳) اَلْفَی (ا۔ ی) پانا (۴) بڑا مہربان (۵) پتہ (۶) لفافہ (۷) نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے (۸) میں نے اس کو بوسہ دیا (۹) فَضَّ (ن) کھولنا۔ توڑنا (۱۰) خوش کرنے والی (۱۱) یہاں اِذَا مفاجاۃ کا ہے۔ یعنی یکایک (۱۲) نَبَّهَ آگاہ کرنا (۱۳) لاحق ہوا (۱۴) برسایا (۱۵) دَمْع آنسو۔

Marfat.com

فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ يَا اَبَتِ، فَاِنَّ لِیْ عُذْرًا وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ۔

وَهُوَ اَنِّیْ مَا اَحْبَبْتُ اَنْ اُكَدِّرَ[1] خَاطِرَكُمْ بِاِطِّلَاعِكُمْ عَلٰى مَالَا يَسُرُّكُمْ، وَذٰلِكَ اَنِّیْ لَمْ اَكُنْ نَاجِحًا فِی الاِمْتِحَانِ الشَّهْرِ الْمَاضِیْ، وَسَبَبُهٗ اَنِّیْ رَجَعْتُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ مُتَاَخِّرًا بَعْدَ عُطْلَةِ رَمَضَانَ لِكَوْنِیْ مَرِيْضًا، فَرُفَقَائِیْ سَبَقُوْنِیْ وَخَلَّفُوْنِیْ[2] اَذْرِفُ[3] مِنَ النَّدَمِ دَمَعَاتٍ، لٰكِنْ لَايَرُدُّ الدَّمْعُ[4] مَافَاتَ، فَتَفَرَّغْتُ[5] عَنْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ لِتَلَافِیْ مَافَاتَنِیْ، وَعَزَمْتُ اَنْ اَكُوْنَ فِی الاِمْتِحَانِ الْآتِیْ مِنَ النَّاجِحِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ. اَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ اُبَشِّرَكُمْ فِی الْقَرِيْبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ، وَاَسْاَلُكَ وَاُمِّی الْمُكَرَّمَةَ اَنْ تَشْمَلَانِیْ[6] بِدُعَاءِكُمْ. اَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكُمَا لِابْنِكُمَا الْمُطِيْعِ.

محمد رفیع

(۱) گدلا، میلا کرنا (۲) پیچھے ڈال دیا (۳) ذَرَفَ (ض) آنسو بہانا (۴) جو کچھ فوت ہو گیا (۵) تفرّغ سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے درپے ہو جانا۔ (۶) شَمِلَ (س) شامل کر لینا۔

Marfat.com

سوالات نمبر ۱۵

(۱) ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟
(۲) حالت جزمی میں فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟
(۳) ناقص سے مضارع معروف و مجہول کی گردانوں میں کون کون صیغے باہم مشابہ ہیں؟
(۴) ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟
(۵) ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیر ہوتا ہے؟
(۶) اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟
(۷) لفیف کی تعریف کرو۔
(۸) لفیف کی کون سی قسم میں تغیر زیادہ ہوتا ہے؟
(۹) ذیل کے صیغے پہچانو اور ان کی اصلیت بتاؤ:
دَعَوْنَ' رَضُوْا' يَدْعُوْنَ' تَدْعُوْنَ' تَرْضَيْنَ' تُلْقَيْنَ' اِرْمِ' اِرْمِيْ' لَقُوْا' مَدْعًى' مِدْعَاءٌ' مَرَامِيْ' مُرَامِيٌّ' اَدْعٰى' اَلْقٰى' قِ' قُوْا' قِيْنَ' اِتَّقُوْا' اَلْمُوْلٰى' دَاعُوْنَ' اَرِ' اَرِىْ' يَرَوْنَ' حَيُّوْا' اَسْتَحِيْى' اِسْتَحِيْى' يَحْيٰى' تَحِيَّةٌ۔
(۱۰) ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں ان میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

خَاصِّیَّاتُ الْاَبْوَابِ

۱۔ فعل مجرّد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتی ہیں جو ان ابواب کی خاصِیَّت کہلاتی ہیں۔

۲۔ خود مجرّد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں۔ لیکن اُن کی طرف توجہ بہت کم جاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارض نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجِلَ (ڈرنا) دوسرے یہ کہ باب مذکور اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

باب کَرُمَ میں اوصافِ دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجُعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا)۔

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اس باب سے جتنے فعل آتے ہیں ان کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۹ تنبیہ ۳) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادے اس سے مستثنٰی ہیں۔

باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ (تروتازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سوج جانا) وَرِثَ (وارث ہونا)۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصِیَّات حسبِ ذیل ہیں۔

تنبیہ ۱۔ ذیل میں لفظ مَاخذ بہت جگہ آئے گا۔ اس سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے کوئی فعل بنایا جائے۔ عِرَاق سے اَعْرَقَ (عراق میں پہنچنا) پس لفظ عراق اَعْرَقَ کا ماخذ ہے۔

Marfat.com

(۱) باب افعل[۱]

امثلہ	خاصیات
ذَھَبَ (جانا) سے اَذْھَبَ (لیجانا)	۱۔ تَعْدِیَہ =لازم کومتعدی بنایا
اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صُبح، اَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق	۲۔ بُلوغ =ماخذ میں آنایا ماخذ میں پہنچنا
اَعْظَمْتُهٗ (میں نے اسے صاحب عظمت پایا) ماخذ عظمت	۳۔ وِجْدَان =ماخذ سے متصف پانا
اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھلدار ہوا) ماخذ ثمر	۴۔صَیرورت =صاحب ماخذ ہونا
اَكْفَرْتُهٗ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کُفر	۵۔ نِسْبة اِلَى الْمَاخَذ = ماخذ کی طرف نسبت کرنا
اَشْفَقَ زَیْدٌ (زید ڈرا) مادّہ مجرّد شَفِقَ = (مہربانی کرنا)	۶۔ اِبْتِدا = نئے معنی کیلئے آنا جومجرد کے معنی سے بالکل الگ ہوں

(۲) باب فعل

فرخ (خوش ہونا) سے فرح (خوش کرنا)	۱۔ تَعْدِیَہ
عمق الماء (پانی عمق [گہرائی] میں پہنچا)	۲۔ بلوغ
نورالشجر (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نور = کلی۔شگوفہ	۳۔ صیرورت
فسقته (میں نے اسے فسق کی طرف منسوب کیا)	۴۔ نسبة الى الماخذ
کلمته (میں نے اس سے کلام کیا) مادہ کلم =زخمی کرنا	۵۔ ابتدا
نصر زید یھودیا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نصرانی = عیسائی .	۶۔ تحویل= کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا

(۱) جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جاچکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائیں گے۔

Marfat.com

۷۔ تَکْثِیر = کثرت ظاہر کرنا	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دیا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا
۸۔ قَصْر = بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	کَبَّرَ (اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا)، سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا)

(۳) باب فاعل

۱۔ مُشَارَکَت = کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو باہم لڑے)
۲۔ مُوَافَقَتِ مجرّد = مجرّد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ حَامِدٌ. سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)
۳۔ مُوَافَقَتِ اَفْعَلَ	بَاعَدْتُهٗ بمعنی اَبْعَدْتُهٗ (میں نے اسے دور کیا)
۴۔ مُوَافَقَتِ فَعَّلَ	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)

(٤) باب تَفَاعَلَ

۱۔ مُشَارَکَت[1]	تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تَخْیِیل = خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ یُوْسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مُطَاوَعَت[2] فَاعَلَ یعنی فَاعَلَ کے بعد اسلئے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے	نَاوَلْتُهٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اسے دیا تو اس نے لے لیا)
۴۔ اِبتدا	تَبَارَکَ اللّٰہُ (اللہ برکت والا ہے) مادّہ بَرَکَ = اونٹ کا بیٹھنا

(۱) باب فَاعَلَ اور تَفَاعَلَ دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ باب فَاعَلَ میں بظاہر پہلا اسم فَاعِل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تَفَاعَلَ میں دونوں فاعل ہوتے ہیں۔ (۲) مطاوعت اور موافقت کے معنوں کا فرق سمجھ لو۔

Marfat.com

(۵) باب تفعل

ا۔ تکلُّف[1] = کسی صفت کو ہم خود میں بہ تکلف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مَحْمُوْدٌ (محمود بہ تکلف بہادر بنا)
۲۔ تَجَنُّب = ماخذ سے بچنا	تَاَثَّمَ عَلِيٌّ (علی گناہ سے بچا) ماخذ اِثم : = گناہ
۳۔ اِتِّخاذ = کسی چیز کو ماخذ بنالینا	تَبَنَّيْتُ اَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنالیا) ماخذ اِبْن: بیٹا
۴۔ تَحَوُّل = کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا	تَنَصَّرَ يَهُوْدِيٌّ (ایک یہودی نصرانی ہوگیا) ماخذ نصرانيّ
۵۔ صَيْرُوْرَت	تَمَوَّلَ (مالدار ہونا) ماخذ مَال
۶۔ اِبتدا	تَكَلَّمَ (علام کرنا) مادہ كَلِمَ : زخمی کرنا

(۶) باب اِنْفَعَلَ

ا۔ لُزُوم = لازم ہونا	كَسَرَ (توڑنا) سے اِنكَسَرَ (ٹوٹنا)
۲۔ مُطَاوَعتِ فَعَلَ	كَسَرْتُهُ فَانكَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
۳۔ مطاوعتِ مجرّد	قَطَعْتُهُ فَانقَطَعَ (میں نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)
۴۔ اِبتدا	اِنطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ = جدا ہونا

(۷) باب اِفْتَعَلَ

ا۔ اِتِّخاذ	اِجْتَحَرَ الْفَأرُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ حُجر = بل
۲۔ مُطَاوَعتِ فَعَلَ	حَمَّلْتُهُ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر لادا تو وہ لدگیا)

(۸) و (۹) باب اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ

ا۔ لُزُوم ۲۔ لَوْن ۳۔ عَيْب	یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور لَـــوْن یعنی رنگ کے معنی میں یا عیب کے معنی میں آتے ہیں	اِحْمَرَّ ' اِحْمَارَّ (سرخ ہونا) اِحْوَلَّ ' اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)

(۱) تکلف اور تخیل کا فرق یاد رکھو

Marfat.com

(۱۰) باب اِسْتَفْعَلَ

۱۔ اِتّخاذ	اِسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا)
۲۔ طَلَب	اَسْتَغْفِرُاللّٰه (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)
۳۔ قَصْر	اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا)
۴۔ حِسْبَان = گمان کرنا	اِسْتَحْسَنْتُهٗ (میں نے اسے اچھا گمان کیا)

(۱۱) باب اِفْعَوْعَلَ

۱۔ لُزوم ۲۔ مُبَالَغَه	اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

(۱۲) باب اِفْعَوَّلَ

۱۔ لُزوم ۲۔ مُبَالَغَه ۳۔ اِبتِدا	اکثر لازم ہوتا ہے معنی میں مبالغہ ہوتا ہے اس باب کا کوئی فعل مادہ مجرد کے ہم معنی نہیں ہے۔	اِجْلَوَّذَ (تیزی سے دوڑنا)

ابْوَاب رُبَاعِیّ مُجرَّد وَ مَزِيْد فيه

(۱) باب فَعْلَلَ

۱۔ قَصْر	حَمْدَلَ (الحمد للّٰه کہنا) بَسْمَلَ (بِسْمِ اللّٰه کہنا)
۲۔ اِلْبَاس = کسی کو ماخذ پہنانا	بَرْقَعْتُهٗ (میں نے اُسے برقع پہنایا) ماخذ بُرْقُعٌ = برقع
۳۔ اِتّخَاذ	قَنْطَرَ (پل بنانا) ماخذ قَنْطَرَةٌ

Marfat.com

(۲) باب تَفَعْلَلَ

۱۔ تَحَوُّل	تَزَنْدَقَ (زندیق ہو جانا) ماخذ زِندِیق: بے دین
۲۔ مُطَاوَعَتِ فَعْلَلَ	دَحْرَجْتُ الْكُرَةَ فَتَدَحْرَجَ (میں نے گیند کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گئی)
۳۔ تَلَبُّس = ماخذ کو پہن لینا	تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ (زینب نے برقع پہنا)

(۳) باب اِفْعَلَلَّ

۱۔ اِبتِداء	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا)
۲۔ مُبَالَغَه	رَأَيْتُ جَارِيَةً(۱) تَشْرَأِبُّ كَالظَّبْيِ(۲)

(٤) باب افعنلل

۱۔ مُبَالَغَه	اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)
۲۔ اِبتِدا	اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد منقبض ہو گیا)

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۱

اِنْ اگر۔نہیں	عَلَيْكَ تجھ پر۔تجھ پر لازم ہے
اَلْاَبُ الْيَسُوْعِيُّ پادری	فِطْرَةٌ اصلی طبیعت۔طبعی دین۔اسلام
اَسَفٌ افسوس	مَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا
اِخْتَانَ (و۔۷) خیانت کرنا	مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہل مشرق کے علوم اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے
اِسْتَغَاثَ (و۔۱۰) فریاد چاہنا	
اَكْلٌ کھانا	
اِنْتَشَرَ پھیل جانا	مَنَامٌ سونے کا وقت۔نیند
تِجَارَةٌ بیوپار	مَنْسُوْخٌ رَدّ کیا ہوا
تَدَيَّنَ کسی دین پر چلنا	مَوْلُوْدٌ بچہ

(۱) جارية لونڈی۔لڑکی (۲) ظبي ہرن

Marfat.com

ثَلٰثٌ وَ ثَلٰثُوْنَ ۳۳	نَائِبَةٌ (جـ نَوَائِبُ) آفت
سُوْءٌ بُرا	نُصُبٌ (جـ اَنْصَابٌ) تھان یا مقبرہ جسے پوجا جائے
شُرْبٌ پینا	هُوَّدَ (۲) یہودی بنانا
شَرْقِیٌّ مشرق کا رہنے والا	هُنُوْدٌ (هِنْدِیٌّ کی جمع ہے) ہندستان کے رہنے والے۔ یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے لئے بولا جاتا ہے۔
صَنَاعَةٌ ہنرمندی۔کاریگری	
صَنَمٌ بت	
عَابِدٌ (جـ عبدة) پوجنے والا	

مشق نمبر ۲۴

(۱) فَلَمَّا رَأَيْنَهُ اَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا، اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (۲) لَمَّا اَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَائِبُ وَاَمْسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَائِبُ قَامُوْا يَسْتَغِيْثُوْنَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَاَعْرَضُوْا عَنْ اَصْنَامِهِمْ وَاَنْصَابِهِمْ (۳) كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْيُنَصِّرَانِهٖ اَوْيُمَجِّسَانِهٖ (۴) اَلْآبَاءُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ انْتَشَرُوْا فِي الْبِلَادِ وَنَصَّرُوْا كَثِيْرًا مِنَ الْهُنُوْدِ وَعَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَالْاَسَفُ عَلٰى بَعْضِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ تَنَصَّرُوْا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِيْنٌ مَنْسُوْخٌ لَايَقْدِرُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ بِاَنْفُسِهِمْ اَنْ يَتَدَايَنُوْا بِهَا (۵) سَبِّحُوْا بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ مَرَّةً وَحَمِّدُوْا ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ وَهٰكَذَا عِنْدَالْمَنَامِ (۶) لَا تُكَفِّرُوْا وَلَا تُفَسِّقُوْا اَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوْءِ (۷) تَمَوَّلَ اَهْلُ اَمْرِيْكَا وَاَرْبَابُ الْيَابَانِ بِالتِّجَارَةِ وَالصَّنَاعَةِ (۸) اِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ اَحَدٍ اَوْاَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيْبَةٍ فَاسْتَرْجِعُوْا (۹) وَجَدْنَا كَثِيْرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِيْنَ يَخْتَانُوْنَ فِيْ بَيَانِ اَحْوَالِ الشَّرْقِيِّيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ خُصُوْصًا (۱۰) عَلَيْكَ بِالْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْحَمْدَ لَهٗ بَعْدَهُمَا۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱۔ افعال تامّہ وہ ہیں جو اگر لازم (دیکھو درس ۱۰۱۸) ہوں تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات (مرکّب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدّی (دیکھو درس ۱۷) ہوں تو فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر: جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا)۔

عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں۔

۲۔ افعال ناقصہ وہ جو ہیں تو "لازم" لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ ان کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَيْدٌ (زید ہوگیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہوگیا؟ پس جب کہا جائے گا صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہوگیا) تو یہ ایک بات پوری ہوگی۔

تنبیہ ۱۔ پچھلے سبقوں میں جو افعال ناقصہ (= معتلّ اللّام) مذکور ہوئے ہیں۔ وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی اُن کے آخر میں حرفِ علّت آتا ہے اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں۔

۳۔ فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اس کی خبر کہتے ہیں۔

۴۔ فعل ناقص کا اسم حالت رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالت نصبی میں: كان خالدٌ شجاعًا (خالد بہادر تھا)۔

۵۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعال ناقصہ جملہ اسمیّہ پر داخل ہوتے ہیں اس وقت مبتدا تو بدستور حالت رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالت نصبی میں آجاتی ہے۔

۶۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کرا دینے کی وجہ سے افعال ناقصہ کو

Marfat.com

نواسخ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں۔

۷۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ اِنَّ[1] اوراس کے اخوات (بہنیں) یعنی اَن، کَانَ، لیت، لکن اور لعل بھی نواسخ جملہ کہلاتے ہیں۔مگران کا عمل فعل ناقص کے برعکس ہوتا ہے۔یعنی ان مبتدا کونصب دیتا ہےاورخبرکورفع۔ دیکھوذیل کی مثالیں اور ہرایک کافرق ذہن نشین کرلو:۔

اِنَّ داخل ہوتا ہے	کَانَ داخل ہوتا ہے	جملہ اسمیہ
اِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ	كَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	اَلرَّجُلُ حَاضِرٌ
اِنَّ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَانِ	كَانَ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَيْنِ	اَلرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ
اِنَّ الرِّجَالَ حَاضِرُوْنَ	كَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِيْنَ	اَلرِّجَالُ حَاضِرُوْنَ
اِنَّ الْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ	كَانَتِ الْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ	اَلْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٌ

۸۔ افعال ناقصہ یہ ہیں:۔

(۱) كَانَ (تھا۔ہوا۔ہے) (۲)صَارَ (ہوا)، (۳)اَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا۔ہوا)، (۴)اَمْسٰی (شام کے وقت ہوا۔ہوا)، (۵)اَضْحٰی (چاشت کے وقت ہوا۔ہوا)، (۶)ظَلَّ (دن میں ہوا۔ہوا)، (۷)بَاتَ (رات میں ہوا۔ہوا)، (۸)دَامَ (ہمیشہ ہوا۔رہا)، (۹)مَازَالَ (ہمیشہ ہوا۔رہا)، (۱۰)مَابَرِحَ (ہمیشہ رہا)، (۱۱)مَافَتِیءَ [مَافَتَأَ بھی آتا ہے] (ہمیشہ رہا)، (۱۲)مَاانْفَكَّ (ہمیشہ رہا)، (۱۳)مَادَامَ (جب تک رہا)، (۱۴)لَيْسَ (نہیں ہے)۔

تنبیہ ۲۔ مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں۔ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے۔لَيْسَ بھی فعل ماضی ہی ہے مگرزیادہ تر زمانہ حال ہی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔لَيْسَ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے)۔

۹۔ مَادَامَ[2] اورلیس کے سواتمام افعال ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہےاورشروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نہی بھی بنتا ہے۔

---

(۱) اِنَّ کا کچھ بیان حصہ دوم سبق ۱۵(ب) میں گزر چکا ہے۔حصہ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا۔
(۲) مَادَامَ سے مضارع بنالیتے ہیں۔

Marfat.com

۱۰۔ لَیْسَ کی گردان اِس طرح ہوگی:۔ لَیْسَ، لَیْسَا، لَیْسُوْا، لَیْسَتْ، لَیْسَتَا، لَسْنَ، لَسْتَ، لَسْتُمَا، لَسْتُمْ، لَسْتِ، لَسْتُمَا، لَسْتُنَّ، لَسْتُ، لَسْنَا۔

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں۔مگر مَادَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہی۔ اس سے مضارع بہت کم آتا ہے۔

۱۱۔ کَانَ یَکُوْنُ کی گردانیں قَالَ یَقُوْلُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصے میں پڑھ لی ہیں۔صَارَ یَصِیْرُ اور بَاتَ یَبِیْتُ کی گردانیں بَاعَ، یَبِیْعُ جیسی ہوں گی' اَصْبَحَ، یُصْبِحُ کی اَکْرَمَ جیسی اَمْسٰی یُمْسِیْ اور اَضْحٰی یُضْحِیْ کی اَلْقٰی یُلْقِیْ، جیسی ظَلَّ یَظَلُّ کی فَرَّ جیسی دَامَ یَدُوْمُ کی قَالَ جیسی زَالَ یَزَالُ کی خَافَ یَخَافُ جیسی بَرِحَ یَبْرَحُ اور فَتِئَ یَفْتَؤُ کی سَمِعَ جیسی اور اِنْفَکَّ یَنْفَکُّ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہوں گی۔

۱۲۔ مذکورہ افعالِ ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں:

(۱) کَانَ سے زمانہ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفة سے مُتَّصِف ہونا سمجھا جاتا ہے: کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانہ ماضی میں زید عِلم کی صفة سے متّصِف تھا۔

تنبیہ ۲۔ مگر اَللّٰہ کے ساتھ زمانہ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی: کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے موقع پر لفظ کَانَ محض تحسین کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

(۲) صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے □: صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (کیچڑ ٹھیکری ہوگئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری میں منتقل ہوگئی۔صَارَ رَشِیْدٌ عَالِمًا (رشید عالم ہوگیا) یعنی رشید کی جھل کی صفة علم سے مبدل ہوگئی۔

(۳) افعال نمبر ۳ سے نمبر ۷ تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتےہیں ۔یعنی صبح' شام' چاشت' دن' رات) : اَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِیًّا (حامد صبح کے وقت غنی وہ گیا)' اَمْسٰی خَالِدٌ حَزِیْنًا (خالد شام کے وقت آزردہ ہوگیا)۔

Marfat.com

کبھی صار کی مانند محض ''ہونے'' کے معنی لئے جاتے ہیں: اصبح زید غنیا (زید غنی ہوگیا) اسی طرح اضحی ظل اور بات کے معنی کئے جاتے ہیں۔

(۴) نمبر ۸ ''دَامَ'' کو اکثر دعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں: دَامَ عَدُوُّکَ مَخذُوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے)۔

(۵) نمبر ۹ سے ۱۲ تک اپنی خبر کے اِستمرار (ہمیشگی) کیلئے استعمال ہوتے ہیں: مَازَالَ زَاهِدٌ ذَكِیًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا)۔

ان چار فعلوں میں ''مَا'' نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا ہے)۔ چونکہ ان چاروں فعلوں کے معنوں میں ''قائم رہنے'' کی نفی ہے۔ اسلئے اس پر مانیے نافیہ لگانے سےنفی کی نفی ہو جاتی ہے اور ''قائم رہنا'' کے معنی پیدا ہوتے ہیں: زال کے معنی ہیں ''زائل ہوا'' یعنی ''قائم نہ رہا'' تو مَازَالَ کے معنی ہوں گے ''زائل نہ ہوا یعنی قائم رہا'' اسی طرح مَا بَرِحَ وغیرہ۔

(۶) مادام میں ''مَا'' ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں ''جب تک'' اسی لئے مَادَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَادَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد لوگ کھڑے رہے جب تک کہ استاد کھڑا رہا)۔

تنبیہ ۴۔ فعلوں پر صرف ما لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جا سکتے ہیں: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ یا مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ التَّلَامِذَةُ (جب تک اُستاد کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے)۔

(۷) لَيْسَ نفی کیلئے آتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے)۔

تنبیہ ۵۔ لَيْسَ کی خبر پر عموماً بِ لگا کر مجرور کر دیتے ہیں: لَيْسَ الْوَلَدُ بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑھا (دیکھو سبق ۶۔۸)

تنبیہ ۶۔ فعل ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو۔

Marfat.com

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۵

حَامِضٌ کھٹا	عَرْجَاءُ (اَعْرَجُ کا مونث) لنگڑی
زِحَامٌ بھیڑ	غَزِیْرٌ بہت زیادہ۔ موسلا دھار
غمام ابر	مِصْبَاحٌ (جـ مَصَابِیْحُ) چراغ
قصیر (ج قصار) کوتاہ	مَطَرٌ (جـ اَمْطَارٌ) بارش
قمیص (قمصان) پیرہن	مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا
کیف گھنا	نَشِیْطٌ خوش دل۔ چست
متالم دردناک۔ تکلیف زدہ	هَادِئٌ باآرام۔ باسکون
متقد سلگا ہوا۔ روشن	جَوٌّ فضا۔ زمین وآسمان کی درمیانی جگہ

مشق نمبر ۳۷

تنبیه ۷۔ دیکھو ایک طرف جملہ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اسی جملے پر فعل ناقص لگا کر خبر کو حالت نصبی میں بتلایا گیا ہے۔

(۱) اَلْبَیْتُ نَظِیْفٌ	کَانَ الْبَیْتُ نَظِیْفًا
(۲) اَلْقَمِیْصُ قَصِیْرٌ	صَارَ الْقَمِیْصُ قَصِیْرًا
(۳) اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ	اَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا
(۴) اَلْغَمَامُ کَثِیْفٌ	اَمْسَی الْغَمَام کَثِیْفًا
(۵) اَلزِّحَامُ شَدِیْدٌ	اَضْحَی الزِّحَام شدیدًا
(۶) اَلْمَطَرُ غَزِیْرٌ	ظَلَّ المطر غزیرا
(۷) اَلْمِصْبَاحُ مُتَّقِدٌ	بات المصباح متقدا
(۸) هَلِ النَّهْرُ جَارٍ؟	نعم! دَامَ النَّهْرُ جَارِیًا
(۹) هَلِ الْبَابُ مَفتوحٌ	لَیْسَ الْبَابُ مفتوحًا
(۱۰) هل الشَّاةُ عَرْجَاءُ	لَیْسَتِ الشاةُ عَرْجَاءَ
(۱۱) اَلْوَلَدُ صَالِحٌ	مَازَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا

Marfat.com

(۱۲) اَلْوَلَدانِ صَالِحَانِ	مَازَالَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ
(۱۳) اَلْاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ	مَازَالَ الْاَوْلَادُ صَالِحِيْنَ یا صُلَحَاءَ
(۱۴) اَلْبِنْتُ مُهَذَّبَةٌ	مَازَالَتِ الْبِنْتُ مُهَذَّبَةً
(۱۵) اَلْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٌ	لَا تَزَالُ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ

تنبیہ ۸۔ مذکورہ پندرہ جملوں پر اِنَّ داخل کر کے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو۔

(۱۶) هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ	مَافَتِئَ التِّلْمِيْذُ حَاضِرًا
(۱۷) اَاَنْتَ جَالِسٌ اِلَى الظُّهْرِ؟	انا اَجْلِسُ مَادَامَ اَبِىْ جَالِسًا
(۱۸) اَهٰذَا اَخِىْ	لَيْسَ هٰذَا خَاكَ
(۱۹) هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ	لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پر کرو:۔

(۱) كَانَ الْوَلَدُ	(۹) بَاتَ الْمَرِيْضُ ....
(۲) صَارَ الْجَوُّ	(۱۰) سَيَكُوْنَ التَّلَامِذَةُ...........
(۳) كَانَ الرَّجُلَانِ	(۱۱) لَيْسَ الْقَمِيْصُ ....
(۴) اَصْبَحَ الرِّجَالُ	(۱۲) اَنَا اَقُوْمُ مَادَامَ ....
(۵) كَانَتِ الْبِنْتُ	(۱۳) اَلَيْسَ .... صَادِقًا
(۶) صَارَتِ الْمَرْءَتَانِ	(۱۴) مَازَالَ الْغَمَامُ ....
(۷) اَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ	(۱۵) اَلَيْسَتِ .... مُهَذَّبَاتٍ
(۸) اَمْسَى الْمَطَرُ...........	(۱۶) .... مَادَامَ الْاُسْتَاذُ جَالِسًا

Marfat.com

مشق نمبر ۳۹

ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو:۔

(۱) صَارَالطِّیْنُ خَزَفًا

(صَارَ) فعلِ ناقص' ماضی' مبنی ہے فتحہ پر

(الطِّیْنُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا۔اس لئے موفوع ہے۔

(خَزَفًا) خبر ہے فعلِ ناقص کی۔اس لئے منصوب ہے۔

فعلِ ناقص اسم و خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) قَدْ یَصِیْرُالْجَاهِلُوْنَ عَالِمِیْنَ (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)

(قَدْ) حرف تبعیض ہے۔یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع پر تبعیض[۱] کے معنی میں۔

(یَصِیْرُ) فعل ناقص' مضارع' مرفوع ہے۔

(الْجَاهِلُوْنَ) اسم ہے فعل ناقص کا۔اس لئے مرفوع ہے۔اس کے رفع کی علامت ـُـوْنَ ہے۔

(عَالِمِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی۔اس لئے منصوب ہے اس لئے نصب کی علامت ـِـیْنَ ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۴۰ عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مکان کشادہ تھا (۲) خادم چست تھا (۳) پیرہن لمبا ہوگیا (۴) شام کے وقت بھیڑ سخت ہوگئی (۵) بیمار نے آرام سے رات گذاری (۶) لڑکیاں ہمیشہ مہذب رہیں (۷) ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں (۸) بارش دن میں موسلادھار رہی (۹) فضا رات میں کثیف رہی (۱۰) سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے (۱۱) لڑکیاں ابھی حاضر ہوں گی (۱۲) جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہوں گا۔

(۱) "بعض اوقات" کے معنی ہیں۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ النَّاقِصَۃُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۔ پچھلے سبق میں تم نے چودہ الفاظ فعلِ ناقص کے پڑھے ہیں۔ دراصل وہی افعالِ ناقصہ ہیں:۔

چند الفاظ اور ہیں جو ہیں تو افعالِ تامہ (دیکھو درس ۳۷۔۱) لیکن کبھی وہ صَارَ کے معنی میں بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ افعالِ ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

عَادَ یَعُوْدُ (لوٹنا۔ ہونا) تَحَوَّلَ یَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا۔ ہو جانا) اِرْتَدَّ یَرْتَدُّ (پھر جانا۔ ہو جانا)، اِسْتَحَالَ یَسْتَحِیْلُ (محال یا مشکل ہونا۔ بن جانا)۔

ان کے سوا اور بھی کئی افعال فعلِ ناقص کے طور پر آ جاتے ہیں۔

ہر لفظ کے دو معنی لکھے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تامہ ہیں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں: عَادَ الْخَلِیْلُ مِنْ مَکَّۃَ (خلیل مکہ سے لوٹا)، عَادَ الْخَلِیْلُ حَاجًّا (خلیل حاجی ہو گیا)، تَحَوَّلَ زَیْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)، تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبْنًا (دودھ پنیر بن گیا)، اِرْتَدَّ زَیْدٌ عَنْ دِیْنِہٖ (زید اپنے دین سے پھر گیا) اِرْتَدَّ الْاَعْمٰی بَصِیْرًا (اندھا بینا ہو گیا) اِسْتَحَالَ الْاَمْرُ (کام مشکل ہو گیا)، اِسْتَحَالَتِ الْخَمْرُ خَلًّا (شراب سرکہ بن گئی)۔

۲۔ کبھی کَانَ بھی تامہ ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں "موجود ہونا" یا "پایا جانا": کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ غَیْرُہٗ (اللہ [موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا) اس مثال میں کَانَ اور لَمْ یَکُنْ کا صرف فاعل آیا ہے۔ اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہو گیا ہے۔ اس لئے وہ تامہ کہلائے گا۔

Marfat.com

۳۔ اَصْبَحَ اور اَمْسٰی بھی تامّہ ہوجاتے ہیں۔ جبکہ ان کے معنی ہوں گے ''صبح کرنا'' یا '' صبح کے وقت آنا''۔ ''شام کرنا'' یا ''شام کے وقت آنا'': اَصْبَحْنَا یا اَمْسَیْنَا بِالْخَیْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے)۔ اَصْبَحَ یا اَمْسٰی عَلَیْھِمُ الطُّوْفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آ پہنچا)۔

۴۔ دعا کے موقع پر دَامَ بھی تامّہ ہوجاتا ہے: دَامَ مَجْدُکُمْ (آپ کی بزرگی ہمیشہ رہے)۔

۵۔ یاد رکھو دعا میں یا بددعا میں اکثر فعلِ ماضی ہی بولا جاتا ہے۔ مگر معنی مضارع کے لئے جاتے ہیں اور مائے نافیہ کی جگہ لَا کا استعمال کرتے ہیں: کَانَ اللّٰہُ فِیْ عَوْنِکَ (اللہ تیری مدد میں رہے)۔ لَا زِلْتُمْ سَالِمِیْنَ (تم ہمیشہ سلامت رہو)۔ طَالَ عُمْرُہٗ (اس کی عمر دراز ہو)۔ لَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے۔ یہ بددعا ہے)۔ کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہوجاتا ہے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ (اللہ تمہیں بخش دے)۔

٦۔ فعلِ ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کرسکتے ہیں: کَانَ قَائِمًا زَیْدٌ (زید کھڑا تھا)۔ اس کو کَانَ الْقَائِمَ زَیْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعل ناقص پر بھی مقدم کردیتے ہیں صغیرًا کَانَ او کبیرًا.

اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: کَانَ لِیْ غُلَامٌ. کَانَ عِنْدِیْ غُلَامٌ (اس کا بیان چوتھے حصے میں مفصل ہوگا)۔

۷۔ یَکُوْنُ (کَانَ کا مضارع) پر کوئی حرفِ جازم (دیکھو سبق ۲۱۔۲) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کردیا جاتا ہے یعنی لَمْ یَکُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ یَکُ، لَا تَکُنْ سے لَا تَکُ، لَمْ اَکُنْ سے لَمْ اَکُ ہوجاتا ہے: لَمْ اَکُ جَبَّارًا شَقِیًّا (میں جابر بدبخت نہیں تھا)۔

لیکن جب مابعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہوسکتا: لَمْ یَکُنِ الْوَلَدُ کَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ یَکُ الْوَلَدُ نہیں کہا جائے گا۔

۸۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمہیں کسی قدر معلوم ہوچکا ہے اور چوتھے حصے

Marfat.com

میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملہ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے (دیکھو سبق ٦۔٧) خبر کی جگہ جملہ (فعلیہ ہو یا اسمیہ) بھی آ سکتا ہے اور شبہ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آ سکتا ہے۔ اسی طرح فعل ناقص اور اِنَّ اور اُس کے اَخوات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آ سکتا ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:۔

خَالِدٌ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ[1]	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ[2]	اِنَّ خَالِدًا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ[3]
اَلشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ[4]	كَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ[5]	اِنَّ الشِّتَاءَ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ
اَلْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ	كَانَتِ الْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ	اِنَّ الْهِرَّةَ فِي الْبَيْتِ
اَلْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	كَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	اِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو۔ سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہی ضمیر فاعل ہے۔ القران مفعول ہے۔ فعل فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہوگیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالت رفعی میں سمجھا جائے گا۔ مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ کَانَ کی خبر واقع ہوا ہے اس لئے حالت نصبی میں سمجھا جائے گا۔

دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے۔ اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جارّ و مجرور ہے۔ اور چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے۔

تنبیہ ١۔ اعراب محلّی اور تقدیری' تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر' فاعل ہو یا مفعول ہر ایک کے لئے ایک اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو ان پر اعراب کی حالت ظاہر کی جا سکتی

(١) خالد قرآن پڑھتا ہے۔ (٢) خالد قرآن پڑھتا تھا۔ (٣) بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے۔ (٤) موسم سرما کی سردی سخت ہے۔ (٥) موسم سرما کی سردی سخت تھی۔

Marfat.com

ہے۔اوراگر مَبْنِي ہیں یامرکّب تومحل وموقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کرلیا جاتا ہے ایسے فرضی اعراب کو اعرابِ محلّی کہتے ہیں مثلاً: جَاءَ هٰذَا[1] میں "هٰذا" فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے۔مگر مَبْنِي ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔اس لئے اس جملے میں "هٰذَا[2]" کومحلًا مرفوع یامرفوع المحلّ کہیں گے۔ رَأَیْتُ هٰذَا میں "هٰذا" مفعول ہے اس لئے اسے محلًا منصوب یا منصوب المحلّ کہاجائے گا۔اور قُلْتُ لِهٰذَا میں " هٰذا" حرفِ جرّ کے بعد آیا ہے۔اس لئے اسے محلا مجرور یامجرور المحل کہیں گے۔تم نے حصہ اول (سبق۔۱) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب نہیں پڑھاجاتا اور اسم منقوص (جس کے آخر میں ی ہو) پر حالت رفعی وجری میں اعراب نہیں پڑھاجاتا ایسے اسموں پر جو اعراب فرض کرلیا جائے' ہے تو وہ بھی محلی' مگر کتب صرف میں اسے تقدیری کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۴۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

۱۔ قَدْيَصِيْرُ الفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)۔ (قَدْ) حرفِ تقلیل [قَدْ ماضی پرداخل ہوتو تاکید کے معنی ہوتے ہیں اور مضارع پرداخل ہوتو تقلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔

(یَصِیْرُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔اس لئے مرفوع ہے۔

(الْفَاسِقُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔اس لئے مرفوع ہے۔

(صَالِحًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔اس لئے منصوب ہے۔

فعلِ ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیه ہوا۔

۲۔ بَاتَ الْمَرْضٰى مُتَأَلِّمِيْنَ (بیماروں نے دُکھ میں رات گذاری) (بَاتَ) فعلِ ناقص' ماضی ہے مبنی ہے فتحہ پر۔

Marfat.com

(اَلْمَرْضٰی) جمع ہے مَرِیْضٌ کی۔ اسم ہے فعلِ ناقص کا حالت رفعی میں ہے مگر اسمِ مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جاسکتا اس لئے اسے محلًا مرفوع کہا جائے گا۔

(مُتَأَلِّمِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی اس لئے منصوب ہے۔ اس کے نصب کی علامت ین ہے۔ کیونکہ جمع مذکر سالم ہے (دیکھو سبق ۱۰۔۵)

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۳۔ صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شدید (لفظی معنی = ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہوگئی)۔

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اور (بَرْدُهٗ شَدِیْدٌ) جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(صَارَ) فعل ناقص' ماضی' مبنی ہے فتحہ پر۔

(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے مرفوع ہے۔ دراصل یہ پہلا مبتدا ہے۔

(بَرْدُهٗ) بَرْد دوسرا مبتدا ہے مرفوع ہے۔ ہٗ ضمیر مجرور ہے۔ مبنی ہے۔ مضاف الیہ ہے اس لئے محلًا مجرور کہیں گے۔

(شَدِیْدٌ) خبر ہے دوسرے مبتدا کی مرفوع ہے۔

مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے مبتدا (الشِّتَاءُ) کی جو کہ اسم ہے فعل ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعل ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لئے محلًا منصوب کہا جائے گا۔

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۴۔ مَازِلْنَا نَرٰی عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)۔

اس جملے میں (مَازِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعل ناقص اور اس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کے نیچے تفصیل دیکھو:۔

(مَازِلْنَا) فعل ناقص' ماضی جمع متکلم مَازَال سے۔ اِس میں (نَا)

Marfat.com

ضمیر ہے۔ مبنی ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے محلًا مرفوع

(نَرٰی) فعل مضارع محلًا مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلّم کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلًا مرفوع

(عَجَائِبَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔ مضاف بھی ہے۔

(خَلْقِ اللّٰهِ) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے اسے محلًا منصوب کہا جائے گا۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳٦

اِخْتَرَعَ (۷) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا	عَبَرَ (ت) عبور کرنا۔ پار کرنا
اَوْصٰی (۱) وصیت کرنا	عَکَفَ (عَلَيْهِ) کسی چیز کے پاس ٹھہرے رہنا
تَدَارَکَ (۵) تلافی کر لینا۔ اصلاح کر لینا	حَقَّقَ (۲۔ اس کا مصدر تَحْقِيْق ہے) ثابت کر دکھانا
تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا۔ مقصد کو پہنچنا	
ثَابَرَ (۳) در پے ہو جانا۔ لگاتار کوشش کرنا	هَدَّدَ (۲۔ اس کا مصدر تَهْدِيْد ہے) ڈرانا۔ دھمکانا۔
جَادَ (ن. و) سخاوت کرنا	
اَلْاَلْمَانُ جرمنی	زَهْرَةٌ تازگی۔ خوشنمائی۔ پھول
اِدِيْسُوْنَ ایڈیسن امریکہ کا مشہور موجد	سَمَاحَةٌ سخاوت۔ چشم پوشی
اَمَلٌ (ج۔ آمَالٌ) اُمید	سَوَآءٌ برابر
اَنّٰی (اسم استفہام ہے) کس طرح؟	طَائِفَةٌ گروہ
اِنْتِقَالٌ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	طَائِرٌ پرندہ
بِسَاطٌ فرش۔ غالیچہ	طَائِرَةٌ یا طَيَّارَةٌ ہوائی جہاز
بَغِيٌّ سرکش۔ بدکار	طَيَرَانٌ (مصدر ہے طَارَ کا) اُڑنا
اَلْحَاكِيْ نقال۔ آج کل فوٹوگراف کیلئے استعمال ہوتا ہے	طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا
	طِيْنٌ کیچڑ

Marfat.com

عَزْمٌ پختہ ارادہ	مُذْنِبٌ گناہگار
فَتَاةٌ جوان عورت (اس کا مذکر فَتٰی ہے)	مِرْيَةٌ شک
فُضُوْلٌ ضرورت سے زیادہ۔ بچا ہوا	مُسْتَحِيْلٌ مشکل۔ محال
لَدٰی پاس لَدَيْكَ تیرے پاس	مُسْتَرِيْحٌ باآرام
مَبْلَغٌ رسائی۔ پہنچنے کی حد	مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا
اَلْمُحِيْطُ بڑا سمندر	مَوَدَّةٌ دوستی
اَلْمُحِيْطُ الْاِطْلَنْطِيُّ بحر اٹلانٹک	هَفْوَةٌ (جـ هَفَوَاتٌ) لغزش۔ غلطی

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعالِ ناقصہ اوران کے اسموں اور خبروں کوغور سے دیکھو۔

(۱) لَا اَخَافُ اَنْ اُصْبِحَ فَقِيْرًا لٰكِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُمْسِيَ مُذْنِبًا (۲) قَدْ يُضْحِي الْعَبْدُ سَيِّدًا (۳) يَا فَتَاةُ كُوْنِيْ مُطْمَئِنَّةً (۴) ظَلَّ الْكُفَّارُ عَاكِفِيْنَ عَلٰى اَصْنَامِهِمْ (۵) بَاتَ الْمَرِيْضُ مُسْتَرِيْحًا وَاَضْحٰى صَحِيْحًا (۶) دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ (۷) اَلَسْتَ ابْنَ الْاَمِيْرِ؟ (۸) اَلنَّاسُ لَيْسُوْا سَوَاءً (۹) مَا زِلْنَا نَاظِرِيْنَ اِلٰى زَهْرَةِ الْوَرْدِ (۱۰) لَا نَزَالُ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ (۱۱) لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا (۱۲) مَا انْفَكَّ الْبَاطِلُ مَهْزُوْمًا (۱۳) مَا فَتِئَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةٌ عَلَى الْحَقِّ (۱۴) اُسْكُتْ مَادَامَ السُّكُوْتُ نَافِعًا (۱۵) اِنِّيْ لَا اُبَالِيْ بِالتَّهْدِيْدِ مَادُمْتُ بَرِيْئًا (۱۶) مَا بَرِحَ اِدِيْسُوْنَ الْاَمْرِيْكِيُّ يُجَرِّبُ حَتّٰى تَوَفَّقَ اِلَى اخْتِرَاعِ الْحَاكِيْ [الْفُوْنُوْغِرَاف] اَلَّذِيْ يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَ يُعِيْدُهُ (۱۷) قَدْ يَسْتَحِيْلُ الْهَوَاءُ مَاءً (۱۸) كُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ وَلَا تَعُوْدُوْا كُفَّارًا (۱۹) لَا تَجْلِسْ مَا[۱] لَمْ يَجْلِسْ اَبُوْكَ (۲۰) اَللّٰهُ فِيْ عَوْنِ عَبْدِهٖ مَا[۲] كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ (۲۱) اِنَّ الْعَدَاوَةَ تَسْتَحِيْلُ مَوَدَّةً. بِتَدَارُكِ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ (۲۲) لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُوْلِ سَمَاحَةً. حَتّٰى تَجُوْدَ وَمَا[۳] لَدَيْكَ قَلِيْلٌ.

(۱) (۲) میں مَا کے معنی ہیں "جب تک" یہ "مَا" ظرفیہ ہے۔ (۳) "مَا" موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"۔

Marfat.com

مِنَ الْقُرانِ

(۱) قَالَتْ [مَرْيَمُ] اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا (۲) فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِنْهُ، اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ (۳) قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ (۴) وَقَالُوْا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى (۵) وَانْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ [ظَلَلْتَ] عَلَيْهِ عَاكِفًا (۶) اَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (۷) فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ (۸) فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقَاهُ [اَلْقٰى قَمِيْصَ يُوْسُفَ] عَلٰى وَجْهِهٖ [عَلٰى وَجْهِ يعقوبَ] فَارْتَدَّ بَصِيْرًا (۹) فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ [تامّه] وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ [تامّه] (۱۰) خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ [تامّه] السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ.

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعالِ ناقصہ اور اِنَّ اور اُس کے اَخَوَات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا شِبْہِ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں۔

كَانَ النَّاسُ يَظُنُّوْنَ اَنَّ فَنَّ الطَّيَرَانِ نَجَاحُهُ مُسْتَحِيْلٌ وَصَارُوْا يَسْخَرُوْنَ مِنْ كُلِّ مَنْ يَظَلُّ يَعْمَلُ لِتَحْقِيْقِهٖ لِاَنَّهُمْ يَرَوْنَ اَنَّ الْاِنْسَانَ عَزْمُهُ مَحْدُوْدٌ، وَاَنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلٰى حَالَتِهِ الَّتِيْ خُلِقَ عَلَيْهَا مَادَامَ لَمْ يُخْلَقْ كَالطَّائِرِ، وَلٰكِنَّ الْمُخْتَرِعِيْنَ اٰمَالُهُمْ بَعِيْدَةٌ، فَمَا بَرِحُوْا حَتّٰى تَمَّ نَجَاحُ الطَّيَرَانِ، وَاَصْبَحَتِ الطَّيَّارَاتُ مِنْ اَحْسَنِ وَسَائِلِ الْاِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ اَنْ يَعْبُرُوْا بِهَا الْمُحِيْطَ الْاِطْلَنْطِيَّ مِنْ اَمْرِيْكَا اِلٰى اُوْرُبَّا بِلَا خَوْفٍ كَاَنَّهُمْ فَوْقَ بساطِ سليمانَ.

وَاَصْبَحَ حُكَمَاءُ الْاَلْمَانِ سَبَقُوْا حُكَمَاءَ الْعَالَمِ بَاخْتِرَاعِ طَائِرَةٍ تَطِيْرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ اُرْسِلَتْ فَاِنَّهَا مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ

Marfat.com

الْإِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ اَنَّ فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ.

(من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ٤٤

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے (۲) تم سچے رہو جھوٹ نہ بولو (۳) ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے (۴) کافر [جمع] مسلمان ہو گئے (۵) تم نے کس طرح صبح کی؟ (۶) ہم نے خیریت سے صبح کی (۷) کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟ (۸) کیا تم نے تکلیف میں رات گذاری؟ (۹) نہیں ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّیْنَ] رات گذاری (۱۰) مختی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے (۱۱) ہم ہمیشہ ان کی تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں پالیا (۱۲) جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ (۱۳) تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے]۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ کَادَ (قریب)' کَرَبَ (قریب ہونا)' اَوْشَکَ (قریب ہونا)' عَسٰی (اُمید ہے۔شاید) افعالِ مقاربہ کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ۱۔ کَرَبَ اور اَوْشَکَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے۔

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعلِ مضارع کا آنا ضروری ہے: کَادَ الطِفلُ یَقُوْمُ (قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے)۔

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعالِ مقاربہ بھی افعالِ ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔فرق یہ ہے کہ افعالِ مقاربہ کی خبر کی جگہ فعلِ مضارع کا آنا لازم ہے۔یہ فعلِ مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مُسْتَتِر ہوتی ہے جملہ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔افعالِ مقاربہ کا اسم حالت رفعی میں اور خبر حالت نصبی میں سمجھو۔

۳۔ اِن فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اس پر کبھی ان داخل کرتے ہیں کبھی نہیں۔ لیکن عَسٰی اور اَوْشَکَ کے بعد اَنْ کا لانا ہی بہتر ہے: عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)' کَادَ اور کَرَبَ کے بعد نہ لانا بہتر ہے۔

۴۔ عَسٰی اور اَوْشَکَ کے بعد فعلِ مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں: عَسٰی اَنْ یَقُوْمَ زَیْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)۔اور کَادَ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں۔

۵۔ کَادَ کا مضارع یَکَادُ (خَافَ' یَخَافُ کے جیسا) اور اَوْشَکَ کا یُوْشِکُ ہے۔اِن دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔عَسٰی کا صرف

Marfat.com

ماضی مستعمل ہے۔اس کی گردان رَمٰی کی طرح کرلو۔ کَرَبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے۔

۶. شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور اَخَذَ بھی افعالِ مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔لیکن اُن کے بعد اَنْ نہیں آتا۔ان سب کے معنی ہیں ''شروع کرنا'' یا ''کرنے لگنا'': اَخَذَ الطِفلُ یَمْشِیْ (بچہ چلنے لگا)۔

مشق نمبر ٤٥

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) عَسٰی اللّٰہُ اَنْ یَشْفِیَکِ (اُمید ہے کہ اللہ تعالی تجھے تندرست کردے)۔

(۲) تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)

(۳) اَوْشَکَ اَنْ یُفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَۃِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو:۔

(عَسٰی) فعلِ مقاربہ'

(اللّٰہ) فعلِ مقاربہ کا اسم'

(اَنْ) حرفِ ناصب مضارع'

(یَشْفِیْ) فعلِ مضارع معروف' منصوب ہے اَنْ کی وجہ سے' اس میں ضمیر (ھُوَ) مُسْتَتِر ہے جو لفظ اللہ کی طرف راجع ہے اور وہی اس کا فاعل ہے'

(کِ) ضمیرِ منصوب متصل' واحد مؤنث مخاطب' مفعول ہے' اس لئے اسے منصوب المحلّ کہیں گے۔

فعلِ مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہے عَسٰی کی محلًا منصوب' عَسٰی اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

اِسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو۔لیکن خیال رکھو کہ تیسرے جملہ میں فعلِ مقاربہ کی خبر مقدّم ہے اور اسم مؤخر.

Marfat.com

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۷

اَبٰی (یَأْبٰی) انکار کرنا	اَذَابَ (و=ا) پگھلانا
اَحْرَقَ جلانا	اِشْتَعَلَ (۷) بھڑکنا
اَسْفَرَ (ا) صبح کا خوب اجالا ہونا	خَیْلٌ (اسم جمع ہے) گھوڑے
اَقْبَلَ متوجہ ہونا۔ کسی کی طرف منہ کرنا	دُوْنَ بغیر۔ سوا
اَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا	رُکُوْبٌ سواری

بَادَرَ (۳) جلدی کرنا	سِبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ گھڑ دوڑ
بَعَثَ (ف) بھیجنا۔ اٹھانا	شَابٌّ (ج۔ شُبَّانٌ) جوان
تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا	عَادِیٌّ معمولی
تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا	غَزَالٌ ہرن
جَرٰی (ض۔ی) جاری ہونا۔ دوڑنا	فَرَجٌ کشادگی
خَصَفَ (ض) پلٹانا	فَرَحٌ یا فَرْحَةٌ خوشی
طَارَ (ی۔ض) اڑنا	مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ جس مقام سے جناب رسولِ خدا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے شفاعت کی التماس کریں گے
فَاقَ (و۔ن) بڑھ جانا (مرتبہ میں)	هَوْنٌ وقار۔ نرمی
فَقِهَ (س) سمجھنا	وَرَقٌ پتہ کتاب کا ورق
قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)	وَطْأَةٌ شدت
لَامَ (و۔ن) ملامت کرنا	
وَقَعَ (یَقَعُ) گرنا۔ واقع ہونا	
اُمْنِیَّةٌ (ج۔ اَمَانِیُّ) آرزو	
حَطَبٌ جلانے کی لکڑی	

مشق نمبر ۴٦

(۱) کِدْنَا نَطِیْرُ مِنَ الْفَرَحِ (۲) اَوْشَکَتْ اَمَانِیُّ الْکَسْلَانِ تَقْتُلُهٗ لِاَنَّ یَدَیْهِ تَأْبَیَانِ الْعَمَلَ (۳) اَخَذَتْ اَلُوْمُ نَفْسِیْ (۴) لَمَّا اَسْلَمَ عَمَّارٌ کَانَ کُفَّارُ مَکَّةَ یُحَرِّقُوْنَهٗ

Marfat.com

بِالنَّارِ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ وَيَدْعُوْلَهٗ (۵) كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ الْحَرِّ (۶) يُوْشِكُ الْحَرُّ يُذِيْبُ الْاَجْسَامَ (۷) اَخَذْنَا نُصْلِحُ ثِيَابَنَا وَاَسْلِحَتَنَا (۸) عَسَيْنَ اَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفَحُّصِ اَحْوَالِ اَوْلَادِهِنَّ (۹) تَكَادُ الْمَرْءَةُ تَفُوْقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ (۱۰) اِذَا اَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْاَزْهَارَ وَالْاَثْمَارَ (۱۱) كِدْنَ يَمُتْنَ مِنْ شِدَّةِ الْاَلَمِ

(۱۲) عَسَى الْهَمُّ الَّذِيْ اَمْسَيْتُ فِيْهِ ۔۔۔ يَكُوْنُ وَرَاءَهٗ فَرَجٌ قَرِيْبٌ

(۱۳) اِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ ۔۔۔ اِلَيْهِ بِوَجْهٍ اٰخِرَ الدَّهْرِ تُقْبِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۴) فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ (۱۵) عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۱۶) طَفِقَا [اٰدَمُ وَ حَوَّآءُ] يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (۱۷) عَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْأً وَّهُوَ شَرٌّلَّكُمْ (۱۸) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ (۱۹) لَايَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا (۲۰) عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا (۲۱) قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَنْ لَا تُقَاتِلُوْا (۲۲) ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۔

مشق نمبر ۴۷

تنبیہ ۔ ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:۔

كان لي حصان عربيّ جميل المنظر سمّيناه بالغزال' لانّهٗ كان سريع السّير' حتّى كا دان يسبق السّيّارات' وكان الايزال يسبق الخيل في السّباق[۱]' وفاز بكثير من الانعامات' حتّى صرت غنيًا بسببه.

يومًا رايتهٗ قد اصبح مريضا واوشك ان يموت' فظلّ قلبي متألّما' وبادرت الى علاجه وانفقت عليه الف ربيّة ليعود الى حاله السابق' لٰكن

(۱) گھڑدوڑ

Marfat.com

لم يعد صحيحا كما كان اوّلا' وما انفكّت واحدة من رجليه ضعيفة فلم يبق اهلا للمسابقة' لكنّه ما برح يجرى جريًا[1] عاديًا. فلم ازل استعمله للرّكوب مادام شابًا قويا.

وكان ولدى الصغير يركبه فيفرح ويصهل ليسر الولد' ويمشيه هونالكيلا يخاف الولد ولا يقع على الارض.

وكان يفهم القول والاشارة كالانسان و يفعل مايقال له' فكانَ ذلك الحيوانَ كان يجيبنا بغيراللّسان. وفى السّنة الماضية مرض و مات فتأسفنا كثيرا. و بعد ذلك الحصان ماوجد نامثله الى الأن.

اشــعــار

انّ الـغـزال حـصـانـنـا	قـد كـان كـالا نـسـان
هـوكـان يـفـهـم قـولـنـا	ويـجـيـب دون لـسـان
ولـد صـغـيـر يـركـبـه	فـيـسـرّ كـالـفـرحـان
يـمـشـى و يـصـهـل فـرحة	يـجـرى بـالاطـمـئـنـان

(١) معمولی چال

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْاَرْبَعُوْنَ

(۱) اَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ

۱۔ نِعْمَ (دراصل نَعِمَ) مدح (تعریف) کے لئے ہے اور بِئْسَ (دراصل بَئِسَ) مزمت کے لئے۔ ان کا فاعل اکثر معرف باللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو معرّف باللام کیطرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد ایک اور اسم ہوتا ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذّمّ ہوتا ہے: نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے) بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم مرد کا برا غلام ہے) ان مثالوں میں خالد اور عاصم کو مبتدا مؤخّر سمجھتے ہیں اور فعل و فاعل مل کر خبر مقدّم مانتے ہیں۔

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شیئی) آتا ہے: نِعِمَّا هِيَ (دراصل نِعْمَ مَاهِيَ = اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے: نِعْمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اس صورت میں نعم کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے اور رجلا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی لئے منصوب ہے (تمیز کا بیان چوتھے حصے میں آئے گا) فعل و فاعل اور تمیز مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبرِ مقدّم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدا مؤخّر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذّمّ کو حذف کر دیتے ہیں۔
نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوْبُ = ایوب اچھا بندہ ہے) نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِيْرُ [اللّٰهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے)۔
نِعْمَ کا مونث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا بِئْسَتْ ہے: نِعْمَتِ الْاِبْنَةُ فَاطِمَةُ وَبِئْسَتِ الْمَرْءَةُ غَادِرَةُ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بری عورت ہے)۔

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت، تثنیہ اور

Marfat.com

جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۵۔ حَبَّذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَاحَبَّذَا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ وَلَا حَبَّذَا (یَا سَاءَ) الْاِخْتِلَافُ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف برا ہے)۔

تنبیہ ۱۔ حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے۔

تنبیہ ۲۔ سَاءَ (برا ہونا۔ برا لگنا۔ بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردان قَالَ یَقُوْلُ کی طرح ہوتی ہے۔

(۲)۔ صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ

تعجب کے دو صیغے

۱۔ مَا اَفْعَلَهُ اور اَفْعِلْ بِهٖ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں۔ مَا اَحْسَنَهٗ یا اَحْسِنْ بِهٖ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) اسی طرح ہٗ اور بِهٖ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسمِ ظاھر (مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ یا جمع) لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا: مَا اَحْسَنَ رَشِیْدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور اَحْسِنْ بِرَشِیْدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔ مَا اَطْوَلَ الرَّجُلَیْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔ اَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ ہیں)۔

۲۔ مَا اَحْسَنَ رَشِیْدًا کے لفظی معنی ہوں گے "کس چیز نے حسین (صاحب حسن) بنایا رشید کو" گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ "رشید کتنا حسین ہے"۔

اَحْسِنْ بِرَشِیْدٍ کے لفظی معنی ہوں گے "رشید کو حسین سمجھ" یعنی رشید اتنا حسین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حسن کا اعتراف کرے۔ اس میں ب زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کیلئے بڑھایا گیا ہو۔

Marfat.com

تنبیہ ۱۔ نحوی نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے۔ مگر اس ناچیز موکف کی سمجھ میں یہی اسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی مشق نمبر ۴۸ میں لکھی جائے گا۔

۳۔ ماضی کے لئے کَانَ اور مستقبل کے لئے یَكُوْنُ بڑھا کر بولتے ہیں: مَا كَانَ اَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّيَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُوْنُ اَطْيَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا)۔

۴۔ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے اور ثلاثی مجرّد کے جو مادّے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں ان سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے۔ لیکن ان کے مصدروں پر اَشَدَّ یا اَشْدِدْ یا اَعْظَمَ یا اَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں: مَا اَشَدَّ اِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علماء کو کتنی بڑی عزت دیتے ہیں)' اَعْظِمْ بِمُسَابَقَةِ الْمُبَذِّرِ اِلَى الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے) مَا اَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الاِبْنَةِ (لڑکی کا رخسار کیا ہی سرخ ہے) مَا اَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ۴۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

(۱) مَا اَحْسَنَ رَشِيْدًا

(۲) اَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ

اس طرح:۔

(مَا) اسم تعجب ہے' مبنی' محلًا مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے' (اَحْسَنَ) فعل ماضی' مبنی ہے فتحہ پر' اس میں ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو مَا کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلًا مرفوع' (رَشِيْدًا) مفعول ہے اس لئے منصوب۔

فعل و فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلًا مرفوع' مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

(اَحْسِنْ فعل امر' تعجب کے لئے ہے' مبنی ہے سکون پر'

Marfat.com

اس میں ضمیر اَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فعل ہے محلًّا مرفوع' (ب) حرف جارّ ہے۔ اِس جگہ زائد واقع ہوا ہے۔

(رَشِيْدٍ) بظاهر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لئے منصوب المحل ہے

فعلِ تعجّب فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلة الالفاظ نمبر ٣٨

اَوَّابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا خدا کی طرف	رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودھویں
اَخْفٰی (ا) چھپانا	شِرْكٌ شریک کرنا
اِبْيِضَاضٌ سفیدی (اِبْيَضَّ کا مصدر)	شَفَقٌ غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے کی سرخی
خِيَارٌ ککڑی۔کھیرا	عَاذِرٌ عذر قبول کرنے والا
عَاذِلٌ ملامت کرنے والا	مَا اَجْوَدَ کیا ہی عمدہ ہے (جَيِّدٌ سے بنا ہے)
عَاقِبَةٌ انجام	مُرْتَفَقٌ آرامگاہ
عَشِيْرٌ دوست۔رشتہ دار	مُشْرِكٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
قُتِلَ وہ ہلاک کیا جائے (بددعا ہے)	مَقْتٌ غصہ
قُصْوَاءُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام ہے	مَوْلٰی آقا
مَا اَحْلٰی کیا ہی میٹھا ہے (حُلْوٌ سے بنا ہے)	هَوٰی محبت' عشق' خواہش
مَا اَرْدَءَ کیا ہی ردی ہے (رَدِئٌ سے بنا ہے)	

مشق نمبر ٤٩

(١) نِعْمَ هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ مَا اَحْسَنَهُمْ (٢) بِئْسَ هٰذَا الْخِيَارُ مَا اَرْدَاْهُ (٣) نِعْمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتْ عَاقِبَتُهُ وَبِئْسَ الْكِذْبُ وَبِئْسَتْ عَاقِبَتُهُ (٤) حَبَّذَا اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَا حَبَّذَا عِصْيَانُهُمَا (٥) سَاءَتِ الْمَرْءَ؟ سَلْمٰى مَا اَقْبَحَهَا (٦) مَا

Marfat.com

اَسْبَقَ الْفَاسِقَ اِلٰی مَقْتِ اللّٰهِ (۷)مَا اَكْبَرَ مَقْتَ اللّٰهِ عَلَى الْمُشْرِكِ(۸)مَا اَحْسَنَ هٰذِهِ الْمَرْءَةَ وَمَا اَقْبَحَ تِلْكَ الْاِبْنَةَ (۹)هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَمَا اَسْهَلَهُ وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا اَصْعَبَهَا (۱۰)نِعْمَتِ النَّاقَةُ قَصْوَاءُ مَا اَجْوَدَهَا (۱۱)مَااَشَدَّ تَكْرِيْمَ الْعُلَمَاءِ وَمَا اَعْظَمَ تَذْلِيْلَ الْجُهَلَاءِ (۱۲)نِعْمَ الْوَلَدُ اَنْتَ وَمَا اَحْسَنَكَ (۱۳)اَعْظِمْ بِعِلْمِهٖ وَاَشْدِدْ بِجَهْلِكَ (۱۴)نِعْمَتِ الشَّجَرَةُ نَخْلَةٌ (۱۵)مَا اَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةَ (۱۶)مَا يَكُوْنُ اَعْظَمَ ابْيِضَاضَ نُوْرِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ (۱۷)اَلْمِدَادُ فِيْ هٰذِهِ الدَّوَاةِ [يا الْمِحْبَرَةِ] اَسْوَدُ مَا اَشَدَّ سَوَادَهٗ (۱۸)سَرَّنِيْ مَاسَمِعْتُ وَسَاءَنِيْ مَارَاَيْتُ (۱۹)اَلَا! حَبَّذَا عَاذِرِيْ فِي الْهَوٰى. وَلَا حَبَّذَا الْعَاذِلُ الْجَاهِلُ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۰)قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ (۲۱)اَسْمِعْ بِهٖ وَاَبْصِرْ (۲۲)بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (۲۳)نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ (۲۴)لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ (۲۵)بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ (۲۶)اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (۲۷)سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا.

مشق نمبر ۵۰

اُردو سے عربی میں ترجمہ کریں

(۱) یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے (۲) وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی خوبصورت ہے (۳) محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے (۴) شرک بری چیز ہے اور کتنی بری ہے (۵) یہ تربوز نکما ہے اور کیا ہی ردی ہے (۶) میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے (۷) نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے (۸) گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے (۹) سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور بخل بری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی برا ہے (۱۰) برا ہے فضول خرچ اور برا ہے فضول خرچی کا انجام (۱۱) تمہارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے۔

Marfat.com

مشق نمبر ۵۱

كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ اِلٰى اَبِيْهِ

سَيِّدِى الْوَالِدَ الْاَمْجَدَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. بَعْدَ اِهْدَاءِ وَاجِبِ الْاِحْتِرَامِ اَعْرِضُ لِحَضْرَتِكَ اَنِّىْ طَالَمَا[1] تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكْتُبَ اِلَيْكَ رِسَالَةً تَسُرُّكَ وَاُمِّى الْمُحْتَرَمَةَ وَجَمِيْعَ اَهْلِ الْبَيْتِ. وَحَيْثُ اِنِّىْ ظَفِرْتُ[2] الْيَوْمَ بِمُنَاىَ[3] بَاْوَرْتُ بِهٖ لِمَسَرَّتِكُمْ اَجْمَعِيْنَ.

اَوَّلًا، اَنِّىْ تَمَمْتُ بِحَوْلِ[4] اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ مَعْرِفَةَ الْاَفْعَالِ وَاَقْسَامِهَا فَالْاٰنَ اَنَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَعْرِفَ عَنْ كُلِّ فِعْلٍ زَمَانَهٗ وَصِيْغَتَهٗ وَ قِسْمَهٗ وَلِهٰذَا قَدِازْدَادَتْ لِىْ قُوَّةُ الْفَهْمِ وَالتَّكَلُّمِ فِى الْعَرَبِيَّةِ.

ثَانِيًا، اُبَشِّرُكُمْ جَمِيْعًا بِغَايَةِ السُّرُوْرِ اَنِّىْ نِلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تعالٰى وَبَرَكَةِ دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِى الْاِمْتِحَانِ وَالْمَزِيْدُ اَنِّىْ صِرْتُ الْاَوَّلَ فِىْ فَصْلِىْ.

يَا اَبِى الْمُحْتَرَمُ! اِنِّىْ لَا اَقْدِرُ اَنْ اَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ قِصَّةِ الْاِمْتِحَانِ، وَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ اَجْرٰى[5] حَضَرَاتُ الْمُفَتِّشِيْنَ امْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَّابِ فِى الْمَوَادِّ الَّتِىْ تَلَقَّوْهَا فِىْ مُدَّةِ ثَلٰثَةِ الْاَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الْاِمْتِحَانُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَعْنِى[6] قَبْلَ اَمْسِ وَاَمْسِ وَالْيَوْمَ اِلَى الْعَصْرِ. ثُمَّ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ الْمُفَتِّشُوْنَ وَالْاَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيْرُ التَّلَامِذَةَ فَصْلًا بَعْدَ فَصْلٍ وَاَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهٖ[7] وَ نَتِيْجَةِ امْتِحَانِهٖ.

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَصْلِىْ وَاصْطَفَّ[8] التَّلَامِذَةُ اَعْلَنَ الْمُدِيْرُ اَنِّىْ كُنْتُ الْاَوَّلَ فِىْ فَصْلِىْ. فَتَوَجَّهَتْ نَحْوِى[9] الْوُجُوْهُ وَشَخَصَتْ[10] اِلَىَّ الْاَبْصَارُ وَرَمَقَنِى[11] الْمُدِيْرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُوْرِ وَقَالَ "اَكْرِمْ بِتَلْمِيْذٍ مُجْتَهِدٍ قَدْ عَرَفَ الْغَرَضَ

---

(۱) عرصہ دراز سے۔ (۲) ظَفِرَ (س) کامیاب ہونا۔ (۳) مُنٰی آرزو۔ (۴) طاقت۔ (۵) جاری کرنا۔ (۶) عَنٰی یعنی قصد کرنا۔ مراد لینا۔ (۷) یہاں دَرَجَة کے معنی نمبر کے ہیں۔ (۸) اِصْطَفَّ۔ اِصْتَفَفَ۔ (۹) صف باندھنا۔ (۱۰) طرف۔ (۱۱) نظر کی ٹکٹکی بندھ جانا۔ (۱۲) کن انکھیوں سے دیکھنا۔

Marfat.com

مِنْ وُجُوْدِهٖ فِی الْمَدْرَسَةِ وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهٖ نُصْبَ الْعَيْنِ' نِعْمَ التِّلْمِيْذُ اَنْتَ وَمَا اَعْقَلَكَ ' بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَا بُنَیَّ وَوَفَّقَكَ لِخَيْرِ الْاَعْمَالِ".

اَمَّا اَنَا يَا وَالِدِیْ! فَبَقِيْتُ كَاَنِّیْ مَلَكْتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَشَرَعَ قَلْبِیْ يَرْقُصُ وَ كِدْتُ اَطِيْرُ بِالسُّرُوْرِ' وَ تَحَوَّلَ تَرَحِیْ فَرَحًا ' وَالْجُرْحُ[1] الَّذِیْ كَانَ اَصَابَنِیْ بِالسُّقُوْطِ[2] فِی الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِیْ صَارَ مُنْدَمِلًا.

يَا اَبَتِ ! بِمَا اَنَّكَ عَوَّدْتَنِیْ[3] عَلٰی اَدَاءِ شُكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ[4] عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَ صَلَّيْتُ رَكْعَتَیِ الشُّكْرِ وَحَمِدْتُ اللّٰهَ كَثِيْرًا عَلٰی مَا اَسْبَغَ[5] عَلَیَّ مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ.

وَلِمَا اَنَّ فِی الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةً غَدًا وَ بَعْدَ الْغَدِ نَطْلُعُ مَعَ الْاَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَی الْجِبَالِ الْقَرِيْبَةِ وَنَلْبَثُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ. ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ. اِنَّمَا قَصَصْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ وَطَوَّلْتُ الْمَكْتُوْبَ لِيَزِيْدَ انْبِسَاطُكُمْ[6] جَمِيْعًا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ.

هٰذَا☆. وَاُهْدِیْ اِلَی السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَاِخْوَتِیْ وَاَخَوَاتِیْ سَلَامًا[7] مَحْفُوْفًا بِاَشْوَاقِ مُشَاهَدَتِكُمْ اَجْمَعِيْنَ.

اَطَالَ اللّٰهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَعَاطِفَتِكَ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِيْعِ اَهْلِ الْبَيْتِ.
وَالسَّلَامُ.

اِبْنُكَ الْمُطِيْعُ
محمّد رفيع

(۱) جُرْح زخم۔ (۲) گر جانا۔ گل ہو جانا (۳) عود عادت ڈالنا (۴) صاحب جلال ہونا۔ (۵) خوب عطا کرنا (۶) اِنْبِسَاطٌ خوشی۔ (۷) حف (ن) ہر طرف سے لپیٹ لینا (۸) دیکھنا۔ ملاقات کرنا ☆ یہ ہے جو کہہ چکا اور اس کے علاوہ۔۔۔

Marfat.com

سوالات نمبر ۱۶

(۱) افعالِ ناقصہ و تامّہ کی تعریف کرو۔ درس نمبر۳۲ میں افعالِ ناقصہ کیسے ہیں؟

(۲) افعالِ ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟

(۳) اِنَّ کے اَخَوات کیا ہیں؟

(۴) افعالِ ناقصہ کا عمل کیا ہے اور اِنَّ اور اُس کے اخوات کا عمل کیا ہے۔ یعنی ان کے اثر سے جملہ اسمیّہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۵) اِنَّ اور کَانَ کے عمل میں فرق کیا ہے؟

(۶) ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں کَانَ یا اُس کے اخوات کا استعمال ہوا ہو۔

(۷) ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں اِنَّ یا اُس کے اخوات کا استعمال ہوا ہو۔

(۸) افعالِ ناقصہ اور افعال مقاربہ میں کیا فرق ہے؟

(۹) افعالِ مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد ان آتا ہے؟

(۱۰) افعالِ مقاربہ سے دس جملے مرتب کرو۔ پانچ ان کے ساتھ اور پانچ بغیر ان کے۔

(۱۱) افعالِ مدح کون سے ہیں اور افعال ذمّ کون کون سے ہیں؟

(۱۲) افعالِ مدح و ذمّ سے دس جملے مرتب کرو۔

(۱۳) ان جملوں کو تحلیل کرو:۔

قَدْ[۱] یُمْسِی الْعَدُوُّ صَدِیْقًا. کُنْتُمْ[۲] خَیْرَ اُمَّةٍ. کَادَ[۳] الْاَعْدَاءُ یُوَلُّوْنَ اَدْبَارَهُمْ. نِعْمَت[۴] الْبِنْتُ صِدِّیْقَةٌ. عَسٰی[۵] اَنْ یَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَی السَّاحِلِ. دُمْتُمْ[۶] سَالِمِیْنَ. مَا[۷] بَرِحْنَا نَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ مَا[۸] اَجْمَلَ وَجْنَتَیْهِ. اَخَذَ[۹] الْمُفَتِّشُ (انسپکٹر) یَکْتُبُ اَسْمَاءَ الْاَوْلَادِ. نِعْمَ[۱۰] الْعَبْدُ. اَعْظِمْ[۱۱] بِعِلْمِ عَلِیٍّ[۱۲].

(۱۴) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ:۔

تنبیہ ۔ جو الفاظ سابق میں نہیں گذرے ہیں انکے معنی حاشیے پر لکھ دیے ہیں۔

کان لاسرة غنية صبي لم تبلغ سنه خمس سنين' و كان جميلا و ما

Marfat.com

اجـمـلـه. فـبـات لـيـلـة مـن لـيـالـى الشتاء بغير لحاف[1] فـاصبـح مريضا بـالـزكـام والـحـمّـى واوشـك ان يـمـوت. فظلّ الوالدان مغمومين و دعـوا الـطـبـيـب، فجاء وشـخـص[2] ثـمّ الـتـفـت الى ابويه وقال لا بأسَ ان شـاء الله تعالٰى. انما مسّـه البرد، سيبرئ[3] بـحـول الله تعالٰى الى الغد. ثمّ اعطٰى دواء واَشرب[4] الـمـريض شربةً واحدة بيده و ذهب فاضحى الـصـبـىّ بـعـد ساعة قد فتح عينيه وصار ينظر الى ابويه وجعل يتبسّم، فـفـرهـار فـرج جـمـيـع اهـل الاسـرة، حتّٰى كادوا يطيرون فرحا ويرقـصـون سـرورا. ثم اعطوه الدواء كما هداهم الطبيب. حتّٰى انّه بفضل الله امسى الصبىّ صحيحا.

فـحـمـدوا الـلّـه حـمـدا اكـثـيـرا وتصدّقوا اموالا كثيرة فى سبيل الله الذى يشفى المرضٰى.

---

(۱) لحاف رضائی۔ (۲) تشخیص کیا۔ (۳) بری (س) تندرست ہوجانا۔ (۴) پلایا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الحَادِیْ وَالاَرْبَعُوْنَ

اَلـــضَّــمَـــائِـــرُ

۱۔ ضمیر وہ مختصر سا لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ یا تو متکلم کے لئے ہو :انا' نحن. یا مخاطب کے لئے: اَنتَ ' اَنتُم یا غائب کے لئے: هُوَ' هُمَا' هُمْ.

تنبیه ۱۔ متکم بات کرنے والا: اَنَـا' مخاطب جس سے بات کی جائے: اَنتَ اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ.

تنبیه ۲۔ ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں سے اکثر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو۔

۲۔ لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ مُنْفَصِلَه اور مُتَصِلَه.

۱۔ منفصله تلفظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: اَنَـا' اَنتَ' هُوَ وغیرہ اور اِيَّایَ' اِيَّاکَ' اِيَّاهُ وغیرہ (دیکھو درس ۶ اور ۱۵)

۲۔ ضمائرِ متّصله کا تلفظ مستقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہیں: کِتَابِیْ' کِتَابُنَا میں ی اور نَـا کَتَبْتُ' کَتَبْنَا میں تُ اور نَا. لِيْ' لَنَا میں ي اور نَا۔

۳۔ ضمائر تو مبنی ہیں۔ ان پر کوئی اعراب نہیں آ سکتا۔ مگر محل اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہو جاتی ہیں (۱) موفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں (۲) منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالت نصبی میں واقع ہوں اور (۳) مجرور جو حرفِ جرّ کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔ مثالیں اوپر کے فقرے میں گذریں۔

مرفوع اور منصوب تو متّصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی۔ مگر مجرور صرف

Marfat.com

متصل ہوا کرتی ہیں۔

۴۔ اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں:۔

(۱) ضمیر مرفوع متصل وہ ضمیریں ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں: کَتَبَ، کَتَبَا، کَتَبُوْا الخ[1] (دیکھو درس ۱۴۔۴) اور یَفْتَحُ، یَفْتَحَانِ، یَفْتَحُوْنَ (دیکھو درس ۱۵۔۲)۔

(۲) ضمیرِ مرفوع مُنفصل: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِیَ الخ (دیکھو درس ۶)

(۳) ضمیرِ منصوب مُتّصل: عَلَّمَهُ، عَلَّمَهُمَا، عَلَّمَهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵۔۶)

(۴) ضمیرِ منصوب مُنفصل: اِیَّاهُ، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵۔۶)

(۵) ضمیر مجرور متصل: لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ، کِتَابُهُ، کِتَابُهُمَا الخ (دیکھو درس ۱۱۔۴)

جہاں تک ممکن ہو ضمائر متصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہئے۔ جب متّصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیرِ متصل آ ہی نہیں سکتی۔ هُوَ رَجُلٌ۔ یا تاکید کے لئے: ذَهَبْتَ اَنْتَ (تو ہی گیا)۔ منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کے لئے ہوا کرتا ہے: اَعْطَیْتُکَ اِیَّاکَ (میں نے تجھی کو دیا)، اِیَّاکَ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں۔

اَلضَّمِیْرُ البَارِزُ وَالْمُسْتَتِرُ

ضمائرِ مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں) دو قسم کی ہیں:۔

(۱) بارز [ظاهر] جن کے لئے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: کَتَبْتُ میں تُ اور کَتَبْنَا میں نَا، یَکْتُبَانِ میں الف، تَکْتُبِیْنَ میں ی ضمیرِ بارز ہیں۔ اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

Marfat.com

تنبیہ ۳۔ مضارع کے سات صیغوں میں نونِ اعرابی آتا ہے وہ نہ ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو کیونکہ حالت نصبی اور جزمی میں وہ نون حذف ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۲۰۔۳)

(۲) مُسْتَتِر [پوشیدہ] وہ ضمیریں ہیں جن کے لئے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنی میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: کَتَبَ کے معنی ہیں ''اُس نے لکھا'' مگر ''اُس'' کے لئے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یَکْتُبُ ''وہ لکھتا ہے یا لکھے گا'' یہاں بھی ''وہ'' کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ ان میں هُوَ پوشیدہ ہے اور وہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔

۵. ماضی کے دو صیغوں کَتَبَ اور کَتَبَتْ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں یَکْتُبُ، تَکْتُبُ [واحد مونث غائب]، تَکْتُبُ [واحد مذکر مخاطب]، اَکْتُبُ اور نَکْتُبُ میں ضمیریں ''مُسْتَتِر'' ہیں۔ امر حاضر اور نہی حاضر کے پہلے صیغے [اُکْتُبْ اور لَا تَکْتُبْ] میں بھی اَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بارز ہیں۔

تنبیہ ٤۔ یاد رکھو کَتَبَتْ میں تْ محض تانیث کی علامت ہے۔ ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر یا تانیث کے لئے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں۔

نُوْنُ الْوِقَايَةِ

۶۔ یائے متکلّم (ضمیر متکلم کی ی) کے پہلے چند مواقع میں ایک نون بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایۃ (بچاؤ کا نون) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیر سے بچالیتا ہے۔

ماضی، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلم لگانے کی ضرورت پڑے پہلے یہ نون اس ی پر لگا دینا چاہئے: عَلَّمَنِيْ، عَلَّمُوْنِيْ، عَلَّمْتَنِيْ، يُعَلِّمُنِيْ، يُعَلِّمَانِنِيْ، تُعَلِّمُوْنَنِيْ، عَلِّمْنِيْ، عَلِّمِيْنِيْ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیر سے محفوظ رہ جاتا ہے۔

Marfat.com

بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی من[1]، عن اوران اوراس کے اَخَوات کے ساتھ بھی آتا ہے: مِنِّیْ (= مِنْ نِیْ)، اِنَّنِیْ، کَاَنَّنِیْ، لَیْتَنِیْ، لٰکِنَّنِیْ (کبھی لٰکِنِّیْ) البتہ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے اکثر لَعَلِّیْ کہا جاتا ہے۔ اِنَّنِیْ کو بھی زیادہ تر اِنِّیْ کہتے ہیں۔

ضَمِیْرُ الشَّأْنِ

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مَرْجَعْ نہیں ہوتا۔ یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لوٹے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکر یا مؤنّث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر الشّأن یا ضمیر الشّان کہتے ہیں اور مونث ہو تو ضمیر القِصّة کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اسکے معنی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کئے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں "بات یہ ہے" مثلاً هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے)، فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ (کیونکہ "بات یہ ہے" کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں)۔

تنبیه ۵۔ بھولنا نہیں عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہو چکا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے۔

ضمیرِ فاصل

۹۔ جب خبر معرفه ہو اور صفة کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیرِ مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہئے۔ جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)، اُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)۔

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکبِ توصیفی بن جائے گا اور مطلب ہی بَدَل جائے گا۔ اسی لئے اس کو ضمیر فاصل یعنی دائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفة میں فرق کر دیتی ہے۔

اسی طرح خبر کی جگہ اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر

---

(۱) مِنْ، عَنْ اور لَیْتَ کے ساتھ نون وقایہ لازمی طور پر آتا ہے

Marfat.com

بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ اَفْضَلَ مِنْ خَالِدٍ.

مشق نمبر ۵۲

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

(۱) اَنتَ تُكْرِمُنِیْ

(اَنْتَ) ضمیر مورفوع منفصل، واحدمذکر مخاطب، مبتدا ہے۔

(تُكْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔اس میں ضمیر "اَنْتَ" مستتر ہے،

(نِیْ) نونِ وقایہ کا ہے،(ی) ضمیر منصوب متصل، واحد متکم، مفعول ہے،فعل، فاعل اورمفعول مل کرجملہ فعلیہ ہوکر خبر. یہ جملہ محل رفع میں ہے مبتدااور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲) اَنُلْزِمُكُمُوْهَا؟[1] (کیا ہم لپٹادیں گےتم سے وہ چیز؟)

(اَ) حرف استفھام. حرف کے لئےاعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا،

(نُلْزِمُ) مضار معروف، جمع متکلم، اس میں ضمیر "نحن" مستتر ہے جو فاعل ہے
اس لئے محلاً مرفوع ہے،

(كُمُوْ=كُمْ) ضمیر منصوب متصل، جمع مخاطب، مفعول ہےاس لئے محلاً منصوب ہے،

(هَا) ضمیر منصوب متصل، واحد مونث غائب، مفعول ثانی ہے اس لئے محلا منصوب ہے،

فعل، فاعل اوردونوں مفعول مل کرجملہ فعلیہ استفھامیہ ہوا۔

---

(۱) اَلْزَمَ (ا) لازم کردینا۔ زبردستی کوئی چیز لپٹادینا یا کسی کے سر منڈھ دینا۔

Marfat.com

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو:۔

(۱) اَنَا اُكْرِمُ الضَّيْفَ	(۴) اَنْتُمَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُوْمَ
(۲) نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ	(۵) هُنَّ يُحْبِبْنَ الْمَدْرَسَةَ
(۳) اَنْتِ تُنَظِّفِيْنَ الْحُجْرَةَ	(۶) هُمْ يَرْحَمُوْنَ الْيَتَامٰى

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل اور ضمیر کی قسمیں پہچانو:۔

(۱) اَعْطَيْتُكَ كِتَابًا	(۴) رَجَعْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ
(۲) وَهَبْتِنِىْ سَاعَةً	(۵) هِىَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ
(۳) مَنَحْتَنِىْ مِقْلَمَةً	(۶) سَافَرْنَ اِلٰى دِهْلِىْ

ذیل کی عبارت میں لفظاً کون کون سے قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ فَاٰمَنَّا بِهٖ.

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مونث، تشنیہ و جمع مذکر و مونث کی ضمیریں استعمال کرو:۔

هَلْ اَحْضَرْتَ كُتُبَكَ؟ (کیا تو نے اپنی کتابیں لائیں؟)

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۹

اِسْتَمَعَ (۷) کان لگا کر سننا	اِمْلَاقٌ (۱) مفلس ہونا مفلسی
اَوْحٰى (۱) وحی بھیجنا۔ دل میں کوئی بات ڈال دینا	رَهِبَ (س) ڈرنا
تَجَدُّدَ (۵) نیا ہونا۔ نئی بات پیدا کرنا	شَطَطٌ عقل وانصاف کے خلاف باتیں
تُرَابٌ مٹی	صَرَفَ (ض) پھیر دینا۔ ہٹا دینا
خَشْيَةٌ ڈر	فَشِلَ (س) بزدل۔ کم ہمت ہو جانا
رُشْدٌ ٹھیک بات	نَفَرٌ چند لوگ

Marfat.com

مشق نمبر ٥٤

پہچانو کہ ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون قسم کی ضمیریں آئی ہیں؟

(۱)اِذْیُرِیْكَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا وَلَوْاَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا لَفَشِلْتُمْ (۲)فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَسْقَیْنَا كُمُوْهُ (۳)قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى (۴)قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۵)لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا (٦)اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ (۷)قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ (۸)وَاَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا (۹)وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ (۱۰)اِنَّهٗ مَنْ یَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ (۱۱)لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ، نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِیَّاهُمْ (۱۲)وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ [= فَارْهَبُوْنِیْ اِیَّایَ] (۱۳) وَیَقُوْلُ الْكَافِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا

(۱۴) یارب مازال لطف منک یشملنی — وقد تجد دبی ما انت تعلمه

فاصرفه عنی کما عودتنی کرما — فمن سواک لهذا العبد یرحمه

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالاَرْبَعُوْنَ

اَلْمَوْصُوْلَاتُ

۱۔ اسم موصول[1] ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آ کر مقصود کو متعین کر دیتا ہے۔ اسی لئے اس کا شمار اسماءِ معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے سے اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صلہ[2] ہے۔

اسماء موصولہ حسب ذیل ہیں:۔

	مذکر	مونث
واحد	اَلَّذِیْ (جو ایک مرد)	اَلَّتِیْ (جو ایک عورت)
تثنیۃ	اَللَّذَانِ / اَللَّذَیْنِ } (جو دو مرد)	اَللَّتَانِ / اَللَّتَیْنِ } (جو دو عورتیں)
جمع	اَلَّذِیْنَ (جو بہت مرد)	اَللَّاتِیْ یا اَللَّوَاتِیْ یا اَللَّائِیْ (جو بہت عورتیں)

تنبیہ ۱۔ اسماءِ موصولہ سب مبنی ہیں۔ صرف تثنیہ میں عام قاعدے کے مطابق تصرف ہوتا ہے۔

تنبیہ ۲۔ واحد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر میں ایک لام لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔ مگر اَللَّاتِیْ کو اَلَّتِیْ بھی لکھتے ہیں۔

۲۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسماء موصولہ کے معنی میں آتے ہیں:۔

مَنْ (جو شخص) عاقل کے لئے مخصوص ہے مذکر مونث دونوں کے لئے۔

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لئے مذکر مونث دونوں کے لئے۔

(۱) موصول۔ جوڑا ہوا یعنی جوڑ بغیر یہ اسم اپنے معنی نہیں بتلا سکتا۔ (۲) صلہ جوڑ۔ امداد۔ انعام

Marfat.com

اَيٌّ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکر کے لئے۔
اَيَّةٌ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مونث کے لئے۔

تنبیہ ۳۔ مذکورہ چاروں الفاظ اسماء استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۲)

تنبیہ ٤۔ اسماء موصولہ کے معنی اردو میں ''جو' جس' جن' جنھوں' جنھیں' جس کا' جس کی' جس کے' جن کا' جن کی'' وغیرہ محاورے کے مطابق کر لینے چاہئیں۔ اس کے سوا ''وہ' اُس یا اُن'' پہلے بڑھانا پڑتا ہے: رَبُّکَ الَّذِیْ خَلَقَ (تیرا رب ''وہ'' ہے جس نے تجھے پیدا کیا) اُحِبُّ مَنْ یَجْتَهِدُ (میں ''اُس کو'' پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے)۔

۳۔ مَنْ اور مَا اور اَیٌّ اور اَیَّةٌ جملہ میں ہمیشہ مبتدا یا فاعل یا مفعول واقع ہوتے ہیں اور اَلَّذِیْ اور اُس کے تمام صیغے زیادہ تر صفت واقع ہوتے ہیں اگر مبتدا یا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں: مَامَضٰی فَاتَ (جو کچھ گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اس مثال میں ''مَا'' مبتدا ہے۔ فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اس مثال میں ''مَنْ'' فاعل واقع ہوا ہے۔ عَلَّمْتُ مَنْ کَانَ شَائِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں ''مَنْ'' مفعول ہے۔

یَعِزُّ اَیُّکُمْ یَجْتَهِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اِس مثال میں اَیٌّ فاعل ہے۔ یُهَانُ اَیُّکُمْ لَا یَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں اَیٌّ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے۔

۴۔ اسمِ موصول میں چونکہ اِبہام (معنی کی غیر تعین) ہے۔ اس لئے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو اِبہام کو صاف کردے۔ اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے۔ بغیر صلہ کے موصول نہ مبتدا ہوسکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول۔ صلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہئے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد کہتے ہیں: اَکْرِمِ الَّذِیْ عَلَّمَکَ وَالَّتِیْ عَلَّمَتْکَ وَاللَّذَیْنِ عَلَّمَاکَ وَاللَّتَیْنِ عَلَّمَتَاکَ وَالَّذِیْنَ عَلَّمُوْکَ وَاللَّاتِیْ عَلَّمْنَکَ وَمَنْ عَلَّمَکَ یا عَلَّمَتْکَ وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهُ۔

Marfat.com

تنبیہ ۳۔ پہلی دوسری' ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مستتر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بارز ہے۔

تنبیہ ٤۔ مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جبکہ وہ مفعول ہو: هٰذَا مَارَأَیْتُهٗ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) هٰذَا مَارَأَیْتُ کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ٥۔ یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی منفی لانا ہو تو منفی بِلَمْ (دیکھو درس ۲۰۔۲) کا استعمال کریں: مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ (جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا۔ (الحدیث). مَاشَاءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْلَمْ یَکُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا)۔

۵۔ اسمِ موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہئے کیونکہ اسم موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِیْتُ الْوَلَدَ الَّذِیْ تَعَلَّمَ الْکِتَابَةَ (میں اس لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہیں: لَقِیْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْکِتَابَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے)۔ دیکھو اس مثال میں ولدا کے بعد الذی کو حذف کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح اَلْقَاهِرَةُ مَدِیْنَةٌ فِیْهَا عَجَائِبُ کَثِیْرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت سی عجائبات ہیں) اس مثال میں مَدِیْنَةٌ کے بعد سے اَلَّتِیْ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ ۷ میں۔

٦۔ اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے ساتھ لامِ تعریف (اَلْ) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے: اَلضَّارِبُ زَیْدًا بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ[1] زَیْدًا (جس نے زید کو مارا)' اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ غُلَامُهٗ' اَلضَّارِبَةُ بمعنی اَلَّتِیْ ضَرَبَتْ' اَلْمُشَارُ اِلَیْهِمَا بمعنی اَللَّذَانِ اُشِیْرَ اِلَیْهِمَا' اَلْمُشَارُ اِلَیْهِمْ بمعنی اَلَّذِیْنَ اُشِیْرَا اِلَیْهِمْ.

(۱) ماضی کی تخصیص نہیں ہے۔ حسب موقع مضارع کے معنی بھی لے جا سکتے ہیں۔

Marfat.com

مشق نمبر ٥٤

۱۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

اَلَّذِیْ یَتَعَلَّمُ یَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)۔

(اَلَّذِیْ) اسمِ موصول واحد مذکر کے لئے' مبنی ہے۔

(یَتَعَلَّمُ) فعلِ مضارع اس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے وہی فاعل ہے اور اسی کو عائد کہتے ہیں۔

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر موصول کا صلہ ہوا۔

صِلہ موصول ملکر مبتدا' محلًّا مرفوع'

(یتقدم) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلًّا مرفوع'

فعل اور فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر' محلًّا مرفوع'

مبتدا وخبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

۲۔ مَامَضٰی فَاتَ (جو گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا)۔

(مَا) اسم موصول

(مَضٰی) فعلِ ماضی اِس میں ضمیر ھُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے وہی فاعل ہے۔

فعل وفاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہے موصول کا۔

موصول و صلہ ملکر مبتدا.

(فَاتَ) فعلِ ماضی' اِس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی موصول کی طرف لوٹتی ہے۔

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر.

مبتدا وخبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

۳۔ لَقِیْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحِیَاکَۃَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بُننا سیکھا ہے)۔

(لَقِیْتُ) فعلِ ماضی اس میں ضمیر متکلّم فاعل ہے۔

(وَلَدًا) مفعول ہے اور موصوف ہے' منصوب.

Marfat.com

(تَعَلَّمَ) ماضی' واحد مذکر غائب' اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصوف کی طرف لوٹتی ہے۔ وہی فاعل ہے۔
(اَلْحِيَاكَةَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے' منصوب'
فعل' فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفة ہے ولد کی'
پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۴۔ اَلْمُؤَمَّلُ غَيْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نامعلوم ہے)
(اَلْمُؤَمَّلُ) اس میں (اَلْ) بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول ہے۔
مُؤَمَّلُ بمعنی يُؤَمَّلُ صلہ ہے موصول کا' اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے'
موصول اور صلہ ملکر مبتدا' مرفوع'
(غَيْبٌ) خبر' مرفوع' مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۵) ان جملوں کی ترکیب تم خود کرو:۔ هٰذَا الَّذِیْ سَرَقَ' اِحْتَرِمِیْ مَنْ عَلَّمَكِ' اَلسَّارِقُ تُقْطَعُ يَدُهٗ.

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۰

اَتْقَنَ (ا) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا	اِرْتَابَ (۷۔ی) شک کرنا
اِحْتَقَرَ (۷) اِسْتَحْقَرَ حقیر جاننا	اِسْكَرَ (ا) نشہ سے بیہوش کر دینا
اِحْتَاجَ (۷۔و) حاجتمند ہونا	اِسْتَوٰى (۱۰۔ی) برابر ہونا۔ قابض ہونا
اِنْتَسَبَ (۷) نسبت رکھنا۔ تعلق رکھنا	اِتْقَنَ (ا) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا
اِلْتَبَسَ (۷) مشتبہ ہونا۔ شبہ پڑ جانا	قَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا
اِنْتَصَرَ (۷) مدد دینا۔ غالب ہونا	كَالَ (ض۔ی) ناپنا۔ کیل ناپ
اَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا	نَفِدَ (س) ختم ہو جانا۔ ہو چکنا
بَنٰى (ض۔ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا	اُمَّةٌ (ج۔ اُمَمٌ) جماعت۔ قوم
بَغٰى (ض۔ی) چاہنا۔ تلاش کرنا	اُنْثٰى (ج۔ اِنَاثٌ) مادہ۔ عورت

Marfat.com

جَنٰی (ض.ی) چاہنا۔تلاش کرنا
حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا
حَمَلَ (ض) بوجھ اٹھانا۔آمادہ کرنا
رَبّٰی (۲.و) پرورش کرنا۔تربیت دینا
رَحُبَ (ک) کشادہ ہونا
زَیَّنَ (۲) سجانا
ضَاقَ (ض.ی) تنگ ہونا
عَامَلَ (۳) معاملہ کرنا۔سلوک کرنا
عَلَا(ن.و) بلند ہونا۔نرخ چڑھ جانا
غَلَا(ن.و) مہنگا ہونا۔مہنگائی
غَنِمَ (س) لوٹنا(۷)غنیمت جاننا
مَعْرَکَۃٌ جنگ۔میدان جنگ
مَعْرُوْفٌ پسندیدہ بات۔مشہور

بَسَالَۃٌ جوانمردی
جَسَدٌ (جـ اَجْسَادٌ) بدن۔جسم
ذَکَرٌ(جـ ذُکُوْرٌ) نر۔مرد
رُقْعَۃٌ (جـ رِقَاعٌ) چٹھی۔پیوند
صَانِعٌ (جـ صُنَّاعٌ) کاریگر
ضَعِیْفٌ (جـ ضُعَفَاءُ) غریب' کمزور' حقیر
طِلْبَۃٌ مُطَالَبَۃٌ حق کے ساتھ مانگنا۔مطالبہ
عِدَّۃٌ وہ وقفہ جسکے بعد ایک شوہر سے جدا ہونے والی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہو جاتا ہے
مَجْدٌ بزرگی۔عزت
مَحِیْضٌ حیض۔عورتوں کی ماہواری عادت
مُنْکَرٌ ناپسند بات۔اجنبی
رَاشِدٌ راہِ راست پر چلنے والا

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ ٦۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول اور اس کے صلہ کو پہچانو اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائے گا تم خود موقع کے مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو......

(۱) اِنَّ بِالْکَیْلِ الَّذِی تَکِیْلُوْنَ بِہٖ یُکَالُ لکم (۲)اِنَّ الرَّجلیْنِ اللَّذینِ یَتَوَلَّیَانِ اَوْقَافَ الْمُسْلِمِیْنَ لا یَعْلَمَانِ اَنَّ الْاَمْوَالَ الَّتی فی اَیْدِیْھِما کیف تُنْفق وَعَلٰی مَنْ تُنْفَقُ (۳)اِنَّ مارَأیتُہُ منکَ مِنَ الشَّجَاعَۃِ و البَسالۃِ اللَّتَیْنِ اَظْھَرْ تَھما فی الْمَعْرَکَۃِ الاخیرۃ حَمَلَنِی علی تکریمک (۴)اَعْجَبُ مِنَ النّساء اللّٰتِی یُزَیِّنَّ اجسادَ ھُنَّ الفانیۃَ ولا یُزَیِّنَّ نفوسھنّ الباقیۃَ (۵)اوّلُ مَنْ اَسْلَمَ من

Marfat.com

الثَّانِ هوا بوبكرِ نِ الصَّدِيقُ [رضى اللّٰه عنه] وهو اوّلُ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ (٦)خلاصةُ ماذكره الاستاذُ اَنَّ العملَ بالقراٰن الذى نُزِّلَ على محمَّدٍ يكفينا لِفَلاحِ الدَّارَيْنِ (٧)مَنْ زَرَعَ الشَّرَّ حَصَدَالنَّدامةَ (٨)كنتُ كَمَنْ اَسْكَرَهُ الْخَمْرُ (٩)اَلصَّادِقُ لَايَذِلُّ وَالْكَاذِبُ لايَعِزُّ (١٠)وَرَدَتْنِى رُقْعَةٌ مكتوبٌ فِيْهَا مايأتِى:. ايّهاالتاميذ النّبِيهُ[1] ! قد قَرُبَ الامتحانُ الذى يُمَيِّزُ المجتهدَ مِنَ الْكَسْلَانِ. فكُنْ مِمَّنِ اجْتَهَدَ وَفَازَ يومَ الاِمْتِحَانِ والسلام (١١) اِنَّ الذى يُحِبّ وَطَنَهُ هو مَنْ يَبْذُلُ جُهْدَهُ فيما يَرْفَعُ قَدْرَ اُمَّتِه التى يَنْتَسِبُ اِلَيْهَا' فَالصُّنَّاعِ الذين يُتْقِنُوْنَ اعمالَهم يخدِمون وَطَنَهم' والنّساءُ اللّاتى يُرَبِّيْنَ اَبْناءَ هُنّ على الفضيلة يَرْفَعْنَ شانَ وَطَنِهِنَّ ' والتلاميذُ الذين يَجِدُّوْنَ فى دُرُوسهم يَبْنُوْنَ مَجْدَ اُمَّتِهِم.

(١٢) مامضى فات والمؤمل غيب   ولك الساعة التى انت فيها

(١٣) انا كالذى احتاج مايحتاجه   فاغنم ثوابى والثناء الوافى

مشق نمبر ٥٦

مِنَ الْقُراٰن

(١) يٰاَيُّهَاالَّذِينَ اٰمَنُوْا لِمَ تقولون مالا تفعلون (٢) هَلْ يَسْتَوِى الَّذِين يَعلمون والَّذين لا يعلمون (٣)وَاللّٰئِیْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ من نِسَاءِ كُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ (٤) مَنْ كَانَ فِي هٰذه الدُّنيا اَعْمٰى فَهُوَ فى الْاٰخِرة اعمٰى (٥)مَا اٰتٰكُمُ الرَّسولُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكم عنه فَانْتَهُوْا (٦)مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وما عندالله باقٍ (٧) مَنْ عَمِلَ صالِحًا مِن ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى وهو مؤمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَاكَانُوْا يعملونَ (٨)كُنْتُم خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمعروفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمنكرِ.

(١) نبیۃ: ہوشیار ۔ بیدارمغز۔

Marfat.com

مشق نمبر ۵۷

(۱) مَاهٰذا الّذِیْ فی یَدِکَ یَا اِبْرَاهِیْمُ و مَنْ ذاکَ الذی قائمٌ عندالباب؟	یـا اخـی یـوسُفُ! هٰذا ماتَعْلَمُهُ و ذاکَ منتعرِفُهٗ
(۲) واللّٰهِ جـوابُکَ عـجیـبٌ' ما فهمتُ ماتقول	هـذا مـا فـی یـدی هـو الکتـابُ الّذی اَعْـطَیْتَنِـی بِـالْاَمْـس' و ذٰلکَ القـائمُ بِـالْبَـاب هـو الخادمُ الذی اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا قَبْلَ الْاَمْس' اَلَسْتَ تعرفه؟
(۳) بـلٰی یا اخی اَعْرِفُهٗ لٰـکِنّهٗ الْتَبَسَ عَلَیَّ الیـومَ لِاَنَّـهٗ مَـا لَبِـسَ ماکان یَلْبَسُ عندنا	نـعـم! اَعْـطَیْـنَـاهُ لِبـاسًـا مِثْلَ مـا نَلْبَـسُ وَهٰـکـذا اَمَـرَنَـا رسـولُ اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلم
(۴) اَحْسَـنْـتَ یـا ابـراهیمُ! وَاَیْنَ ذَانِکَ الـرّجُـلان الـلّـذَانِ رَاَیْتَهُـمَا عندکَ قَبْلَ سَاعَتَیْنِ؟	ارسـلـتُ ذَیْـنِـکَ الـرّجُلَیْـن اللّذَیْنِ رأیتَهُمَا الی حدیقتی لِقَطْفِ الْاَثمار
(۵) وایـن ذهـب اُولٰـئکَ الـرِجالُ الذین کـــانــوا یَسْـقُـوْنَ الْاَشْـجَـارَ فـی حَدِیْقَتِکُمْ؟	اَبُـوْکَ طـلـب مِـنّـی اُولٰئِکَ الرِّجَالَ لِاِصْلَاحِ حَـدِیـقَتِـهٖ فَـاَرْسَلْتُهُم اِلَیْهَـا لِاُسْبُوْعٍ واحدٍ
(۶) هــذا مِـن فَـضْـلِکَ! ومـا ذا تَـصْـنَـعُ اولٰئکَ النِّسْوَةُ اللّٰتی کُنَّ یَعْمَلْنَ فی المَعْمَلِ؟	ارسـلـتُ تـلـکَ الـنّـسْـوَةَ الی مَزَارِعِ الـقُـطْـنِ لِیَجْتَنِیْنَ القُطْنَ' وَلِمَ تَسْئَلُ یا یـوسفُ عـن هٰـؤلاءِ الـرجالِ والنّسوةِ' هل لکَ حاجةٌ فیهم.
(۷) نعم! لی حاجةٌ شدیدةٌ فی العُمَّالِ فَاِنَّ الامـورَکُلَّهـا تَکادُ تَفْسُد لیس اَحَدٌ عندی مَنْ یَحْصُدُ الزَّرْعَ اَوْیعمل فی الْـمَـعْـمَـلِ ولیـس اجیـرٌ یُسـاعِـدُ النّجّارِیْنَ والبَنّائِیْنَ فی بناءِ بَیْتِی.	کیف ذٰلکَ یـا اخـی! وکـان عندکم عَدَدٌ کبیرٌ من العمّال والْاَجَرَاءِ فماذا "یا تُرٰی" اَصَابَ بِهِمْ؟

Marfat.com

(۸) یـا اخـی! هـم كـانـوا يطلبون اُجرةً زائـدةً فـمـا قبلنا طلبتهم فاضربُوْا عَنِ العمل.	يـا اخـي يـوسفُ اَصْلَحَکَ اللّٰهُ! كان يَنبَغِي لَکَ ان تقبلَ مُطالَبَاتِهم الاترٰى كيف غلب الغلاء وعَلَتِ الاسواق.
(۹) والـلّٰـهِ الْيَـوْمَ فهِمـتُ انّ هٰؤلاءِ الـمسـاكينَ الّذين يـعـملون فـی الـمـصـانع والمزارع ويَبْنُوْن بُيُوْتَنا لهـم مَـدْخلٌ عـظيمٌ فـی الارْتِـقَاءِ وحـصـولِ الْهَـنَاءِ والْا نتِـصارِ على الاَعْدَاءِ.	صـدقـت يـا اخـی! لَوْلاهٰؤلاءِ الذين نَـحْسِبُهم ضُعفَاءَ، ونَحتقِرُهم، لَضَاقَتْ عَلَيْـنَـا الـحيوٰةُ وضَاقَتْ علينا الارض بـمـا رَحُبَـتْ، ولهٰـذَا قـال الـمصلح الاعـظـم الـرسـول الاكـرم صلى اللّٰه عـلـيـه وسـلـم اِبْغُوْنِی فی ضُعَفَاءِ كُمْ، فَاِنّمَا تُنصَرُوْنَ، وتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَاءِ كُمْ. اُنْـظُـر! كَيْف اَلْـحَقَ نَفْسَهُ الشّرِيفَةَ بـالـضُّـعَفَاءِ والمساكينَ العامِلِينَ كَی نُكرِمَهُم ولا نُحقِرَهُمْ.
(۱۰) اَعْظِمْ بِهٰـذا الـنَّبِیَّ الاُمِیِّ الّذی كان رَحْـمَةً لِلْعـالـمِيْنَ حقًّا، مـا اَحكَمَ كَلامَـهُ وَمَـا اَصْـدَقَ، كَيفَ اَقَـامَ الْاُمَرَاءَ والضّعفاءَ فی صَفٍّ واحدٍ، يا لَيْتَنَا لو اتّبَعْنَاهُ مَازِلْنَا غالِبِين.	صَدَقْتَ واللّٰهِ، فَيَنْبَغِی لَنَا اَنْ نَصْنَعَ بهم مـانُحِبُّ لِاَنْـفُسِـنَـا وَنُعَامِلَهم مُعَامَلَةَ الاِخوانِ اِذًا تَهْـنَـا الْـمَعِيشَةُ و تَصلح الامور وَيَنْسَدُّ بابُ الْاِضْرَابِ.

مشق نمبر ۵۸

اردو سے عربی بناؤ

(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] پر نازل کی گئی ہے۔(۲) کیا تو ان دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آ رہے ہیں؟(۳) جس نے کہا لا الٰہ الا اللّٰہ وہ جنت میں داخل ہو گیا(۴) وہ دو لڑکیاں جو مدرسہ جا رہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں(۵) وہ

Marfat.com

عورتیں جو مدرسہ کی طرف جارہی ہیں وہ اُستانیاں ہیں (٦) مجھے دکھادے جو تیرے ہاتھ میں ہے (٧) یہ وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں (٨) وہ اس جیسے ہوگئے جسے شراب نے مدہوش کردیا ہو (٩) ہم نے جو آپ کا (تیرا) علم دیکھا اس نے ہمیں آپ کی (تیری) تعظیم پر آمادہ کردیا (١٠) تیرے پاس عنقریب ایک خط آئے گا جس میں وہ لکھا ہوگا جو آگے آتا ہے:۔

بیٹا[1]! تم[2] جانتے ہو، جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کرلی ہوگی۔ تمہارا باپ جس نے تمہاری پرورش[3] کی ہے اس طرح تمہارے اساتذہ جنھوں نے تمہیں تعلیم دی تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں۔

سوالات نمبر ۱۷

(١) ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟

(٢) ضمیر بارز کیا اور مستتر کیا ہے؟

(٣) ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟

(٤) اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی ہیں؟

(٥) اسماءِ موصوله کون کون سے الفاظ ہیں؟

(٦) اسماءِ موصوله میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟

(٧) اسماءِ موصوله میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسماءِ استفهام بھی ہوتے ہیں؟

(٨) صله کسے کہتے ہیں اور عائد کیا؟

(٩) ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پر کرو جو مناسب ہو۔

(١) يُقَالُ لِلَّرجُل .... يُفَصِّلُ الثِّيابَ و يَخِيطُها خَيَّاطٌ

(٢) اَلْمَرْءَ ةُ .... تَخدِمُ الْمَرِيْضَ يُقَالُ لَهَا مُمَرِّضَةٌ

(٣) اَلْخَيَّاطُوْنَ هُمْ .... يَخِيطُوْنَ الثِّيَابَ

(٤) وَالْاَ سَاكِفَةُ هُمْ .... يَصْنَعُوْنَ النَّعْلَ

(٥) اِشْتَرَيْت هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ .... هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ

(١) مَابُنَيَّ يا صرف بُنَيَّ ا (٢) عربی میں واحد کا صیغہ استعمال کرو۔ (٣) رَبَّاكَ۔

Marfat.com

(٦) الرَّجُلَانِ .... جَاءَ اکَ هما اَخَوَا یُوْسُفَ

(۷) النِّسَاءُ .... یُعَلِّمْنَ الصِّبْیَانَ وَالصَّبِیَّاتِ یُقَالُ لَهُنَّ مُعَلِّماتٌ

(۱۰) ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لئے مناسب جملہ لکھو:

(۱) قرأتُ الکتاب الّذی ....

(۲) جَاءَ الوَلَدُ الّذی ....

(۳) هٰذانِ الکتابانِ اللَّذَانِ ....

(٤) خُذِ الکِتَابَیْنِ اللَّذَیْن ....

(٥) هل یستوی الّذین .... والَّذِیْنَ ....

(٦) هذا السَّاعةُ الّتی ....

(۷) اکلتُ التُّفَّاحَتَین اللَّتَین ....

(۸) اَرَأَیْتَ المُعَلِّمَاتِ اللّاتی .... ؟

(۹) اِحْتَرِمْ مَنْ ....

(۱۰) کُلُّ مَا ....

(۱۲) ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ:

هُوَ الَّذِیْ عَلَّمَکَ.

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالاَرْبَعُوْنَ

اعـــراب الاســـم

۱۔ تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یامبتدا یاخبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰۔۲) یا نائب الفـــاعـل واقع ہو (دیکھو درس ۱۴۔۶) تو اِن صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالت دفع میں) ہوتا ہے۔ اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل مفعول کی ہیات بتائے (دیکھو درس ۱۰۔۲) یا اِنَّ کا اسم یا کَانَ کی خبر ہو۔ (دیکھو درس ۳۷) تو ہو منصوب (حالت نصب میں ہوتا ہے) اور جب کوئی اسم حرفِ جرّ کے بعد واقع یا مصاف الیہ ہو (دیکھو درس ۱۰۔۲) تو مجرور (حالتِ جرّ میں) ہوتا ہے۔

۲۔ اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی واقع ہیں۔ جن کا ذکر چوتھے حصے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑے گی۔ اس لئے یہاں بالاختصار بطور تمہید کے صرف منصوبات کا ذکر کر دیا جاتا ہے۔

(۱) اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ

۳۔ مفعول به وہ اسم ہے جو اس ذات کا بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مَحْمُوْد مَظْلُوْمًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اس جگہ محمود کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لئے لفظ مظلوم مفعول به کہلائے گا۔

تنبیہ ۱: پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے وہ یہی مفعول به ہے۔

Marfat.com

(۲) اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ

۴۔ مفعول مطلق ایک مصدر ہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لئے یا فعل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لئے آتا ہے: اِصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا (صبر کرو اچھا صبر) یہاں صبر مصدر ہے اور مفعول مطلق واقع ہوا ہے۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَیْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے۔

(۳) المفعولُ لَهٗ یا المفعولُ لِاَجْلِهٖ

۵۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لئے بغیر حرفِ جرّ کے مستعمل ہو اسے مفعولٌ لَهٗ یا لِاَجْلِهٖ (جس کے لئے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُهٗ تَادِیْبًا (میں نے اسے ادب دینے کے لئے مارا) اس جملہ میں تادیب اَدَّبَ کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لئے لایا گیا ہے۔

اگر ضَرَبْتُهٗ لِلتَّأْدِیْب کہیں تو مطلب وہی ہوگا مگر ترکیب میں اسے مفعول لہٗ نہیں کہیں گے بلکہ مجرور کہیں گے۔

اور اگر اَدَّبْتُهٗ تَادِیْبًا کہیں تو معنی ہوں ''میں نے اسے ادب دیا ایک ادب دینا'' اس لئے وہ مفعول مطلق ہو جائے گا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادّہ ایک ہی ہے۔

(٤) اَلْمَفْعُوْلُ فِیْهِ یا اَلظَّرْفُ

۶۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لئے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلم کے سامنے سبق یاد کیا) صباح وقت بتلاتا ہے اور اَمَام جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ مَسَاءً، لَیْلًا، یَوْمًا وغیرہ ظرف زمان ہیں۔

فَوْقَ، تَحْتَ، اَمَامَ، خَلْفَ، عِنْدَ وغیرہ ظرف مکان ہیں۔

(۵) اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ

۷۔ مفعول معه وہ اسم ہے جو واو معیت کے بعد واقع ہو۔ واو معیّت ایک واو

Marfat.com

ہے جس کے معنی ہیں ''ساتھ''۔ اِس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشارع کو مفعول معه کہیں گے۔ اس مثال میں واو معيّة ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واو عطف (جس کے معنی ہیں ''اور'') اس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہوں گے ''میں گیا اور نئی سڑک گئی'' یہ معنی بالکل بے تکے ہو جائیں گے۔

تنبیه ۳۔ مفعول معه اسی ترکیب میں متعین ہوگا جہاں واو عطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اگر واو عطف اور واو معيّة دونوں کے معنی موزوں ہو سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حسب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جَاءَ الاميرُ وَالْجُنْدَ یا وَالْجُنْدُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہوں گے ''سردار لشکر کے ساتھ آیا'' یا ''سردار اور لشکر دونوں آئے مگر تَضَارَبَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم مار پیٹ کی) جیسی مثالوں میں واو عطف ہی ہو سکتا ہے۔[1]

تنبیه ٤۔ کلام عرب میں مفعول معه بہت ہی کم آیا ہے۔

(٦) اَلْمُسْتَثْنٰى بِاِلَّا (اِلَّا کے ذریعے اِسْتِثْنا کیا ہوا)

۸۔ وہ اسم ہے جو اِلَّا کے بعد مذکور ہوتا کہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زید کو قوم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ قوم کو مستثنٰى منه اور زید کو مستثنٰى کہا جائے گا۔

مستثنٰى منه مذکور ہو اور کلام مُثْبَت ہو تو اِلَّا کے بعد ہمیشہ مستثنٰى منصوب ہوتا ہے جس کی مثال اُوپر گذری اور اگر کلام مَنفِي ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: مَاجَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالت فاعلي کی وجہ سے اِلَّا زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنٰى مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق اعراب ہوگا۔ اس میں الا کا کوئی دخل نہ ہوگا: ماجاء الا زيدٌ ما ضربت الا لصا.

---

(۱) کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں دو کی شرکت بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۵۔ استثنا کے لئے لفظ غَیْرُ اور سِوٰی بھی آتا ہے۔ان کے بعد مستثنٰی مجرور ہوا کرتا ہے اور خَلَا اور عَدَا بھی استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے۔ تفصیل چوتھے حصے میں آئے گی۔

(۷) اَلْحَالُ

۹۔ حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کردے: جَاءَ الاَمِیرُ مَاشِیًا (سردار چلتا ہوا آیا)۔

۱۰۔ حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ ''کس طرح'' یا ''کس حالت میں'' کے جواب میں بولا جائے جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا۔

۱۱۔ جس کا حال بیان کیا جائے اسے ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں۔[1] اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابط اکثر واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں: لَا تَاْکُلْ وَالطَّعَامُ حَارٌّ (مت کھا جبکہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی ہے: جَاءَ الْخَلِیْلُ یَضْحَکُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں ھُوَ کی ضمیر مُسْتَتِر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابط بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابط کا کام دیتے ہیں۔ جَاءَ الرشیدُ وَھُوَ یَضْحَکُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں ''ھُوَ'' مبتدا ہے اور ''یَضْحَکُ'' جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا محلًّا منصوب۔

(۸) اَلتَّمْیِیْزُ

۱۲۔ تَمْیِیز وہ اسم ہے جو ایک مُبْھَم چیز کے مطلب کی تعیین کردے: رِطْلٌ زَیْتًا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلٌ اسم مُبْھَم ہے جو بہتیری چیزوں کے لئے بولا جا سکتا ہے۔ زَیْتًا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہوگی۔

(۱) یاد رکھو کہ حال کبھی جملہ بھی ہوا کرتا ہے۔

Marfat.com

۱۳۔ تمییز کو مُمَیِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے اِبْہام دُور کرے اُسے مُمَیَّز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں۔

۱۴۔ مُمَیَّز عموماً عدد' وزن' ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں :اشتریت عشرین کتابًا ومنًا سَمْنًا (گھی) وصاعًا بُرًّا (گیہوں)۔

۱۵۔ بعض جملوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے: کوئی کہے اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں) اس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔ جب کہیں گے مَالًا یا عِلْمًا تو مطلب معین ہو جائے گا کہ مال کی رو سے یا علم کے اعتبار سے زیادہ ہے۔

۱۶۔ تمییز کی شناخت یہ ہے کہ ''کیا چیز'' یا ''کس چیز میں سے'' یا ''کس حیثیت سے'' کے جواب میں واقع ہو۔

۱۷۔ تمام تمییزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسماء عدد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک کی تمییز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ اَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ (۹۹) تک کی تمییز منصوب اور واحد ہوتی ہے' مِئَةٌ (۱۰۰) اور اَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے۔

تنبیہ ٦۔ اسماء عدد کا خوب مفصل بیان ابھی چوتھے حصے کے شروع میں آئے گا اور تمام مرفوعات' منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصے میں ملے گی۔

(۹) اَلْمُنَادٰی

۱۸۔ منادیٰ وہ اسم ہے جو حرف ندا (یَا' اَیَا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادیٰ کا کچھ بیان حصہ اول سبق ۱۱ میں پڑھ چکے ہو۔

۱۹۔ منادیٰ بھی منصوب ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ مضاف ہو: یَا عَبْدَاللّٰہِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: یَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یہی مطلب یا طَالِعَ الْجَبَلِ سے سمجھا جاتا ہے یا نکرہ غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے یا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے آدمی میرا ہاتھ

Marfat.com

تھام لے)۔

۲۰۔ اگر منادیٰ مفرد ہو(یعنی مضاف نہ ہو)تو وہ حالت رفعی میں مبنی سمجھا جاتا ہے۔پھر وہ اسمِ عَلَم ہو یا نکرہ مقصود ہو خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع: یاحَامِدُ، یا رَجُلُ، یا رَجُلَانِ، یا مُسْلِمُوْنَ.

۲۱۔ حرفِ ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: یُوسفُ! اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا۔یَا رَبِّیْ کو صرف رَبِّ اکثر بولتے ہیں: رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْكًا۔

تنبیه ۷۔ تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرف ندا نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصود ہو۔

تنبیه ۸۔ منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جوابِ ندا کہتے ہیں منادیٰ اور جوابِ ندا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے کبھی جوابِ ندا کو منادیٰ پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: اِغْفِرْلِیْ یا اَللّٰهُ.

یہ بھی یاد رکھو کہ یا اَللّٰهُ کی جگہ اَللّٰهُمَّ بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۰) المنصوبُ بِلَا لِنَفْيِ الْجِنْس

۲۲۔ جنس کی نفی کیلئے جب لَا کا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ کو فتحہ (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: لَا رَجُلَ فِی الْبَیْتِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے) یعنی کوئی مرد نہیں ہے) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ [کی مدد] سے)

مگر مضاف یا شِبْہِ مضاف ہو تو اسے مُعْرَب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُوْمٌ۔ لَا سَاعِیًا فِی الْخَیْرِ مَذْمُوْمٌ (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا۔)۔ایسے لَا کے بعد تثنیہ جمع بھی حالت نصبی میں ہوں گے: لَا مُتَّحِدَیْنِ مَغْلُوْبَانِ (کوئی بھی دو باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے) لَا مُخْتَلِفِیْنَ مَنْصُوْرُوْنَ (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتح مند نہیں ہوتے)۔

تنبیه ۹۔ اِنَّ اور اس کے اَخَوَات کا اسم اور کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق ۳۷ میں گذر چکا ہے۔

تنبیه ۱۰۔ مرفوعات و منصوبات کا مفصل بیان چوتھے حصے میں آئے گا۔

Marfat.com

سلسلة الالفاظ نمبر ٤١

اَبْشَرَ (بِہٖ) خوشخبری پانا۔خوش ہونا
اِسْتَکْبَرَ (١٠) تکبر کرنا
اَقْبَلَ (ا) سامنے آنا
اَنِسَ (س) مانوس ہونا
تَرَبّٰی (۴۔و) پرورش پانا
اَزَالَ (ا۔و) دور کرنا۔مٹا دینا
اَبَدًا ہمیشہ
اَسِفٌ افسوس کرنے والا
تَحْتَ نیچے
ثِقَةٌ (مصدر ہے وثق کا) بھروسہ کرنا
جُبْنٌ بزدلی۔کم ہمتی
دَاءٌ بیماری
دَھْرٌ زمانہ
ذِرَاعٌ (جـ اَذْرُعٌ) گز
رَءُوْفٌ بڑا نرمی کرنے والا
صَوْنٌ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا

تَمَکَّنَ (مِنْہُ) قابو پالینا۔قادر ہونا
حَاسَبَ (اس کا مصدر مُحَاسَبَةٌ یا حِسَابٌ) حساب لینا دینا
صَادَفَ (۲) پانا۔ملنا
عَاشَ (ض۔ ی) زندگی گذارنا
وَدَّعَ رخصت کرنا۔چھوڑ دینا
عَشِیْرَةٌ (جـ عَشَائِرُ) قبیلہ۔کنبہ
عِفَّةٌ پاکدامنی
عَیْشٌ زندگی
قَمْحٌ گیہوں
مُرَاعَاةٌ و رِعَایَةٌ رعایت کرنا۔خیال کرنا
مَعْھَدٌ (جـ مَعَاھِدُ) مقام
مَوْرِدٌ (جـ مَوَارِدُ) گھاٹ۔پانی کی جگہ
نَجَاحٌ کامیابی
نَمِرٌ (جـ نُمُوْرٌ و نِمَارٌ) چیتا
مَلْاٰنُ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا
ظَمْاٰنُ (غیر منصرف ہے) پیاسا

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔

مفعول مطلق کی مثالیں:۔

لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا. كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا. تَدُوْرُ الْاَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ. يَثِبُ النَّمِرُ وَثُوْبَ الْاَسَدِ. يَعِيْشُ الْبَخِيْلُ عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَيُحَاسَبُ

Marfat.com

حِسَابَ الْاَغْنِیَاءِ.

مفعول له کی مثالیں:

اِخْتَرْتُ الخلیلَ ثِقَةً بِاَمَانَتِهِ و اعْتِمادًا عَلٰی عِفَّتِهٖ و احْتَرَمْتُهٗ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهٖ. یَجُوْبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَاءً لِلرِّزْقِ و طَلَبًا للعلمِ و الْمَجْدِ.

مفعول فیه یعنی ظرف زمان وظرف مکان کی مثالیں:

عَاشَ نُوْحٌ دَهْرًا و دَعَا قومَه لَيْلًا ونهارا فما اَجَابُوْهُ وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (مفعول مطلق ہے) وَضَعْتُ الكتَابَ فَوْقَ الطَّاوِلَةِ و الْحِذَاءَ تَحْتَهَا. سِرْتُ مِيْلًا مَاشِيًا و مِئَةَ مِيْلٍ بِالسَّيَّارَةِ وَاَلْفَ مِيلٍ بالطَّيَّارَةِ.

مفعول معه کی مثالیں:

ذیل کی مثالوں میں واو معیۃ ہی ہوسکتا ہے۔

سِرْتُ وَطُلُوْعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا یعنی فجر طلوع ہوتے ہی میں چل پڑا۔) حَضَرَ خالِدٌ و غروبَ الشمسِ. سَارَ التِّلْمِيذُ وَالْكِتَابَ اِذْهَبْ والشَّارِعَ الْجَدِيْدَ. ان مثالوں میں واو عطف کے معنی بن نہیں سکتے کیونکہ سِرْتُ و طلوعَ الفجر میں واو عطف ہوتو معنی ہوں گے ''میں نے اور طلوع فجر نے سیر کی'' یہ بے تکی بات ہوگی۔

ذیل کی مثالوں میں واو معیۃ بھی ہوسکتا ہے اور واو عطف بھی۔ سَافَرَ خالِدٌ وَاَخَاهُ (یا وَاَخُوْهُ). حَضَرَ الْقَائِدُ والْجُنْدَ (یا وَالْجُنْدُ). نَجَحَتْ سُعَادُوَاُخْتَهَا (یا وَاُخْتُهَا). جَاءَ السَّيِّدُ و خَادِمَهُ (یا وَخَادِمُهٗ).

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر ناممکن ہے اس لئے ان میں واو عطف ہی آسکتا ہے۔ اس لئے ان میں مفعول معہ نہیں بن سکتا: تَعَانَقَ خالِدٌ وَاَخُوْهُ. تَخَاصَمَ اَحْمَدُ وحَسَنٌ. اِشْتَرَكَ فِي التِّجَارةِ نَجِيْبٌ و مُحَمَّدٌ.

حال کی مثالیں:

عَادَ الجَيْشُ ظَافِرًا. لَا تَشْرَبِ الماءَ كَدِرًا. اَقْبَلَ المظلوم بَاكِيًا اِذَا اجْتَهَدَ الطَّالِبُ صغيرًا سَادَ كَبِيْرًا. رَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا.

Marfat.com

قَابَلْتُ الْقَاضِیَ رَاکِبِیْنَ. لَاتَحْکُمْ وَاَنْتَ غَضْبَانُ.

اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا کی مثالیں۔

ذیل کی مثالوں میں مستثنٰی منہ مذکور ہے اور کلامِ مثبت ہے اسے کلامِ تامّ مثبت کہتے ہیں اس میں مستثنٰی کا نصب متعین ہے۔

لِکُلِّ داءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ. فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا. اَثْمَرَتِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً. فَرَّاللُّصُوْصُ اِلَّا وَاحِدًا.

کلام تامّ منفی. اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی۔

لَمْ یَرْبَحْ اَحَدٌ اِلَّا الْمُجْتَهِدَ (یا اِلَّا الْمُجْتَهِدُ). لَمْ یَسْمَعُوا النُّصْحَ اِلَّا بَعْضَهم (یا اِلَّا بَعْضُهم). لَمْ یُقْطَعِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً (یا شَجَرَةٌ).

ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنٰی منہ مذکور نہیں ہے۔ ان میں مستثنٰی کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے:

مَاحَضَرَ فِی الْمَدْرَسَةِ اِلَّا تِلْمِیْذٌ. لَمْ یَرْبَحْ اِلَّا المجتهدُ. لَا تُصَاحِبْ اِلَّا الْاَخْیَارَ. لَا یَقَعُ فِی السُّوْءِ اِلَّا فَاعِلُهٗ. لَمْ یُقْطَعْ اِلَّا شَجَرَةٌ.

تمیز کی مثالیں:

تول، ماپ اور پیمائش کے پیمانوں کی تمیز:

عِنْدِیْ مَنٌّ سَمْنًا وَرِطْلَیْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ قَمْحًاوَ ذِرَاعٌ حَرِیْرًا

عدد کی تمیز:

عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ شَاةً وَخَمْسَةَ عَشَرَدَ جَاجَةً وَثَلٰثُوْنَ دِیْنَارًا.

جملوں کی تمیز:

طَابَ الْمَکَانُ هَوَاءً. حَسُنَ الغلامُ کلامًا. اَلذَّهَبُ اَکْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ وَزْنًا وَقِیْمَةً. اَلْاَنْبِیَاءُ اَصْدَقُ النَّاسِ کَلَامًا.

مُنَادٰی کی مثالیں ص (منادٰی مضاف کی مثالیں):

یَا عَبْدَاللّٰهِ لَا تَعْبُدْ غَیْرَ اللّٰهِ. یَا سَیِّدَ الْقَوْمِ کُنْ خَادِمًا لِقَوْمِکَ. رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً و فی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. رَبِّ اغْفِرْلِیْ

Marfat.com

وَارْحَمْنِیْ.

(منادی مشابہ بالمضاف کی مثالیں):

يَا سَامِعًا دُعَاءَ المظلومِ. يَاسَاعِيًا فِي الْخَيْرِ. يَارَءُ وْفًا بِالْعِبَادِ.

(منادی نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں):

يـا مُغْتَرًّا دَعِ الْغُرُوْرَ. يا مجتهدًا اَبْشِرْ بِالنَّجَاحِ. يا مُؤْمِنًا لا تَعْتَمِدْ عَلٰى غَيْرِ اللّٰهِ.

منادی نکرہ مقصود کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے:

قُمْ يَا وَلَدُ. يا اُسْتَاذُ عَلِّمْنِيْ. يا صِبْيَانُ اجْلِسُوْا. لَا تَخَافُوْا غَيْرَ اللّٰهِ يَاَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ (دیکھو درس ۱۱)

منادی علم مُفرد کی مثالیں:

يا مُحَمَّدُ، يا اَحْمَدُ، يا اَللّٰهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ

لا لنفی الجنس کی مثالیں:

لا نِعْمَةَ اَعْظَمُ مِنَ الْإِيْمَانِ. لَا شَفِيْعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ. لَا اَنِيْسَ اَحْسَنُ مِنَ الْكِتَابِ وَلَا كِتَابَ اَنْفَعُ مِنَ الْقُرْاٰنِ. لَانَاصِرَ حَقٍّ مَخْذُوْلٌ. لَا قَبِيْحًا فِعْلُهُ مَحمودٌ.

تنبیہ ۱۱۔ مفعولٌ بِہٖ، اسمُ اِنَّ اور خبرُ کَانَ کی مثالیں پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لئے یہاں نہیں لکھی گئیں۔

مشق نمبر ٦٠

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

۱۔ اَدَّبْتُ وَلَدِیْ تَادِيْبًا (میں نے ادب سکھلایا اپنے لڑکے کو ادب سکھلانا)

تَادِيْبًا	وَلَدِیْ	اَدَّبْتُ

فعل بافاعل۔ مضاف مضاف الیہ مفعول بہ۔ مفعول مطلق سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲۔ ضَرَبْتُ وَلَدِیْ تَاْدِيْبًا (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لئے مارا)

Marfat.com

ضَرَبْتُ وَلَدِی تَأْدِیبًا

فعل بافاعل ۔مرکب اضافی مفعول بہ۔مفعولہ سب مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

تنبیه ۱۳۔ لفظ تَأْدِیبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہےاور دوسرے جملے میں مفعول له ہے۔اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ ۴ اور ۵ میں دیکھو۔

۳۔ مَکَثْتُ فِی مَکَّةَ شَهْرًا (میں مکہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)

(مَکَثْتُ) فعل لازم ہےاس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لکھی ہوئی ہے(فِیْ) حرفِ جرّ (مکّة) مجرور غیر منصرف ہےاس لئے حالتِ جرّی میں اس پر فتحه آیا ہے(دیکھو درس ۱۰۔۷)جار مجرور متعلق ہےفعل سے(شَهْرًا) ظرف زمان مفعول فیه. یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔ نفعل' فاعل اور متعلقات مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

۴۔ سِرْوَ الشَّارِعَ الْجَدِیْدَ (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)۔

(سِرْ) فعل امر حاضر سَارَ سے۔ مبنی ہے سکون پر۔اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہےاس لئے اسے محلًا مرفوع کہا جائے گا(وَ) حرفِ معیّت ہے(الشَّارِعَ الْجَدِیْدَ) موصوف اور صفت مل کر مفعول معه ہے۔سب مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی ہو اُسے انشائیہ کہتے ہیں۔

۵۔ عادالجیشُ ظافِرًا (لشکر فتح مندی کی حالت میں لوٹا)

(عَادَ) فعل ماضی (الجَیْشُ) فاعل هے ذُو الحَال (ظَافِرًا) حال ہے فاعل کا اس لئے منصوب ہے سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

۶۔ لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ کَدِرًا (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)

(لَا تَشْرَبْ) فعل بافاعل (الماءَ) مفعول بہ ہےاور ذُوالْحَال ہے(کَدِرًا) حال ہے مفعول کا اس لئے منصوب ہے۔فعل فاعل مفعول اور حال مل کر جمله فعلیه ہوا۔

۷۔ لَا تَحْکُمْ وَاَنْتَ غَضْبَانُ (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصہ میں بھرا ہو)

(لَا تَحْکُمْ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے۔جو اس کا فاعل ہے

Marfat.com

اور محلًا مرفوع ہے۔ یہی فاعل ذوالحال ہے (وَ). یہ واوحالیہ کہلاتا ہے (اَنتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے محلًا مرفوع (غَضبَانُ) خبر ہے مرفوع ہے۔ مگر غیر منصرف ہے اسلئے اس پر تنوین نہیں آئی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوکر حال ہے فاعل کا۔ یہ جملہ اسی لئے محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔ فعل فاعل اور حال مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

۸۔ اِشتَرَینَا عِشرِینَ کِتَابًا (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)

(اشترینا) فعل متعدی یا فاعل (عِشرِینَ) اسم عدد مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے۔ اس کا نصب ی ن سے آیا ہے (دیکھو درس ۱۰۔۵) یہ عدد مُمَیَّز ہے (کِتَابًا) تمییز یا مُمَیِّز ہے اس لئے منصوب ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خربیہ ہوا۔

۹۔ یا عبدَالکریمِ اِقرَأ هٰذا الکِتَابَ

(یَا) حرف ندا (عَبدَ) منادیٰ مضاف ہے اس لئے منصوب ہے (الکریم) مضاف الیہ مجرور ہے (اِقرَأ) فعل امر حاضر، مبنی بر سکون، اس میں ضمیر (اَنتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے مرفوع المحلّ ہے (هٰذَا) اسم اشارہ مَبنی ہے۔ محلًا منصوب ہے کیونکہ فعل کا مفعول بِہٖ واقع ہوا ہے۔ (الکِتَابَ) مُشَارٌ اِلَیہ وہ بھی منصوب ہے کیونکہ اسم اشارہ اور مُشَارٌ اِلَیہ اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل ومفعول کے ساتھ جملہ انشائیہ ہوکر جواب ہے نِدا کا۔ نِدا اور جواب مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملہ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ٦١

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو:۔

لَا شَیءَ اعزُّ عندالعاقل من وَطَنِه الّذی تَربّٰی صغیرًا فوقَ اَرضِهٖ و تَحتَ سمائه، وانتفع زَمَنًا بنَبَاتِه وحَیَوَانِه، وعاشَ فیه اِنسًا واهلَه[1] وعشیرتَه[2]،

(۱) ، (۲) مفعول معہ ہوسکتا ہے۔

Marfat.com

لـم یألِف اِلّا معاهدَه' ولم یَرِد اِلّا مَوارِدَه' نظر قبلَ کلِّ شیءٍ شکله' فصادفَ حُبُّـه قلبا خالیا فَتَمکَّنَ مِنه. ولا یعیش الانسان عَیشا رَغدًا' ولا یسعُد سعادةً تـامةً اِلّا اذا اصبح اهـل بـلاده عارفین لحقوقـسم دواجباتِهم' وامسی العلم بینهم ارفعَ الاشیاء قیمةً 'واعزَّها مطلوبا. فیا طالبَ الشَّرَف اَحْبِبْ وطنَک حُبًّا وصُنْه صَوْنا رعایةً لحقّهٖ. فانّ حُبَّ الوطن من حمید الخصال' بل کما قیل حبّ الوطن من لایمان.

مشق نمبر ٦٢

مِـنَ الْقُرْاٰنَ

ہرقسم کے منصوبات کو پہچانو۔

(۱)اِنَّـا فَتَحْـنَـالَکَ فَتْحًا مُبِیْنًا[1] (۲) وَاذْکُـرِاسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ[2] اِلَیْـهِ تَبْتِیْلًا (۳)وَرَتِّـلِ[3] الْـقُـرْاٰنَ تَـرْتِیْلًا (۴) یَـا اَیُّهَـا الْـمُـزَّمِّـلُ[4] قُـمِ الَّیْـلَ اِلَّا قَلِیْلًا (۵)وَاذْکُـرِاسْـمَ رَبِّکَ بُکْرَةً[5] وَاَصِیْلًا[6] (۶) وَمِنَ الَّیْـلِ فَـاسْجُدْ لَـهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا (۷)قَـالُوْا لَبِثْـنَـا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ (۸)وَجَـاءُوْا اَبَاهُمْ عِشَـاءً یَبْکُوْنَ (۹)اُحِـلَّ لَـکُـمْ صَیْـدُ الْبَـحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا[7] لَّکُمْ (۱۰)اَلَّذِیْنَ یُـنْـفِـقُـوْنَ اَمْـوَالَهُمْ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاةِ[8] الـلّٰـه وَتَثْبِیْتًا[9] لِاَ نْفُسِهِمْ (۱۱)فَـاَتْبَعَهُمْ[10] فِـرْعَـوْنُ وَجُـنُـوْدُهٗ بَـغْیًـا[11] وَعَـدْوًا[12] (۱۲)وَمَـا اَرْسَلْـنَـاکَ اِلَّا رَحْـمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (۱۳)اِنَّـا اَرْسَلْـنٰـکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا[13] وَنَذِیْرًا[14] (۱۴)وَنَـزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبٰرَکًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَحَبَّ الْحَصِیْدِ' وَالنَّخْلَ[15] بَاسِقَاتٍ[16] لَّهَا طَلْعٌ[17] نَضِیْدٌ[18] رِزْقًا لِّلْعِبَادِ (۱۵)وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَحَرِیْرًا' مُتَّکِئِیْنَ[19] فِیْهَـا عَلَی الْاَرَائِکِ' لَایَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًـا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا[20] (۱۶)وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَـرَحًا' اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ[21] الْاَرْضَ وَلَـنْ تَبْـلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (۱۷)اِنِّیْ

(۱) بالکل ظاہر۔ (۲) تَبَتَّلَ (۳) سب سے کٹ کر خدا کا ہو رہنا (۴) رَتِّلْ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا (۵) کملی یا چادر اوڑھنے والا ۔صبح سویرے (۶) شام کا وقت (۷) فائدہ کام کی چیزیں (۸) رضامندی (۹) مضبوط بنانا (۱۰) پیچھا کیا (۱۱) تلاش کرنا (۱۳) دوڑنا (۱۴) خوشخبری دینے والا (۱۵) ڈرانے والا (۱۶) نـخـل (اسم جنس ہے) کھجور کے درخت۔ واحد کیلئے نـخلة کہیں گے (۱۷) بـاسق اونچا (درخت) (۱۸) کیلے یا کھجور کی گیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں (۱۹) گچھےدار۔ گندھا ہوا۔ (۲۰) اتکا (ے۔و) تکیہ لگانا۔ ٹیک لگانا (۲۱) سخت سردی۔ ٹھر

Marfat.com

رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (۱۸) فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۱۹) وَوَاعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً (۲۰) اَللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ (۲۱) كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ (۲۲) كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ[۱] اِلَّا اَصْحَابَ[۲] الْيَمِيْنِ (۲۳) مَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا (۲۴) مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ (۲۵) هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (۲۶) اِنْ[۳] هِيَ اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ (۲۷) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۲۸) لَا خَيْرَ فِي كثير من نجواهم[۴] (۲۹) فَلَا رَفَثَ[۵] وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ[۶] في الحجّ (۳۰) لَا اِكْرَاهَ[۷] في الدّين (۳۱) يا اٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسمائهم (۳۲) يَا بَنِي اِسْرَاءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ (۳۳) يَا ايها الّذين اٰمنوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ[۸] كَافَّةً[۹] (۳۴) قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ[۱۰] الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ (۳۵) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ (۳۶) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا[۱۱] (۳۷) اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ (۳۸) اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا[۱۲] طَوِيْلًا (۳۹) اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ[۱۳] كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ.

مشق نمبر ۴۳

مكتوب متلميذ الى عمه

بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحيم

عَمِّي الْمُحْتَرَمَ! السّلام عليك ورحمة اللّٰه و بركاته

بَعْدَ اِهْدَاءِ تحيّة السّلام مع الاكرام اُبْدِي لحضرتك ما يطمئنّ به قلبك وأُبَشِّرُك بِشَارةً يسرّك ويسرّ الِدَيّ المعظّمين (اَدامكم اللّٰه مسرورِين) وهي انّي بحول[۱۴] اللّٰه و كرمه اتممت الجزء الثالث من كتاب تسهيل الادب

---

(۱) خوق (ض) شگافتہ ہونا (۲) دائیں ہاتھ والے۔ یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیے جائیں گے۔ (۳) یہ اِن نافیہ ہے۔ یعنی نہیں (۴) نجوی سرگوشی۔ تنہائی میں مشورہ کرنا۔ (۵) ہم بستری۔ (۶) جھگڑا (۷) اکراہ (مجبور کرنا زبردستی کرنا) (۷) امن، صلح اسلام (۸) سب کے سب پورے پورے (۹) نزع (ض) چھین لینا۔ (۱۰) اخطأ (غلطی کرنا) (۱۱) مشغلہ کاروبار (۱۲) بذر (بیجا خرچ کرنا)۔ (۱۳) طاقت۔

Marfat.com

فی لسان العرب، فَاَحْمد اللّٰهَ حمدًا كثيرا و اشكرهُ شكرا جميلا على ما مَنَّ عَلَيَّ بالعلم و الفهم.

يَاعَمِّ (= ياعَمِّي) اِنّي مانَسِيتُ ولَنْ اَنْسٰى ذلك الوقتَ حِيْنَ دَخَلْتُ المدرسةَ طلبًا للعلم و رغبةً في العلوم العربية و كنتُ جاهلا مطلقا عن اللسان العربي، و كان حدّثني بعض الطّلاب اَنَّ العربّى اَصْعَبُ اللسان تعلُّمًا و تعليمًا، فلمّا اتيتَ بي عندالمدير وَاوْ قَفْتَنِيْ[1] امامَه دُهِشْتُ[2] دَهْشَةً وقُمْتُ متحيِّرا متوحِّشافي بَدْءِ[3] الاَمْرِ و كاد قلبي يَنْصِرف عن المدرسة جُبْنًا[4] وخوفًا حَيْثُ لاصَدِيقَ لِي ولا اَنِيْسَ. فعرفتَ يا عمّي الشَّفوق من بَشَرَتِيْ[5] حديثَ القلبِ و توجّهتَ الَيّ توجُّهَ الرَّحمةِ و الشَّفَقَةِ وتَحدَّ ثْتَني باللُّطف تَسْلِيَةً[6] لقلبي و دفعًا لخوفي فتشجّع[7] بكلامِك جَاْشِيْ[8] وانْدَفَعَ تحيُّري و وحشتي. وبعد ذلك لاَطَفَ[9] بِيَ المديرُ مُلا طفةَ الوالدِ وَاَزالَ عن قلبي الرَّوعَ،[10] فَصَمَمْتُ[11] غرمي على تحصيل العربي ثِقَةً بالله وتوكّلا عليه وبدأت الجزء الاوّل من الكتاب المشارِ اِليه، فبعدَ قليلٍ امتلاءَ[12] صدري[13] فرحًا و شوقًا حيثُ علمتُ اَنَّ تعلُّمَ العربي ليس صَعْبا كما يظنّ بعضُ الطُّلاب. و اَقبلتُ على حِفظِ الدّروس اِقبالَ الظَّمْاٰنِ على الماء و بذلتُ كُلَّ جهدِي في تحصيلِ العلم صباحًا و مساءً. لِاَنِّي اَتذَكَّرُ دائما يا سيّدي نصائِحكَ الثّمينةَ الّتي تَلَقَّيْتُهَا منك حينَ وَدَّعْتَنِي في المدرسة، ومنها قَوْلُكَ "لاينال المجدَ اَلا المجتهدُ و لا يَخِيْبُ اِلّا الغافلُ الكسلانُ" فبفضل اللّٰه قراتُ الجزءَ الاوّل بثلثة اشهر وهكذا الجزءَ الثانِيَ. اَمّاالجزءَ الثالث فَقَرَاْتُهُ في خمسة اشهر لاَنّهُ مُضَاعَفٌ فِي الْحَجْمِ (يا حَجْمًا) من الاوّل والثاني. فاتممت الثّلثة الاَجْزَاءَ في مُدّةِ اَحَدَ عَشَرَ

(۱) اَوْقَفَ (۱) کھڑا کرنا۔ (۲) میں دہشت زدہ ہوگیا (۳) شروع میں (۴) بزدلی کم ہمتی (۵) بَشَرَۃٌ چہرہ کمال کی سطح (۶) تسلی دینا (۷) دلیر ہوگیا (۸) جَاْش دل (۹) مہربانی سے پیش آنا۔ (۱۰) خوف (۱۱) ضمّ اور صمّم پختہ ارادہ کرنا۔ (۱۲) بھر گیا۔ (۱۳) سینہ۔ دل۔

Marfat.com

شَهرًا، وَلَمْ اَشعُرْ بِكُلفَةٍ ولا صُعُوبَةٍ. وَالْاٰنَ يا سيّدى قلبى مَلْاٰنُ فَرَحًا وسُرُورًا و شُكرًا، لانّى لَمّا اقرء القران افهم اكثرَ معانيه ولا يصعب على فهمُ مطالبه اِلّا قليلًا. وارجو من اللّٰه تعالٰى اَنّى اَكُوْنُ اَفْهَمُ كُلَّهٗ اذا قرات الجزء الرابع تمامًا. فللّٰه الحمد اوّلًا واٰخرًا.

هٰذا ولا بَرِحَ سيّدى العمُّ فى خيرٍ و عافيةٍ مع سائر اهل بيته الاماجد واُهدِىْ اِلٰى والِدَىَّ المكرّمين والٰى جميع اخوتى و اخواتى سلاما محفوفا بِاَشْوَاقى الٰى مُشَاهَدَتِكم اجمعين.

دهلى

يوم الجمعة الحادى والعشرون دمتَ سالماً لا بن اخيک

من شهر ذى الحجة الحرام ١٣٦٢ ھ

رشید

تم الجزء الثالث الجديد من كتاب تسهيل الادب
بعون الله وتوفيقه. ويليه الجزء الرابع
تقبّله الله منّى ونفع به الطالبين وسهّل به
تفهيم القرآن المبين. واٰخر دعوانا انِ
الحمدُ لله ربّ العٰلمين
١٣٦٤ھ

Marfat.com

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

عربی کا معلّم

جدید

چہارم

مصنف: مولوی عبدالستار خان

مکتبۂ دانیال
اردو بازار لاہور
042-7660736
0333-4276640
email: maktabahdaneyal@hotmail.com

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمدللہ الذی مرکب الانسان ثُمَّ اَفْرَدَہُ بِالتّبیانِ۔ وفضّلہ علی الملٰئکہ بتعلیمہ الاسماء کلھا یوم الامتحان ولقنہ کلمات رفعہ بھا بعد ما انْخَفَضَ بالخطاء والنّسیان۔ والصلوۃ والسلام علٰی افضل الرسل سیّدنا محمّدِنِ المنعوت بِاَحْسَنِ الصّفاتِ۔ وعلٰی الہ وصَحْبہ وتابِعِیْہِ فی الحرکات والسَّکَنَاتِ۔

امابعد میں اس خدائے قدوس کا شکر کیونکر ادا کروں اور کیوں نہ ادا کروں جس نے اپنے لطف وکرم سے اس کتاب کے چاروں حصے مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بس اس نے چاہا اور ہو گیا۔ ورنہ اس بندۂ عاجز کے حالات تو ایسے نہ تھے کہ ایک ایسی کتاب لکھ سکتا جس کے ذریعے قرآن حکیم تک پہنچنے اور عربی زبان اور اس کے قواعد سمجھنے کی طویل خاردار اور کٹھن منزل اتنی مختصر اور آسان ہو جائے کہ معلمین اور متعلمین دونوں کو مسرت آمیز حیرت میں ڈال دے۔ جو قواعد صرف ونحو کی خشک اور عقیم تعلیم کو دلچسپ اور نتیجہ خیز بنا دے۔ جو طالبین عربی کے دل سے وہ خوف وہراس نکال دے جو مروجہ کتابوں اور طرز تعلیم نے پیدا کر دیا ہے۔ ایک ایسی کتاب جس نے گلستانِ ادب عربی کی کنجی طلبہ کو تھما دی بلکہ دروازہ بھی کھول دیا کہ داخل ہو جاؤ اور اپنی بساط کے مطابق اس خوشنما باغ کی سیر سے پھولوں سے اور پھلوں سے متمتع ہونے کی کوشش کرو۔ الحاصل ایک ایسی کتاب جس نے اللہ تعالیٰ وجل شانہ کے فرمان واجب الاذعان **ولقد یَسّرنا القراٰن للذّکر فھل من مدّکر** کا نظارہ آنکھوں کے سامنے کھڑا کر دیا۔ یہ محض اس کی توفیق اور اس کا فضل ہے۔

وذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء. واللّٰہ ذوالفضل العظیم. وھٰذا تاویل رُؤیایَ

Marfat.com

من قبلُ. قد جعلها ربی حقا. فللّٰہ الحمد.

۲۔ اس کتاب کے اس قدر مفید اور دلچسپ ہونے کی مخصوص وجہ یہ ہے کہ اس میں محض صرف ونحو کے خشک قواعد ہی نہیں بلکہ سینکڑوں عربی الفاظ' عام امثلہ' قرآنی جملے' اشعار' مکالمات' مکتوبات اور اردو سے عربی بنانے کی مشق یہ تمام مضامین اکٹھا کر دیئے گئے ہیں جن سے یہ کتاب ایک مزیدار معجون مرکب اور قواعد وادب کا نہایت دلچسپ مجموعہ بن گئی ہے۔ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ یہی سبب ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے وہ تھکان محسوس نہیں ہوتی جو جھگر دانوں کے رٹنے اور قواعد کے یاد کرنے سے ہوا کرتی ہے۔ پھر بیک وقت قواعد دانی اور زبان دانی پر عبور ہوتا جاتا ہے۔ یعنی محنت کم نفع زیادہ۔

۳۔ ان تمام عزیز طالبین وشائقین عربی سے معذرت چاہتا ہوں جنہیں اس چوتھے حصے کی غیر متوقع تاخیر سے انتظار کی سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس تکلیف اور نقصان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

۴۔ تاخیر کا سبب بندے کی پیرانہ سالی اور طویل علالت تو معقول ہے۔ اس کے علاوہ تاخیر کا بڑا باعث میرے عزیزو آپ کی تعلیمی آسانی کی شدید حرص اور زیادہ سے زیادہ نفع بخش تعلیم کی بے انتہاء طلب ہے۔ اس حرص میں ہوتا یہ رہا کہ آج ایک نقش بنایا اور کل بگاڑ دیا' تاکہ اس سے بہتر کوئی نقش بنایا جائے۔ اس دُھن میں اس فقیر نے اپنے ذاتی خسارے کی بھی پرواہ نہ کی۔ پرواہ ہوتی تو سابق ایڈیشن کے دو حصوں کو جو بہت ہی مقبول اور مفید ثابت ہو چکے تھے تین ہی مہینے میں رسمی طور پر چار حصوں میں تقسیم کر کے شائع کر دیتا اور آج تک ہزاروں کی تعداد میں نکل چکے ہوتے اور شاید وہی اچھا ہوتا۔ لیکن چونکہ دماغ میں اس سے بہتر اور مفید تر تصویریں پھر رہی تھیں اس لئے دل یہی چاہتا رہا کہ دیر کتنی ہی ہو' نقصان کتنا ہی ہو مگر کام ہو تو اتنا اچھا اور مفید جتنا اپنے امکان میں ہے۔ میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ میری یہ روش صحیح تھی یا غلط۔ مگر اپنی طبیعت کی افتاد سے مجبور تھا۔ اب بھی دل کی آرزو پوری نہیں ہوئی۔ لیکن حالات کی نامساعدت میں کام کرنے سے ناتوان دماغ تھک گیا۔ چنانچہ آخری اسباق میں تھکان کی علامات نمایاں ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ تقاضے بھی حد سے بڑھ گئے۔ حجم بھی زیادہ ہو گیا۔ لہٰذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ جو کچھ ہوا

Marfat.com

ہے اسی پر قناعت کر کے شائع کر دیا جائے۔ چوتھے حصے کے آخری مبادی علم عروض اور علم بیان کے متعلق چند اسباق لکھنے کا جو خیال تھا وہ بھی ملتوی کر دینا پڑا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی تو بقیہ مضامین پانچویں حصے کی صورت میں شائع کرنے کی سعادت بھی حاصل کروں گا۔

وهو الموفِّقُ والمُستعانُ.

۵۔ بہر حال اللہ کا شکر ہے کہ یہ کتاب (چاروں حصے مل کر) اب اس قابل ہوگئی ہے کہ اگر اسے ہائی سکولوں کی جماعت چہارم سے میٹرک تک داخل نصاب کرلیں اور معلم صاحبان عملی طور پر عربی زبان سے واقف ہوں تو یقین ہے کہ طلبہ میٹرک تک پہنچتے پہنچتے بہ آسانی قرآن مجید' احادیث نبویہ' اور عربی کی آسان کتابیں سمجھنے کے لائق ہو جائیں گے۔ نیز ترجمتین' بول چال اور معمول خطوط نویسی کی بھی کچھ استعداد پیدا کرلیں گے۔ اور یہ اتنا بیش بہا خزانہ ہے جس کی جتنی ہی قدر کی جائے کم ہے۔ اس کے علاوہ تجربہ کار حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ عربی گرامر سمجھنے سے ان طلباء کی انگریزی میں ایک خاص قوت پیدا ہو جائے گی اور قرآن مجید سمجھنے سے ان کی ذہنی قابلیت بہت وسیع ہو جائے گی قوم کی صحیح خدمت ایسے ہی طلبہ کر سکتے ہیں۔ قوم کو ایسے ہی طلبہ کے پیداوار کی سخت ضرورت ہے۔

۶۔ اس کتاب سے ہمارے مدارس عربیہ کی تعلیم میں بھی اصلاح کی روح پھونکی جاسکتی ہے اور تعلیم کو آسان' دلچسپ اور نتیجہ خیز بنایا جاسکتا ہے۔ غنیمت ہے کہ اب ایسی اصلاح کی ضرورت مدارس کے اصحاب حل وعقد بھی محسوس کرنے لگے ہیں۔ عجب نہیں کہ یہ حضرات جس لعل کی تلاش میں سرگرداں ہیں اسی گدڑی میں مل جائے۔

۷۔ لڑکیوں میں بھی اس کتاب کے ذریعے قرآن فہمی اور عربی دانی کا ملکہ عام کیا جاسکتا ہے چنانچہ جالندھر کے مشہور مدرسۃ البنات میں (جو اب لاہور میں پناہ گزین ہے) اس کتاب کا سابق ایڈیشن عرصہ دراز سے پڑھایا جاتا ہے اور اب نیا ایڈیشن داخل درس کیا گیا ہے۔

۸۔ الغرض اس کتاب سے ہندوستان و پاکستان کے اندر عربی کی اشاعت میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔ بشرطیکہ مدارس کے مہتمین' ٹیکسٹ بک کمیٹیوں کے اراکین' محکمہ تعلیمات اور خود وزارت تعلیمات اپنا فرض ادا کریں اور پھر ہر طالب عربی کے ہاتھ میں سب سے پہلے یہ کتاب پہنچادیں۔

Marfat.com

۹۔ اللہ کا شکر ہے کہ صوبہ سندھ کے محکمہ تعلیمات نے اس کتاب کو داخل نصاب فرما کر اپنی علمی قدر شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان کے مشہور دار العلوم ڈابھیل (سورت) میں حضرۃ العلامہ مولانا شبیر احمد عثمانی کی ہدایت کے مطابق اس کتاب کو داخل نصاب کر لیا گیا ہے۔ بہار، پنجاب، یو۔پی، دہلی وغیرہ مقامات میں بھی یہ کتاب بہت مقبول ہو چکی ہے۔ فللّٰہ الحمد.

۱۰۔ عزیز طالبین اس چوتھے حصے کی ضخامت دیکھ کر گھبرائیں نہیں۔ کیونکہ اس میں زیادہ تر وہی قواعد ملیں گے جنہیں تم کچھ نہ کچھ سمجھ چکے ہو البتہ ادبیات (زباندانی) پر خاص زور دیا گیا ہے۔ جو تمہارا اصلی اور خوشگوار مقصد ہے۔

۱۱۔ اس کتاب میں فہمائش کا طریقہ ایسا سلیس اختیار کیا گیا ہے کہ جو مسائل دیگر کتب متداولہ میں عقدۂ لاینحل سے معلوم ہوتے ہیں اس کتاب میں اتنے معمولی نظر آنے لگتے ہیں کہ ہر سمجھدار شائق عربی (جو کم از کم اردو قواعد صرف ونحو سے واقف ہو چکا ہو) بلا امداد استاد سمجھ سکتا ہے۔ بطور خود گھر بیٹھے عربی سیکھنے والوں کے لئے چاروں حصص کی کلیدیں بھی لکھی گئی ہیں۔

۱۲۔ ہم کالج اور ہائی سکولز کے طلباء و طالبات کو مشورہ دیتے ہیں کہ اپنی تعطیلات کے زمانے میں اس کتاب کو باقاعدہ زیر مطالعہ رکھیں۔ عجب نہیں کہ ایک ہی سال میں تم قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنے لگو اور تمہارے دماغ میں ایک بیش قیمت علمی جوہر کا اضافہ ہو جائے۔

۱۳۔ ان علمائے کرام مبصرین عظام اور شائقین وقدر شناسان خیر اللسان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی غائبانہ ومخلصانہ مساعی جمیلہ سے یہ کتاب بغیر کسی اشتہار کے ہندوستان اور پاکستان کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہو چکی ہے فجزاھم اللّٰہ خیر الجزاء. امید ہے کہ بزرگانِ کرام مجھے مشوروں سے مستفید اور لغزشوں سے مطلع فرمایا کریں گے تاکہ آئندہ ان کا خیال رکھا جا سکے۔ فقط

۱۵/ شعبان المعظم ۱۳۶۸ھ — ناچیز خادم افضل اللسان

عبد الستار خان

Marfat.com

اشارات

۱۔ سلسلہ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لئے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ افعال ثلاثی مجرد کے ابواب ستہ کی طرف ن،ض،س،ف،ک اور ح سے اشارہ کیا گیا ہے۔ ثلاثی مزید کے دس ابواب کی طرف ہندسوں سے اشارہ کیا گیا ہے۔ معتل واوی کی طرف (و) سے اور یائی کی طرف (ی) سے۔

۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (ل، من، عن، ب، الی یا علی) لکھا گیا ہے، اس سے مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے معنی وہ ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴۔ مثلاً کے لئے دو نقطے (:) لکھے گئے ہیں اور ''یعنی'' یا ''برابر'' کے لئے یہ نشان (=)

ھدایات اور اشارات حصہ اول اور حصہ سوم میں بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔ اس لئے عربی کا معلم حصہ اول و حصہ سوم کے دیباچوں میں ہدایات ضرور دیکھ لیں۔ اس حصہ چہارم میں ہدایات نہیں لکھی گئیں صرف اشارات کا اعادہ کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عربی کا معلم (حصہ چہارم)

---------------- سابق کے تین ----------------

حصوں میں بیشتر ضروری قواعد صرف ونحو تم نے سمجھ لئے ہیں۔ اس حصے میں چند نئے مسائل کے علاوہ انہی مذکورہ مسائل کی تکرار اور تشریح ہوگی۔

اس حصے کے ابتدائی اسباق میں اسماء عدد (گنتی) کا بیان خاص تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ کیونکہ استعمال میں ان کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے۔ حالانکہ تمام کتب متداولہ ان کی تفصیل سے خالی پڑی ہیں۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ رقم کی موجودہ شکلیں جو عربی میں رائج ہیں انہیں ارقام ھندیہ کہتے ہیں: ۱٬ ۲٬ ۳٬ ٤٬ ٥٬ ٦٬ ۷٬ ۸٬ ۹ اور صفر (۰)۔

تم یہ سن کر تعجب کرو گے کہ رقم عربی کی اصلی شکلیں تو وہ ہیں جو یورپ میں رائج ہیں:

1٬ 2٬ 3٬ 4٬ 5٬ 6٬ 7٬ 8٬ 9٬ 0۔

اہل یورپ نے اندلس کے مسلمانوں سے یہ شکلیں حاصل کیں اور وہ انہیں ارقام عربیہ کہتے ہیں مغرب کے عربوں میں اب بھی ان کا رواج باقی ہے۔

۴۳ سبق پہلے لکھے جاچکے۔ اب چوتھا حصہ سبق نمبر چوالیس (۴۴) سے شروع ہوتا ہے۔

Marfat.com

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالأَرْبَعُوْنَ

اَسْمَاءُ الْعَدَدِ

۱۔ اسماء عدد حسب ذیل ہیں:-

(الف) ایک سے دس تک (پہلے صرف اعداد یاد کرلو پھر مثالیں)

تنبیہ ۱۔ بولتے وقت مفرد الفاظ کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو۔ وَاحِدٌ کو وَاحِدْ کہنا چاہیے۔ مرکب میں آخری لفظ پر وقف کرو۔ قَلَمٌ وَاحِدْ (دیکھو حصہ اول درس ۲۔ تنبیہ ۵)

۱۔	وَاحِدٌ : قَلَمٌ وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ : وَرَقَةٌ وَاحِدَةٌ
۲۔	اِثْنَانِ (یا اِثْنَیْنِ) : قَلَمَانِ اثْنَانِ	اِثْنَتَانِ[1] (یا اِثْنَتَیْنِ) : وَرَقَتَانِ اثْنَتَانِ
۳۔	ثَلَاثَةٌ : ثَلَاثَةُ اَقْلَامٍ	ثَلَاثٌ : ثَلَاثُ وَرَقَاتٍ
۴۔	اَرْبَعَةٌ : اَرْبَعَةُ اَقْلَامٍ	اَرْبَعٌ : اَرْبَعُ وَرَقَاتٍ
۵۔	خَمْسَةٌ : خَمْسَةُ اَوْلَادٍ	خَمْسٌ : خَمْسُ سَنَوَاتٍ
۶۔	سِتَّةٌ : سِتَّةُ اَوْلَادٍ	سِتٌّ : سِتُّ بَنَاتٍ
۷۔	سَبْعَةٌ : سَبْعَةُ رِجَالٍ	سَبْعٌ : سَبْعُ نِسْوَةٍ
۸۔	ثَمَانِيَةٌ : ثَمَانِيَةُ جِمَالٍ	ثَمَانٍ : ثَمَانِيَ[2] نَاقَاتٍ
۹۔	تِسْعَةٌ : تِسْعَةُ مُعَلِّمِيْنَ	تِسْعٌ : تِسْعُ مُعَلِّمَاتٍ
۱۰۔	عَشَرَةٌ (عَشْرَةٌ بھی) : عَشَرَةُ تَلَامِذَةٍ	عَشْرٌ (عَشَرٌ بھی) : عَشْرُ تِلْمِيْذَاتٍ

تنبیہ ۲۔ اثنان اور اثنتین میں الف ہمزۃ الوصل ہے۔ (دیکھو اصطلاح ۲۸)

تنبیہ ۳۔ دیکھو ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک مذکر کے لئے مؤنث، اور مؤنث کے لئے مذکر ہیں۔ مثالوں میں اسم عدد کو مضاف کی مانند بغیر تنوین کے پڑھا گیا ہے اور معدود جمع اور مجرور ہے۔

---

[1] ثِنْتَانِ یا ثِنْتَیْنِ بھی کہتے ہیں۔ [2] ثَمَانِ یا ثَمَانِيْ نَاقَاتٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

Marfat.com

(ب) گیارہ سے اُنیس تک:۔

تنبیہ ۴۔ عدد مرکب میں وَاحِد کی جگہ اَحَد اور وَاحِدَۃٌ کی جگہ اِحْدٰی بولا جاتا ہے۔یہ بھی یاد رکھو کہ گیارہ سے ننانوے تک معدود مفرد اور منصوب ہوگا:۔

۱۱.	اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا	اِحْدٰی عَشْرَۃَ طَیَّارَۃً
۱۲.	اِثْنَا عَشَرَ شَھْرًا	اِثْنَتَا[1] عَشْرَۃَ سَنَۃً
۱۳.	ثَلٰثَۃَ عَشَرَ حَرْفًا	ثَلٰثَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً
۱۴.	اَرْبَعَۃَ عَشَرَ دِیْکًا[2]	اَرْبَعَ عَشْرَۃَ دَجَاجَۃً[3]
۱۵.	خَمْسَۃَ عَشَرَ غُصْنًا	خَمْسَ عَشْرَۃَ شَجَرَۃً
۱۶.	سِتَّۃَ عَشَرَ یَوْمًا	سِتَّ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً
۱۷.	سَبْعَۃَ عَشَرَ قَلَمًا	سَبْعَ عَشْرَۃَ دَوَاۃً[4]
۱۸.	ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ مَکْتُوْبًا	ثَمَانِیَ عَشْرَۃَ رُقْعَۃً
۱۹.	تِسْعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا	تِسْعَ عَشْرَۃَ امْرَأَۃً

تنبیہ ۵۔ مذکورہ اعداد کو مرکب کہتے ہیں۔ بقیہ تمام اعداد معرب ہیں۔صرف یہی اعداد مرکبہ مبنیی ہیں۔ان کے دونوں جزو کے آخر میں ہمیشہ فتحہ پڑھا جائے گا مگر ان میں بھی لفظ اِثْنَا اور اِثْنَتَا معرب ہیں۔حالت رفعی میں اِثْنَا عَشَرَ، اِثْنَتَا عَشْرَۃَ اور حالتِ نصبی و جری میں اِثْنَیْ عَشَرَ اور اِثْنَتَیْ عَشْرَۃَ کہا جائے گا: جَاءَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، رَاَیْتُ اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا، سَافَرْتُ لِاثْنَیْ عَشَرَ یَوْمًا. ان مثالوں میں صرف پہلا جزو معرب ہے۔دوسرا بدستور مبنیی ہے۔

(ج) بیس سے ننانوے تک:۔

۲۰. عِشْرُوْنَ رَجُلًا یا مَرْءَۃً (معدود واحد اور منصوب ہے)۔

۲۱.	اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ قَلَمًا	اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ[5] مِقْلَمَۃً
۲۲.	اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ وَلَدًا	اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ بِنْتًا

---

[1] اس کو ثنتا عشرۃ بھی کہتے ہیں۔ [2] دیک (ج دیوک) مرغا۔ [3] دجاجۃ (ج دجج) مرغی۔ [4] دواۃ کی جمع دوی اور دویات۔ [5] مقلمۃ قلمدان اور قلم تراش کو بھی کہتے ہیں۔جمع مقالم۔ دیکھو حصہ اول صفحہ ۱۴

Marfat.com

۲۳۔ ثَلاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ كُرْسِيًّا — ثَلاثٌ وَعِشْرُوْنَ طَاوِلَةً

۲۴۔ اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ بَيْتًا — اَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ دَارًا

۲۵۔ خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ سَارِقًا — خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَارِقَةً

۲۶۔ سِتَّةٌ وَعِشْرُوْنَ بَلَدًا — سِتٌّ وَعِشْرُوْنَ قَرْيَةً

۲۷۔ سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ بُسْتَانًا — سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ حَدِيْقَةً

۲۸۔ ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُوْنَ شَهْرًا — ثَمَانٍ[۱] وَعِشْرُوْنَ سَنَةً

۲۹۔ تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَغِيْفًا[۲] — تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ تُفَّاحَةً

۳۰۔ ثَلاثُوْنَ (مذکر و مؤنث دونوں کے لئے) : ثَلاثُوْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً

۴۰۔ اَرْبَعُوْنَ (مذکر و مونث دونوں کے لئے) : اَرْبَعُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا

۵۰۔ خَمْسُوْنَ (مذکر و مونث دونوں کے لئے) : خَمْسُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا

۶۰۔ سِتُّوْنَ (مذکر و مونث دونوں کے لئے) : سِتُّوْنَ كَلْبًا اَوْ كَلْبَةً

۷۰۔ سَبْعُوْنَ (مذکر و مونث دونوں کے لئے) : سَبْعُوْنَ مَسْجِدًا اَوْ مَدْرَسَةً

۸۰۔ ثَمَانُوْنَ (مذکر و مونث دونوں کے لئے) : ثَمَانُوْنَ بَابًا اَوْ نَافِذَةً[۳]

۹۰۔ تِسْعُوْنَ (مذکر و مونث دونوں کے لئے): تِسْعُوْنَ كِتَابًا اَوْ رِسَالَةً

(د) ایک سو سے ایک کروڑ تک :-

تنبیہ ۷۔ مِائَةٌ اور اَلْفٌ اور ان کے تثنیہ وجمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا۔ تذکیر و تانیث سے ان میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ ان دونوں لفظوں کو مضاف کی طرح بغیر تنوین کے استعمال کرتے ہیں۔

۱۰۰۔ مِئَةُ (مِائَةٌ بھی لکھا جاتا ہے) : مِئَةُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۲۰۰۔ مِئَتَانِ (مِائَتَانِ بھی لکھا جاتا ہے) : مِئَتَا وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۳۰۰۔ ثَلاثُ مِئَةٍ (ثَلْثُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے) : ثَلْثُمِائَةِ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

---

[۱] ثمان منقوص ہے۔ اس کا اعراب قاض کے جیسا ہوگا۔ (دیکھو درس ۱۰۔۹)

[۲] رغیف (ج ارغفة) روٹی۔ [۳] نافذة (ج نوافذ) کھڑکی۔ قریة (ج قری) گاؤں

Marfat.com

۴۰۰۔ اَرْبَعُ مِئَةٍ (اَرْبَعْمِائَة بھی لکھا جاتا ہے) : اَرْبَعُ مِئَةِ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۵۰۰۔ خَمْسُ مِئَةٍ (خَمْسُمِائَة بھی لکھا جاتا ہے) : خَمْسُمِئَةِ قِرْشٍ اورُبِيةٍ

۸۰۰۔ ثَمَانِيْ مِئَةٍ یا ثَمَانِ مِئَةٍ اسی طرح تِسْعُمِئَةٍ (۹۰۰) تک

۱۰۰۰۔ اَلْفٌ : اَلْفُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۲۰۰۰۔ اَلْفَانِ (حالت نصبی و جری میں الفین) : اَلْفَا رَجُلٍ اَوِامْرَءَةٍ

۳۰۰۰۔ ثَلَاثَةُ آلَافٍ (الف کی جمع آلاف) : ثَلَاثَةُ آلَافِ رَجُلٍ اَوِامْرَءَةٍ

۴۰۰۰۔ اَرْبَعَةُ آلَافٍ اسی طرح عَشَرَةُ آلَافٍ (۱۰۰۰۰) تک

۱۱۰۰۰۔ اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا : اَحَدَ عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ اَوِامْرَءَةٍ

۱۲۰۰۰۔ اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا : اَحَدَ عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ اَوِامْرَءَةٍ

۱۳۰۰۰۔ ثَلٰثَةَ عَشَرَ اَلْفًا اسی طرح تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اَلْفًا (۹۹۰۰۰) تک

۱۰۰۰۰۰۔ (ایک لاکھ) مِئَةُ اَلْفٍ : مِئَةُ اَلْفِ رَجُلٍ اَوِامْرَءَةٍ

۱۰۰۰۰۰۰۔ (دس لاکھ) اَلْفُ اَلْفٍ یا مَلْيُوْنٌ : اَلْفُ اَلْفِ رَجُلٍ اَوِامْرَءَةٍ یاملیون رَجُلٍ اَوِامْرَءَةٍ۔ (مَلْيُوْنٌ کی جمع مَلَايِيْنُ)۔

۱۰۰۰۰۰۰۰۔ (ایک کروڑ) عَشَرَةُ آلَافِ اَلْفٍ یا عَشَرَةُ مَلَايِيْنَ رَجُلٍ اَوِامْرَءَةٍ

تنبیہ ۸۔ آج کل کروڑ کو کر بھی کہتے ہیں: كَرُّ رَجُلٍ اَوِامْرَءَةٍ

تنبیہ ۹۔ تم نے دیکھا کہ مِئَةٌ ، اَلْفٌ اور مَلْيُوْنٌ اپنے معدود کے ساتھ مضاف کی طرح مستعمل ہوتے ہیں۔اسی لئے ان کے واحد سے تنوین اور تثنیہ سے نون اعرابی حذف کر دیا گیا ہے (دیکھو درس ۷ اور ۱۱)

تنبیہ ۱۰۔ یاد رکھو کہ معدود کو عدد کی تمییز یا اس کا مُمَيِّز بھی کہتے ہیں۔تمام اعداد کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ مُمَيِّز ہمیشہ نکرہ ہی ہوتا ہے البتہ ممیز اس وقت مُعَرَّف بِاللَّام ہوگا جبکہ وہ جمع یا اسم جمع ہو (اسم جمع بظاہر واحد ہے مگر کسی چیز کے تمام افراد پر بولا جاتا ہے۔ایک پر نہیں بولا جاتا) اور اس پر مِنْ لگا کر استعمال کیا جائے:
عِشْرُوْنَ رَجُلًا کی جگہ عِشْرُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ کہہ سکتے ہیں۔اسی طرح اِحْدٰى عِشْرُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ۔ مِئَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَاَلْفٌ مِنَ الْغَنَمِ (سو اونٹ اور ہزار بھیڑ بکریاں)

Marfat.com

مشق نمبر ۶۴

ذیل کے اعداد کے ساتھ کوئی بھی مناسب معدود لکھو:-

(۱)خَمْسَة ...... (۲) ثلاث ...... (۳)عَشَرَہ ...... (۴)عشر ...... (۵)اِثْنَا عَشَر ...... (۶)اِثْنَتَا عَشَرہ ...... (۷)اَحَدَ عَشَر ...... (۸) ثلاث عَشْرَة ...... (۹)خَمْسَة عَشَر ...... (۱۰) عِشْرُوْنَ (۱۱) اِحْدٰی وَ ثَلَاثُوْنَ...... (۱۲) ثَمَانٍ وَاَرْبَعُوْنَ ...... (۱۳) ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ ...... (۱۴) تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ...... (۱۵) مِائَةٌ...... (۱۶) مِئَتَانِ ...... (۱۷) مِائَةٌ وَسِتُّوْنَ ...... (۱۸) ثَلٰثُمِائَةٍ وَخَمْسَ عَشَرَةَ ...... (۱۹) اَلْف ...... (۲۰) اَلْفَانِ...... (۲۱) ثَمَانِمِئَةٍ...... (۲۲) خَمْسَةُ آلَافٍ ...... (۲۳) مِئَةُ اَلْف ...... (۲۴) اَلْف اَلْف ...... (۲۵) مَلْيُوْنُ......

مشق نمبر ۶۵

اردو سے عربی بناؤ

(۱)ایک لڑکا (۲)دو لڑکے (۳)دو لڑکیاں (۴) تین لڑکے
(۵)چار لڑکیاں (۶)پانچ بیل (۷)نو گائیں (۸)دس عورتیں
(۹)دس مرد (۱۰)بیس روپے (۱۱)پچیس گیندیاں (۱۲)پینتالیس کتابیں
(۱۳)پچاس مرغیاں (۱۴)بہتر مرغے (۱۵)سو کتے (۱۶)دو سو گھوڑے
(۱۷)تین سو اونٹنیاں (۱۸)پانچ سو اونٹ (۱۹)ایک ہزار طیارے (۲۰)ایک لاکھ سپاہی۔

مشق نمبر ۶۶

ذیل کی رقمیں عربی الفاظ میں لکھو!

۷، ۱۵، ۱۷، ۲۹، ۵۷، ۶۲، ۴۳، ۸۸، ۱۰۰
۳۰۰، ۸۰۰، ۲۰۰۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰۰۰، ۱۰۰۰، ۱۲۰۰، ۱۰۰۰۰۰۰

معدود کو مذکر فرض کر کے مذکورہ اعداد کی عربی بناؤ۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالأَرْبَعُوْنَ

گذشتہ سبق کے مسائل کا اعادہ اور تشریح

۱۔ پچھلے سبق میں تمام اعداد اور ان کی مثالوں کو پڑھ کر اور تنبیہات کو دیکھ کر ہمیں اُمید ہے کہ مندرجہ ذیل تم بخوبی سمجھ گئے ہو گے:۔

(الف) اسماء عدد کے چار گروہ ہیں:

(۱) مفرد (اکیلا لفظ) اور وہ وَاحِدٌ سے عَشَرَۃٌ تک ہیں اور مِئَۃٌ اور اَلْفٌ بھی انہی میں شامل ہیں۔ اس طرح کل بارہ عدد مفرد ہیں۔

(۲) مرکبؔ اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَۃَ عَشَرَ تک۔

(۳) عقود (دہائیاں)، عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک۔

(۴) معطوف جن کے درمیان حرف عطف (وَ) ہوتا ہے۔ اور وہ اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ سے تِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ تک ہیں۔

(ب) اسماء عدد کی تذکیر و تانیث:

(۱) وَاحِدٌ اور اِثْنَتَانِ تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے موافق رہتے ہیں۔ خواہ وہ مفرد ہوں خواہ عدد مرکب اور معطوف میں مستعمل ہوں۔ (دیکھو گذشتہ سبق میں ہر ایک کی مثالیں)۔

(۲) ثَلٰثَۃٌ سے تِسْعَۃٌ تک تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے برعکس ہوں گے خواہ مفرد ہوں خواہ مرکب، خواہ معطوف (پچھلی مثالوں کو غور سے دیکھو)۔

(۳) عَشَرٌ کا لفظ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوگا ورنہ مطابق عَشَرَۃُ رِجَالٍ، عَشْرُ نِسَاءٍ، اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا اور اِحْدٰی عَشْرَۃَ مَرْءَۃً۔

(۴) عقود میں تذکیر و تانیث کا کوئی امتیاز نہیں۔ یہی حال مِئَۃٌ اور اَلْفٌ کا ہے۔

(دیکھو گذشتہ سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۶ اور ۷)۔

Marfat.com

(ج) اسماءعدد میں مُعْرَب اور مَبْنِی:

اعداد مرکبہ کے سوا تمام اسماءعدد معرب ہیں۔اُن کا آخر حالتوں کے اختلاف سے قاعدے کے مطابق بدلتا رہے گا۔صرف اعداد مرکبہ (اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک) مبنی ہیں۔ان کے دونوں جزو پر ہمیشہ فتحہ ہی پڑھا جائے گا۔مگر ان میں صرف اِثْنَا یا اِثْنَتَا معرب ہے۔(دیکھو سبق ۴۴ تنبیہ ۵)

(د) ترکیب میں معدود کا اعراب اور وحدت وجمع:

(۱) تم جانتے ہو کہ اسم واحد ہو تو ایک پر دلالت کرتا ہے اور تثنیہ ہو تو دو پر: رَجُلٌ (ایک مرد) رَجُلَانِ (دو مرد) اس لئے ان کے لئے عدد لگانے کی ضرورت نہیں رہتی۔البتہ کبھی صفۃ کے طور پر وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ استعمال کر لیتے ہیں: رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک مرد) رَجُلَانِ اِثْنَانِ (دو مرد) بِنْتٌ وَاحِدَةٌ بِنْتَانِ اثْنَتَانِ۔ یہ تو معلوم ہے کہ موصوف اور صفت اعراب وتذکیر میں باہم موافق ہوا کرتے ہیں۔

(۲) ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ کا معدود مجرور اور جمع ہوگا۔(دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۳) مگر معدود کی جگہ لفظ مِئَةٌ واقع ہو تو واحد ہی رہے گا: ثَلَاثُ مِئَةٍ، خَمْسُ مِئَةٍ (دیکھو پچھلے سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۷)

تنبیہ ۱۔ یاد رکھو معدود کی جگہ میں جمع مذکر سالم (دیکھو سبق ۵۔۳) کا استعمال نہیں ہوا کرتا۔ مثلاً ثَلَاثَةُ مُسْلِمِيْنَ نہیں کہیں گے۔بلکہ ایسے موقع پر معدود کو معروف باللّام کر کے مِنْ کے ساتھ استعمال کریں گے: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہا جائے گا۔

(۳) اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک معدود واحد اور منصوب ہوگا۔عقود بھی اسی میں شامل ہیں۔(دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۴ اور ۶)۔

(۴) مِائَةٌ اور اَلْفٌ اور اُن کے تثنیہ و جمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا۔(دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۷) لفظ مِئَةٌ کی جمع اکثر سالم مؤنث ہوتی ہے: مِئَاتٌ، کبھی سالم مذکر بھی آتی ہے: مِئُوْنَ یا مِئِيْنَ اور اَلْفٌ کی جمع اٰلَافٌ پڑھ چکے ہو۔اس کی ایک اور جمع اُلُوْفٌ بھی ہے، جس کے معنی ہیں ''ہزاروں'' اس سے کوئی خاص عدد نہیں سمجھا جاتا: عِنْدِيْ اُلُوْفٌ مِنَ الْكُتُبِ (میرے پاس ہزاروں کتابیں ہیں)۔

تنبیہ ۲۔ اسم عدد کی تَمیِیز یا مُمَیِّز کی یعنی معدود کی حالت سمجھنے کے لئے ذیل دو بیتیں یاد کرلو:۔

Marfat.com

مُمَیِّز از عدد بر سہ جہت دان — ز سہ تا دہ بود مجموع و مجرور

ز دہ بر تر ہمہ منصوب و مفرد — ز صد ہم اَلف اِفرا داست و مجرور

تنبیہ ۳۔ کبھی عام قاعدے کے خلاف بھی اعداد اور اُن کی تمیز کا استعمال ہوتا ہے: وَلَبِثُوْا فِیْ کَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا. اس جملے میں مئة کا اضافت کے ساتھ نہیں استعمال ہوا ہے۔ پھر اس کی تمیز بجائے مفرد کے جمع لائی گئی ہے۔ تِسْعًا کا مُمَیِّز مذکور نہیں ہے۔ گویا دراصل وہ ایسا ہے۔ ثلاثَ مِائَةٍ وَتِسْعَ سِنِیْنَ. مذکورہ مثال کو عام قاعدے سے مستثنیٰ سمجھ لیا جائے۔

تنبیہ ٤۔ اسم عدد کی تخصیص یا تعریف کی ضرورت ہو تو اس پر اَلْ داخل کر سکتے ہیں: جاء الثلاثون رجلا کُنّا ننتظرهم (وہ تیس آدمی آ گئے جن کا ہم انتظار کر رہے تھے)۔ عدد مفرد مضاف ہو تو مضاف الیہ پر اَلْ لگایا جائے: اِعْطِنی خمسةَ الکتب، رأیت ستّةَ الاف العسکریّ ورنہ عدد پر: جاء الخمسةُ من المسلمین. عدد مرکب کے پہلے جزو پر اور معطوف کے دونوں جزو پر: بِعْتُ الخمسة عشر کتابا والاربعة والاربعین شاةً.

۲۔ کئی اسماء عدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری عدد کا اثر پڑے گا: اَلْفٌ وَثَلاثُمِائَةٍ وَاَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ سَنَةً (ایک ہزار تین سو چونسٹھ برس) دیکھو لفظ سَنَةً پر آخری عدد سِتُّوْنَ کا اثر ہے۔ اسی لئے واحد اور منصوب ہے۔

اس مثال میں پہلے بڑے درجے والا اسم عدد بولا گیا ہے پھر درجہ بدرجہ تم اس کے برعکس بھی کہہ سکتے ہو: اَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ وَثَلاثُمِائَةٍ اَلْفَ سَنَةٍ. دیکھو اس مثال میں اَلْف کی وجہ سے سَنَةٍ مجرور ہے۔

تنبیہ ۵۔ قرینہ موجود ہو تو صرف عدد بولتے اور معدود کو حذف کر دیتے ہیں: اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِمِائَةٍ یعنی بِمِائَةِ رُبِیَّةٍ.

۳۔ بِضْعٌ اور نَیِّفٌ یا نَیْفٌ :

(الف) بِضْعٌ سے تین اور نو تک کا کوئی غیر معین عدد سمجھا جاتا ہے: بِضْعُ نِسْوَةٍ وَ بِضْعَةُ رِجَالٍ (چند عورتیں اور چند مرد یعنی تین اور نو کے درمیان)۔ نَیِّف سے دو دہائیوں کے درمیان کا کوئی عدد سمجھا جاتا ہے: عندی عشرون درهما ونَیِّفٌ (میرے پاس بیس اور کچھ اُوپر درہم ہیں یعنی تیس کے اندر)۔ اسی طرح عشرون جُنَیْهَةً و نَیِّفٌ.

Marfat.com

(ب) نَيِّفٌ میں مذکر ومؤنث کا فرق نہیں ہے۔ بِضْعٌ میں فرق ہے یعنی مذکر کے لئے بِضْعَةٌ اور مؤنث کے لئے بِضْعٌ کہا جاتا ہے۔ دیکھو اُوپر کی مثالیں۔

(ج) نَيِّف کسی دہائی یا سینکڑہ یا ہزار کے بعد ہی آتا ہے۔ مگر بِضْعٌ تنہا بھی آسکتا ہے: عندي بضعة وسبعون درهما يا عندي بضعة دراهم.

(د) نَيِّفٌ عدد کے بعد آتا ہے اور بِضْعٌ عدد سے پہلے۔ مگر جبکہ اس کی تمیز الگ ہو تو سابقہ عدد کے بعد بھی آئے گا: عندنا خمسون درهما وبضعُ جُنَيْهاتٍ.

(ہ) نَيِّف کا لفظ قرآن مجید میں نہیں آیا ہے۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۲

انفجر (۲) پھٹ جانا۔ چشمہ نکل آنا
جَلَدَ (ض) کوڑے لگانا
سَاوٰى (۳ لفیف) برابری کرنا۔ مساوی ہونا
نَدَرَ (ک) نادر اور کمیاب ہونا
وَرَدَ (يَرِدُ) وارد ہونا۔ درآمد ہونا۔

آنَةٌ (جانَاتٌ ہندی سے لیا گیا ہے) آنہ
اِحْتِفَالٌ (۷ مصدر ہے) جلسہ۔ جمع ہونا
سِعْرٌ (ج اسعار) نرخ
طَرْبُوشٌ ترکی ٹوپی
عِدَّةٌ اور عَدَدٌ گنتی۔ تعداد
فَلْسٌ (ج فُلُوْسٌ) پیسہ
قِيْمَةُ الِاشْتِرَاكِ اخبار کا چندہ

اِشْتِرَاكٌ (۷) شریک ہونا۔ اخبار میں خریدار بننا
اِعْلَانٌ اشتہار
بَارَةٌ مصر کا ایک سکہ ہے جو کہ ایک قرش میں چالیس ہوتا ہے۔
بَقَرٌ (اسم جمع) گائے بیل۔
بُسْتَانٌ (ج بَسَاتِيْنُ) باغ
جَلْدَةٌ (ج جَلَدَاتٌ) کوڑے کی ضرب
جِنِيْهٌ یا جُنَيْهَةٌ گنی سے معرب ہے۔
قِرْشٌ یا غِرْشٌ (ج قُرُوْشٌ) مصر کا ایک سکہ ہے جو ایک گنی کا سو ہوتا ہے۔
مَاشِيَةٌ (ج مَوَاشِي) مویشی
مَجَلَّةٌ (ج مَجَلَّاتٌ) ماہواری رسالہ
مِسَاحَةٌ پیمائش زمین کی

Marfat.com

مشق نمبر ۶۷

(۱) هَلْ تعْلَمْ كَمْ بارةً تُساوِي قِرْشًا؟	اَرْبَعُوْنَ بارةً تُساوِي قِرْشًا وَاحِدًا
(۲) كم قِرْشًا يُساوِي جُنَيْهَةً وَاحِدَةً؟	جُنَيْهَةٌ واحدةٌ تُساوِي مِئَةَ قِرْشٍ
(۳) بِكَمِ اشْتَرَيْتَ كتابَ "سِيْرَةُ النَّبِيِّ"؟	اشتريتُ هذا الكتابَ في ثلٰثِ مُجلَّدَاتٍ بِاثْنَتَيْنِ وعشرين رُبِيَّةً.
(۴) واللهِ رَخِيصٌ ماهُوَ بِغَالٍ فى هٰذَا الزَّمَان.	صدقتَ يا اخي ! وَاَنَا اشْتَرَيْتُ كتابَ "زَادُالْمَعَادِ" لِشَيْخِ الاسْلَامِ ابْنِ الْقَيِّمِ بِاِحْدٰى عَشْرةَ ربيّةً.
(۵) غَنِيْمَةٌ وَاللّٰهِ' فَاِنّ هٰذا الكتابَ نَدْرَ وُجُوْدُهُ لا يُوْجَدُ بِاَيِّ قيمةٍ وَمِنْ اَيْنَ اشْتَرِيتَهُ؟	اشتريتُه من المكتبة القَيِّمة في بمبائي وهُناكَ تُبَاعُ الكتبُ بِاَرْخَصِ قِيمَةٍ نِسْبَتًا اِلَى المكاتبِ الأُخَرِ
(۶) بِكَمْ هٰذا الطَّرْبُوْش يا شَيْخُ؟	بخمسةٍ وثلاثين قِرشًا يا سيّدي
(۷) وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَغَالٍ جِدًّا ' اَنَا اُعْطِي خَمْسَةً وعشرين قرشًا لاغَيْرُ (صرف)	يا ترى ' هل هو غالٍ بهٰذا الثَّمن؟ اَلاتَرٰى كيف غَلَتِ الاسواق وغَلَتِ الاشياءُ وكم زادت الأُجْرَةُ؟
(۸) طَيِّب يا شيخ ! خُذِالثَّلاثِيْنَ والسَّلام(يعنى بس)	احسنتَ ! خُذِ الطربوش وهاتِ الْفُلُوْسَ بارك الله فيك
(۹) كم كان من الحُضّارِ في الِاحْتِفَالِ السَّنَوِي لِلْاَنْجُمَنِ الِاسلَامِيَّةِ؟	يَكُوْنُ بَلَغَ عَدَدُهُمْ نَحْوَ اَلْفَيْنِ وَثَمَانِ مِئَةِ نَفَرٍ
(۱۰) هَلْ تَعْلَمُ مَا هِيَ اجرةُ الِاشتراكِ السَّنوىّ فى الجريدة "الفتح"	اَظُنُّ اَنَّ قيمة الاشتراكِ فيها لا يكون فوق خمسينَ قِرْشًا عَنْ سَنَةٍ

Marfat.com

(۱۱) وَمَا هِیَ اُجْرَةُ الْاِعْلَانِ؟	عن کلّ سَطرٍ قِرشٌ
(۱۲) کَمْ اَتَیْتَ مِنَ الرِّبیاتِ لِتِلْکَ الدّارِ الوَسیعةِ؟	یاسیِّدی ! اعطیتُ صاحِبَها مِنَ الرِّبیاتِ خمسةَ الاف واربعَ مئةٍ وخمسًا وتسْعِیْنَ (۵۴۹۵)
(۱۳) وما هِیَ مِسَاحةُ تلک الدار؟	مساحتها تبلغ عشرةَ الافِ ومِائَتَی ذِراعٍ ونیّفاً من الاذْرُعِ المربَّعةِ
(۱۴) وَبِکَمْ بِعتَ بُسْتَانَکَ؟	بِعتُهُ بِاثْنَیْ عَشَرَ اَلفَ رُبیّةٍ
(۱۵) وَاللّٰهِ لَقَدْ رَبِحتْ تِجارَتُکَ	صَدَقتَ' بَارَکَ اللّٰهُ فِیکَ یاَ اخِی العزِیزَ

مشق من القرآن نمبر ۶۸

(۱) ان الهکم اله واحده (۲) ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا (۳) فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا (۴) یا ابت انی رأیت احد عشر کوکبا (۵) الزانیة والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة (۶) لیلة القدر خیر من الف شهر (۷) الم ترا الی الذین خرجوا من دیارهم وهم الوف (۸) فارسلناه الی مائة الف اویزیدون (۹) اذ تقول للمؤمنین الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثة الاف من الملئکة منزلین (۱۰) من الا بل اثنین ومن البقر اثنین (۱۱) غلبت الروم في ادنی الارض وهم من بعد غلبهم سیغلبون في بضع سنین.

مشق اُردو سے عربی نمبر ۶۹

(۱) تمہارے پاس کتنے مویشی ہیں؟

ہمارے پاس دوسو گائیں اور پچاس اور چند اونٹ اور پچیس بکریاں ہیں۔

(۲) جناب یہ کتاب کتنے میں بیچتے ہیں؟

اس کی قیمت دس روپے ہیں۔

(۳) وہ ارزاں نہیں بلکہ گراں ہے۔ میں تو نو روپے دوں گا زیادہ نہیں۔

Marfat.com

اَوَائِل. اسی طرح اٰخِر کی جمع اَوَاخِر، اَوْسَط (درمیانی حصہ) کی جمع اَوَاسِط: اَوَائِلُ رمضانَ (رمضان کے ابتدائی ایام) اُوْلیٰ (مؤنث) کی جمع اُوَل اور اُوْلَیَات.

(ب) ۱۱ سے ۱۹ تک:

۱۱۔ الدرس الحادی عشر گیارھواں سبق

۱۱. الدّرسُ الْحَادِیْ عَشَرَ گیارھواں سبق الحِکَایَةُ الحَادِیَةَ عَشْرَةَ گیارھویں کہانی

۱۲. الدّرسُ الثَّانِي عَشَرَ بارھواں سبق الحِکَایَةُ الثَّانِیَةَ عَشْرَةَ بارھویں کہانی

اسی طرح التَّاسِعَ عَشَرَ اور التَّاسِعَةَ عَشْرَةَ تک۔

تنبیہ ۵۔ مذکورہ مثالوں میں دونوں عدد اَحَدَ عَشَرَ کی مانند فتحہ پر مبنی معلوم ہوتے ہیں۔ مگر بعض علمائے نحو کے نزدیک پہلا عدد مُعْرَب ہوتا ہے اور آج کل زیادہ تر اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ اس لئے موصوف کا اعراب اس پر پڑھا جاتا ہے: الدرسُ الثَّالِثُ عَشَرَ، فی اللَّیْلَةِ الرَّابِعَةِ عَشْرَةَ، فی خامِسِ عَشَرَ رمضانَ.

(ج) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ اور مِئَةٌ اور اَلْف تک تمام عقود اپنی اصلی صورت میں عدد وصفی کیلئے بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ مگر عموماً اس وقت ان پر اَلْ لگایا جاتا ہے: اَلْعِشْرُوْنَ (بیسواں یا بیسویں) الحَادِيْ وَالعِشْرُوْنَ (اکیسواں) الْحَادِیَةُ والثَّلٰثُوْنَ (اکتیسویں) الْمِئَةُ (سوواں یا سوویں)۔

۲۔ اعداد وصفي ترکیب میں عموماً صفت واقع ہوتے ہیں اور موصوف کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں: الکتابُ اْلاَوَّلُ، الدرسُ الْحَادِی والْعِشْرُوْنَ کبھی مضاف ہوتے ہیں: رَابِعُهُمْ (اُن کا چوتھا) خامِسَةُ الْبَنَاتِ.

۳۔ عدد وصفي میں آحاد (اکائیاں) وعُشُوْر (دہائیاں) کے ساتھ جب مِئَةٌ اور اَلْفٌ آئے تو آخری رقم کے ماقبل لفظ بَعْدَ بھی بڑھا دیتے ہیں: فِی السَّنَةِ الثَّانِیَةِ وَالاَرْبَعِیْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ بَعْدَ الْاَلْفِ (ایک ہزار تین سو بیالیسویں سال میں) بَعْدَ الْاَلْفِ کی جگہ وَالْفِ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۶۔ اس مثال میں چھوٹے درجے والے عدد کو پہلے لایا گیا ہے پھر درجہ بدرجہ۔ اس میں اُلٹ پلٹ نہیں کر سکتے۔

۴۔ عدد کے کسور (ٹکڑے۔ حصے) میں سے آدھے ۱/۲ کے لئے تو نِصْفٌ آتا ہے اور باقی

Marfat.com

کسور کے لئے فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر اسم عدد سے بنالیا جاتا ہے:

ثُلُثٌ یا ثُلْثٌ جمع اَثْلاثٌ یعنی ۱/۳.

رُبُعٌ یا رُبْعٌ جمع اَرْبَاعٌ یعنی ۱/۴.

خُمُسٌ یا خُمْسٌ جمع اَخْمَاسٌ یعنی ۱/۵.

سُدُسٌ یا سُدْسٌ جمع اَسْدَاسٌ یعنی ۱/۶.

اسی طرح عُشُرٌ یا عُشْرٌ جمع اَعْشَارٌ تک۔

۲/۳ ثُلُثَانِ، ۳/۴ ثَلٰثَةُ اَرْبَاعٍ ۵/۸ خَمْسَةُ اَثْمَانٍ۔

تنبیہ ۷۔ ان کسور میں تذکیر وتانیث کا فرق نہیں ہے۔

اگر عَشَرہ کے اوپر اعداد کے کسور بنانے ہوں تو عدد اصلی سے اس طرح بنالو: اَرْبَعَةٌ مِنْ اَحَدَ عَشَرَ ۴/۱۱، اَحَدَ عَشَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ ۱۱/۲۰. مِنْ کی جگہ عَلٰی بھی بولتے ہیں: اَحَدَ عَشَرَ عَلٰی عِشْرِيْنَ ۱۱/۲۰.

اگر عدد صحیح اور کسور اکٹھا ہوں تو دونوں کے درمیان وَ بڑھانا چاہیے: اَرْبَعٌ وَثَلاثَةُ اَخْمَاسٍ ۴/۳/۵، خَمْسٌ وَخَمْسَةَ عَشَرَ عَلٰی اَرْبَعِيْنَ ۵/۱۵/۴۰.

تنبیہ ۸۔ کبھی ۱/۴ کو ۓ ۱/۲ کو ۓ ۳/۴ کو ۓ کی شکل میں لکھتے ہیں مثلاً ۲/۱/۴ کو ۲ؑ ۲/۱/۲ کو ۲ۓ، ۳/۴/۲ کو ۲ۓ لکھیں گے۔ یہ نشانات رقم کی نسبت زیادہ باریک اور ذرا الگ لکھتے ہیں۔

۵۔ ''دو دو'' ''تین تین'' وغیرہ بنانے کے لئے مَفْعَلُ اور فُعَالُ کا وزن آتا ہے: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ (سوار دو دو تین تین چار چار ہو کر آئے) یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ جَاءَتِ الْفُرْسَانُ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ ثَلٰثَةً ثَلٰثَةً اَرْبَعَةً اَرْبَعَةً.

تنبیہ ۸۔ ''ایک ایک'' کے لئے وَاحِدٌ سے یہ وزن یعنی مَوْحَدُ اور اُحَادُ بہت کم بنایا جاتا ہے بلکہ اکثر اس مطلب کے لئے بولتے ہیں۔ فُرَادَ یا فُرادًا یا فُرَادٰی : جَاءُوْا فُرَادٰی یعنی وَاحِدًا وَاحِدًا.

۶۔ جب کسی چیز کے متعلق یہ بتانا ہو کہ وہ کتنے اجزاء سے مرکب ہے تو فُعَالِیٌّ کا وزن استعمال کرتے ہیں۔

Marfat.com

مذکر		مؤنث
ثُنَائِيٌّ	(ایسی چیز جس کے اجزاء دو ہوں)	ثُنَائِيَّةٌ
ثُلاثِيٌّ	(ایسی چیز جس کے اجزاء تین ہوں)	ثُلاثِيَّةٌ
رُبَاعِيٌّ	(ایسی چیز جس کے اجزاء چار ہوں)	رُبَاعِيَّةٌ
خُمَاسِيٌّ	(ایسی چیز جس کے اجزاء پانچ ہوں)	خُمَاسِيَّةٌ

اسی طرح عُشَارِيٌّ تک بنالو۔

اعداد مرکب و معطوف سے مذکور وزن نہیں بن سکتا اس لیئے گیارہ اجزاء والے کو کہیں گے: ذُوْاَحَدَ عَشَرَ جُزْءً (مذکر کے لئے) ذَاتُ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءً (مؤنث کے لئے) اسی طرح آگے جو چاہو بنالو۔

۷۔ ''پہلے بار'' ''دوسرے بار'' وغیرہ بتانے کے لئے لفظ مَرَّةٌ (بار) کو موصوف اور عددِ صفي کو صفة بناؤ: مَرَّةٌ اُوْلٰی یا اَلْمَرَّةُ الْاُوْلٰی: قرأت القرآن المرّة الأولٰی، زُرْتُکَ مَرَّةً ثَانِیَةً (میں نے دوسری دفعہ آپ سے ملاقات کی)۔ اسی طرح المرّةَ العاشِرةَ، المرّةَ الحادِيَةَ عَشَرَةَ، المرّةَ الْمِئَةَ۔

عددِ صفي کو حالتِ نصبي میں پڑھنے سے بھی یہ مطلب نکلتا ہے: اَوَّلًا، ثَانِيًا وغیرہ۔ مگر عاشِرًا کے بعد وہی اوپر کی ترکیب استعمال کرتے ہیں۔

تنبیہ ۹۔ مَرَّةٌ اُوْلٰی کو اَوَّلَ مَرَّةٍ اور مَرَّةٌ ثَانِیَةٌ کو مَرَّةٌ اُخْرٰی اور تَارَةٌ اُخْرٰی بھی کہتے ہیں۔

۸۔ ''ایک بار'' ''دو بار'' کے معنی ادا کرنے کے لئے لفظ مَرَّةٌ کو حالتِ نصبي میں استعمال کرتے ہیں: مَرَّةً یا مَرَّةً وَاحِدَةً (ایک بار) مَرَّتَیْنِ (دوبار) اور زیادہ کے لئے وہی لفظ اسم عدد کے ساتھ لگا دیتے ہیں: ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، اَحَدَ عشر مَرَّةً وغیرہ۔

۹۔ ''کئی بار'' یا ''بارہا'' کے لئے مَرَّةٌ کی جمع مِرَارًا حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں: رَأَیْتُهُ مِرَارًا (میں نے اسے بارہا دیکھا)۔ اس معنی کے لئے کَمْ خَبَرِیَّه (دیکھو سبق ۱۳۔۷) بھی استعمال کر سکتے ہیں: کَمْ مَرَّةً یا کَمْ مِنَ الْمَرَّاتِ رَأَیْتُهُ۔

Marfat.com

۱۰۔ ''کئی'' یا ''بہتیرے'' بتلانے کو بھی کَمْ خبریّہ استعمال کرتے ہیں: کَمْ غُلامٍ یا کَمْ مِنَ الْغِلْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِي الْبُسْتَانِ (کئی لڑکے باغ میں کھیل رہے ہیں)۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۳

وُسْطٰی (مؤنث ہے اوسط کا) درمیانی	قِطَارٌ (ج قُطُرٌ) ریل۔ٹرین۔اونٹ کی قطار
بِلَادُالرَّاسِ کیپ کالونی (افریقہ میں ہے)	قَارَّۃٌ (ج قَارَّاتٌ) برِاعظم
ثُلَّۃٌ آدمیوں کی بڑی جماعت	قَلْعَۃٌ (ج قِلَاعٌ) قلعہ
تَسَلَّقَ (۴) دیوار پر چڑھنا	مَائِدَۃٌ دسترخوان۔کھانے کی میز
جِدَارٌ (ج جُدْرَانٌ) دیوار	مُضِيٌّ گزرنا (مصدر)
حَظٌّ (ج حُظُوْظٌ) حصہ	شَرَّفَ (۲) شرف بخشنا۔(۴) شرف حاصل کرنا
زَوْجٌ (ج اَزْوَاجٌ) جوڑا۔مرد یا عورت	طَابَ (ض.ي) پسند آنا۔عمدہ ہونا۔
سِکَّۃٌ حَدِیْدِیَّۃٌ ریلوے لائن لوہے کی سڑک	عَزَّزَ غلبہ دینا۔عزت دینا۔مدد دینا۔
سَارَ (ض.ي) سیر کرنا	نَکَحَ (ض) نکاح کرنا
عَاصِمَۃٌ (ج عَوَاصِمُ) پایۂ تخت	کَهْفٌ غار

مشق نمبر ۷۱

(۱) اِنَّ السُّوْرَۃَ الاُوْلٰی من القرآنِ المجید تُسَمّٰی بِسُوْرَۃِ الْفَاتِحَۃِ (۲) تَعْلِیْمُ اَسْمَاءِ الْعَدَدِ یُوْجَدُ فی الدَّرْسِ الرَّابِعِ وَالْاَرْبَعِیْنَ والخامِسِ والاربعینَ والسَّادِسِ وَالْاَرْبعینَ (۳) فی اَيِّ ساعۃٍ تُشَرِّفُنَا بِالْمَجِيْءِ عندنا؟ (۴) اَتَشَرَّفُ بِالمجيءِ عِندکم فی السَّاعۃِ الثَّامنۃ ان شاء اللّٰہ تعالٰی (۵) کُنْتُ في منزلکَ السَّاعۃَ التاسعۃَ وَرُبْعٍ وبَقِیْتُ في انتِظارِکَ نصفَ ساعۃٍ والسَّاعۃَ التاسعۃَ وثلٰثۃ ارباعٍ خرجتُ من الدّار (۶) بَلْدَۃُ فُوْنَا (پُونا) تَبْعُدُعنَا نَحْوَ خَمْسِ ساعاتٍ من السِّکَّۃِ الْحَدِیْدِیَّۃِ (۷) رَکِبْنَا الْقِطَارَ وبَلَغْنَا هُنَاکَ بَعْدَ مُضِيِّ اَرْبَعِ ساعاتٍ (۸) تُقَسَّمُ اِفْرِیْقِیَّۃُ الی سبعۃِ اقسامٍ'

Marfat.com

الاوّلُ يَشْتَمِلُ عَلٰى بلادٍ يَرْوِيهَا النِّيلُ وفيه مِصْرُ والسُّوْدَانُ والثَّاني بلادُ المغربِ وفيه الـجزائر ومَرَّاكِش والثَّالثُ اِفـريـقيَّةُ الشَّرقيَّةُ وفيها زَنْجِبارُ والرابعُ افريقيَّةُ الوُسْطٰى والـخامسُ افـريقية الغَرْبِيَّةُ والسَّادسُ افـريـقية الـجَنُوبِيَّةُ وفيها بِلادُ الرَّاسِ والسَّابعُ الـجزائرُ التَّابعَةُ لِهٰذِهِ القَارَّةِ (۹) خُـذِ الثُّلُثَيْنِ من هذا البِطّيخ وانا اخذُ الثُّلُثَ الاخيرَ (۱۰) قُسِـمَ مـا تـرکَ اَبي مـن الـمـالِ فَوَجَـدَتْ امّي منه الثُّمُنَ (۸/۱) ومن الباقي وجدتُ خُـمُسَيْنِ و خُـمُسًا واحـدا وَجَـدَتْ اُختي والـخـمُسَيْنِ البـاقِيَيْنِ (۵/۲) وَجَدَاخي (۱۱) يَمْشِي العسكريّون صبا حًا ثُلاث ورُبَاع ونَخرُجُ مساءً من المدرسة مَثْنٰى و ثُلاثَ (۱۲) البـنـاتُ دخلن المدرسـةَ فُرَادٰی (۱۳) قـرأت القران مِرارًا وَفِی كُلِّ مرَّةٍ اَحْسَـنْـتُ كَاَنّيْ اَقْرَءُهُ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى (۱۴) وَرَدْتُ اليومَ في المدينة المنوّرة المرّةَ الثامنةَ واقـمتُ هُنَاکَ شهر اوبضعةَ ايام في كلّ مرّة (۱۵) زرتُ الشامَ المرّةَ الاُوْلٰى واعُـودُاليهـا ان شاء اللّٰه تعالىٰ مرّةً اُخرٰى (۱۶) سِـرْتُ كم من البُلْدان لكِنْ مَارَأيتُ بَلْدَةً مِثْلَ القاهرةِ الّتي هي عاصِمةُ مِصْرَ.

مشق | من القران | نمبر۴۷

(۱) سَيَـقُـوْلُـوْنَ ثـلثةٌ (اصـحـاب الـكهف) رابـعُهُم كَلْبُهم ويقولون خَمْسَةٌ سادسُهم كلبهم (۲) اِذْ اَرْسَـلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فكَذَّبُوْهما فعزَّزْنا بثالثٍ (۳) ثُلَّةٌ من الاوّلِيْنَ وقليلٌ من الأخِرِيْنَ (۴) ولـكم نصفُ ما تَرَکَ ازواجُكم اِنْ لم يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كانَ لَهُنَّ ولدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ (۵) ولَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تركتم (۶) وَلِاَبَوَيْهِ لكلِّ واحدٍ منهما السُّدُسُ (۷) يُوْصِيْـكُمُ اللّٰهُ فِي اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا ماتَرَکَ (۸) فَـانْكِحُوْا ما طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاء مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ (۹) لَـقد جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ (۱۰) اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِي كُلِّ عـامٍ مَـرَّةً اومَـرَّتَيْـنِ ثُمَّ هم لا يَذَّكَّرُوْنَ (۱۱) مِـنْهَـا خَـلَـقْـنٰـكُـمْ وفيها نُعِيْدُكم ومنها نُخْرِجُكُم تارَةً اُخْرٰى.

Marfat.com

مشق نمبر ۳۷

اُردو سے عربی بناؤ:

۱۔ اسماء موصولہ کا بیان اس کتاب کے بیالیسویں سبق میں لکھا گیا ہے۔

۲۔ قرآن کی دوسری سورۃ 'سورۃ البقرۃ ہے۔

۳۔ چوتھے گھنٹے کے بعد میں مدرسہ جاؤں گا۔

۴۔ کل میں نے کتاب الف لیلۃ ولیلۃ سے پہلا' دوسرا اور تیسرا قصہ پڑھا اور کل چوتھا' پانچواں اور چھٹا قصہ پڑھوں گا۔

۵۔ اس کپڑے میں سے تین چوتھائی تم لے لو اور ایک چوتھائی میں لے لوں گا۔

۶۔ میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو اس میں سے ۱/۸ میری ماں کو اور باقی ۷/۸ مجھے ملا۔

۷۔ لشکری سپاہی ایک ایک دو دو ہو کر قلعہ کی پر چڑھ گئے۔

۸۔ ہم چار چار اور پانچ پانچ (ہو کر) مدرسہ میں داخل ہوئے اور دو دو اور تین تین (ہو کر) نکلے۔

۹۔ میں بمبئی سے پہلے گھنٹہ میں ریل میں سوار ہوا اور چوتھے گھنٹے میں ناسک پہنچ گیا۔

۱۰۔ بمبئی سے ناسک تقریباً چار گھنٹے کے فاصلہ پر ہے۔

۱۱۔ میں نے یہ شہر پہلی دفعہ دیکھا۔

۱۲۔ میں نے یہ کتاب بار ہا پڑھی اسے میں نے بہت ہی مفید پایا۔

۱۳۔ ہم آج بمبئی میں تجارت کے لئے دسویں دفعہ آئے اور ہر دفعہ ایک سال اور چند مہینے یہاں قیام کیا۔

۱۴۔ میرے دادا نے پانچ بار حج کئے اور چھٹی دفعہ وہ مکہ میں انتقال کر گئے۔ (اللہ تعالیٰ اُنہیں بخشے)۔

۱۵۔ ہم نے بہتیرے شہروں کی سیر کی لیکن بمبئی جیسا کوئی شہر نہ دیکھا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالأَرْبَعُوْنَ

تاریخ، مہینہ اور سنہ بتلانے کا طریقہ

۱۔ تاریخ بتلانے کے لئے دنوں اور مہینوں کے نام جاننے کی ضرورت ہے:۔

(الف) اَيَّامُ الْاُسْبُوْعِ (ہفتے کے دن)

يَوْمُ یا (نَهَارُ)	الجمعة	جمعہ	جمعہ
يَوْمُ یا (نَهَارُ)	السَّبْتِ	شنبہ	سنیچر
يَوْمُ یا (نَهَارُ)	الآحَدِ	یکشنبہ	اتوار
يَوْمُ یا (نَهَارُ)	الِاثْنَيْنِ	دوشنبہ	پیر
يَوْمُ یا (نَهَارُ)	الثُّلٰثَاءِ	سہ شنبہ	منگل
يَوْمُ یا (نَهَارُ)	الآرْبَعَاءِ	چہار شنبہ	بدھ
يَوْمُ یا (نَهَارُ)	الْخَمِيْسِ	پنجشنبہ	جمعرات

تنبیه ۱۔ اکثر یوم کا لفظ بولا جاتا ہے۔ نَہار کم بولتے ہیں۔
کبھی دونوں حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں الثُّلٰثَاءُ وغیرہ۔

(ب) شهور السَّنةِ الاسلاميّةِ اَو القَمَرِيّةِ

۱. اَلْمُحَرَّمُ ۲. اَلصَّفَرُ یا صَفَرُ ۳. رَبِيْعُ الآوَّلُ
۴. رَبِيْعُ الثَّانِىْ ۵. جُمَادَى الْاُوْلٰى ۶. جُمَادَى الْاٰخِرٰى
۷. رَجَبُ ۸. شَعْبَانُ ۹. رَمَضَانُ
۱۰. شَوَّالُ یا اَلشَّوَّالُ ۱۱. ذُوالْقَعْدَةِ ۱۲. ذُوالْحِجَّةِ

تنبیه ۲۔ جتنے ناموں پر اَل لگا ہوا ہے وہ منصرف ہیں۔ باقی غیر منصرف (دیکھو سبق ۱۰۔۷)
مذکورہ مہینوں میں سے چند مہینے خاص خاص صفتوں کے ساتھ بھی بولے جاتے ہیں: اَلْمُحَرَّمُ

Marfat.com

الحَرَامُ، صَفَرُالخَيْرُ، رَجَبُ الفَرْدُ يا المُرَجَّبُ (رَجَبُ الحَرَامُ بھی کہتے ہیں)، شَعْبَانُ الْمُعَظَّمُ، رَمَضَانُ الْمُكَرَّمُ، ذُوالْقَعْدَةِ الْحَرَامُ، ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَامُ.

تنبیہ ۳۔ محرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ یہ چار مہینے اسلام میں حرمت وادب و امن وامان کے مانے گئے ہیں۔

اسلامي سال کوالسَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ (ہجرت کا سال) یاالسَّنَةُ القَمَرِيَّةُ کہتے ہیں۔ لکھنے میں اس کی طرف (ھ) سے اشارہ کرتے ہیں۔

تنبیہ ٤۔ یادرکھو کہ سال کوعَامٌ (ج أَعْوَامٌ) اورحِجَّةٌ (ج حِجَجٌ) اورحَوْلٌ (ج حُوْلٌ و أَحْوَالٌ) بھی کہتے ہیں۔

ـــــ ہجری کا آغاز ۱۶/ جولائی ۶۲۱ عیسوی سے ہوا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جبکہ جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو پہنچے ہیں۔

(ج) شهور السّنة العيسويّة او الشّمسيّة

اہل مصر اس طرح بولتے ہیں:

يَنَايِرُ	جنوری	۳۱ دن	يُوْلِيُوْ يا لُوْلِيُوْ	جولائی	۳۱ دن
فِبْرَايِرُ	فروری	۲۸ دن	اَغُسْطُسُ	اگست	۳۱ دن
مَارِسُ	مارچ	۳۱ دن	سَبْتَمْبَرُ	ستمبر	۳۰ دن
اَبْرِيْلُ	اپریل	۳۰ دن	اَكْتُوْبَرُ	اکتوبر	۳۱ دن
مَايُوْ	مئی	۳۱ دن	نُوْفَمْبَرُ	نومبر	۳۰ دن
يُوْنِيُوْ	جون	۳۰ دن	دِسَمْبَرُ	دسمبر	۳۱ دن

اہل شام اس طرح بولتے ہیں:

كَانُوْنُ الثَّانِيْ	جنوری	اٰذَارُ	مارچ
شُبَاطُ	فروری	نَيْسَانُ	اپریل
اَيَّارُ	فروری	اَيْلُوْلُ	اپریل
حَزِيْرَانُ	فروری	تِشْرِيْنُ الْاَوَّلُ	اپریل

Marfat.com

تَمُوْزُ	فروری	تِشْرِيْنُ الثَّانِي	اپریل		
ابُ	فروری	كَانُوْنُ الْاَوَّلُ	اپریل		

تنبیہ ۵۔ مذکورہ انگریزی نام سب غیر منصرف ہیں اور شامی مہینوں کے جو نام مفرد ہیں وہ کبھی غیر منصرف کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں کبھی منصرف کے طور پر اور مرکب نام تو منصرف ہی ہیں۔

سالِ عیسوی کو اَلسَّنَةُ الشَّمْسِيَّةُ (سورج کا سال) بھی کہتے ہیں اور اَلسَّنَةُ الْمِيْلَادِيَّةُ بھی۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا سال۔

قبل المسیح (.B.C) کی طرف (ق۔م) سے اشارہ کرتے ہیں اور بعد المسیح (.A.D) کی طرف (ب۔م) یا صرف (م) سے اشارہ کرتے ہیں اور ہندوستان میں سنہ عیسوی کے لئے (ء) کی علامت لکھتے ہیں۔

۲۔ جب تمہیں تاریخ بتلانا ہو تو عدد وصفی کا استعمال اس طرح کرو:۔

(۱) یا تو اسے لفظ شهر کی طرف یا مہینے کے نام کی طرف مضاف کرو: ثَامِنُ شَهْرِ رَمَضَانَ (ماہِ رمضان کی آٹھویں تاریخ) یا ثَامِنُ رَمَضَانَ (۲) یا تو اس پر الْ لگا کر لفظ یوم یا تاریخ کی صفة بناؤ: اليوم/التاريخ الثامنُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ يا مِنْ رَمَضَانَ.

سال کے لئے لفظ سَنَة کے ساتھ یا اس کے بغیر رقم لکھو: اَوَّلَ يَنَايِرَ سَنَةَ ١٩٤٤ (سَنَةِ اَلْفٍ وَتِسْعِمِائَةٍ وَاَرْبَعٍ وَاَرْبَعِيْنَ).

جب کہنا ہو "فلاں تاریخ" کو تو ابتداء میں فِيْ لگا دو یا عدد وصفي کو حالتِ نصبی میں پڑھو:

بَدَءَتِ الْحَرْبُ الْكُبْرَى الْاُوْلٰى في اليوم/ التاريخ الرّابع مِن اَغُسْطُسَ يا رابعَ اَغُسْطُسَ سنةِ ١٩١٤ (پہلی جنگ عظیم ۴/اگست ۱۹۱۴ء کو شروع ہوئی) والثانيةُ فِيْ اَوَاخِرِ شَهْرِ سِتَمبَر ١٩٣٩۔

تاریخ کے ساتھ دن اور وقت کا نام بھی لے سکتے ہیں۔ اس طرح:۔

وُلِدَ رشيدٌ بعدَ العصرِ قُبَيْلَ المغربِ يومَ الجمعةِ الخامسَ عَشَرَ من شهرِ يَنَايِرَ سنة ١٩١٦ (رشید عصر کے بعد مغرب سے ذرا پہلے جمعہ کے دن ۱۵/جنوری ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوا)۔

تُوُفِّيَ سعيدٌ صَبَاحَ الْعِشْرِيْنَ من شهر مارس سنة ١٩٢٥ (سعید نے ۲۰/مارچ

Marfat.com

۱۹۲۵ء کی صبح کو وفات پائی)۔

تنبیہ ٦۔ وفات یافتہ کو اَلْمُتَوَفّٰی کہا جاتا ہے۔ اَلْمُتَوَفِّي غلط ہے۔

۳۔ متقدمین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا ایک جداگانہ نہج تھا۔ مثلاً:۔

(۱) وُلِدَ الحُسينُ بنُ عليٍّؓ لخمسٍ خَلَوْنَ من شهرِ شعبانَ سنةِ اربعٍ. اس کے لفظی معنی ہوں گے۔ "پیدا ہوئے حسین ابن علیؓ جبکہ پانچ (راتیں) گزر چکیں ۴ھ کے ماہ شعبان سے"۔ مطلب یہ ہے کہ پانچویں تاریخ کو پیدا ہوئے۔

یہاں خمس سے مراد خمس ليالٍ ہے۔ اسی لئے مؤنث کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ خَلَوْنَ ماضی جمع مؤنث ہے خَلا سے۔ کبھی واحد مؤنث کا صیغہ خَلَتْ بولتے ہیں کیونکہ لَيالٍ جمع مؤنث غیر عاقل ہے۔

(۲) قُتِلَ عثمانُؓ يومَ الجمعةِ لِثَمانِيْ عَشْرَةَ خَلَتْ من ذِی الحَجَّةِ سنةِ خمسٍ وثلٰثِيْنَ (حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے بروز جمعہ ماہ ذی الحجہ ۳۵ھ کی اٹھارہ راتیں گزرنے کے بعد) (یعنی اٹھارھویں تاریخ کو)۔

(۳) ماتَ ابُوبكرٍؓ الصِّدِّيقُ يومَ الثلثاءِ لِثَمانٍ بَقِيْنَ من جُمادَى الأُخرٰى سنةِ ثلٰثِ عَشْرَةَ. (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وفات پائی بروز سہ شنبہ جبکہ جمادی الاخری ۱۳ھ سے آٹھ راتیں باقی رہی تھیں)۔ (یعنی ۲۲ یا ۲۱ تاریخ کو)۔

اس مثال میں باقی رہی ہوئی راتوں سے تاریخ کی تعیین کی گئی ہے:

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۴

اِتَّكَلَ (۷۔ دراصل اِوْتَكَلَ) بھروسہ کرنا

اَدّٰى (۲) ادا کرنا

اِنْقَضٰى (٦۔ ی) ختم ہو جانا

اِنْهَدَمَ (٦) ڈھایا جانا۔ گر جانا

سَلَكَ (ن) پرونا۔ کوئی مسلک اختیار کر لینا

طَعَنَ (ف) نیزہ مارنا

ظَهَرَ (ن) ظاہر ہونا۔ غلبہ پانا

عَزَمَ (ض) پختہ ارادہ کرنا

Marfat.com

هَاجَرَ (۳) وطن چھوڑ کر دوسری جگہ جا رہنا
رَبِيعٌ موسم بہار
اٰنِسَةٌ پاکیزہ دل والی۔ جدید محاورے میں وہ لڑکی جو بیاہی نہ گئی ہو۔ جیسے انگریزی میں ''مس''
اِنْشِرَاحٌ (۶ مصدر ہے ۹) دل کا کھل جانا' خوش ہونا
اُهْبَةٌ تیاری سفر کی
بَهْجَةٌ رونق' خوشنمائی
تَشْرِيفٌ (مصدر ہے شرف کا) عزت افزائی کرنا
جُنَيْنَةٌ چھوٹا سا باغ
حَفْلَةٌ (ج حَفَلَاتٌ) مجلس۔ جلسہ
خَواجا یا خَواجة معزز آدمی
رَاقِيَةٌ ترقی یافتہ
زِوَاجٌ یا قِرَانٌ شادی
سِيَاسَةٌ عدل و حکمت کے ساتھ ملکی انتظام
سَلْخٌ یا مُنْسَلَخٌ مہینے کا آخری دن
سَلْخٌ چھلکا۔ کھال۔ کینچلی

عَامُ الْفِيلِ ہاتھی والا سال۔ یعنی وہ سال جبکہ یمن کے ایک کافر بادشاہ نے خانہ کعبہ ڈھانے کے لئے ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کی تھی
عَامِرٌ آباد
عَقْدٌ گرہ لگانا۔ نکاح
عُلْيَا (مونث ہے اعلی کا) بہت بلند
غُرَّةُ الشَّهْرِ مہینے کا پہلا دن
غُرَّةٌ گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی۔ ہر چیز کا ابتدائی حصہ
فَارُوْقٌ بڑا فرق کرنے والا حق و باطل میں
قَرِيرُ الْعَيْنِ ٹھنڈی آنکھ والا۔ جس کی آرزوئیں پوری ہو چکی ہوں۔
كَرِيمَةٌ عزت والی۔ محاورے میں ''صاحبزادی'' کی جگہ بولا جاتا ہے۔
اَلْمَجَرُ ملک ہنگری
مَجُوسِيٌّ آتش پرست
مُحَارِبٌ جنگ کرنے والا
مُؤَرَّخٌ تاریخ لگایا ہوا

مشق نمبر ۴۷

ذیل میں تاریخ بتلانے کی مثالیں خاص توجہ سے دیکھو:۔

(۱) وُلِدَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ رسولُ اللّٰهِ (صلّى اللّٰه عليه و آله وسلم) بِمكّةَ عامَ الفيلِ فی اليومِ الثاني عَشَرَ من ربيعِ الاوّلِ المطابقِ التاسعِ والعِشرِينَ من شهرِ اَغُسطُسَ سنةِ ۵۷۰ (سَبعِينَ وخمس مائة) وَاصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِلنُّبُوَّةِ وَتَبْلِيغِ رسالَتِه اِلى النّاس لمّا

Marfat.com

بَلَغَ (صلّى الله عليه وسلم) اَرْبَعِيْنَ' فَدَعَا قومَهٗ الى دِيْنِ اللّٰهِ ثَلٰث عَشْرَةَ سنةً' لٰكِنْ ما اٰمَنَ مِنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ' بَلْ اٰذَوْهُ وَاَرَادُوْا قَتْلَهٗ فَهَاجَرَ بِاَمْرِ اللّٰهِ تعالٰى الى الْمَدِيْنَةِ وَوَصَلَ اِلَيْهَا لِسِتَّ عَشْرَةَ خَلَتْ من شهرِ يُوْلِيُوْ سنةِ ٦٢١م (احدٰى وعشرين وستمائةٍ) ومن هُنَا بَدَءَ تِ السَّنَةُ الهجريّةُ ' فَنَصَرَهُ اللّٰه تعالٰى فى المدينةِ ' فَاسْتَأْصَلَ شَجَرَةَ الكُفْرِ والضَّلَالِ بِاُصُوْلِهَا من جميعِ العربِ' وسَلَكَهُمْ فِي دِيْنٍ واحدٍ دينِ الاِسْلَامِ وجعل كَلِمَةَ اللّٰهِ هِيَ العُلْيَا في مُدَّةِ عَشْرِ سِنِيْنَ' ثم تُوُفِّيَ قَرِيْرَ الْعَيْنِ بِيَوْمِ الاثْنَيْنِ الثّاني عَشَرَ من ربيع الاوّلِ سنةِ ١١ھ (احدٰى عَشْرَةَ من الهجرة) صلّى الله عليه وعلٰى اٰلِهٖ واصحابِهٖ واَتْبَاعِهٖ اجمعين (٢) اَغْدَرْتُ اُهْبَةَ السَّفَرِ لِلْحِجَازِ في غُرَّةِ شهرِ ذى الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ سنةِ ١٣٦١ھ (احدٰى وَسِتِّيْنَ وثلثِمِئَةٍ والف مِنَ الْهِجْرَةِ) وَوَصَلْتُ اِلٰى مَكَّةَ المعظَّمَةِ في مُنْسَلَخِ ذٰلك الشّهر واَدَيْتُ الحجّ تَاسِعَ ذى الحِجَّةِ الحرام ومَكَثْتُ هُنَاكَ قليلًا ثم خَرَجْتُ من مكةَ الى الْمَدينةِ لزيارةِ المسجدِ النّبويّ وقبرِهٖ (صلى اللّٰه عليه وسلم) اوّلَ المحرّمِ الحرامِ سنةِ ١٣٦٢ھ (سنة اثْنَتَيْنِ وسِتِّيْنَ وثلثِمِئَةٍ بعدَ الاَلْفِ) (٣) وصلَنَا كتابُكُمُ العزيزُ المُؤَرَّخُ بيومِ الْاِثْنَيْنِ الثّالثَ عْشر من المحرّم الحرامِ سنة ١٣٦٣ھ الموافق ١٠ يَنَايَرَ سنةِ ١٩٤٤م وهُوَ جوابٌ لِرِسَالَتِنَا اليكُمُ المؤرَّخَةِ بيومِ الثّلثاء سلخِ ذى الحِجّةِ الحرامِ سنة ١٣٦٢ھ (٤) عَمْرُو ابْنُ العاصِ المُتَوَفّٰى سنة ٤٣ لِلهجرةِ هو الّذي فَتَحَ مِصْرَ فى السنةِ العِشْرِيْنَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ الْفَارُوْقِ (رضي الله عنهما) (٥) وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ (رضي الله عهنما) فى النّصفِ من رمضانَ سنةِ ثَلٰثٍ من الهجرةِ وهو اَصَحُّ ماقِيْلَ في وِلادته (٦) الخليفةُ الثاني عُمَرُ بْنُ الخطّابِ (رضي الله عنه) هو اوّلُ خليفةٍ دُعِيَ باميرِ المؤمنين ظهر الاسلامُ يومَ اِسلامه ولذٰلك لُقِّبَ بالفارُوق' كان عالما فقيهاً تَقِيًّا لم يبلغ احدٌ فى العدل والعقل وتدبير الممالك وحسن السّياسةِ الٰى دَرَجَتِهٖ قال ابن مسعودؓ

اَتَحْسِبُ عُمَرَ قد ذهب بتسعة اَعْشَارِ العلم' ملأ العالَم بالامن والعدل' طَعَنَهٗ

Marfat.com

اَبُـولُـؤْلُـؤَةَ الْمَجُوسِيُّ بالمدينة يوم الاربعاء لاربعٍ بقِيْنَ من ذى الحجّة سنة ثلٰث وعشـرين ومات اوّل المحرّم سنة ٢٤ ودُفِـنَ بـجانب قبر النّبي صلّى اللّٰه عليه وسلم (٧) تُـوُفِّـيَ اَبِـيْ (رَحِـمَـهُ اللّٰه) بمكّةَ المكرّمةِ فى التّاريخ الثاني عَشَرَ من ذى الحجّة الـحرام بعد الحجّ سنة ١٣٠٨ھ (سنةَ ثـمـانٍ وثلثِمِئةٍ بعد الاَلْفِ) حِيْنَ كنتُ انا ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ تقْرِيبًا (٨) اِبْنِي الاَكْبَرُ محمّدٌ وُلِدَ صَبَاحَ الجُمُعَةِ التّاسِعِ رَمَضَانَ المطابقِ رابعَ عَشَـرَ اَغُـسْطُـسَ ١٩١٢م (٩) يَبْـتَـدِئُ فـصـلُ الـرَّبِـيـع مـن اَحَدٍ وعشرين اذار (مـارس) والـصَّـيْفُ من ٢١ حَـزِيْـرَانَ (يُـوْنِـيُـوْ) والـخريفُ من ٢١ اَيْـلُـوْلَ (سبتمبر) والشِّتـاءُ من ٢١ كـانـونِ الاوّلِ (دسمبر) (١٠) اَخْبـرَتْـنَـا الْـجَـرَائِدُ مِنْ لَنْدَنَ اَنَّ في الـحـربِ الـعَـالَـمِـيَّةِ مُنْذُ سَبْتَمْبَر ١٩٣٩م الـى سبتمبر ١٩٤٤ قـد انْهَـدَمَتِ البُيُوْتُ بـالقَنَابِلِ فَوْقَ اَرْبَعَةِ مَلْيُوْنٍ (٤٠٠٠٠٠٠) فِي اِنْكِلْتَرَا وَخذهَا اِمَّا في رُوْسِيَا وبِلْجِيْكَا وفَـرَانْسَـا وايـطَـالِيَـا وبُـولَنْدَا ويُوْنَانَ وَالْمَجَرِ وَاَلْمَانِيَا وَمَا عَدَاهَا من مَمَا لِكِ اُوْرُوْبَا الرَّاقِيَةِ فَلا عَـدَّ وَلَا حَـدَّ. وَقِسْ علٰى هٰذا اَيُّهَا التِّلْمِيْذُ النَّبِيْهُ هلاكَ مئاتِ الفِ نُفُوْسِ الْمُحَارِبِيْنَ وغَيْرَ الْمُحَارِبِيْنَ فَنَعُوْذُ باللّٰه مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ.

(١١) صُوْرَةُ دَعْوَةٍ لِعَقْدِ الزَّوَاجِ

الـحـمـد للّٰه على نِعَمِهٖ وبَعْدَ الاِتِّكَالِ عَلَيهِ سُبْحَانَهٗ عَزَمْنَا على عَقْدِ زِوَاجِ وَلَدِنَا رشـيـدٍ مع الأنِسَة "جـمـيـلة" كَـرِيْـمَةِ الْخَوَاجَا عبداللّٰه الدهلوي في جُنَيْنَةِ الْحَفَلاتِ بشـارِعِ مـحـمّـد عـلـي يـومَ الجمعةِ الواقعِ فى الرابعِ عَشَرَ من شهر ربيعِ الاوّلِ سَنَةَ ١٣٦٣ھ بـعدَ العَصْرِ فَنَرْجُوْتشريفَكُمْ لَنَا ولِلاحْتِفَالِ بِوُجُوْدِكُمْ لَازِلْتُمْ مَظْهَرَ السُّرُوْرِ وَبَهْجَةَ الاَفْرَاحِ الدّاعى مُخْلِصُكُمْ فُلان.

مشق | اُردو سے عربی بناؤ | نمبر ۷۵

۱۔ میں نے آپ کو ایک خط بتاریخ ۷ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ لکھا ہے اُمید ہے کہ آپ کو مل گیا ہوگا۔

۲۔ آپ کا گرامی نامہ مؤرخہ یکشنبہ ۳ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۴۴ء ہمیں موصول ہوا۔

۳۔ تفسیر مہیر الرحمٰن کے مصنف حضرۃ مخدوم علی فقیہ مہائی ہیں جن کی وفات بتاریخ ۸ جمادی الاخریٰ

Marfat.com

۸۳۵ھ ہوئی ہے۔

۴۔ میرا بڑا بھائی بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۴۰ء ہندوستانی فوج میں داخل ہوا اور وہ افریقہ کی جنگ میں بھیجا گیا۔ پھر جب انگریزوں نے افریقہ فتح کرلیا تو وہاں سے بخیر وعافیت ۱۵/ جون ۱۹۴۳ء کو واپس آ گیا۔ پس اللہ کا شکر ہے۔

۵۔ میں انشاءاللہ پہلی تاریخ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

شادی کا دعوت نامہ

۶۔ بفضلہ تعالیٰ ہم آپ کو خوشخبری دیتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے بھائی جلیل کی شادی سید بدران المدنی کی صاحبزادی آنسہ زَہراء کے ساتھ قرار پائی ہے۔ محفلِ نکاح بتاریخ ۲۱/ شعبان المعظم ۱۳۶۵ ہجری بیگ محمد باغ واقع محمد علی روڈ میں منعقد ہوگی۔ اُمید ہے کہ آپ اپنی تشریف آوری سے ہماری مسرت کو مکمل کردیں گے۔ والسلام آپ کا مخلص --- خلیل

أَجِبِ الأسْئِلَةَ الأٰتِيَةَ بالعَرَبِيَّةِ

(۱) متٰى وُلِدَ محمَّدٌ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ومتٰى تُوُفِّيَ؟

(۲) متٰى توفّي اميرالمؤمنين عمرؓ ومن جَرحَه واين دُفِنَ؟

(۳) هل تعلم تاريخ وفاة سيّدنا ابي بكرٍ الصّديقؓ ؟

(۴) من ايِّ تاريخ بدأت السّنة الهجريّة؟

(۵) بَيِّنْ اسماء الشهور الشّمسيّة عند اهل الشام واهل مِصْرَ؟

(۶) متٰى يبتدئ الربيع في مِصْرَ؟

(۷) متٰى هل تعلم كَم من البيوت انهدمت في إنكلترا في الحرب العالمية الماضيَة؟

Marfat.com

مکتوبٌ من ابٍ الیٰ ابنٍ لهٗ یُوَبّخهُ علیٰ نُقصان دَرَجات[۱] السُّلوک[۲]

ولدی العزیز سلامٌ علیک ورحمة اللّٰه وبرکاته. قد جاء ني من قِبلهِ رئیس المدرسة شهادة[۳] ثلاثة الاشهر الماضیة' مشتملةً علیٰ ما تستحقّه من الدّرجات في ملک المُدّة. فرأیت اَنّ درجاتِ شُغلِک جیّدةٌ مرضیّة' ولکن درجات سُلوکک قلیلةٌ ردینة' لانّها ثلاثٌ من عَشرٍ فقط. ومن البدیهی[۵] اَنّ هٰذا امرٌ هَیْهاتَ[۶] اَنْ یقعَ عندي مَوقِعَ الاستِحسَان. فانّ العلوم التي تتلقّاها وان کانت ضَروریّةً' لیست بشئ في جانب (بمقابلہ) التهذیب. وإنّي بعد الاختبار[۷] الطویل والتّجربة المدیدة وقفت علیٰ اَن لا فائدة فی التعلیم مالم یَقتَرِن[۸] بالتهذیب[۹]. لِاَنّ الانسان لایُعَدّ انسانا' فَضلًا عَنْ اَنْ یُعَدَّ مُسلِمًا اِلّا اذا حسُنَتْ اخلاقه وکَمُلَتْ صفاة ویاللّاسَفِ[۱۰] اِنّ تهذیب الاخلاق في عصرنا هٰذا قد اصبح مَسکُوتًا[۱۱] عنه في اکثر المدَارس. وَلِذا یابُنیّ لم اُرسِلک الّا الی المدرسة التی طار صِیتُها[۱۲] في حُسنِ التعلیم والاعتناء[۱۳] بالاٰداب والتهذیب' لِتُصلِحَ نفسک وتهذّبَ اخلاقک. فَاِن اردت ان تُرضِیَنِي وتُزِیلَ اٰثارَ سُخطِي فاجتهد حتي تنالَ دائماً اعلیٰ درجةٍ فی السلوک' فاِنّ هٰذا یُهِمّني[۱۴] اکثرَ من العُلوم والسّلام. والدک. **عُبَیدالله**

دَرجة سے مراد یہاں نمبر اور مارک ہے۔ (۲) سلوک چلنا۔ چال چلن۔ (۳) طرف سے۔ (۴) گواہی۔ رپورٹ۔ (۵) بدیهیّ ۔ ظاہر کھلی بات۔ (۶) بعید ہے' ناممکن ہے۔ (۷) آزمائش (۸) اقترن قرین اور متصل ہونا (۹) شائستگی۔ درست کرنا۔ (۱۰) نہایت افسوس ہے۔ (۱۱) سَکَتَ۔ خاموش ہونا۔ اس سے خاموشی اور بے پروائی اختیار کی گئی ہے۔ (۱۲) آوازہ۔ (۱۳) توجہ دینا۔ (۱۴) اهم اہم سمجھنا۔ اسی لئے۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثّامِنُ وَالأَرْبَعُوْنَ

گھڑی کا وقت بتانے کا طریقہ

۱۔ جب سوال کرنا ہو تو "کتنے بجے ہیں؟" تو کہا جائے گا کَمِ السَّاعَةُ؟ (السَّاعةُ کَم؟ بھی بولتے ہیں) جواب میں السّاعة کو مبتدا اور عدد کو خبر بنائیں گے۔ جیسا کہ ذیل میں لکھا جاتا ہے:

اَخْبِرْنِي مِنْ فَضْلِكَ كَمِ السَّاعَةُ الْآنَ ؟

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ تَمَامًا
(ٹھیک ایک بجا ہے)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وعَشْرُ دَقَائِقَ
(ایک بج کر دس منٹ)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَرُبْعٌ
(سوا بجا ہے)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ
(ڈیڑھ بجا ہے)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وثلثةُ
اَرْبَاعٍ یا السَّاعَةُ اثْنَتَانِ اِلَّا رُبْعًا
(ایک اور پون یعنی پونے دو یا پاؤ کم دو)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وثُلُثٌ
السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ
وعِشْرِيْنَ دَقِيْقَةً
(ایک اور تہائی یا ایک بجکر بیس منٹ)

Marfat.com

تنبیہ ۱۔ ساعۃٌ گھڑی (وقت بتانے کا آلہ) کو بھی کہتے ہیں اور گھنٹہ (=۶۰ منٹ) کو بھی۔ عام طور پر تھوڑے سے وقت کو بھی ساعۃ کہتے ہیں: تَوَقَّفْ ساعۃً (تھوڑی دیر ٹھہر جا)۔ قرآن مجید میں قیامت کے لئے بھی یہ لفظ آیا ہے: اقتربت السّاعۃُ.

منٹ کو دقیقۃ (ج دقائِقُ) اور سیکنڈ کو ثانیۃ (ج ثَوَانٍ یا الثَّوانِيْ) کہا جاتا ہے۔

گھڑی کی سوئی کو عَقرَبُ السّاعۃ یا اِبْرَۃُ السّاعۃِ کہتے ہیں۔

۲۔ جب کہنا ہو کہ تو مدرسہ (یا کسی جگہ) کتنے بجے گیا تھا' یا جاتا ہے' یا جائے گا' تو جواب مختلف طور سے دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً کہا جائے متٰی ذھبتَ یا تذھبُ الی المدرسۃ؟ تو جواب ہوگا ذھبتُ یا اَذْھَبُ الی المدرسۃ ساعۃَ عشرٍ ونصفٍ یا اَلسَّاعَۃَ العاشرۃَ والنصفَ یا فی السّاعۃِ العاشرۃ والنِّصْفِ (میں ساڑھے دس بجے مدرسہ گیا تھا یا جاتا ہوں یا جاؤں گا)۔

دن اور رات کے اوقات اور پہر بتانے کا طریقہ:

۳۔ دن' رات یا مختلف اوقات بتانا ہو تو ان کے نام پر نصب پڑھا جاتا ہے: صُمْتُ نَھَارًا (میں نے دن میں روزہ رکھا)۔ اَفطَرْتُ لَیْلًا (میں نے رات میں افطار کیا)۔ اسی طرح جئتُ صَباحًا' مَساءً' ضُحیً' ظُھرًا' عِشاءً وغیرہ۔

لَیل' نَھار' صَباح اور مَساء پر فی لگا کر بھی بولا جاتا ہے: فی اللَّیل والنَّھارِ.

ظُھر' عَصر' عشاء اور ضُحیً پر لفظ وَقتَ یا عِنْدَ اکثر لگایا جاتا ہے: جاء نی اَخُوکَ وَقْتَ الظُّھرَ یا عِنْدَ الظُّھرِ.

گذشتہ کل کو اَمْسِ (کبھی بِالْاَمْسِ) اور پرسوں کو اَوَّلَ اَمْسِ یا قَبْلَ اَمْسِ کہتے ہیں۔ آنے والے کل کو غَدًا اور پرسوں کو بَعْدَ غدٍ کہا جاتا ہے: اَتَیْتُکَ اَمْسِ و اَوَّلَ اَمْسِ وسَاٰتِیْکَ غدًا وبعدَ غدٍ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

تنبیہ ۲۔ لفظ اَمْسِ کسرہ پر مبنی ہے۔ ہمیشہ ایک زیر سے پڑھا جائے گا۔

۴۔ بعض اوقات یوم اور لَیْلَۃ پر لفظ ذَات بڑھا دیا جاتا ہے: لَقِیْتُ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَیْلَۃٍ اَبَاکَ فِی المسجدِ (ایک روز یا ایک رات میں تیرے باپ سے مسجد میں ملا)۔ ذَاتَ صَباحٍ اور ذَاتَ مَساءٍ بھی مستعمل ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۴۔ اوقات کے نام کو ظرف زمان کہتے ہیں۔ جب یہ منصوب پڑھے جائیں تو ترکیب میں انہیں مفعول فیہ کہا جاتا ہے۔ اس کا کچھ بیان سبق ۴۳ میں تم پڑھ چکے ہو۔ مزید تفصیل سبق ۶۲ میں آئے گی۔

عمر بتانے کا طریقہ:

۵۔ جب دریافت کرنا ہو "تیری عمر کیا ہے؟" تو کہا جائے گا کَمْ سَنَةً عُمْرُکَ؟ (تیری عمر کے سال کی ہے؟) یا اِبْنُ کَم سنةً اَنْتَ؟ (تو کتنے سال کا بیٹا ہے؟) جواب ہوگا عُمْرِي خَمْسَ عَشْرَةَ سنةً یا اَنَا ابْنُ خمسَ عَشْرَةَ سنةً. کبھی لفظ سنة حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ھو ابن عشرینَ (وہ بیس سال کا ہے) ھي بنتُ خمسینَ (وہ عورت پچاس سال کی ہے)۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۵

اجمل (ا) اچھا کام کرنا

الاشد قوت۔ سن بلوغ یعنی اٹھارہ اور تیس سال کے درمیان

افاض (ا. ي) بہانا۔ جاری رکھنا۔

تعشی (۴. ي) رات کا کھانا کھانا

تغدی (۴. و) صبح کا کھانا کھانا

تمدی (تمدد کو کبھی تمدی بنا لیتے ہیں۔ دراز ہونا۔ لیٹ جانا

تمشی (۴. ي) ٹہلنا۔ چلنا

جمعا اکٹھا

حقق (۲) ثابت کرنا۔ تحقیق کرنا۔ کہنے کے مطابق کر دکھانا۔

مطار ہوائی جہازوں کا اڈا

حفظ (س. مصدر) حفاظت۔ نگہبانی

رواح شام

سوی (۲. ي) برابر کرنا۔ درست کرنا۔ بنانا۔ کرنا۔ (آج کل یہ لفظ مؤخر الذکر دو معنوں میں زیادہ مستعمل ہے)۔

صغر چھٹپن۔ بچپن

عاش (ض. ي) زندہ رہنا

غدو صبح

کلا ہرگز نہیں۔ خبردار

کون (۲) وجود میں لانا۔ بنانا۔

محطة الطیارات ہوائی جہازوں کا اڈا۔

Marfat.com

مشق نمبر ۷۶

(۱) هَل عندَک ساعةٌ یا سعید؟

--- نَعَم یاسَیِّدي عِندي ساعةٌ.

(۲) الأن کم السّاعةُ؟

--- الساعةُ عندي خمسٌ وعشر دُقَائقَ.

(۳) في ايِّ ساعَةٍ خرجتَ من البیت؟

--- خَرجْتُ الساعةَ الخامسةَ اَلارُبَعًا.

(۴) کیف تَعرِف السّاعَةَ و الدّقیقة؟

--- اعرف الساعةَ بالعَقْرب الصّغیرة والدقیقة بِالکَبیرة.

(۵) طَیِّب ! وهل في ساعتک اِبرة الثّواني؟

--- نَعَم یاسَیِّدِي فیها اِبرة الثواني.

(۶) هَلْ تَعلم کَم ثانیةً تُساوِيْ دقیقةً؟

--- ستون ثانیة تساوي دقیقة.

(۷) وَکَمْ دَقِیقة تُسَوِّي ساعَةً؟

--- ستّون دقیقة تُسَوِّي ساعةً.

(۸) کم من السّاعاتِ تُکَوِّنُ اللّیلَ و النّهارَ؟

--- اربع وعشرون ساعةً تُکَوِّنُ اللّیل و النّهارَ.

(۹) هَلْ یَستَوِی اللّیلُ وَالنّهار دائِمًا؟

--- کَلّا ! لیس کذلک بل یَکُون النّهار اطولَ فی الصّیف واللّیل اَطْوَلَ فی الشّتاء.

(۱۰) اَحسَنْتَ[۱] ! شُفْ کم الساعةُ الأن یا بُنَيَّ؟ [۲]

--- یاسَیِّدي الأنَ الساعةُ خمسٌ وعشرون دقیقةً.

---

(۱) شُفْ (دیکھ) امر ہے فاف یَشُوفُ (= دیکھنا) سے۔

(۲) میرے پیارے بچے۔

Marfat.com

(۱۱) اَحْسَنْتَ ! وهل تَتَذكّر كَم سنةً عمرکَ؟

--- نعم ! عمری اليوم اربع عشرة سنة وستة اشهر وبضعة ايام.

(۱۲) هل بلغ اخوک الكبير اَشُدَّهُ.

--- نعم ! هو (ماشاء اللّٰه) فی السنةِ العشرين اليومَ.

(۱۳) وكم سنة عمر اُختک الصّغرٰی؟

--- ياسيّدي ! فی الشهر الأتي هي تبلغ التسع من السنين.

(۱۴) وهل بلغَتْ كريمةُ عمّک حَسَنْ باشا عَشْرَ سَنَوَاتٍ؟

--- اظن انّها لم تبلغ عشراً بل هی فی السنة التاسعة الی الأنِ.

(۱۵) احسنت واَجْمَلْتَ ! بارَکَ اللّٰه فيک.

--- وانت يا اُستاذی الشفيقَ ادام الله فُيُوضَکَ.

(۱۶) يا سعيد ! انی سُرِرْتُ بفهمک في صِغَرِک وارجوانّک اذا بلغت اَشُدَّک ستكون شابًا نافعًا للقوم؟

--- امين ! حقّق اللّٰه رُجاءَک وجعلني خادما للاسلام والمسلمينَ.

مشق نمبر ۷۷

(۱) رِكْبنا طائرةً من مطار بمبائی صباحاً بعد ماصلينا الفجر واكلنا الفطور وشربنا الشّای وطارت الطيارة ساعةَ سبع وعشرِ دقائِقَ وما بَرِحَتْ تطير حتی بلغت محطةَ الطيارات في دهلي ساعة اثنَتي عشرة تماماً فنزلنا من الطيارة وادّينا الأُمورَ اللازمةَ في ساعة واحدة وربع، ثمّ تَغدّينا وتمدّينا قليلا للاستراحة، ثمّ صلّينا الظّهرَ والعصرَ جمعاً ثمّ رَجعنا من دهلي في نفس تلک الطّيارة (اُسی طیارے میں) ساعة ثلثٍ ونصفٍ فَوَصَلْنا الٰی منزلنا ساعَةَ ثمانٍ ونصفٍ، فصَلّينا المغرب والعشاء جمعًا واكلنا العَشَاءَ (وتَعَشَّيْنَا) وتَمَشَّينا قليلًا ثُمّ عُدْنَا الی حجرة النّوم فسُبْحَان الذي سَخّرلنا البحر والبرق والرّياحَ ويُفِيْضُ علينا من نِعَمَائه دائما بالغدوّ والرَّوَاح

Marfat.com

(۲)یکون طُلوع الشمس فی الیوم السابع و العشرین من سبتمبر الساعة ٥ و ٥٠ دقیقة (الساعة الخامسة وخمسینَ دقیقةً) والغُروبُ الساعة ٦ و ٥٦ دقیقة (۳)طلعت الشمسُ الیومَ ساعةَ ستٍ ونصفٍ وَغَرَبتْ ساعة سَبْعٍ واثنَتین وَاَرْبَعِین دَقِیْقَةً (۴) کان عِندِي شابٌ لَمْ یَبْلُغ مِن العُمر اکثر من سبع عشرة سنة (۵)عُمْرُ اَخي الاکبر خمسٌ وعشرونَ سنةً واَحَدَ عَشَرَ شهرًا ویَبلغُ في اَواسِط رَمَضَانَ الاٰتِي سِتًّا وعشرین ان شاء اللّٰه تعالٰی (۶)هذا الغلام ابنُ عَشرِ سنین وتلک اخته الکبیرة بنتُ خمس وعشرین (۷)ماتتْ جَدّتُهٗ (رَحِمَهَا اللّٰه تعالٰی) في اَواخِرِ السّنة الماضیة ولها مِن العُمر مائة سنةٍ ونَیِّفٌ (۸)عاش جَدِّي قَرنًا کامِلًا وتُوُفِّیَ (رَحِمَه اللّٰه تعالٰی) فی السنة الماضِیة فِي رَجَبَ وَلَهٗ مِنَ العمرِ مِائةٌ وعشرون سنة (۹)قدم القائد الاعظم محمّد علي جناح الٰی دهلي اَوّلَ امس لِیَشْتَمِلَ المجلسَ الشُّوری فاستَقْبَله المسلمون استقبالاً عظِیمًا (۱۰)سنسُافِرُ من بمبائی غَدًا اَوبعد غدٍ اِنْ شاءَ اللّٰهُ تعالٰی.

مشق — اُردو سے عربی بناؤ — نمبر ۷۸

۱۔آؤ حمید! کہاجارہے ہو؟	مدرسہ جاتا ہوں۔
۲۔کیاتمہارے پاس گھڑی ہے؟	جی ہاں! میرے پاس گھڑی ہے۔
۳۔اس وقت کے بجے ہیں؟	میری گھڑی میں اس وقت سوادس بجے ہیں۔
۴۔مدرسہ کتنے بجے کھلتا ہے؟	بھائی! مدرسہ ساڑھے دس بجے کھلتا ہے۔
۵۔اورکب بند ہوتا ہے؟	مدرسہ بارہ بج کرچالیس منٹ پر بند ہوتا ہے۔
۶۔تم گھر سے کتنے بجے نکلے تھے؟	میں توپونے دس بجے نکلا تھا۔
۷۔تم جانتے ہوایک گھنٹہ کتنے منٹ کا ہوتا ہے؟	جی ہاں! ایک گھنٹہ ساٹھ منٹ کا ہوتا ہے۔
۸۔گھڑی میں گھنٹہ اورمنٹ کس طرح پہچانتے ہو؟	بڑی سوئی سے منٹ سمجھ لیتا ہوں اور چھوٹی سے گھنٹہ۔
۹۔شام کا کھانا کب کھاتے ہو؟	ہم شام کا کھانا مغرب بعد آٹھ بجے کھاتے ہیں۔

یعنی بند کیا جاتا ہے = تُغْلَقُ

Marfat.com

۱۰۔اور سوتے کب ہو؟	میں عشاء کے بعد ساڑھے نو بجے سوتا ہوں۔
۱۱۔تمہارے والد پرسوں کہاں گئے اور کب واپس آئیں گے؟	وہ حیدر آباد گئے ہیں اور کل یا پرسوں واپس آ جائیں گے۔انشاءاللہ۔
۱۲۔تمہیں معلوم ہے تمہاری عمر کیا ہے؟	جی ہاں! میں جانتا ہوں میری عمر دس سال اور تین مہینے کی ہے۔
۱۳۔اور تمہارا چھوٹا بھائی کے سال کا ہے؟	وہ بھی آٹھ سال اور چھ ماہ کا ہے۔
۱۴۔شاباش! تم بہت سمجھدار لڑکے معلوم ہوتے ہو۔	اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔اب میں اجازت چاہتا ہوں۔
۱۵۔اچھا امانِ خدا میں۔	آپ بھی اسی کی حفاظت میں۔

Marfat.com

مکتوبٌ مِنْ ابْنٍ الٰی اَبِیه فِی الِاستِعْذار

وَالِدِی السَّیدَ المحترمَ

اَلسَّلام علیکم ورحمة اللّٰہ وبرکاتهٗ. وَبعد اَداءِ ما فُرِض علَی من الخضوع[۱] والاحترام اَعْرَضُ یا مولایَ انّه قدا تانی کتابکَ العزیز المؤرخ بیوم الاربعاء الرابع عَشَرَ من شهر شعبانَ المعظم ۱۳۶۴ھ علٰی حینِ غفلةٍ وحالَما[۲] فَضَضْته استروحت[۳] من طَیِّه[۴] ریحَ العتاب. فشرعت فی قراء ته بین الرَّجاء والخوف. واذا بِوَمِیض[۵] السُّخط یلمع من خِلال[۶] عِباراتِه. فَراعنی[۷] هول ذاک الموقف[۸] الرهیب وسَالت مدامِعی[۹] نَدَماً، لالِکَوْنی اَهْملتُ بعضَ الواجبات بل لانی اسخطتُ[۱۰] والدی الحَنُون[۱۱]. فلذا اقبلتُ علٰی نفسی اَلُومُها لما اَلْبَسْتنیهِ لَدَیک من رِداءِ[۱۲] الخَجَل. ولکن اَمَلِی یاسیّدی مِنکَ اَنَّکَ تَغفِرُلی هٰذہِ الهفوةَ لِما ترانی من شدّة النّدامَةِ عَلیهِ. وها[۱۳] انا ذا طالبٌ دُعاءَکَ الصَّالِحَ.

وللّٰه[۱۴] علَیّ عهدٌ انَّکَ لاتَریٰ منّی بعدها اِلّا مایَسُرُّکَ بِمَنّه وکَرمه

وَلَدُکَ الخادِمُ **عبدالرَّحمٰن**

---

[۱] انکساری [۲] حالَما جونہی۔ [۳] اِسْتَرْوَحَ سونگھا۔ [۴] طَیٌّ تہ۔ گھڑی [۵] ومیض شرارہ۔ چمک [۶] درمیان۔ دوز [۷] راعَ (یَرُوْعُ) ہیبت میں ڈالنا۔ [۸] موقف مقام رهیب خوفناک [۹] مدامعُ جمع ہے مَدْمَع کی یعنی آنسو کے چشمے۔ [۱۰] اَسْخَطَ غصہ دلایا۔ [۱۱] حنون مہربان بڑا محبت کرنے والا۔ [۱۲] رِداءٌ چادر۔ [۱۳] ها انــــاذا "یہ میں ہوں" محاورہ ہے۔ [۱۴] اللہ کے لیئے مجھ پر عہد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو درمیان میں ڈال کر میں عہد کرتا ہوں۔ اِنا اس جگہ مفاجاۃ کیلئے ہے یعنی ناگہاں ب ناگہ ہے۔

Marfat.com

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالأَرْبَعُوْنَ

الحروف

۱۔ حرف بظاہر اس قدر حقیر اور کمزور کلمہ ہے جو خود اپنے معنیٰ بھی اس وقت تک نہیں بتلا سکتا جب تک کہ اسے اسم یا فعل کا سہارا نہ ملے۔ لیکن اسم و فعل سے ملاپ ہونے کے بعد اس میں اتنی طاقت آ جاتی ہے کہ بہتیرے افعال کے معنوں میں اُلٹ پلٹ کر دیتا ہے۔ پھر ضروری بھی اتنا ہے کہ اس کے بغیر اسم اور فعل بھی الگ الگ بیکار سے بکھرے ہوئے پڑے رہتے ہیں۔ اس لئے اس حقیر چیز کی جانب خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

۲۔ وہ حروف جو معنیٰ دار الفاظ ہیں۔ حروف المعاني کہلاتے ہیں اور حروف الهجاء (اُ بُ تُ وغیرہ) جن سے الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ حروف المباني (بنیادی حروف) کہلاتے ہیں۔ اس سبق میں صرف حروف المعانی سے بحث ہوگی۔

۳۔ حروف المعاني سب مبني ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد عربی میں اسی (۸۰) سے زیادہ نہیں ہے۔

۴۔ بعض حروف ایسے ہیں جو اسم اور فعل کے اعراب میں عمل دخل رکھتے ہیں۔ انہیں حروف عامله کہتے ہیں۔ اور جو اسم و فعل کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے انہیں حروف غیر عامله کہتے ہیں۔

۵۔ حروف عامله کے اقسام حسب ذیل ہیں:۔

(الف) حروف الجرّ یا حروف الجارّہ (زیر دینے والے حروف)

یہ سترہ حروف ہیں جو اسم کو جرّ دیتے ہیں۔ ذیل کے شعر میں جمع کر دیئے گئے ہیں:۔

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸

بـا و تـا و کـاف و لام و واو و مـنـذ و مـذ' خـلا

رب' حـاشـا' مـن' عـدا' في' عن' عـلـى' حتـىٰ' إلـىٰ

(۱) بِ ''(سے، میں، پر، بسبب، ساتھ، قسم وغیرہ)'' کئی معنوں کے لئے آتا ہے: كَتَبْنَا بِالْقَلَمِ'

Marfat.com

طُبِعَ الکتابُ بِمِصْرَ' اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ' فَاَخَذَهُمُ[۱] اللّٰهُ بِظُلْمِهِمْ' بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

بِ زائد بھی ہوتا ہے: اَلَیْسَ[۲] اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ

تعدیہ یعنی فعل لازم کو متعدي بنانے کے لئے بھی آتا ہے: ذهب حامد بکتابي (حامد میری کتاب لے گیا) 'ذهب کے معنی ہیں "گیا" اس کے بعد بِ لگانے سے "لے جانے" کے معنی پیدا ہوگئے۔

(۲) تَ قسم کیلئے آتا ہے جو لفظ اللّٰه کے ساتھ مخصوص ہے: تَاللّٰهِ[۳] لقد اٰثرک اللّٰهُ علینا.

(۳) کَ تشبیہ کے لئے: العلمُ کالنّورِ (علم روشنی کی مانند ہے)

(۴) لِ یا لَ (واسطے' طرف' وقت' کو' کا' کے' کی): لِلّٰهِ' وَجَّهْتُ[۴] وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ والارضَ' قُوْمُوْا[۵] لِقُدُوْمِ الْاُسْتاذِ' قلتُ[۶] لِزیدٍ' هذا[۷] الکتاب لِخالدٍ' ضمیر پر لام مفتوح ہوتا ہے: لَهٗ' لَکُمْ.

(۵) وَ قسم کے لئے: وَاللّٰهِ' وَرَبِّ الکَعْبَةِ' وَالشَّمسِ وَالقمرِ' کبھی واو رُبَّ کے معنی میں آتا ہے یعنی "بہتیرے" یا "بعض"۔ اس کو واوِ رُبَّ کہتے ہیں:

وَبَلْدَةٍ[۸] لیس بها اَنِیسٌ
اِلَّا الیَعَافِیرُ وَ اِلَّا العِیسُ

تنبیه ۱۔ واو عاطفه (بمعنی اور) کثیر الاستعمال ہے مگر وہ غیر عامله ہے۔

(۶) رُبَّ (بعض' بہتیرے) اس کے بعد عموماً نکرہ موصوفه آیا کرتا ہے: رُبَّ رَجُلٍ کریمٍ لَقِیْتُهٗ (بہتیرے شریف آدمیوں سے میں نے ملاقات کی)۔

---

[۱] تو اللہ نے ان کے ظلم کے سبب انہیں گرفتار کرلیا۔ [۲] کیا اللہ اپنے بندے کو بچانے والا نہیں ہے؟
[۳] اللہ کی قسم! اللہ نے تجھے ہم پر برتری بخشی ہے۔ [۴] میں نے پھیرا اپنا رُخ اس ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ [۵] استاد کے آنے کے وقت کھڑے ہوجایا کرو۔ [۶] میں نے زید کو کہا۔ [۷] یہ کتاب خالد کی ہے۔
[۸] بہتیرے شہر ہیں جن میں کوئی انیس و غمخوار نہیں ہے۔ بجز ہرنوں اور بھورے اونٹوں کے۔

Marfat.com

کبھی نکرہ غیر موصوفہ بھی آتا ہے:رُبَّ[1] اشارۃٍ اَبْلَغُ من العبارۃ (۷ و ۸) مُذ اور مُنْذُ (سے) یہ دونوں لفظ عرصہ بتانے کے لئے آتے ہیں: مارأیتہ مذ یا منذ یوم الجمعۃ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)۔

(۹) من (سے، میں سے، بعض، بسبب) سِرْتُ مِنْ بمبائی الٰی کلکتّہ (میں نے بمبئی سے کلکتہ تک سیر کی)، خُذْ مِنَ الصُّنْدُوقِ ماشِئْتَ (تو جو چاہے صندوق میں سے لے لے)، فَمِنْکم کافرٌ ومنکم مُؤْمِنٌ، یعنی بعضکم کافِرٌو بعضکم مؤمنٌ. مِمَّا[2] (= مِنْ مَا) خَطِیْئٰتِھِمْ اُغْرِقُوْا (وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کردیے گئے)۔

مِنْ زائدہ بھی ہوتا ہے۔ اکثر نفي اور استفھام کے بعد زائد ہوتا ہے: ما لَنَا مِن شفیع. ھَل لکم مِن نَصِیْرٍ؟

(۱۰) فِیْ (میں، بارے میں، بہ سبب) الکتابُ في الدُّرجِ[3]. تَکَلَّمَ زَیدٌ في اَخِیْہِ (زید نے اپنے بھائی کے متعلق گفتگو کی)۔ دَخَلَتِ امْرَأۃٌ النّارَ في ھِرَّۃٍ (ایک عورت ایک بلی کے سبب دوزخ میں داخل ہوئی)۔

(۱۱) عَنْ (سے، طرف سے) خَرَجْتُ عَنِ الْبَلَدِ. اَعْطَیْتُہُ الدَّرَاھِمَ عَنْ زَیْدٍ. رُوِيَ الْحَدِیثُ عَنْ اَنَسٍ.

(۱۲) علٰی (پر، باوجود) اِجْلِسْ عَلَی الْکُرْسِيِّ. اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْمَغْفِرَۃٍ لِلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِھِمْ. (بیشک تیرا رب لوگوں کے لئے صاحب مغفرت ہے باوجود ان کے ظلم یعنی گناہ کے)۔

(۱۳) اِلٰی (تک، طرف) سافرتُ من الھند الٰی مکّۃَ. تَوَجَّھْتُ الی الْکَعْبَۃ.

(۱۴) حَتّٰی (تک، یہاں تک کہ، تاکہ) حَتّٰی مَطْلَعِ الفجرِ، قَدِمَ الحاجُّ[4] حَتّٰی المُشاۃِ[5] (حاجی لوگ آگئے یہاں تک کہ پیدل چلنے والے بھی)۔

تنبیہ ۲۔ دوسرے اور تیسرے معنوں میں زیادہ تر فعل پر داخل ہوتا ہے اس وقت جارّہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اس وقت فعل مضارع کو نصب دیتا ہے: قِفْ ھٰھُنَا حَتّٰی اُصَلِّيَ (یہاں ٹھہر تا کہ یا یہاں تک کہ میں نماز پڑھ لوں)۔

---

[1] بعض اشارے عبارت سے زیادہ بلیغ ہوتے ہیں۔ [2] مِمَّا میں مَا زائد ہے۔ [3] درج (ج ادراج) میز کا خانہ۔ [4] یہاں حاج جمع کے معنی میں آیا ہے۔ [5] مُشَاۃٌ جمع ہے ماشٍ کی یعنی پیدل چلنے والا۔

Marfat.com

(۱۵، ۱۶، ۱۷) حاشا، خَلَا، عَدَا (اِن تینوں کے معنی ہیں "سوا" یہ تینوں استثنا (دیکھو سبق ۴۳۔۸) کے لئے استعمال ہوتے ہیں: جَاءَ القوم خَلا زید. حَاشا زید. عَدَازید (زید کے سوا سب لوگ آگئے)۔

(ب) الحروف المُشبَّهَةُ بِالْفعل

(فعل سے مشابہت رکھنے والے حروف) اِنَّ، اَنَّ، کَانَّ، لٰکِنَّ، لَیْتَ اور لَعَلَّ. یہ چھ حروف ان اور اس کے اَخَـوَات بھی کہلاتے ہیں (دیکھو سبق ۳۷) اور حرف مشبہ بالفعل بھی کہلاتے ہیں کیونکہ بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں۔ فعل کی مانند یہ بھی ثُلاثي اور رُباعی ہوتے ہیں۔ آخر میں ان پر بھی فتحہ آتا ہے۔ اِنَّ اور اَنَّ تو فِرَّ اور فَرَّ سے بالکل مشابہ ہیں۔ لَیْتَ بالکل لَیْسَ کے جیسا ہے۔

تم نے سبق ۲۵ اور ۳۷ میں پڑھا ہے کہ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب دیتے ہیں۔

(۱) ان ہمیشہ صدرِ کلام میں (کلام کے شروع میں) آتا ہے: اِنَّ رَبَّکَ لَغَفُورٌ رَّحِیْمٌ. مگر قَالَ اور اس کے مشتقات کے بعد کلام کے درمیان آجاتا ہے: قَالَ [1] اِنَّـهٗ یـقـول اِنَّهـا بقرةٌ صفراءُ. قَالَ کے بعد اَنَّ مفتوحہ کبھی نہیں آتا یہ خاص طور پر یاد رکھنے کی بات ہے۔

عَـلِـمَ اور شَهِـدَ کے بعد عموماً اَنَّ مفتوحہ آیا کرتا ہے۔ لیکن خاص مقامات میں اِنَّ مکسورہ بھی آجاتا ہے: وَاللّٰهُ [2] یعلم اِنَّکَ لَرَسولهٗ واللّٰهُ [3] یشهد اِنَّ المنافقینَ لکٰذِبون.

تنبیه ۴۔ اِنَّ کی وجہ سے جملہ اسمیہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی صرف کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے، اِنَّ زیدًا حاضرٌ کے معنی وہی ہیں جو زیدٌ حاضرٌ کے معنی ہیں۔

(۲) اَنَّ مفتوحہ صدرِ کلام میں نہیں آسکتا۔ بلکہ جملے کے درمیان میں ہی آسکتا ہے: سَمِعتُ اَنَّ زیدًا شجاعٌ (= سمعتُ شجاعةَ زَیْدٍ) لفظی معنی ہیں: "میں نے سنا کہ زید بہادر ہے"۔ مطلب یہ ہوا کہ "میں نے زید کی بہادری سنی"۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اُسے

---

[1] اس نے (موسیٰ نے) کہا کہ بیشک وہ (اللہ) فرماتا ہے کہ وہ (گائے) زرد رنگ کی ہے یعنی ہونی چاہئے۔ [2] اور اللہ جانتا ہے کہ تو (اے محمدؐ) اس کا پیغامبر ہے۔ [3] اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹ بول رہے ہیں، یعنی آپ کی رسالت کی گواہی دل سے نہیں دے رہے ہیں۔

Marfat.com

مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسے مصدرٌ مُأوَّلٌ (تاویل کیا ہوا مصدر) کہتے ہیں۔ ترکیب میں یہ مصدر ماوّل سَمِعْتُ کا مفعول ہے۔ بعض جملوں میں یہ مصدر فاعل ہوگا: سَرَّنِي أَنَّکَ شُجاعٌ (= سَرَّنِي[1] شُجَاعَتُکَ) اس میں شجاعتُکَ فاعل واقع ہوا ہے۔

تنبیه ٤۔ اس جگہ ایک نحوي معمیٰ بھی پیش کر دیا جاتا ہے جو معلومات اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:

أَنَّ زَیْدٌ کَرِیْمٍ

اس جملے میں تمہیں کئی مغالطے نظر آئیں گے۔ اوّل یہ کہ جملے کے شروع میں أَنَّ مفتوحہ آ گیا ہے۔ دوم یہ کہ أَنَّ کے بعد اسم کو نصب پڑھنا چاہئے مگر یہاں رفع ہے۔ سوم یہ کہ کریمٍ کو رفع کی بجائے جرّ آیا ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ أَنَّ یہاں حرف نہیں ہے۔ بلکہ فَرَّ کی مانند فعل ماضي ہے دراصل أَنَنَ (آواز نکالنا) ہے۔ زیدٌ اس کا فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے۔ کَرِیمٍ میں کَ حرف جرّ ہے اور رِیمٍ (ہرن) مجرور ہے۔ معنی ہوئے "زید نے ہرن کی مانند آواز نکالی"۔

یاد رکھو کہ کبھی إنَّ اور أنَّ کو مخفف (ساکن) کر کے إنْ اور أنْ بولتے ہیں۔ اس وقت إنْ شرطیه اور إنْ نافیه سے إنْ مخفّفه کو ممتاز کرنے کے لئے خبر پر لام تاکید (لَ) لگا دیا جاتا ہے۔ اس وقت کبھی وہ اپنے اسم کو نصب دیتا ہے کبھی بے عمل کر دیا جاتا ہے: إنْ[2] زیدٌ یازیدًا لَعَالِمٌ' لیکن أَنْ مخفّفه کا عمل کہیں ظاہر نہیں ہوتا۔ علمتُ[3] أَنْ زَیدٌ عالِمٌ. ان کی خبر پر لام نہیں لگایا جاتا۔

إنَّ اور أنَّ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ مگر تخفیف کے بعد فعل پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ إنْ مخفّفه اکثر کَانَ اور ظَنَّ اور ان کے مشتقات پر داخل ہوتا ہے:[4] إِنْ کَانَتْ لَکَبِیرةً اور إِنْ[5] نَظُنُّکَ لَمِنَ الْکَاذِبِیْنَ. دیکھو خبر پر لام تاکید لگا ہوا ہے۔ ان مخفّفه کے بعد فعل مضارع پر سین یا سَوْفَ اور ماضي پر قد لگا دیا جاتا ہے۔ تاکہ أَنْ ناصبة الفعل سے ممتاز ہو جائے: عَلِمَ[6] أَنْ سَیَکُوْنُ مِنکم مَرْضٰی. لِیَعْلَمَ[7] أَنْ قَدْ أَبْلَغُوْا رِسالاتِ رَبِّهِم.

---

[1] مجھے تیری بہادری نے مسرور کر دیا۔ [2] بیشک زید عالم ہے۔ [3] میں نے جانا کہ زید عالم ہے۔ [4] بیشک ایک بوجھل چیز تھی۔ [5] بیشک ہم تجھے جھوٹوں میں شمار کرتے ہیں۔ [6] اس نے جان لیا کہ تم میں سے بعض بیمار ہوں گے۔ [7] تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں۔

Marfat.com

وَاعْلَمْ[1] فَعِلْمُ الْمَرْءِ ينفعه اَنْ سَوْفَ يَاْتِيْ كلُّ ماقُدِرَا

(٣) کان (گویا کہ) تشبیہ کے لئے آتا ہے: كَاَنَّ[2] هٰذَا الْكَلْبَ اَسَدٌ.

تنبیه ٥۔ کَاَنْ بھی مخفف ہوتا ہے۔ اس وقت اکثر فعل منفي بِلَم پر داخل ہوتا ہے: كَاَنْ[3] لَمْ يَرَهُ اَحَدٌ.

(٤) لَعَلَّ (شاید۔امید کہ) ترجّی یعنی اُمید کے لئے آتا ہے: لَعَلَّ ابنَكَ تَقِيٌّ (اُمید کہ تیرا لڑکا پرہیزگار ہے)۔

(٥) لَيْتَ (کاش کہ) تمنّی یعنی آرزو کے لئے آتا ہے:

(شعر) اَلاَ[4] لَيْتَ الشَّبابَ يعودُ يومًا ... فأُخْبِرَهُ بِما فَعَلَ الْمَشِيْبُ

(٦) لٰكِنَّ (لیکن) استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی پہلی بات سے سامع کے دل میں جو وہم پیدا ہو جاتا ہے اسے دور کرنے کے لئے: جاءَ الحاجُّ لٰكِنَّ اباكَ ما جاء. جاءَ الحاجُّ کہنے سے خیال ہوتا تھا کہ اس کا باپ بھی آ گیا ہے۔ لٰكِنَّ الخ کہنے سے وہ خیال جاتا رہا۔

تنبیه ٦۔ لٰكِنْ بھی مخفف ہوتا ہے۔ اس وقت فعل پر بھی داخل ہوتا ہے اور غیر عاملہ ہو جاتا ہے: اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّايَشْعُرُوْنَ (سنو! بیشک وہی فسادی ہیں لیکن وہ (اپنے اس گناہ کا بھی) احساس نہیں رکھتے۔

(ج) حروف النفي مَا، لَا اور لَاتَ

مَا اور لَا کبھی کبھی لَيْسَ کی مانند اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں: ماهٰذا بشرًا، لارجلٌ افضلَ منكَ. لیکن اکثر یہ دونوں حرف غیر عاملہ ہوتے ہیں۔

کبھی لا پر ت بڑھا کر لَاتَ بولتے ہیں اس کا عمل بھی وہی ہوتا ہے: لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ اس میں اسم محذوف ہے۔ اور حِيْنَ خبر ہے جس کو نصب دیا گیا ہے۔ اصل میں ہے لاتَ الحِيْنُ حِيْنَ مَنَاصٍ

---

[1] اور جان لے (کیونکہ آدمی کا علم اسے فائدہ دیتا ہے) کہ عنقریب وہ سب (سامنے) آجائے گا جو مقدر کیا گیا ہے۔ اس شعر میں "فعلم المرء ينفعه" جملہ معترضہ ہے۔ اِعْلَمْ کا فاعل تو اس میں ضمیر انت کی مستتر ہے۔ اَنْ سَوْف سے آخر تک کا جملہ اِعْلَم کا مفعول ہے۔ قُدِرَا میں الف زائد ہے شعر میں یہ بات جائز ہے۔ [2] گویا کہ یہ کتا ایک شیر ہے۔ [3] گویا کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا۔ [4] سنو! کاش کہ جوانی کسی روز واپس آ جاتی تو بڑھاپے نے جو کچھ (سلوک) کیا ہے میں اسے اس کی خبر دے دیتا۔ اس عبارت میں شباب لیت کا اسم ہے اور یعود یومًا کا جملہ اس کی خبر ہے فَاُخْبِرَ تمنّی کے جواب میں آیا ہے اس لئے منصوب ہے۔ آئندہ منصب الفعل کے بیان میں اس کی تفصیل آئے گی۔

Marfat.com

(یہ وقت چھٹکارے کا وقت نہیں ہے)۔

تنبیہ ۷۔ تم نے سبق ۲۰، ۳۰، ۴۴ میں پڑھا ہے کہ لَمْ، لَمَّا اور لَنْ سے بھی نفي کے معنی پیدا ہوتے ہیں مگر وہ فعل مضارع کے ساتھ مخصوص ہیں اور اگلے سبق میں پڑھو گے کہ اِنْ بھی کبھی حرف نفي ہوتا ہے۔

تنبیہ ۸۔ لا تو ہمیشہ حرف نفي رہتا ہے۔لیکن مَا اکثر اوقات اسم بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ مَا استفهامیه (کیا چیز۔دیکھو درس ۱۳) ما موصوله (جو کچھ دیکھو درس ۴۲) ماظرفیه (جب تک۔دیکھو درس ۳۷) ایک مَا مصدریه بھی ہوتا ہے جسے حروف میں شمار کیا جاتا ہے (دیکھو اگلے سبق میں فقرہ ۵)۔

(د) لا لِنَفْيِ الجِنْسِ (جنس کی نفي کرنے کے لئے) یہ لا صرف اسم نکره پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے: لا رَجُلَ في الدّار (گھر میں کوئی بھی آدمی نہیں ہے)، لا خَيْرَ في مال البخیل لنفسه، لاحولَ ولا قوّةَ الّا باللّٰه.

(ہ) حروف النِّداء (پکارنے کے حروف) یا، أیا، هَیا، اَیْ اور أ

اِن حروف کے بعد اگر اسم مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس پر ضمہ پڑھا جاتا ہے: یا زید، یا رجل. اگر اسم مضاف واقع ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے: یاعبدالله. کبھی غیر معین شخص کو پکارا جاتا ہے۔ اس وقت بھی منادٰی کو نصب پڑھا جاتا ہے مثلاً اندھا پکارے یا رجلا خذبیدي (اے کوئی آدمی میرا ہاتھ پکڑ لے)۔

حروف نداء میں یا کثیر الاستعمال ہے جو منادٰی قریب وبعید دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اَیَا اور هَیَا بعید کے لئے اور اَيْ اور أ قریب کے لئے مخصوص ہیں: شعر

اَیَا[1] جَبَلَيْ نَعْمَانَ باللّٰه خَلِّيا ... نسیمَ الصَّبا یخلُصْ اليَّ نَسیمُها

مصراع اَجَا[2] رَتَنَا اِنَّا مُقیمان هٰهُنا

---

[1] اس شعر میں جَبَلَيْ تثنیه ہے اصل میں جَبَلَيْنِ ہے۔مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرادیا گیا اور منادٰی مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب واقع ہوا ہے۔نعمان غیر منصرف ہے اس لئے حالت جری میں مفتوح ہے۔ باللّٰه قسم ہے۔ خَلِّيا امر حاضر تثنیه از خلّي (چھوڑ دینا۔کوئی کام کرنے دینا)۔ نسیم (ہلکی ہوا) صَبَا (صبح کی مشرقی ہوا)۔ خلص یخلص (الیه پہنچنا) یہاں یخلص مجزوم ہے کیونکہ امر کے جواب میں آیا ہے۔ شعر کے معنی یہ ہیں۔اے نعمان کے دو پہاڑ و اللہ کے لئے نسیم صبا کو چھوڑ دو کہ اس کی خوشگوار ہوا مجھ تک پہنچ جائے۔ [2] اے ہماری پڑوسن (تجھے معلوم ہو جائے کہ) ہم دونوں یہاں مقیم ہیں جارة مؤنث ہے جارٌ کا (پڑوسی) منادٰی مضاف ہونے کے سبب منصوب ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۹۔ حروف نداء کے بعد حروف ایجاب یعنی جواب دینے کے حروف کا ذکر مناسب تھا۔ مگر وہ غیر عاملہ ہیں اس لئے ان کا بیان اگلے سبق میں حروف غیر عاملہ کے ساتھ ہوگا۔

(و) الحروف النّاصِبَة المضارع

اَنْ ' لَنْ ' کَيْ اوراِذَنْ (یا اِذًا) یہ چاروں حروف فعل مضارع پر داخل ہوتے اور اُسے نصب دیتے ہیں: اَحْسِبُ اَنْ تَذْهَبَ اليومَ الٰی لاهور ' لَنْ نَصْبِرَ علٰی طَعامٍ واحِدٍ ' تعلّمتُ القرانَ کَيْ اَعْمَلَ بِه ' اِذًا تُفْلِحَ۔

ان حروف کا ذکر کچھ سبق ۲۰۔۴ میں ہو چکا ہے۔ مزید تفصیل آئندہ اعراب الفعل کے بیان میں لکھی جائے گی۔

تنبیہ ۱۰۔ اَنْ کو اَن مصدریہ کہتے ہیں کیونکہ یہ مضارع کو مصدری معنی میں بدل دیتا ہے: اُحِبُّ اَنْ تقرَءَ کے معنی ہوں گے۔ اُحِبُّ قِرَاءَ تَکَ (میں تیرا پڑھنا پسند کرتا ہوں)۔

(ز) الحروف الجازمة المُضارع

لَمْ ' لَمّا ' لام الامرِ ' لَا النَّهي اور اِنْ

یہ حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں: لَمْ يَذْهَبْ (وہ نہیں گیا) لَمّا يَذْهَبْ (وہ اب تک نہیں گیا)۔ لِيَذْهَبْ (اسے جانا چاہئے)۔ لا تَذْهَبْ (تو مت جا)۔ اِنْ تَذْهَبْ اَذْهَبْ۔ ان حروف کا بیان سبق ۲۰ میں مفصل ہو چکا ہے۔ آئندہ بھی اعراب الفعل میں ہوگا۔

تنبیہ ۱۱۔ اِنْ (= اگر) حرف شرط ہے۔ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ اِنْ پر واو لگایا جائے تو اس کے معنی ہوتے ہیں "اگرچہ" اس وقت اس کے بعد دو جملوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے پیشتر ایک جملہ آجاتا ہے: سَاَذْهَبُ الی المدرسة واِنْ لاتَذْهَبْ (میں تو مدرسہ جاؤں گا اگرچہ تو نہ جائے)۔ اس معنی کے لئے "وَلَوْ" بھی استعمال کرتے ہیں مگر وہ ماضي کے لئے آتا ہے: ذهبتُ الی المدرسة ولو لَمْ تَذْهَبْ (میں تو مدرسہ گیا اگرچہ تو نہ گیا)۔

تنبیہ ۱۲۔ مذکور سات قسمیں حروف عاملہ کی ہیں۔ حروف غیر عاملہ کا بیان اگلے سبق میں ہوگا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الخَمْسُوْنَ

الحروفُ الغَیْرُ العَامِلَةِ

تنبیہ ۱۔ حروف غیر عاملہ میں بعض حروف عاملہ بھی آ جائیں گے جو ایک حالت میں عمل کرتے ہیں اور دوسری حالت میں بے عمل ہو جاتے ہیں۔

۱۔ **حُروف العطف** دس ہیں جو اس شعر میں آ گئے ہیں:۔

واو و فا و ثُمَّ، حَتّٰی، لا و بَلْ ... اَوْ و اِمَّا، اَمْ و لٰکِنْ بے خلل۔

تنبیہ ۲۔ عطف کے معنی ہیں "مائل کرنا" جب دو لفظوں یا جملوں کے درمیان حرف عطف آتا ہے تو مابعد کو اپنے ماقبل کی طرف مائل کر لیتا ہے۔ اور دونوں کو ایک ہی اعرابی حالت میں لے آتا ہے۔ اس کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں۔

(۱) واو دو چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنے کے لئے آتا ہے: جَاءَ زَیْدٌ و عَمْرٌو. اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے میں زید و عمرو دونوں شامل ہیں۔

(۲) فَ (پھر) جمع اور ترتیب بلاتراخی (بلاتاخیر) کے لئے آتا ہے: جَاءَ حمیدٌ فرشیدٌ (حمید آیا ساتھ ہی رشید آیا)۔

فَ (اس لئے کہ۔ کیونکہ) سبب بتلانے کے لئے بھی آتا ہے اس کو فاء السَّببیۃ کہتے ہیں اور وہ اکثر اِنَّ کے ساتھ آتا ہے: اِقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ یَنْفَعُکَ (قرآن پڑھ اس لئے کہ وہ تجھے فائدہ بخشے گا)۔

(۳) ثُمَّ (پھر) جمع اور ترتیب مع التراخی (بتاخیر) کے لئے آتا ہے: ذھب قاسِمٌ ثُمَّ ھاشمٌ (قاسم گیا پھر ہاشم گیا) یہ اس وقت کہیں گے جبکہ قاسم اور ہاشم کے جانے میں ذرا سا بھی وقفہ ہو۔

(۴) اَوْ (= یا) دو میں سے ایک چیز بتانے کے لئے: خُذْ ھٰذَا اَوْ ذَاکَ (یہ لے یا وہ لے)۔

(۵) اَمْ (=یا) یہ بھی اَوْ کے معنی میں آتا ہے مگر استفہام کے ساتھ: اَھٰذَا اَخُوْکَ اَمْ ذَاکَ؟

Marfat.com

ایسے موقع پر اَوْ نہیں بولیں گے۔

(۶) اِمَّـا (=یا) یہ بھی اَوْ کے معنی میں آتا ہے لیکن ہمیشہ مکرر آتا ہے اور اس سے تفصیل مقصود ہوتی ہے: الثَّمرُ اِمَّا حُلوٌ وَاِمَّا مُرٌّ (پھل یا تو میٹھا ہے یا کڑوا ہے)۔

(۷) لٰکِنْ' اِستِدراک کیلئے (دیکھو سبق ۴۹۔ لٰکِنَّ): حَضَرَ التَّلامِذةُ لٰکِنْ یُوسُفُ لَمْ یَحْضُرْ.

تنبیه ۳۔ لٰکِنْ غیر عاملہ ہے اور لٰکِنَّ عاملہ ہے۔

(۸) لَا (نہ) اَکْرِمِ الصَّالِحَ لَا الطَّالِحَ (نیک کی تعظیم کرنہ کہ بد کی)۔

(۹) بَـلْ (بلکہ)' اضـراب کے لئے یعنی ایک بات کو چھوڑ کر دوسری بات کی طرف متوجہ کرنا: ماذھبَ حامِدٌ بل خالدٌ.

(۱۰) حَتّٰی (تک) انتہا کے لئے آتا ہے: قَدِمَ القافلةُ حتّی المُشاةُ (قافلہ آ گیا پیدل چلنے والے تک آ گئے)۔

تنبیه ٤۔ حَتّٰی کئی طور پر مستعمل ہے۔ ایک جارّہ ہے اور زیادہ تر یہی مستعمل ہے۔ دوسرا غیر عاملہ جو عطف کے لئے آتا ہے۔ تیسرا وہ جو مضارع پر داخل ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے۔ اس کا بیان درس ۲۰ میں کچھ لکھا گیا ہے۔ اور آئندہ بھی اعراف الفعل میں لکھا جائے گا۔

۲۔ **حروف الاستفهام** (استفہام = دریافت کرنا) أ اور هَلْ یہ دو حروف استفہام ہیں۔ أ کثیر الاستعمال ہے یعنی اسم' فعل اور حرف سب پر داخل ہوتا ہے اور هَـلْ حرف پر نہیں داخل ہوتا: أزیدا رأیت؟ أرأیت زیدًا؟ أَلَمْ تَرَ زیدًا؟ هل زیدٌ حاضرٌ؟ هل رأیت زیدًا؟

(۱) نَعَمْ (ہاں۔ جی ہاں) سے سائل کے کلام کا اثبات ہوتا ہے' خواہ کلام مُثْبَت ہو خواہ مَنْفِي: هَلْ جَاءَ کَ زَیْدٌ؟ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائے گا تو مطلب ہوگا ''ہاں زید آیا'' اور أما جائک زَیْدٌ کے جواب میں نَعَمْ کہیں تو مطلب ہوگا۔ ''زید نہیں آیا''۔

(۲) بَلٰی (ہاں کیوں نہیں) ہمیشہ نفي کو اثبات بنانے کے لئے بولا جاتا ہے: اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اس کے جواب میں کہا گیا بَـلٰـی (ہاں کیوں نہیں بے شک تو ہمارا رب ہے)۔

(۳) اِيْ (ہاں) یہ لفظ ہمیشہ قسم کے ساتھ بولا جاتا ہے: اِيْ وَرَبِّـيْ (ہاں قسم ہے میرے رب کی) اِيْ

Marfat.com

وَاللّٰهِ بہت مستعمل ہے۔اس کو مختصر کر کے اِيْ وَ (ایو) آج کل کی بول چال میں بہت آتا ہے۔

(۴) (۴، ۵، ۶، ۷) اَجَلْ، جَلَلْ، جَيْرِ، اِنْ یا اِنَّهٗ یہ چاروں لفظ نَعَم کے معنی میں آتے ہیں:

يَقولون[1] لِي صِفْهَا فَانْتَ بِوَصْفِهَا (شعر) خَبِيْرٌ، اَجَلْ عِنْدِی بِاَوْصَافِهَا عِلْمٌ

قَالُوا[2] نَظَمْتَ عُقودَ الدُّرِّ قُلْتُ جَلَلْ (مصراع) اَتَقْتَحِمُ[3] الْمَنُوْنَ؟ فَقلتُ جَيْرِ

وَيَقُلْنَ[4] شَيْبٌ قَدْ عَلَا (شعر) كَ، وقد كَبِرْتَ، فَقلتُ اِنَّهٗ

(۸) لَا کسی سوال کی نفی کرنی ہو تو جواب میں لَا کہا جائے گا: هَلْ جَاءَ زَيْدٌ؟ جواب ہوگا "لا" یعنی زید نہیں آیا۔

۴۔حروف النفي . مَا (نہیں) لَا (نہیں)، اِنْ (نہیں)

مَا اور "لا" اسم پر بھی داخل ہوتے ہیں، فعل پر بھی اور حرف پر بھی مثلاً: مَا قَائِمٌ وَلَا عَمْرٌو جَالِسٌ، ما اكلتُ ولا شربتُ، ما عليه شيءٌ وَلَا عَلَيك. لیکن اِنْ عموماً اسم پر داخل ہوتا ہے: اِنْ هٰذا اِلّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ.

مُخَفَّفه ۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ب) اور اِنْ شرطیه (دیکھو سبق ۲۰۔۳) سے ممتاز ہو جاتا ہے۔

---

[1] صِفْ امر ہے وَصَفَ يَصِفُ سے یعنی اوصاف بیان کرنا۔وَصْفٌ یعنی حالت، اوصاف۔فَ اس جگہ فاء سببیه ہے۔یعنی "کیونکہ" اَنْتَ مبتدا ہے اور خبير جو دوسرے مصراع میں ہے خبر ہے۔بو صفها جار و مجرور مل کر متعلق خبر ہے۔اَجَلْ حرف جواب ہے اور اس کے بعد کا جملہ اسمیہ جواب ہے۔اس میں عندي ظرف ہے اس لئے وہ مبتدا نہیں ہوسکتا بلکہ خبر مقدم ہے۔عِلْمٌ مصدر ہے جو مبتدا مؤخر ہے باوصافها جار و مجرور متعلق عِلْمٌ سے ہے۔شعر کا مطلب یہ ہوا:۔وہ کہتے ہیں اس عورت کے اوصاف بیان کر کیونکہ تو اس کے اوصاف سے خوب واقف ہے۔"ہاں ٹھیک ہے" میرے پاس اس کے اوصاف کا علم (ضرور ہے) ہے۔ [2] انہوں نے کہا تو نے تو موتی کی لڑیاں پرو دی ہیں، میں نے کہا "بجا" (فرمایا)۔ [3] ارے کیا تو اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال رہا ہے؟ تو میں نے کہا ہاں ہاں۔اِقْتَحَمَ (۷) بے تحاشہ کسی معاملہ میں کود پڑنا۔ [4] وہ کہتی ہیں بڑھاپا تجھ پر چڑھ آیا ہے اور تو کھوسٹ (بہت بوڑھا) ہوگیا ہے۔تو میں نے کہا "جی ہاں"۔اس شعر میں علاکَ میں کَ ضمیر منصوب متصل ہے۔شعر موزوں کرنے کے لئے کَ الگ کر کے دوسرے مصراع میں داخل کر دیا گیا۔عربی اشعار میں یہ جائز ہے۔مقصود بالمثال اس شعر میں اِنَّهٗ" ہے جو حرف ایجاب ہے۔ ۵ ۵

Marfat.com

اس پر کچھ (الزام) ہے نہ تجھ پر۔

تنبیه ۵۔ مَا اور لَا کبھی عاملہ بھی ہوتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ج)

تنبیه ٦۔ اکثر عرب لوگ مائے نافیہ کی جگہ مافِیش بولتے ہیں جو مَافِیهِ شیئٌ کا مخفف ہے۔اس سے صرف ''نہیں'' کے معنی لیتے ہیں: عندي مافیش (میرے پاس کتاب نہیں ہے)۔اسی طرح ماعلیه شیٌ کو مخفف کر کے مَاعَلَيْش بولتے ہیں ''یعنی کوئی مضائقہ نہیں''۔

۵. حروف ال مصدريّة. انْ ' لَوْ ' مَا اور انَّ . پہلے تین حرفوں سے فعل میں اور انَّ سے جملہ اسمیہ میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں۔اس وقت فعل یا جملہ اسمیہ ان حروف سے مل کر مصدر مُاوّل (تاویل کیا ہوا مصدر) کہلاتے ہیں اور جملے میں ایک اسم مفرد کی مانند فاعل یا مفعول یا خبر یا مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں: يَسُرُّنِي انْ تصْدُقَ (= يَسُرُّنِي[1] صِدْقُکَ).

اُحِبُّ[2] لَوْ نَجَحْتَ (= اُحِبُّ نَجَاحَکَ). تيقَّظْتُ[3] قَبْلَ مَا يَجِيْئُ وَنِمْتُ بعد ماذَهَبَ (= قَبْلَ مَجِيْئِهِ وَبَعْدَ ذَهَابِهِ). بَلَغَنِيْ[4] انَّکَ نَاجِحٌ (= بَلَغني نَجَاحُکَ).

دیکھو پہلی مثال میں مصدر مُاوّل فاعل واقع ہوا ہے۔دوسری میں مفعول اور تیسری میں مضاف الیہ اور چوتھی میں جملہ اسمیہ مصدر مُاوّل ہو کر فاعل واقع ہوا ہے۔

۶۔حروف التحضيض : (ترغیب دِلانے والے اور آمادہ کرنے والے حروف)

اَلَا ' هَلَّا ' اَلَّا ' لَوْلَا اور لَوْمَا اِن سب کے معنی ہیں ''کیوں نہیں''۔

یہ پانچوں حروف ہمیشہ فعل کے ساتھ آتے ہیں: اَلَا تَعَلَّمُ ' هَلَّا تَعَلَّمُ ' اَلَّا تُعَلِّمُ ابنَکَ ' رَبِّ[5] لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ ' لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰئِكَةِ.

۷۔حروف الشّرط: لَوْ (اگر) ' لَوْلَا (اگر نہ ہوتا) ' لَوْمَا (اگر نہ ہوتا) ' ان حروف کے بعد دو جملے آتے ہیں' پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جزاء پر لام لگایا جاتا ہے:

---

[1] مجھے مسرت ہوتی ہے کہ تو سچ کہتا ہے۔یعنی تیری سچائی مجھے مسرور کر دیتی ہے۔ [2] میں چاہتا ہوں اگر تو کامیاب ہو جاتا یعنی میں تیری کامیابی پسند کرتا ہوں۔ [3] میں بیدار ہو گیا قبل اس کے کہ وہ آئے اور سو گیا بعد اس کے کہ وہ جائے یعنی اس کے آنے سے پیشتر میں بیدار ہو گیا اور اس کے جانے کے بعد میں سو گیا۔ [4] مجھے خبر پہنچی کہ تو کامیاب ہے یعنی مجھے تیری کامیابی کی خبر ملی۔ [5] اے میرے رب تو مجھے تھوڑی دیر تک پیچھے کیوں نہیں کر دیا کہ میں صدقہ خیرات کر لیتا یعنی میری

Marfat.com

موت میں ذرا سی دیر کیوں نہ لگادی۔ یا تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا۔

لَوْ[1] شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا. وَلَوْ[2] لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ.

لَوْ[3] مَا الْاِصاخةُ لِلْوشاةِ لكانَ لِيْ مِنْ بعد سُخطِکَ فِي رِضاکَ رَجاءُ

تنبیه ۸۔ لَوْ پر واو بڑھا کر وَلَوْ پڑھیں تو اس کے معنی ہوں "اگرچہ": اُ[4] بْتَغُوا العِلْمَ ولو کان بالصّین. وَلَوْ کے بعد جوابی جملہ نہیں آتا بلکہ ایک جملہ پہلے ہی آ جاتا ہے۔

تنبیه ۹۔ اوپر تم نے پڑھا ہے کہ لولا اور لَوْمَا حروف تحضیض بھی ہوتے ہیں۔اس وقت ان کے جواب پر لام نہیں بلکہ ف داخل ہوتا ہے۔(دیکھو تنبیہ: ۷)

۸۔حرف الرّدع . کَلّا (ہرگز نہیں۔بیشک)۔

ردع کے معنی ہیں "جھڑک دینا" یا "انکار کر دینا": کَلّا سَوْفَ تعلمون (ایسا ہرگز نہیں (بلکہ) عنقریب تم (حقیقتِ حال) جان لوگے)۔ کَلّا کبھی حَقًّا (بیشک) کے معنی میں آتا ہے: کَلّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی (بیشک انسان سرکشی کرتا ہے)۔

۹ . حروف التقریب : (قریب کرنے کے حروف)

سَ اور سَوْفَ حروف التقریب کہلاتے ہیں۔یہ مضارع کو مستقبل قریب قریب سے مخصوص کر دیتے ہیں: سَاَقْرَءُ (ابھی میں پڑھوں گا) سَوْفَ اَقْرَءُ (عنقریب میں پڑھوں گا)۔سین زیادہ قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ . حروف التوکید : (تاکید کے حروف)

لام تاکید اور نون ثقیلہ (مشدد) اور خفیفہ (ساکن) کا بیان تم نے سبق ۲۰ (ب) میں پڑھ لیا ہے: لَاَکْتُبَنَّ . لَاَکْتُبَنْ.

نون تاکید تو مضارع اور امر کے ساتھ مخصوص ہے۔مگر لام تاکید ماضی، مضارع، اسم اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: لَوِ اجْتَهَدَ لَفَازَ، وَاللّٰهِ لَاَذْهَبُ غَدًا اِلٰی لاهور، اِنَّه لَقَوْلٌ فَصْلٌ (بیشک وہ (قرآن) ضرور ایک قولِ فیصل ہے)، لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ (بیشک تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا)۔

---

[1] اگر تو چاہتا تو ضرور اجرت لے لیتا۔ [2] اگر نہ ہوتا اللہ کا دفع کرنا آدمیوں کو بعض سے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعے بعض کو دفع نہ کرتا) تو زمین (دُنیا) ضرور تباہ ہو جاتی۔ [3] اِصاخَةٌ مصدر ہے۔اَصاخَ یُصِیْخُ کا۔ یعنی جاسوسی کے طور پر کان لگا کر سننا۔وُشَاةٌ جمع ہے وَاشٍ کی یعنی چغلخور۔شعر کے معنی یہ ہوئے:۔اگر نہ ہوتی چغلخوروں کی جاسوسی تو تیری خفگی کے بعد بھی مجھے تیری رضامندی کی ضرور اُمید ہوتی۔ [4] علم تلاش کرو اگر چہ وہ چین میں ہو۔

Marfat.com

۱۱. حروف التنبیه : (خبردار کرنے کے حروف)

اَلَا ، اَمَا اورھَا . ان تینوں کے معنی ہیں "خبردار" "سنو": اَلَا اِنَّ نصرَ اللّٰہِ قریبٌ. اَمَا ! واللّٰهِ لَاُ عَاتِبَنَّهٗ (سنو! بخدا میں ضرور اسے عتاب کروں گا) ھَا! اِنَّ عَدُوَّکَ بِالباب (ہوشیار! تیرا دشمن دروازہ پر ہے)۔

تنبیه ۱۰۔ اَلَا حرفِ تحضیض بھی ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے۔ (دیکھو اسی سبق کا فقرہ ٦)۔

۱۲. حَرْفَي التفسیر : (تفسیر کے حروف)

اَيْ اور اَنْ تشریح و تفسیر کے لئے مستعمل ہوتے ہیں: جاء الحَسَنُ اَیْ اَخُوکَ (حسن یعنی تیرا بھائی آیا) نَادَیْنَاهُ اَنْ یا اِبْرَاهِیمُ (ہم نے اسے پکارا یعنی (کہا) اے ابراہیم۔

۱۳. حروف الزیادة : (زائد واقع ہونے والے حروف)

ذیل کے حروف اگرچہ بامعنیٰ ہیں۔ مگر کبھی زائد بھی ہوتے ہیں یعنی ان کے معنی نہیں لئے جاتے بلکہ یونہی تحسینِ کلام کے لئے بول دیئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں:۔ اِنْ ' اَنْ ' مَا ' لَا ' مِنْ ' بَا اور لَام.

اِنْ ' مائے نافیه کے بعد زائد ہوتا ہے:

مَا[۱] اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِي لٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِی بِمُحَمَّدٖ

اَنْ[۲] ' لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: فَلَمَّا اَنْ جاء البشیرُ.

مَا ' اِذَا کے بعد اور مَتٰی ' اَیْنَ ' اَيُّ اور اِنْ کے بعد جبکہ یہ الفاظ شرط کے معنی میں ہوں۔ بعض حروف جارّہ بعد بھی زائد ہوتا ہے: اِذَا[۳] مَا ابْتُلِیْتَ فاصبِرْ. مَتٰی[۴] مَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ. اَیْنَمَا[۵] (اَیْنَ مَا) تُوَلُّوْا فَثَمَّ[۶] وَجْهُ اللّٰهِ. اَیُّمَا[۷] (= اَيُّ مَا) الرَّجلُ جَاءَکَ فَاَکْرِمْهُ. فَاِمَّا[۸] (= فَاِنْ مَا) یاتینکم مِنِّي هُدًی. فَبِمَا[۹] رحمةٍ من اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ. عَمَّا[۱۰] (عَنْ مَا) قلیلٍ لَیُصْبِحُنَّ نادِمین.

---

۱ یہ شعر حضرت حسان شاعرِ رسول اللہ کا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے اپنی گفتار یعنی اپنے اشعار کے ذریعے سے محمدؐ کی تعریف نہیں کی ہے بلکہ محمدؐ کے ذریعے میں نے خود اپنے اشعار کی تعریف کرلی ہے۔ اس میں مَا کے بعد اِنْ زائد ہے۔ ۲ پھر جب خوشخبری دینے والا آیا۔ اس جگہ اَنْ زائد ہے۔ ۳ جب بھی تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کیا جائے تو صبر کیا کر۔ ۴ جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا۔ ۵ جہاں کہیں تم اپنا منہ پھیرو تو وہیں اللہ کا منہ ہے۔ یعنی اللہ ہے۔ ٦ ثَمَّ وہاں۔ اُدھر۔ ۷ کوئی سا شخص تیرے پاس آئے تو اس کی عزت کر۔ ۸ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے۔ ۹ پس اللہ کی رحمت سے تم اُن کیلئے نرم واقع ہوئے ہو۔ لانَ یَلِیْنُ نرم ہونا۔ ۱۰ تھوڑے ہی عرصے میں وہ ضرور ہی نادم ہوجائیں گے۔

Marfat.com

تنبیه ۱۱۔ آخر کی سات مثالوں میں مَا زائدہ مانا جاتا ہے مگر نظرِ تعمق سے دیکھا جائے تو ہر مثال میں مَا کا کچھ مطلب ہے۔ کہیں تو ماقبل کے معنی میں زور، تاکید اور کہیں اضافہ کر دیتا ہے۔ مثلاً اِذا کے معنی ہیں ''جب'' اور اِذَا مَا کے معنی ہیں ''جب بھی یا جب کبھی''۔ اَیـنَ کے معنی ہیں ''کہاں یا جہاں'' اور اینما کے معنی ہیں ''جہاں کہیں''۔

لَا ، کبھی اَن مصدریه کے بعد اور کبھی اُقسِمُ کے قبل زائد ہوتا ہے: یاَبْلِیسُ[1] مَا مَنَعَکَ اَن لَا تَسْجُدَ. لَآ[2] اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ.

تنبیه ۱۲۔ دونوں مثالوں میں لَا کے معنی لئے نہیں گئے ہیں۔

مِن . ان نافیه اور کم کے بعد زائد ہوتا ہے: اِنْ[3] مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا خَلَافِيْهَا نَذِيْرٌ. كَمْ[4] مِنْ فِئَةٍ[5] قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللهِ

بِ . مَا اور لَیسَ کی خبر پر زائد ہوا کرتا ہے: ما زیدٌ یا لیس زیدٌ بکاذبٍ.

ل . رَدِفَ لَـکُـمْ (تمہارے پیچھے آ گیا ہے) یہاں لام کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ردف بذاتِ خود متعدی رَدِفَکُمْ بول سکتے ہیں۔

تنبیه ۱۳۔ حروفِ زائدہ میں چند حروف جارّہ بھی داخل ہیں۔ زائد ہوں تو بھی وہ عامله ہی رہیں گے اور اپنا عمل کریں گے۔

تنبیه ۱۴۔ بعض حروف کی تشریح آئندہ بھی حسبِ موقع لکھی جائے گی۔

---

[1] اے ابلیس تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا؟ اس مثال میں اَنْ مصدریه ہے جو فعل کو مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اَنْ تَسْجُدَ کے معنی ہوں گے سجدہ کرنا۔ [2] میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ [3] کوئی بستی نہیں ہے مگر اس میں عذاب سے ڈرانے والا گزر چکا ہے۔ خَلَا (ن . و) گزرنا۔ [4] خبریہ ہے۔ [5] فِئَةٌ (ج فِئَاتٌ اور فِئُوْنَ) جماعت۔ ٹولی۔ یعنی بہتیری تھوڑی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آ چکی ہیں۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الحَادِيْ وَالخَمْسُوْنَ

سبق ۵۰ کا تتمہ

بعض حروف جو مختلف ناموں سے موسوم ہوتے ہیں اور مختلف معنوں میں آتے ہیں جن کا ذکر مختلف سبقوں میں ہوا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے دوبارہ لکھے جاتے ہیں:۔

۱۔ اِنْ چار قسم کا ہوتا ہے۔ شرطیہ، نافیہ، مخففہ، زائدہ.

(۱) اِنْ شرطیہ کے معنی ہیں ''اگر'' یہ حروف عاملہ میں سے ہے۔ مضارع کو جزم دیتا ہے: اِنْ تَجْلِسْ اَجْلِسْ (دیکھو سبق ۲۰۔۳) یہی کثیر الاستعمال ہے۔

(۲) اِنْ نافیہ کے معنی ہیں ''نہیں'' یہ غیر عاملہ اِنْ[۱] انا اِلّا نذیرٌ اس کی خبر پر اِلّا آیا کرتا ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

(۳) اِنْ مخففہ اصل میں اِنَّ ہے۔ اس کی خبر پر لام تاکید (ل) لگا ہوتا ہے۔ یہ کبھی عمل کرتا ہے کبھی نہیں: اِنْ زیدٌ یا زیدا لقائم (دیکھو سبق ۴۹۔ب)۔

(۴) اِنْ زائدہ کے کچھ معنی نہیں لئے جاتے۔ بعض اوقات مَا کے بعد زائد ہو جاتا ہے: مَا[۲] اِنْ قرأتُ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳) یہ بہت کم مستعمل ہے۔

۲۔ اَنْ بھی چار قسم کا ہوتا ہے۔ ناصبۃ المضارع یا مصدریہ، مخففہ، مفسّرہ، زاھدہ.۱

(۱) اَنْ ناصبہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور فعل کو مصدری معنی میں مُبدل کر دیتا ہے: اَنْ تَصُوْمَ خَیْرٌ لَّکَ (صیامُک خیرٌ لک) دیکھو سبق ۲۰ اور سبق ۴۹۔ھ۔

(۲) اَنْ مخففہ اصل میں اَنَّ ہوتا ہے: عَلِمتُ اَنْ سَتُفْلِحُ (دیکھو سبق ۴۹۔ب)

(۳) اَنْ مُفسِّرہ ''یعنی'' کے معنی میں آتا ہے۔ غیر عاملہ ہے: نَادَیْتُهٗ اَنْ یَا یُوْسُفُ (میں نے اسے پکارا یعنی (کہا) اے یوسف) دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۲۔

---

[۱] میں (اور کچھ) نہیں ہوں مگر (صرف) ایک ڈرانے والا (بدکرداریوں کی سزا سے)۔ [۲] میں نے نہیں پڑھا۔

Marfat.com

(۴) اَنْ زائدہ کے کوئی معنی نہیں لئے جاتے۔ اکثر لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: لَمَّا اَنْ جَاءَ اَخُوکَ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳)۔

۳۔ مَا، پہلے دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے۔ حرفیہ اور اسمیہ. پھر حرفیہ کی چار قسمیں ہیں: نافیہ عاملہ، نافیہ غیر عاملہ، مصدریہ، زائدہ اور مَا اسمیہ کی تین قسمیں ہیں:۔ استفہامیہ، موصولہ، ظرفیہ.

(۱) مَا نافیہ عاملہ خبر کو نصب دیتا ہے: مَاهٰذَا بَشَرًا. (دیکھو سبق ۴۹۔ج)۔

(۲) مَا نافیہ غیر عاملہ یہی کثیر الاستعمال ہے: مازید قائم (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۴)۔

(۳) مَا مصدریّہ. اس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: اُصَلِّی[۱] قَبلَ مَا يَطْلُعُ الشَّمْسُ. (= قبل طلوع الشمس) دیکھو سبق ۵۰۔ نمبر ۵

(۴) مَا زائدہ کے معنی نہیں لئے جاتے: عَمَّا[۲] (= عَنْ مَا) قلیلٍ نکون فائزین (دیکھو سبق ۵۰۔۱۳)۔

(۵) مَا اسمیہ استفہامیہ : مَا عِنْدَکَ؟ (کیا ہے تیرے پاس؟)

(۶) مَا اسمیہ موصولہ : اَرِنِي مَا عِنْدَکَ (مجھے بتلا جو تیرے پاس ہے)۔

(۷) مَا اسمیہ ظرفیہ : اقوم[۳] ما قام الاستاذ. یہاں مَا کے معنی ہیں "جب تک" چونکہ اس میں وقت کے معنی سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے ظرفیہ کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۴۷۔۶)

۴۔ لَا (= نہیں، نہ، مت) ہمیشہ نفی ہی کے معنی میں آتا ہے۔ مگر اس کی بھی مختلف قسمیں ہیں جو تم نے مختلف سبقوں میں پڑھی ہیں:۔

(۱) لَا نافیہ: غیر عاملہ ہے۔ عام طور پر یہی مستعمل ہے۔ اسم، فعل، حرف سب ہی پر داخل ہوتا ہے۔

(۲) لَا ناهیہ: عاملہ ہے۔ فعل نہی کو جزم دیتا ہے: لَا تَذْهَبْ (دیکھو سبق ۲۰ اور ۴۹)

(۳) لَا بمعنی لَيْسَ : عاملہ ہے۔ لَيْسَ کی مانند خبر کو نصب دیتا ہے: لارجلٌ افضلَ منکَ (دیکھو سبق ۴۹۔ج)

---

[۱] میں نماز پڑھتا ہوں قبل اس کے کہ آفتاب طلوع ہو جائے۔ یعنی طلوع آفتاب سے پہلے۔ [۲] تھوڑی ہی مدت سے ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ یہاں مَا کے کچھ معنی نہیں ہیں۔ [۳] میں کھڑا رہوں گا جب تک استاذ کھڑے رہیں گے۔

Marfat.com

(۴) لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ : عامله ہے۔اسم کوفتحه ـَـ دیتا ہے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے)۔(دیکھو سبق ۴۹۔د)

(۵) لَا عاطفة غیر عامله : رأیتُ زیدًا لَا عَمْرًا . یہاں لا حرف عطف ہے اس لئے اس کے بعد کا اعراب وہی ہے جو اس کے ماقبل کا ہے۔

(۶) لَا حرفِ ایجاب (جواب دینے کا حرف) بھی ہے۔غیر عامله ہے (دیکھو سبق ۵۰۔۳)

(۷) لَا زائده بھی ہوتا ہے۔اس وقت اس کے کچھ معنی نہیں ہوتے۔(دیکھو سبق ۵۰۔۱۳)

۵۔ لَوْ دو قسم کا ہوتا ہے:۔ (۱) شرطیه ' (۲) مصدریه.

(۱) شرطیه : لَوْ[1] اَنْصَفَ النَّاسُ لَاسْتَرَاحَ الْقَاضِيْ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

(۲) لَوْ مصدریه: اُحِبُّ[2] لَوْ نَجَحْتَ (= اُحِبُّ نَجَاحَكَ) . (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)۔

تنبیه ۱۔ لَوْ پر واو لگانے سے معنی ہوتے ہیں "اگر چہ": السخي[3] حبیب الله ولو کان فاسقًا.

۵۔ لَوْ لا اور لَوْ مَا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ تحضیضیه اور شرطیه.

(۱) تحضیضیه: لَوْ[4] لا تمشي معنا (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۶)۔

(۲) شرطیه : لَوْ[5] لاالقرآنُ لَبَقِيَ الْعَالَمُ فِي الظُّلُمَاتِ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)۔

۶۔ لام (لِ یا لَ) چار قسم کا ہوتا ہے۔لام جارّہ ' لام الامر . لامِ کَيْ اور لامِ تاکید. پہلی تین قسم کے لام مکسور[6] پڑھے جاتے ہیں۔لامِ تاکید مفتوح ہوتا ہے۔

(۱) لام جارّہ ' اسم کو جرّ دیتا ہے۔کثیر الاستعمال ہے۔(دیکھو سبق ۴۹۔الف ۴)

(۲) لام الامر ' فعل مضارع کو جزم دیتا ہے: لِيَقْرَءْ وَلْيَكْتُبْ (دیکھو سبق ۴۹۔ز)

(۳) لامِ کَيْ ' کے معنی ہیں "تا کہ"۔یہ مضارع کو نصب دیتا ہے: اَسْلَمْتُ لِاُفْلِحَ (دیکھو سبق ۲۰۔۴)

---

[1] اگر لوگ انصاف کرنے لگیں (یعنی آپس میں منصفانہ سلوک رکھیں) تو قاضی (جج) کو آرام مل جائے۔ [2] میں چاہتا ہوں کاش کہ تو کامیاب ہو جاتا۔یعنی میں تیری کامیابی چاہتا ہوں۔ [3] سخی اللہ کا دوست ہے اگر چہ وہ فاسق ہو۔ [4] آپ ہمارے ساتھ کیوں نہیں چلتے۔یعنی چلیں تو اچھا ہو۔ [5] اگر قرآن نہ ہوتا تو دنیا اندھیرے میں پڑی رہتی۔ [6] لیکن لام الامر کے ماقبل واو یا ف آئے تو ساکن کر دیا جاتا ہے: وَلْيَكْتُبْ (دیکھو سبق ۲۰۔نمبر ۴) [7] اسے چاہئے کہ پڑھے اور لکھے۔

Marfat.com

(۴) لام تاکید ' اسم پر بھی داخل ہوتا ہے۔فعل اور حروف پر بھی داخل ہوتا ہے: اِنَّ زیدًا لقائمٌ
لقد یَسَّرْنا القُران ' لَاَکْتُبَنَّ مکتوبًا (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۰)۔

۷۔ واو کی چھ قسمیں ہیں۔(۱) واو عاطفه' (۲) واو قسمیه' (۳) واو رُبَّ' (٤) واو حالیّه'
(٥) واو معیّة' (٦) واو استیناف.

(۱) واو عاطفه: ''اور'' کے معنی میں کثیر الاستعمال ہے۔غیر عاملہ ہے۔

(۲) واو القسم: عاملہ ہے۔اسم کو جر دیتا ہے: وَالتِّیْنِ[1] وَالزَّیْتُوْنِ (دیکھو سبق ۴۹۔الف ۵)

(۳) واو رُبَّ عامله ہے۔اسم کو جر دیتا ہے: وَبَلْدَةٍ[2] سِرْتُ (دیکھو سبق ۴۹۔الف)

(۴) واو حالیّه غیر عامله ہے۔جاء زید وهو راکب (دیکھو سبق ۴۳۔۱۱)

(۵) واو معیّة. مَعَ کے معنی میں آتا ہے۔عاملہ ہے۔اسم کو نصب دیتا ہے: سِرْتُ والشارعَ الجدیدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ چلا گیا)۔(دیکھو سبق ۴۳۔۷)

(۶) واو استیناف. (یعنی پچھلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کر دینا: لِنُبَیِّنَ[3] لکم وَنُقِرُّ فی الاَرْحام[4] مانشاءُ. اس مثال میں واو عاطفه نہیں ہے ورنہ لِنُبَیِّنَ کی مانند نُقِرُّ کو بھی نصب ہوتا۔بلکہ یہ ایک نئی بات شروع کر دی گئی ہے جس کا ماقبل سے تعلق نہیں ہے۔ (واو استیناف غیر عامله ہے)۔

۷۔ حتّٰی کی تین قسمیں ہیں۔(۱) جارّہ' (۲) ناصبة المضارع اور (۳) عاطفه.

(۱) حتّٰی جارّہ' (تک): اَکَلْتُ السَّمَکَةَ حَتّٰی راسِها (میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھایا یعنی سر نہیں کھایا)۔

(۲) حتّٰی ناصبة المضارع (تاکہ یہاں تک کہ)۔مضارع کو نصب دیتا ہے: تعلّمتُ حتّٰی اَفْهَمَ القرانَ (میں نے علم سیکھا تاکہ قرآن سمجھوں)۔(دیکھو سبق ۴۰)۔

[1] قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ [2] بہتیرے شہروں کی میں نے سیر کی۔ [3] تاکہ ہم تمہیں صاف صاف بتلا دیں۔اور ہم جو چاہتے ہیں۔ (حاملہ کے) بچہ دانی میں ٹھہرا دیتے ہیں۔ [4] اَرْحَام جمع ہے۔رَحِمٌ یا رِحْم کی یعنی بچہ دانی۔یہ لفظ مؤنث بولا جاتا ہے۔

Marfat.com

(۳) حتّٰی عاطفہ (تک۔یہاں تک کہ) غیر عاملہ ہے: اکلتُ السَّمَکَۃَ حتّٰی رأسَھا (میں نے مچھلی کھائی حتیٰ کہ اس کا سر بھی۔یا یہاں تک کہ اُس کا سر بھی)۔
اس مثال میں حَتّٰی حرفِ عطف[۱] ہے۔اسی لئے اس کے ماقبل کا نصب مابعد کو بھی آ گیا ہے۔ (دیکھو سبق ۵۰۔ا)حتّٰی جارّہ اور عاطفہ کا فرق ذہن نشین کرلو۔

[۱] دیکھو سبق ۵۰۔تجزیہ۲۔

Marfat.com

الدَّرْسُ الثَانِيْ وَالخَمْسُوْنَ

(بقیہ چند حروف)

اَلْ (حرف التعریف) همزة الوصلِ و القطِع' التاء المبسوطةُ و المربوطةُ)

۱۔ اَلْ تین قسم کا ہوتا ہے۔(۱)حرف التعریف (۲)اسم موصول (۳)زائدہ.

۲۔ اَلْ جو حرفِ تعریف ہے اُسے لام التعریف بھی کہا جاتا ہے۔تم پڑھ چکے ہو کہ یہ لام نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ کے حکم میں آ جاتا ہے۔

۳۔ معنی کے لحاظ سے لام تعریف کی چار قسمیں ہیں:۔

(۱) لامُ العَهْدِالخارجيّ. جس لام کا مدخول متکلم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہو: جاء الامیر[۱] جبکہ اس امیر سے وہ امیر مراد ہو جس کو متکلم اور مخاطب دونوں جانتے ہوں یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ اس شخص کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

(۲) لام العهد الذهنی . جس لام کا مدخول صرف متکلم کے ذہن میں ہو: جاء الامیر[۲] جبکہ اس امیر کا علم مخاطب کو نہ ہو صرف متکلم کو ہو۔

(۳) لام الجنس . جبکہ اس کے مدخول کی جنس مقصود ہو: اَلرَّجُلُ[۳] اَفضَلُ من المرء ة یعنی مرد کی جنس عورت کی جنس سے افضل (برتر) ہے۔

اس میں ''افراد'' کا خیال متکلم کے ذہن میں نہیں ہوتا۔

(۴) لام[۴] الاستغراق ۔جبکہ اس کے مدخول کے تمام افراد کا خیال متکلم کے ذہن میں ہو: اِنَّ الانسانَ لفی خسرٍ اِلّا الذین اٰمنوا و عَمِلوا الصّالحاتِ. (انسان کے تمام افراد خسارے میں ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے)۔

---

[۱] اور [۲] دونوں جگہ انگریزی میں THE لگایا جاتا ہے۔ [۳] اس جگہ THE نہیں آئے گا۔ Man is better than woman.
[۴] لام الاستغراق کی جگہ انگریزی میں "ALL" یا "EVERY" بولا جاتا ہے۔

Marfat.com

تنبیه ۱۔ لَامَ الجنس اور لَامَ الاستغراق میں فرق یہ ہے کہ جنس میں افراد ملحوظ نہیں ہوتے لیکن لام الاستغراق میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں اسی لئے اس میں استثناء (چند افراد کا الگ کرنا) جائز ہے۔

۴۔ جو اَلْ اسم عَلَم پر داخل ہو وہ اسم مفعول ہوتا ہے وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے۔(دیکھو سبق ۴۲۔۶)

۵۔ جو اَلْ اسم عَلَم پر داخل ہو وہ زائدہ ہوتا ہے کیونکہ اسم علم خود ہی معرفہ ہے۔

لیکن ہر ایک اسم عَلَم پر اَلْ نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ اہلِ زبان نے جہاں لگایا ہے وہیں لگے گا: الحسن' الخليل' الفضل' العبّاس' النُعمان' الحارث کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اہلِ زبان سے ایسا سنا گیا ہے مگر المحمّد' المحمود نہیں کہا جاتا۔

اکثر ملکوں کے نام پر ال زائدہ لگایا جاتا ہے: الشّام' الرّوم' الهند' الباكستان' العرب' اليمن' الفرنسا وغیرہ۔ لیکن شہروں کے نام پر بہت کم اَلْ آتا ہے۔ مکّةُ' مصرُ' بَغْدَادُ' لاهور وغیرہ پر اَلْ داخل نہیں ہوتا۔ البتہ المدينة پر اَلْ لگایا جاتا ہے کیونکہ مَدِيْنَةٌ تو ہر ایک بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح القاهرة پر بھی لام تعریف داخل ہوتا ہے۔

همزة الوصل وهمزة القطع :

۶۔ یہ دونوں ہمزے زائد ہوتے ہیں اور لفظ کے شروع میں آتے ہیں۔ همزة الوصل ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہے۔ لکھنے میں باقی رہتا ہے۔ اور همزة القطع ہمیشہ ملفوظ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مقامات میں همزة الوصل ہے:۔ (یہ تو جانتے ہو کہ الف متحرک کو بھی ہمزہ کہتے ہیں)۔

(۱) اَلْ کا ہمزہ۔

(۲) اِسْمٌ' اِبْنٌ' اِبْنَةٌ' اِمْرُؤٌ' اِمْرَءَةٌ' اِثْنَانِ' اِثْنَتَانِ کا ہمزہ۔

(۳) ابواب ثلاثی مزید کے سات بابوں میں یعنی (۱) اِنْفَعَلَ' (۲) اِفْتَعَلَ' (۳) اِفْعَلَّ' (٤) اِفْعَالَّ' (٥) اِسْتَفْعَلَ' (٦) اِفْعَوْعَلَ اور (۷) اِفْعَوَّلَ (دیکھو سبق ۳۵) اور رباعی مزید کے دو بابوں (۸) اِفْعَنْلَلَ اور (۹) اِفْعَلَلَّ (دیکھو سبق ۴۵۔۳) کے ماضی' امر اور

Marfat.com

مصدر میں جو ہمزہ ہے۔ وہ همزة الوصل ہے۔

(۴) ثلاثی مجرّد کے امر حاضر میں جو همزه آتا ہے وہ بھی همزة الوصل ہے۔

مذکورہ مقامات کے سوا جو همزه ہوگا وہ همزة القطع ہوگا: باب اَکْرَمَ کے ماضی اور امر کا ہمزہ' اَفْعَلُ التفضيل (دیکھو سبق ۲۴) اور اَفْعَلُ الصِّفة (دیکھو سبق ۲۳۔۲) کا ہمزہ نیز ہر ایک باب سے مضارع واحد متکلّم کا ہمزہ همزة القطع ہے۔

تنبيه ۲۔ همزة الوصل کے تلفظ میں کبھی جاننے والوں سے بھی غلطی ہو جاتی ہے۔ اس لئے تمہیں خاص طور پر اس کی مشق کرنی چاہئے۔ یعنی ماقبل سے وصل کی حالت میں ہمزہ کو تلفظ سے ساقط کر دیا جائے: اَلْاِسْمُ کو اَلاِسْمُ (= اَلِسْمُ)' فِي الْاِمْتِحَانِ کو فِي الاِمْتِحَانِ (= فِلْمِتِحَانِ) پڑھنا چاہئے۔

التاء المبسوطة والمربوطة :

۷۔ تاء مبسوطه (ت) اکثر ضمیر واقع ہوتی ہے جو فعل ماضی کے آخر میں مخاطب اور متکلم کے صیغوں کے ساتھ لاحق ہوتی ہے: فَعَلْتَ' فعلتما' فعلتم' فعلتِ' فَعَلْتُنَّ اور فَعَلْتُ. مگر فَعَلَتْ کی تاء ساکنہ ضمیر نہیں ہے بلکہ صرف علامتِ تانیث ہے۔ (دیکھو سبق ۴۱۔ تنبیہ ۴)

تاء مربوطه زیادہ تر حرف تانیث کے طور پر استعمال ہوتی ہے: اِمْرُؤٌ سے اِمْرَءَةٌ' مَلِكٌ سے مَلِكَةٌ. کبھی اسم جنس اور واحد میں فرق کرنے کے لئے آتی ہے: شَجَرٌ (درخت) اسم جنس ہے ایک درخت کو شَجَرٌ نہیں بلکہ شَجَرَةٌ کہا جائے گا۔ اس ۃ کو تاءِ وحدت کہتے ہیں۔ کبھی مبالغه کے لئے آتی ہے: عَلّامَةٌ' فَهَّامَةٌ. مذکر و مؤنث دونوں پر ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کو تاءِ مبالغه کہیں گے۔ کبھی صیغہ منتهى الجموع میں لگتی ہے: اَسَاتِذَةٌ (جمع استاذ کی)۔ زَنَادِقَةٌ (جمع زندیق کی)۔ کبھی اسم منسوب کی جمع ساتھ بھی یہ ۃ لگائی جاتی ہے: اَشَاعِرَةٌ (جمع اَشْعَرِيٌّ کی)' حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی)۔ کبھی کسی حرف کے عوض میں ۃ بڑھا دی جاتی ہے: عِظَةٌ (دراصل وَعْظٌ) میں واو کے عوض ۃ آخر میں لگا دی گئی ہے: شَفَةٌ (دراصل شَفَوٌ) آخری واو کے عوض ۃ لگا دی گئی ہے۔

تنبيه ۳۔ لفظ کے درمیان تاءِ مبسوطه اور تاءِ مربوطه کی شکل یکساں ہو جاتی ہے:

Marfat.com

فَعَلَتْ، فَعَلَتَا، اِمْرَءَ ةٌ، اِمْرَءَ تَانِ وغیرہ

مشق نمبر ۷۹

تنبیه ۱۔ ذیل کی عبارت میں همزة الوصل اور همزة القطع کو پہچان کر صحیح تلفظ کرو۔

زار المدرسةَ العاليَة امرؤٌ علّامة ومعه ابْنُهُ ورجلان اثنان وامرء تان اثنتانِ وابنةٌ صغيرةٌ ٍاسمها عزيزةُ، فاستقبلهم رئيس المدرسة استقبالا فائقاً[۱] واكرمهم اكراما بليغاً[۲] ثمّ دار معهم الرئيسُ واَرَاهم غرْفَةً[۳] غرفةً من المدرسة، فلمّا نظروا فی جميع شُئُوْنِ[۴] المدرسة بِاِمْعَانِ[۵] النّظر اطْمَانّ قلوبهم راز[۶] دَادُوا ابْتِهاَجا[۷]، واُعْجِبُوا[۸] بحسن الانتظام إعجَاباً[۹]. وقُبَيْل الخروج من المدرسة القت سيدة منهم خطبةً اَمام التلامذة، قائلةً[۱۰]:

اَيّها التلامذة الاعزّة اجتهدوا فی طلب العلم، فَاِنّه لا ينجح فی الِامتحان اِلّا من اجتهد قبل الْآوَانِ[۱۱]. واعلموا اسعدكم اللّٰه اَنّه لاسعادة اِلّا بالانقياد للاستاذة والارتقاء فی العلوم الدّينيّة والعقليّة. وعليكم بتَحلِيَة[۱۲] انفسكم بالفضائل. والاجتناب عن الرّذائل[۱۳]. واكرموا ابويكم واَحِبُّوا اِخوانكم واَخواتِكم. ولاتباغضوا[۱۴] ولا تحاسدوا[۱۵] ولا تنا[۱۶]بزوا بالالقاب بِئْسَ الِاسْمُ الفسوقُ[۱۷] بعد الْإيمانِ، والسلام علٰی مَنِ اتّبَعَ القراٰنَ.

---

۱ اونچے درجے کا ۲ انتہا درجے کا ۳ کمرہ ۴ شُئُوْن جمع ہے شَاْن کی یعنی حالت ۵ نظر غور سے ۶ ازداد دراصل اِزْتَادَ باب اِفْتِعَال سے یعنی زیادہ ہونا ۷ خوش ہونا ۸ اُعْجِبَ خوش کرنا اَعْجَبَ اس کا مجہول ہے۔ اس کے معنی ہیں خوش ہونا۔ ۹ مفعول مطلق ہے (دیکھو سبق ۴۳) ۱۰ حال ہے۔ یعنی کہتی ہوئی ۱۱ عین وقت ۱۲ آراستہ کرنا ۱۳ بدخصلتیں ۱۴ باہم بغض نہ رکھو ۱۵ باہم حسد نہ کرو ۱۶ بد لقب نہ رکھو ۱۷ گالی گلوچ۔

Marfat.com

سوالات نمبر ۱۸

(۱) عربی زبان میں حروف تقریباً کتنے ہیں؟

(۲) حروفِ عاملہ کے کتنے گروہ ہیں؟ ہر ایک گروہ کے کیا نام ہیں؟

(۳) حروفِ جارّہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

(۴) اسم کو نصب دینے والے حروف کون سے ہیں اور فعل کو نصب دینے والے کون سے؟

(۵) وَ، ذَ اور ثُمَّ کون سے حروف ہیں اور اُن کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۶) واو کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ مثالوں سے سمجھاؤ۔

(۷) فعل کو جزم دینے والے حروف کونسے ہیں؟

(۸) اِنْ کتنے معنوں میں آتا ہے۔ ہر معنی کے لئے اسے کیا لقب دیا جاتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟

(۹) اَنْ کتنے قسم کا ہوتا ہے؟ ہر ایک قسم کا عمل کیا ہوتا ہے؟

(۱۰) مَا کون کون سے معنی میں آتا ہے اور کس کس نام سے موسوم کیا جاتا ہے؟

(۱۱) ایسے کون سے حرف ہیں جو کسی جگہ عاملہ ہوتے ہیں اور کسی جگہ غیر عاملہ؟

(۱۲) نَعَمْ اور بَلٰی کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۱۳) حروف الزیادۃ کون کون سے حرف ہیں اور کس موقع پر کونسا حرف زائد ہوتا ہے؟

(۱۴) حرف جب زائد ہوتا ہے اس وقت وہ عمل کرتا ہے یا بے عمل ہو جاتا ہے؟

(۱۵) اَلْ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۱۶) لام تعریف کی قسمیں اور ان کی مثالیں بیان کرو۔

(۱۷) تاءِ مبسوطہ اور تاءِ مربوطہ کی قسمیں بیان کرو۔

Marfat.com

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالخَمْسُوْنَ

اَلْجُمَلُ وَاَقْسَامُهَا

اِسْنَادٌ ، مُسْنَدٌ و مُسْنَدٌ اِلَیْهِ

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں میں ایسی نسبت کو جس سے کلامِ تامّ یعنی جملہ بن جائے اس کو اسناد کہتے ہیں۔ اور جملہ کا وہ جزو جس کے متعلق کچھ کہا جائے مُسْنَدٌ اِلَیْه کہلاتا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ مُسْنَد کہلاتا ہے: الولد جالسٌ جملہ اسمیہ ہے اس میں ولد اور جالس میں ایک مخفی رابطہ ہے جس سے دونوں لفظ باہم مربوط ہیں۔ اسی رابطہ کو اسناد کہتے ہیں۔ اس جملہ میں ولد کے متعلق کہا گیا ہے۔ جَالِسٌ ' پس ولد تو مسند الیہ ہے اور جالسٌ مُسْنَد. اسی طرح جلس الولد جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں الولد کے متعلق کہا گیا ہے (جَلَسَ) پس اس جملہ میں پہلا جزو (فعل) مسند ہے اور دوسرا جزو (ولد) مسند الیہ ہے۔

۲۔ ان مثالوں سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ مسند الیہ جملہ اسمیہ میں مبتدا ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ میں فاعل ہوتا ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لیا ہوگا کہ مسند جملہ اسمیہ میں خبر اور فعلیہ میں فعل ہوا کرتا ہے۔ جملہ میں مفعول نہ تو مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ.

۳۔ مذکورہ مثالوں سے یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ اسم تو مسند الیہ بھی ہو سکتا ہے اور مسند بھی۔ دیکھو اوپر کی مثال میں ولد بھی اسم ہے اور جَالِسٌ بھی اسم ہے۔ مگر فعل صرف مُسند ہو سکتا ہے مسند الیہ نہیں ہو سکتا۔ اور حرف میں نہ مسند الیہ ہونے کی صلاحیت ہے نہ مُسْند ہونے کی۔

اَقْسَامُ الْجُمَلِ

۴۔ تم نے حصہ اوّل سبق ۶ میں پڑھا ہے کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) اسمیہ جس کا پہلا جزو اسم ہو اور فعلیہ جس کا پہلا جزو فعل ہو۔ یہ تقسیم لفظی ترکیب کے لحاظ سے تھی۔

Marfat.com

اب یہ بھی سمجھ لو کہ مفہوم کے اعتبار سے بھی جملے کی دو قسمیں ہیں۔ خبریہ جس کے مفہوم کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے: المدرسة مفتوحة یا فُتِحَتِ الْمَدْرَسَةُ. دیکھو پہلا جملہ اسمیہ ہے اور دوسرا فعلیہ. دونوں سے سمجھا جاتا ہے کہ مدرسہ کھولا گیا ہے۔ یہ ایک خبر ہے جس کو سچی خبر بھی کہہ سکتے ہیں اور جھوٹی بھی کہہ سکتے ہیں۔

دوسرا اِنشائیہ جس کا مفہوم تصدیق و تکذیب کے قابل نہ ہو: اِقْرَأْ یاوَلَدُ' لاتجلسی یابنتُ. جملوں میں کوئی خبر نہیں ہے بلکہ کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے روکنے کا حکم ہے۔ ایسے مفہوم کی نہ تصدیق ہو سکتی ہے نہ تکذیب۔ کیونکہ تصدیق یا تکذیب کا امکان صرف خبر میں ہوتا ہے۔

۵۔ جملہ انشائیہ (الجملة الانشائيةُ) کی گیارہ قسمیں ہیں:۔

(۱) اَمر : اقیمُوا الصَّلٰوۃَ

(۲) نهی : لا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ

(۳) استفهام : أ اِنک لَانت یوسفُ؟

(۴) تمنّی (آرزو): لیتَ الشَّبابَ یعود

(۵) تَرَجّیْ (اُمید): لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلک اَمْرًا (اُمید ہے کہ اللہ اس کے بعد کوئی بات پیدا کر دے گا)۔

(۶) نِدا : یا تلامذۃُ ! فُزْتُمْ اِنِ اجْتَهَدْتُمْ.

(۷) عرض یعنی وہ جملہ جس میں نرمی سے کسی امر کی درخواست کی جائے: اَلاتَنْزِلُ بِنَا فَنَسْتَفِیْدَ مِنْکَ (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں اُترتے کہ ہم آپ سے فائدہ حاصل کریں)۔

(۸) قسم : تَاللّٰہِ لَا کِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ (واللہ میں تمہارے بتوں پر داؤں چلاؤں گا)۔

(۹) تعجّب : مَا اَحْسَنَ فاطمةَ (فاطمہ کتنی خوبصورت ہے!)

(۱۰) عقود یعنی وہ جملے جن سے لین دین اور نکاح وغیرہ منعقد ہو جاتے ہیں۔ بِعْتُ' اِشْتَرَیْتُ' اَنْکَحْتُکَ فُلَانَۃَ (میں نے تجھ سے فلانہ کا نکاح کر دیا) قَبِلْتُ (میں نے قبول کر لیا)۔ (عقود جمع ہے عقد کی یعنی گرہ۔ گانٹھ)

(۱۱) شرط : اِنْ تَتَلَمْ تَتَقَدَّمْ (اگر تو سیکھ لے گا تو آگے بڑھ جائے گا)۔

Marfat.com

جملہ دعائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے: السّلام علیک.

مشق نمبر ۸۰

ذیل میں چند جملے تحلیل کے لئے لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) لَا تَنسَوُا الفَضلَ بَینَکُمْ (تم باہمی احسان (اور مہربانی) کو فراموش نہ کرو)۔

(۲) أَ اِنَّکَ لَاَنتَ یُوسُفُ؟

(۳) قَالَ اَنَا یُوسُف.

پہلا جملہ فعلیہ انشائیہ ہے کیونکہ اس میں فعل نہی ہے۔ تفصیل حسبِ ذیل ہے:۔

(لاتَنسَوْا) فعل نہی حاضر معروف، جمع مذکر، حالتِ جزمی میں۔ اس میں واو ضمیر بارز مرفوع متصل (انتم) کے معنی میں ہے یہی ضمیر فعل کا فاعل ہے اس لئے محلًا مرفوع ہے۔

(الفَضلَ) مصدر ہے۔ مفعول به ہے اس لئے منصوب ہے۔

(بَینَ) ظرف مکان (دیکھو سبق ۴۳۔۴) ہے۔ مفعول فیه ہے۔ اس لئے منصوب ہے متعلقِ فعل، پھر مضاف بھی ہے۔

(کُمْ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیه ہے۔ محلًا مجرور.

فعل، فاعل، مفعول به اور ظرف مل کر جملہ فعلیه انشائیه ہوا۔

دوسرا جملہ اسمیه انشائیه ہے کیونکہ اس میں استفهام ہے۔

(أ) حرف استفهام . حرف کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔

(اِنَّ) حرف مشبّه بالفعل.

(کَ) ضمیر منصوب متّصل، مبنی، اِنَّ کا اسم یعنی مبتدا ہے اس لئے محلًا منصوب کہا جائے گا کیونکہ تاکید کا اعراب مُؤکّد کے تابع ہوتا ہے۔ (تاکید کا بیان آئندہ ہوگا)۔

Marfat.com

(یوسفُ) خبر ہے اس لئے مرفوع ہے۔ غیر منصرف ہے۔ اس لئے اس پر تنوین نہیں آئی۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(قَالَ) فعل ماضی، مبنی بر فتحہ ہے۔ اس میں ضمیر مرفوع متصل واحد مذکر غائب (هُوَ) مُستتر ہے جو اس کا فاعل ہے محلاً مرفوع (انا) ضمیر واحد متکلم مرفوع مقصل، مبنی ہے۔ مبتدا ہے اس لئے محلاً مرفوع۔

(یوسف) خبر ہے اس لئے مرفوع ہے۔

مبتدا اور خبر سے جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہے قَالَ کا۔ اس لئے محلاً منصوب ہے۔

(یاد رکھو قول کا مفعول به مقوله کہلاتا ہے اور وہ جملہ ہوا کرتا ہے)۔

فعل قَالَ اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق ذیلؔ کے مکتوب میں جملہ خبریہ اور انشائیہ پہچانو ۸۱

مکتوبٌ فی تَهْنِئَةِ العِید

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الیٰ حضرة الوالدِ المکرّم السّلام علیکم ورحمة اللّٰہ وبرکاتهٗ

وبعدُ فَاِنّی لَوِاستَعَرْتُ [2] من حسّانَ [3] فصاحته ومن بدیعِ [4] الزّمان بلاغتَه لَمَا قَدَرْتُ علیٰ وصف ما فی الفُؤَادِ [5] من عظیم الشّوق وعواطف الاحترام. کیف لا؟ ولسان

---

[1] مبارکبادی، خوشگواری [2] اِسْتَعَارَ عاریت لینا [3] حَسّانُ بن ثابت المتوفی سنة ٥٤ھ آنحضرتؐ کے زمانے کا مشہور شاعر ہے جس نے آنحضرتؐ کی شان میں قصائد لکھے ہیں۔ [4] بدیع الزّمان الهمدانی المتوفیٰ سنة ۳۹۸ھ ایک بڑا انشاء پرداز ہے جس کی کتاب مقامات ھمدانی مشہور ہے۔ [5] فُؤاد (ج افئدة) دل [6] جمع ہے عاطفة کی۔ جذبہ۔ شفقت۔

Marfat.com

البلاغة يَعجز عن شكر اَيَادِيكَ[1] التى غَمَرَتنِىْ[2] سِجَالُها[3]' واتّسعَ[4] فى ميدان الكرم مَجَالُها[5].

يا مولاى ! مع اعتراف العَجزِ والتقصير ارفعُ[6] لِمَعَاليكُم[7] عريضة التهانئ[8] باقبال[9] العيد السّعيد. اعاده الله عليكم بالمَسَرّات والعيش[10] الرغيد.

يـاليت لو كنتُ اليوم اَمامَ حضرتكم فى البيت' وقبّلتُ ايدى الوالدَين المعظّمَين التى بِظِلّها تربَّيْتُ،[11] وتلقّيت[12] ماتلقّيتُ. فما اَطيَبَ عيدًا تتضاعف[13] فيه المسرّات' برؤيةِ الوالدَين ولَثِمْ[14] خدودالإخوَانِ والآخوَات. لعلّ الله يُقرّبُ ايّام لِقاءِ نا' ويُحقّق فى القريب رَجاءَ نا.

هـذا . واُهدِى تَحِيّةَ السّلام والتّهنِئةَ لِاُمّى الشفوقِ واخوتى واَخَواتى والاعمام المحترمين. اطال الله بقاء كم وبقاء هم للعبد المهجور.

خادمكم عبدالشكور

تنبیه ۔ جملہ انشائیہ پر نشان کردیا گیا ہے۔

---

[1] احسانات [2] غَمَرَ (ن) ڈبو دینا [3] سَجْلٌ (ج سِجَالٌ) بڑا ڈول [4] اِتَّسَعَ (دراصل اِوْتَسَعَ) کشادہ ہونا [5] جولانگاہ۔ جولانی [6] رَفَعَ (ف) پیش کرنا [7] مَعَالِیْ بلندیاں۔ ادب کے لئے بولا جاتا ہے۔ [8] تہنیت۔ مبارکبادی [9] سامنے آنا [10] بافراغت زندگی [11] تَرَبّٰی پرورش پانا [12] تَلَقّٰی حاصل کرنا [13] تَضَاعَفَ دوچند ہونا۔ [14] بوسہ دینا۔ قبل بوسہ دینا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالخَمْسُوْنَ

اَلْاِعْراب

تنبیہ ۱۔ اسم کے اعراب کا بیان پہلے حصے کے سبق ۱۰ اور ۱۱ میں اور فعل کا اعراب سبق ۲۰ میں لکھا جا چکا ہے۔ تاہم یہاں کسی قدر مزید توضیح کے ساتھ اس کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ لفظ معرب (دیکھو سبق ۱۰۔۱۰) کی مختلف حالتیں جن علامتوں سے بتلائی جاتی ہیں انہیں اعراب کہتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ اعراب کا مقام لفظ کا آخری حرف ہے۔ لفظ میں ابتدائی اور درمیانی حروف کو جو حرکات وسکنات ہوتی ہیں انہیں اعراب نہیں کہنا چاہئے مگر انہیں بھی اعراب کہنے کا عام رواج ہو گیا ہے۔

۲۔ اعراب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اعراب بالحَرَکة (۲) اعراب بالحروف

(۱) اعراب بالحرکة یہ ہیں: رَفع ُ یا ٌ ، نصب َ یا ً ، جرّ ِ یا ٍ

یہ اسم کے اعراب ہیں۔ فعل کا اعراب رفع، نصب اور جَزْم ْ ہے۔

تنبیہ ۳۔ یاد رکھو تنوین صرف اسم کا خاصہ ہے۔ نہ فعل پر تنوین آتی ہے نہ حرف پر۔ اسم پر تنوین اس وقت نہیں آئے گی جب وہ معرف باللّام یا مضاف یا غیر منصرف ہو۔

ضمّہ ـُـ، فتحہ ـَـ، کسرہ ـِـ، اور سکون ـْـ بھی اعراب کے نام ہیں۔ مگر یہ نام زیادہ تر مَبْنِی الفاظ کی حرکات پر بولے جاتے ہیں۔ نیز ہر لفظ کی ابتدائی اور درمیانی حرکات کے لئے یہی نام استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً رَجُلٌ کی ر کو منصوب نہیں بلکہ مفتوح کہا جائے گا۔ ج کو مرفوع نہیں بلکہ مضموم کہیں گے۔ البتہ ل کو مرفوع کہیں گے۔

(۲) اعراب بالحروف یہ ہیں:۔

ـَـا، ـِـی، ـَـانِ، ـَـیْنِ، ـُـوْنَ، ـِـیْنَ، نِ اور نَ.

تنبیہ ٤۔ ـُـوْ، ـَـا، ـِـی وغیرہ کے تلفظ کا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ایک

Marfat.com

حرکت کے ساتھ عارضی طور پر الف لگا کر تلفظ کرلو۔ مثلاً ـُـ وْ کو اُوْ ـَـ ا کو ا اور ـِـ یْ کو اِیْ کہو۔ (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ا)

(الف) ـُـ وْ، ـَـ ا، ـِـ یْ ـ یہ اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ اور ذُوْ کا اعراب ہے جبکہ وہ یاے متکلّم (ی) کے سوا کسی اور اسم یا ضمیر کی طرف مضاف ہوں: ابوک (حالت رفعی) اباک (حالت نصبی) ابیک (حالتِ جری) لیکن جب مذکورہ اسماء (بجز ذُوْ کے) ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا کوئی اعراب نہ ہوگا بلکہ تینوں حالت میں یکساں پڑھے جائیں گے: جَاءَ اَبِیْ، رَأَیْتُ اَبِیْ، قلت لِاَبِیْ (دیکھو سبق ۱۱۔۲)

تنبیه ۵۔ لفظ ذُوْ عموماً اسم ظاهر ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ ضمیر کی طرف شاذ و نادر ہی مضاف ہو جاتا ہے۔

تنبیه ٦۔ فَمٌ کے ساتھ یہ اعراب لگانے کے وقت میم گرادی جاتی ہے: فُوْکَ، فَاکَ، فِیْکَ کہا جاتا ہے۔ فَمٌ کو اعراب بالحرکۃ بھی لگا سکتے ہیں: فَمُکَ، فَمَکَ، فَمِکَ.

تنبیه ۷۔ مذکورہ اسماء ستّہ کا جو اعراب لکھا گیا ہے وہ اس وقت ہوگا جب وہ مکبّر (غیر مصغّر) ہوں اس لئے یہ اسماء ستّہ مُکبّرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ جب یہ مصغر ہوں تو ان کا اعراب معمولی اسموں کی طرح رفع، نصب اور جر سے ہوگا۔ اُخَیٌّ اُخَیًّا، اُخَیٍّ وغیرہ (مکبر اور مصغر کا بیان دیکھو سبق ۴۷۔۶ میں)۔

(ب) ـِـ انِ، ـَـ یْنَ. اسم تثنیه کا اعراب ہے: مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَیْنِ.

(ج) ـُـ وْنَ، ـِـ یْنَ ـ جمع سالم مذکر کا اعراب ہے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ.

(د) نِ. مضارع جمع کے تثنیه کا اعراب ہے: یفعلانِ، تفعلانِ.

(ہ) نَ. مضارع جمع مذکّر کا اور واحد مؤنث مخاطبه کا اعراب ہے:
یَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِیْنَ.

تنبیه ۸۔ مضارع کے مذکورہ صیغوں میں نِ اور نَ صرف حالتِ رفعی میں لگائے جاتے ہیں۔ حالتِ نصبی و جزمی میں یہ نون حذف کردیئے جاتے ہیں: لن یفعلا، لن یفعلوا، لن تفعلی. اسی طرح لم تفعلا وغیرہ۔ (دیکھو سبق ۲۰ کی گردانیں)۔

Marfat.com

تنبیه ۹۔ تثنیہ وجمع کا نون اِعراب کی علامت ہے اس لئے نونِ اِعرابی کہلاتا ہے۔

تنبیه ۱۰۔ اسم میں تثنیہ کا الف اور جمع کا واو علامتِ اعراب ہیں۔ اسی لئے ان میں تغیر ہوا کرتا ہے (دیکھو اوپر تثنیہ اور جمع کی مثالیں) لیکن فعل میں وہ اعراب کا جزو نہیں بلکہ ضمیریں ہیں۔ ان میں کبھی تغیر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح یَفعَلْنَ اور تَفعَلْنَ کا نون اعراب نہیں بلکہ ضمیر ہے اس لئے اس میں کبھی تغیر نہیں ہوتا بلکہ ماضی سے مضارع اور امر تک اسی طرح قائم رہتا ہے۔

اعراب لفظی اور تقدیری یا محلّی

۳۔ جس جگہ اعراب کے تلفظ میں اشکال یا ثِقل (بوجھ) نہ ہو وہاں تو اعراب صاف صاف لگائے جاتے ہیں۔ انہیں اعراب لفظی کہتے ہیں۔ لیکن جہاں اعراب کا تلفظ مشکل یا ثقیل ہو وہاں مجبوراً اعراب نہیں پڑھے جاتے جیسے مُوسیٰ اور عصاً اسم مقصور ہیں کیونکہ آخر میں الف مقصورہ (دیکھو سبق ۳۸ تنبیہ ۱) لگا ہوا ہے۔ ان پر تینوں حالتوں میں اعراب نہیں پڑھا جا سکتا: جَاءَ موسٰی، رأیت موسٰی، جَاءَ بِمُوسٰی[1]

ایسے لفظوں پر حسبِ موقع اعراب فرض کر لیا جاتا ہے۔ ایسے فرضی اعراب کو تقدیری یا محلّی اعراب کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰۔۸ اور سبق ۳۸ تنبیہ ۱)

قاضٍ یا القاضِیْ، جارٍ یا الجارِیْ اسم منقوص یا ناقص (دیکھو سبق ۱۰۔۹) ہیں۔ ان پر حالت رفعی وجری میں اعراب تقدیری ہوگا۔ صرف حالتِ نصبی میں اعراب لفظی ہوگا: جاء قاضٍ، رأیتُ قاضیًا، مررتُ علی قاضٍ، اسی طرح جَاء القاضیْ، رأیت القاضیْ، مررت علی القاضیْ[2]

---

[1] موسیٰ کو لے آیا۔ [2] میں گذرا (میرا گذر ہوا) ایک قاضی پر۔

Marfat.com

سوالات نمبر ۱۸ (ب)

(۱) اعراب کی تعریف کرو۔

(۲) اعراب کا مقام کہاں ہے؟

(۳) لفظ کے ابتدائی اور درمیانی حروف کی حرکات وسکنات کو اعراب کہنا چاہئے؟

(۴) علاماتِ اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۵) مبنی کے حرکات وسکنات کے کیا نام ہیں؟

(۶) اسم کے اعراب کے کیا نام ہیں اور فعل کے اعراب کے کیا نام ہیں؟

(۷) اسمائے ستّہ مکبّرہ کا اعراب بیان کرو اور وہ جب مصغّر ہوں تو کیا اعراب ہوگا۔

(۸) نَ اور نِ کس کا اعراب ہے؟

(۹) یفعَلانِ اور یفعَلُونَ میں اور مُسْلِمانِ اور مُسْلِمونَ میں علامتِ اعراب کیا ہے؟

(۱۰) یَفعَلْنَ اور تَفعَلْنَ میں نون کیسا ہے؟

(۱۱) اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۱۲) عیسیٰ اور صُغریٰ جیسے اسموں کو کیا نام دیتے ہیں اور تینوں حالتوں میں ان کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۳) ماضٍ ' رامٍ ' القاضی جیسے اسموں کو کیا کہتے ہیں اور اُن کا اعراب تینوں حالتوں میں کیسا ہوگا؟

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ وَالخَمْسُوْنَ

اِعْرَابُ الفِعْلِ

تنبیہ ۱۔ چونکہ اسم کے اعراب کا بیان طویل ہے۔اس لئے پہلے فعل کا اعراب کا بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ فعل ماضی اور امر تو مبنی ہیں۔ صرف فعل مضارع (جبکہ نون جمع مؤنث سے خالی ہو) معرب ہے۔

مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جزم ہے۔پانچ صیغوں (یَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلُ، اَفْعَلُ اورنَفْعَلُ) کا رفع ضمّہ ـُـ سے، نصب فتحہ ـَـ سے اور جزم سکون ـْـ سے آتا ہے۔باقی صیغوں میں سے جمع مؤنث کے دو صیغے (یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ) تو مبنی ہیں۔بقیہ سات صیغوں کا رفع نون اعرابی سے آتا ہے۔نصب اور جزم حذفِ نون سے۔

فعل مضارع دراصل مرفوع ہوتا ہے۔لیکن چند عارضوں سے منصوب یا مجزوم ہوتا ہے۔

مواضع نصب الفعل :

۲۔ جب مضارع پر حروف ناصبہ (اَنْ، لَنْ، کَیْ (یا لِکَیْ) اور اِذَنْ) داخل ہوں تو وہ منصوب ہو جاتا ہے:۔

تم نے درس ۴۹ میں پڑھا ہے اَنْ سے مضارع میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی صِیَامُکُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے)۔

تنبیہ ۲۔ اکثر اَنْ کا ترجمہ اُردو میں ''کہ'' کیا جاتا ہے: جِئْتُ اَنْ اَرَاکَ (میں آیا کہ تجھے دیکھوں)۔

لَنْ سے نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللّٰهِ (ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش ہرگز نہ کریں گے)۔

Marfat.com

كَيْ (یالِكَيْ) سبب بتانے کے لئے آتا ہے: اَسْلَمْتُ كَيْ اُفْلِحَ.

اِذَنْ[1] (اذًا بھی لکھتے ہیں) جواب کے وقت مضارع پر داخل ہوتا ہے: کسی نے کہا اَسْلَمْتُ تو اس کے جواب میں کوئی کہے اِذًا[2] تُفْلِحَ.

۳۔ اس درس میں خاص سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ذیل کے چار مقاموں میں اَنْ مقدر[3] ہوتا ہے جس کی وجہ سے مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے:۔

(۱) لام الجحود یعنی جو لام کان مَنفیہ کے بعد واقع ہو اس کے بعد: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ (اللہ تعالیٰ اُنہیں عذاب دینے والا نہیں ہے جبکہ تو اُن میں موجود ہو)۔ یہاں "لِيُعَذِّبَ" "لِاَنْ يُعَذِّبَ" کے معنی میں ہے۔

(۲) حَتّٰى کے بعد: لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ.

(۳) اَوْ کے بعد جبکہ وہ اِلٰى یا اِلَّا کے معنی میں ہو: لَاَلْزِمَنَّكَ اَوْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ (میں ضرور تیرے ساتھ لگا رہوں گا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دے دے) یہاں اَوْ تُعْطِيَ کے معنی اِلٰى اَنْ تُعْطِيَ ہیں۔

(۴) لامِ كَيْ کے بعد۔ یعنی وہ لام جو كَيْ کے معنی میں ہو: جِئْتُكَ لِاُكَلِّمَكَ (میں تیرے پاس آیا تاکہ تجھ سے گفتگو کروں) لِاُكَلِّمَ کے معنی ہیں كَيْ اَنْ اُكَلِّمَ.

(۵) فَ[5] کے بعد بھی مضارع منصوب پڑھا جاتا ہے جبکہ وہ

(۱) امر کے جواب میں آئے: تَعَلَّمْ فَتُفْلِحَ (علم سیکھ تاکہ فلاح پائے)۔

(۲) نھی کے جواب میں آئے: لَاتَعْجَلْ فَتَنْدَمَ (جلدی نہ کر کہ نادم ہو جائے)۔

تنبیہ ۴۔ اگر امر و نھی کے بعد مضارع پر ف داخل نہ ہو تو مضارع کو جزم پڑھا جائے گا: تَعَلَّمْ تُفْلِحْ (سیکھ فلاح پائے گا)۔

لَا تَعْجَلْ تَنْدَمْ (جلدی نہ کر شرمندہ ہو گا)۔

(۳) یا استفھام کے بعد آئے: اَيْنَ بَيْتُكَ فَاَزُوْرَكَ؟

---

[1] اِذَنْ کے معنی ہیں "تب" یا "تب تو"۔ [2] تب تو تو فلاح پائے گا۔ [3] مقدر اس لفظ کو کہتے ہیں جو عبارت میں بولا نہ جائے لیکن اس کے معنی لئے جائیں۔ [5] اس ف کو فاء السببیۃ کہتے ہیں۔

Marfat.com

(۴) یا تمنّی کے بعد: لَيْتَ لِيْ مَالًا فَأُنْفِقَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ مَیں اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا)۔

(۵) یا عَرض (التماس) کے بعد: اَلَا تَحُلُّ بِنَادِيْنَا[1] فَنُكْرِمَ (آپ ہماری مجلس میں کیوں نہیں آتے کہ آپ کی عزت کی جائے)۔

(۶) یانفی کے بعد: لَمْ يَأْتِنَا فَنُعْطِيَهُ الْكِتَابَ (وہ ہمارے پاس نہیں آیا کہ ہم اُسے کتاب دیتے)۔

(۲) واو معیّت کے بعد جبکہ وہ مذکورہ مقامات میں آئے: اَسْلِمْ وَتُفْلِحَ (تو مسلمان ہوجا معاً فلاح پائے گا)۔ لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ (کسی خصلت (کام) سے منع نہ کر باوجودیکہ اس جیسا کام تو خود کر رہا ہے)۔

تنبیه ٤۔ عَلِمَ اور اس کے مشتقات کے بعد اَنْ آئے تو اسے اَنَّ کا مُخَفَّف سمجھا جائے۔ وہ فعل مضارع کو نصب نہ دے گا: عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى (دیکھو سبق ۴۹)

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۲

ارتاض (یرتاض) ریاضت کرنا۔ ورزش کرنا۔	تَمَهَّدَ (۴) تیار ہونا۔
اسی (ی . س) غمگین ہونا۔	جَادَ (و . ن) سخاوت کرنا۔
انجح (ا) کامیاب کرنا۔	خَابَ (ي . ض) ناکام ہونا۔
اصدق (= تصدق) صدقہ دینا۔	خَيْطٌ (ج خُيُوْطٌ) تاگا۔
استسهل (۱۰) آسان جاننا۔	دَنَا (و . ن) قریب ہونا۔
اضل (ا) گمراہ کرنا۔	الرِّيَاضَةُ الْجِسْمَانِيَّة ورزش۔
انقض (ا) توڑنا۔	زَهَدَ (ف) بے رغبت ہونا۔
تبين (۴) ظاہر ہونا' پتہ چلانا۔	سَادَ (و . ن) سردار ہونا۔
ثابر (۳) ثابت قدم رہنا۔	ضَئِيْلٌ کمزور' ناتوان
تهذب (۴) درست ہونا' مہذب ہونا۔	عَصٰى (يَعْصِيْ) نافرمانی کرنا۔ نَظَمَ (ض) پرونا۔

[1] نَادِي: مجلس' جماعت۔

Marfat.com

مشق نمبر ۸۲

تنبیہ ۵۔ ذیل کی مثالوں میں مضارع کے ہر ایک صیغے کو دیکھو مرفوع ہے یا منصوب، اگر منصوب ہے تو کیوں؟ اور علامتِ نصب کیا ہے؟

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنّی اعوذبک مِن اَنْ اُشرِکَ بک شیئًا.

(۲) لا تکسل کی لا تخیبَ فی مرادک.

(۳) عھل تُضیع اوتاتک فاذًا تکونَ من الخاسرین.

(۴) صُم حتّی تغیبَ الشمسُ.

(۵) ثابِرْ علی الاجتهاد حتّی تحصلَ فی مستقبَلِک منزلةً واعتبار الانّ الکَسَلَ ماکان لِیُنجِحَ احدا.

(۶) ما کنتُ لِاُخلفَ الوعدَ ولم تکن لِتُنقضَ العهد.

(۷) کن زاھدا فی الدنیا لِتذوقَ حلاوة الجنّة.

(۸) تاجِرْ فتَربَحَ.

(۹) جُودوا فتُسْودوا.

(۱۰) لا تتعرّضوا لتغیرات الجوّ فتَمرَضوا.

(۱۱) متی تسافِرُ فاسافِرَ معک.

(۱۲) ھلّا تتعلّمُ ایّها الولد فیتهذّبَ عقلُک، ویتمهّدلک سبیلُ التقدُّم لانّ نجاح المرء بقدر علمیه.

(۱۳) قال صدیقی اِنّی اقرء لیْلا فی نورٍ ضَئِیْلٍ، فقلت اِذَنْ توذِیَ عَیْنَیْکَ فاجتنب المطالعة لیْلا ما استطعتَ لئلّا یضعُفَ بصرُک.

(۱۴) قال رسول اللّٰه (صلی اللّٰه علیه وآله وسلم) والّذی نفسُ محمّد بیده لاتؤمنون حتّٰی تحابُّوا .

(۱۵) لَیتَ الکواکبَ تَدْنُوْلِیَ فَانظِمَها۔ (مصراع)

Marfat.com

(۱۶) لَا سْتَسْهِلَنَّ الصَّعْبَ أَوْاُدْرِكَ الْمُنٰى
فَمَا انْقَادَتِ الْآمَالُ اِلَّا لِصَابِرِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) لن تنالوا البرّ حتّٰى تُنفقوا ممّا تُحِبّونَ.

(۲) كَيْ نُسَبِّحَكَ كثيرا ونذكُرَكَ كثيرا.

(۳) لِكَيْلا تَأسَوْا على مافاتكم ولا تفرحوا بِمَا اٰتكُمْ.

(۴) كلوا واشربوا حتّٰى يَتَبيَّنَ لكم الخيطُ الابيض من الخيط الاسود من الفجر.

(۵) ولا تتّبع الهوٰى فَيُضِلَّكَ عن سبيل اللّٰه.

(۶) من ذا الّذى يقرض اللّٰهَ قرضًا حسنًا فيضعِفَه له اَضعاً فاكثيرةً.

مشق — عربی میں ترجمہ کرو — نمبر۸۳

(۱) اے ہمارے رب ہم تیرے پاس پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم تیری نافرمانی کریں۔

(۲) اپنے اوقات ضائع نہ کرو تاکہ اپنی مراد میں ناکام نہ رہو۔

(۳) کیا تو سستی کرتا ہے تب تو جاہل ہی رہے گا۔

(۴) کوشش کر یہاں تک کہ اپنا مقصد حاصل کر لے۔ (۵) تجارت کرو کہ نفع پاؤ۔

(۶) ہم اپنے وطن کی آزادی کیلئے کوشش کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (اَوْ) مقصد کو پہنچ جائیں گے۔

(۷) نہ تو سست تاجر نفع پانے والا تھا نہ محنتی تاجر ٹوٹا پانے والا۔

(۸) متفق ہو جاؤ تاکہ مستقل (آزاد خودمختار) ہو جاؤ۔

(۹) کاش کہ میں جوان ہوتا تو مجاہدین کی صف میں کھڑا ہوتا۔

(۱۰) تم اہلِ مغرب کے تسلط سے ہرگز نجات نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ ان کی مانند علوم وفنونِ جدیدہ سیکھ لو اور اپنی قوم کے لئے ایثار کرنے لگو۔

(۱۱) قرآن مجید میں غور (فکر) کیوں نہیں کرتا کہ تجھ پر ہدایت کا دروازہ کھولا جائے۔

(۱۲) خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے نہ بھٹکا دے۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالخَمْسُوْنَ

مواضع جزم الفعل

١۔ تم نے درس ٢٠ اور ٤٠ میں حروف جازمة الفعل المضارع کا بیان پڑھا ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ چند اسم بھی ایسے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور اِنْ شرطیه (دیکھو درس ٢٠۔٣) کی مانند دو جملوں یعنی شرط اور جزا پر داخل ہوتے ہیں اس لئے انہیں اسماء الشَرط یا کَلِمُ الْمُجَازَاۃ[1] کہا جاتا ہے۔ وہ حسبِ ذیل ہیں:۔

مَنْ (جو شخص)' مَا (جو چیز' جو کچھ)' اَنّٰی (جس طرح۔ جہاں کہیں)' مَتٰی (جب بھی)' اَیَّانَ (جب بھی)' اَیْنَمَا (جہاں کہیں)' کَیْفَمَا (جب بھی)' مَهْمَا (جو کچھ) حَیْثُمَا (جہاں کہیں)' اَيٌّ (جو کوئی۔ مذکر)' اَیَّةٌ (جو کوئی۔ مؤنث)۔

تنبیہ ١۔ مذکورہ الفاظ میں نمبر ا سے نمبر ٥ تک' نیز اَیْنَ' کَیْفَ' اَيٌّ اور اَیَّةٌ اسم استفهام بھی ہیں (دیکھو درس ١٣) اور مَنْ' مَا' اَيٌّ اور اَیَّةٌ اسم موصول بھی ہیں (دیکھو درس ٤٢)۔ اِن دونوں صورتوں میں وہ الفاظ کوئی عمل نہیں کرتے: مَنْ یَقْرَءُ (کون پڑھتا ہے؟)۔ هٰذا مَنْ یُعَلِّمُنِي (یہ وہ شخص ہے جو مجھے سکھلاتا ہے)۔

٢۔ مذکورہ اسماء الشرط اِنْ شرطیه کی طرح دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں جبکہ دونوں مضارع ہوں:۔

(١) مَنْ یَعْمَلْ سُوءً یُجْزَ بِهٖ (جو شخص کوئی برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا)۔

(٢) مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَیْرٍ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ (تم جو کچھ بھلائی (کی قسم میں) سے کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے)۔

(٣) مَهْمَا تُعْطِ تُجْزَ (تو جو کچھ دے گا تجھے اس کا معاوضہ دیا جائے گا)۔

(٤) مَتٰی تَسْعَیَا تَنْجَحَا (تم دونوں جب بھی کوشش کرو گے کامیاب ہو گے)۔

---

[1] باہمی جزاء معاوضہ دینے کے کلمے۔

Marfat.com

(۵) اَيْنَمَا تكونوا يُدْرِكْكُم الْمَوْتُ (تم جہاں کہیں رہو گے موت تمہارے پاس پہنچ جائے گی)۔

(۶) كَيْفَمَا تكونوا يَكُنْ قُرَنَاءُ كم (جیسے تم رہو گے (ویسے ہی) تمہارے ساتھی ہوں گے)۔

(۷) اَيَّةَ سورةٍ تقرأ تَسْتَفِدْمنها (تو کوئی سی سورۃ پڑھے گا اس سے فائدہ حاصل کرے گا)۔

تنبیه ۲۔ مذکورہ مثالوں میں پہلے فعل یا جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوتا ہے۔

۳۔ مذکورہ کلمات میں سے مَن ذَوِی العقول کے لئے ہے۔اور یہی کثیر الاستعمال ہے۔مَا اور مَهْمَا غیر ذوی العقول کے لئے' مَتٰی اور اَيَّانَ زمان کے لئے' اَيْنَمَا اور حَيْثُمَا مکان کے لئے' اَنّٰی مکان اور زمان دونوں کے لئے آتا ہے۔اَيٌّ اور اَيَّةٌ مذکورہ معانی میں سے ہر ایک کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

تنبیه ۳۔ اَنّٰی کبھی كَيْفَ اور مَتٰی کے معنی میں آتا ہے:قَالَ اَنّٰی يُحْيِيْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا (اس نے کہا اللہ اس کو کس طرح یا کب زندہ کرے گا)۔

۴۔ مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہو تو تب بھی مجزوم ہوتا ہے: اُسْكُتْ تَسْلَمْ (خاموش رہ سلامت رہے گا)' یہ جزم اس وقت ہوگا جبکہ جملے کے شروع میں اِنْ (اگر) کے معنی پیدا کئے جاسکتے ہوں' چنانچہ مذکورہ مثال میں کہہ سکتے ہیں۔''اِنْ تَسْكُتْ تَسْلَمْ'' (اگر تو خاموش رہے گا تو سلامت رہے گا)۔

۵۔ جبکہ شرط کے جواب میں (بعد والے جملے میں) جزا ہونے کی صلاحیت نہ ہو یعنی وہ (۱) جملہ اسمیہ ہو یا (۲) امر یا (۳) نھی ہو یا اس فعل پر (۴) مائے نافیہ یا (۵) لَنْ یا (۶) قَد یا (۷) سین یا سوف داخل ہو یا وہ فعل جامد ہو یعنی جن فعلوں سے ہر قسم کی گردانیں مستعمل نہ ہوں' جیسے لَيْسَ' عَسٰی وغیرہ' تو اُس جواب پر ف (اس ف کو حرف تعقیب کہتے ہیں) داخل کرنا ضروری ہے:

(۱) اِنْ يَمْسَسْكُمُ اللّٰهُ بِخَيرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قديرٌ جواب میں جملہ اسمیہ ہے۔

(۲) ان كنتم تُحِبّون اللّٰه فاتّبِعونی — جواب میں فعل امر ہے

(۳) فَاِنْ تَوَلَّيتم فما سَاَلْتُكم من اَجْرٍ — جواب میں فعل امر ہے

Marfat.com

(۴) وما تفعلوا[1] من خیر فَلَن تُكْفَرُوه — جواب میں لَنْ داخل ہے۔

(۵) اِنْ یَسْرِقْ فقد سرق اَخٌ له — جواب میں قد ہے۔

(۶) اِنْ خِفتم عَيْلَةً[2] فسوف یُغنیکُمُ اللّٰہ — جواب میں سَوف ہے۔

(۷) اِنْ تَرَنِ[3] اَنَا اَقَلَّ منک مالًا و ولدًا فعسٰی رَبّی اَنْ یُؤْتِیَنِ خیرا مِنْ جَنَّتِک — جواب میں فعل جامد ہے۔

ذیل کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے:۔

اسمیّۃٌ طَلَبِیّۃٌ وبجَامِدٍ + وبما وَلَن وبِقد وبالتسویف[4]

یعنی جملہ اسمیہ ہو طَلَبِیّہ یعنی امر و نہی ہو اور فعل جامد کے ساتھ اور ما، لَنْ، قد اور سین و سَوف کے ساتھ [تو جواب پر ف داخل ہوگا]۔

۶۔ جبکہ جزا فعل مضارع ہو اور امثلہ مذکورہ کے زمرے سے خارج ہو تو اس پر ف لگانا یا نہ لگانا دونوں جائز ہے:

اِنْ یَکُنْ[5] منکم اَلفٌ یَغلِبُوا اَلفَیْنِ ... ومَنْ عاد فَیَنْتَقِمُ[6] اللّٰہُ منه

تنبیہ ۴۔ تم نے درس ۳۳ میں پڑھا ہے کہ حالتِ جزمی میں فعل ناقص (معتلّ اللام) کے آخر کا حرف حذف کر دیتے ہیں. تَرٰی سے لَمْ تَرَ، اَدْعُوْ سے لَمْ اَدْعُ، تَرْمِيْ سے لَمْ تَرْمِ.

مشق — ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو — نمبر ۸۴

(۱) مَنْ یَعْمَلْ سُوْءً یُجْزَبِه

---

۱ تم جو کچھ بھلائی کرو گے تو ہرگز ناشکری نہ کیے جاؤ گے۔ یعنی ضرور تمہیں اس کا معاوضہ دیا جائے گا۔ ۲ افلاس ۳ تَرَنِ دراصل تَـرانـی ہے۔ تَرٰی کا الف حالتِ جزمی کی وجہ سے گر گیا اور آخر سے یائے متکلم کا حذف کرنا کثیر الاستعمال ہے۔ اسی طرح یُؤْتِیَنِ = یُؤْتِیَنِي سے یائے متکلم حذف ہے۔ معنی ہیں: اگر تو مال و اولاد کے لحاظ سے مجھے اپنے سے کمتر پاتا ہے تو اُمید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ دے گا۔ ۴ کسی فعل پر سَوف داخل کرنا۔ ۵ اگر تم میں سے ایک ہزار (مجاہد) ہوں تو دو ہزار (کافروں) پر غالب آ جائیں گے۔ ۶ اور جو شخص (گناہ کی طرف دوبارہ) لوٹے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا۔

Marfat.com

(۲) ان لم تغلب عدوّک فدارِ[۱]

(۳) مَا[۲] تَفعَلُوا من خيرٍ فلن تُكفَرُوْهُ

(مَنْ)اسم الشرط، مبنی، محلّا مرفوع کیونکہ مبتدا ہے۔

(يَعْمَلْ)فعل مضارع، جواسم الشرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔اس میں ضمیر فاعل ہے راجع ہے مبتدا کی طرف جومحلًا مرفوع ہے۔

(سُوْءً) مفعول به ہے۔اس لئے منصوب ہے۔

فعل و فاعل و مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہے مبتدا (مَنْ) کی مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوکر شرط ہے۔

(يُجْزَ) [=يُجزى =يُجْزَىُ] فعل مضارع مجہول، ناقص یائی، اسم شرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔جس کی علامت آخر سے حرف علّت کا اسقاط ہے۔اس میں جو ضمیر ہے وہ نائب الفاعل ہے۔محلًا مرفوع

(ب) حرف جارّہ (ہ) ضمیر مجرور متصل۔جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔فعل مجہول اپنے نائب الفاعل و متعلق کے ساتھ جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہے۔شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

اسی طرح اور جملوں کی تحلیل کرلو۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۲

اصاب (ا . و) کسی کام کو صحیح طور پر انجام دینا۔تیر وغیرہ کا ٹھیک نشان پر لگنا۔پہنچنا۔

خَالَ (يَخَالُ) خیال کرنا۔

خفی (س) چھپنا (ا) چھپانا۔

سَدِيْدٌ (ج سِدَادٌ) مضبوط، درست۔

صَانَعَ (۳) کسی کے ساتھ موافقت کرنا۔

ضَرَسَ (۲) چبانا۔

قُدْوَةٌ پیشوا۔رہنما۔

[۱] دارِ امر ہے مُدَارَاةٌ سے۔یعنی خاطر مدارت کر۔ [۲] مَا اسم الشرط ہے جازم فعل ہے۔محلًا منصوب کیونکہ تفعلوا کا مفعول ہے فعل پر مقدم ہے۔

Marfat.com

خَلِيْقَةٌ خلعت۔	لَطَفَ (ن. به) مہربانی کرنا(ک) پاکیزہ ہونا
دَارٰى (ى. ٣) خاطر مدارات کرنا۔	مَنْسِمٌ چوپائے جانور کا کھر۔ٹاپ۔
ذِكْرٰى یاد۔نصیحت کرنا۔نصیحت کرنا۔	نَابٌ (ج انياب) سولا۔دانت
سَحَرَ (ف)جادو کرنا۔	وَطِئَ (س)روندنا۔
سَيِّئَةٌ (ج سَيِّئَاتٌ) برائی۔	وَقَّرَ (٢)عزت کرنا۔

مشق نمبر ۸۵

تنبیه ٥۔ ذیل کے جملوں میں مضارع کے جزم کی وجہ اور علامت پہچانو اور بعض جملوں میں جزا کے ساتھ ف لگا ہوا ہے اس کا سبب معلوم کرو۔

(١) من لا يَرْحَمْ لا يُرْحَمْ [الحديث]

(٢) من لا يرحَمْ صغيرَنا ولا يُوَقِّرْ كبيرَنا فليس مِنّا [الحديث]

(٣) من لا يُكرِمْ ضيفَه فليس مِنّا [الحديث]

(٤) متى تَحْسُنْ اخلاقُك يَكْثُرْ احبابك

(٥) حيثما يدخلْ نور الشمس يَضْعُبْ دخول الطّبيب

(٦) اجتهدوا ايُّها الأباء في ان تكونوا قُدْوةً حسنةً لا ولا دكم لِأنكم كيفما تكونوا يَكُنْ اولادكم.

(٧) اِرحموا من في الارض يرحَمْكم مَن في السماء [الحديث]

(٨) قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرٰى حبيبٍ و منزلٍ [مصراع]

اشعار

(٩)

(١٠)

(١١)

Marfat.com

(۱۲)

(۱۳)

تنبیہ ٦۔ چارابیات کے آخر میں جو افعال ہیں وہ مجزوم ہیں۔مگر شعر کا وزن پورا کرنے کے لئے ہرایک کے آخر میں لمبی زیر پڑھی جاتی ہے۔مَنِسم کو دو زیر ہیں اسے بھی لمبی زیر سے مَنسِم پڑھا جائے گا۔یہ باتیں شعر میں جائز ہیں۔

مشق — من القرآن — نمبر ۸٦

(۱) فَلْيَضْحَكُوا قليلا وَلْيَبْكُوا كثيرا.

(۲) قالتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا' قل لم تؤمنوا ولٰكنْ قولوا اَسْلَمْنَا' ولمّا يدخُلِ الْاِيمانُ فى قلوبكم.

(۳) قل ان تبدوا ما فى انفسكم اوتخفوه يُحَاسِبْكم به اللّٰه.

(٤) ومن يُطعِ اللّٰهَ ورسوله فَقَدْ فاز.

(٥) وقالوا مهما تأتنا بايٰةٍ لِتَسْحَرَ نابها' فمانحن لك بمؤمنين.

(٦) اِتّقوا اللّٰه وقولوا قولا سديدا يُصْلِحْ لكم اعمالَكُمْ.

(۷) ان تَصِبْكم حسنةٌ تَسُؤْهم وان تُصِبْكم سَيِّئةٌ يَفْرَحُوْا بها.

Marfat.com

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالخَمْسُوْنَ

اعراب الاسم (الف)

۱۔ اسم بلحاظ اعراب کے تین قسم کا ہے:۔

(۱) مبنی. جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے نہ بدلے اور اس پر کسی عامل کا اثر نہ ہو: جاء هٰؤلاءِ . رأیت هٰؤلاءِ . قلت لِهٰؤلاءِ.

(۲) مُعْرَب منصرف . جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے بدلتا رہے اور اس پر رفع، نصب اور جرّ تنوین کے ساتھ داخل کئے جاتے ہوں: جاء رجلٌ. رأیت رجلًا. قلت لِرَجُلٍ.

(۳) معرب غیر منصرف. جس پر تنوین مطلق لگائی نہ جاتی ہو اور حالت رفعی میں ضمّہ اور حالت نصبی و جرّی میں فتحہ (زبر بغیر تنوین کے) پڑھا جائے: جاء عُمَرُ . رأیت عُمَرَ . قلت لِعُمَرَ.

۲۔ اسماء مَبْنِیّه بہت کم ہیں۔ جن کی قسمیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ضمائر، دیکھو سبق ۶، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷ اور ۳۱۔

(۲) اسماء الاشارة، دیکھو سبق ۱۲۔

(۳) اسماء الاستفهام، دیکھو سبق ۱۳۔

(٤) الاسماء الموصولة، دیکھو سبق ۴۲۔

(٥) اسماء الشَّرْطِ، دیکھو سبق ۵۶۔

(٦) اعداد مرکبه یعنی اَحَدَعَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک (دیکھو سبق ۴۴)۔

(۷) اسماء کنایه : کَمْ[1]، کَاَیِّنْ[2]، کَذَا[3]، کَیْتَ[4] وَذَیْتَ (سبق ۶۴)۔

(۸) اسماءُ الصَّوت، آوازوں کے نام: غَاقِ[5] غاق، بَخْ[6] وغیرہ۔

---

۱ بچھرے۔ ۲ کئی بچھرے۔ ۳ اتنا ایسا۔ ۴ ایسا ایسا۔ ۵ کوے کی آواز ۶ اُونٹ کو بٹھانے کی آواز۔

Marfat.com

(۹) اسماء الافعال جو فعل نہیں ہیں مگر معنی میں فعل ہیں: ھیہاتَ[1] (سبق ۷۵)۔

(۱۰) فَعَالِ کا وزن جو عورتوں کا نام ہو یا صفۃ ہو یا فعل امر کے معنی بتلائے: حَذَامِ (عورت کا نام) فَسَاقِ (فاسقہ) حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ)۔

تنبیہ ۱۔ اسم اشارہ اور اسم موصول کا تثنیہ مُعْرَب ہوتا ہے:

ھٰذَانِ، ھٰذَیْنِ اَللَّذَانِ، اَللَّذَیْنِ، ذَانِکَ، ذَیْنِکَ.

اَلْمُعْرَبُ الْغَیْرُ الْمُنْصَرِفِ

۳۔ غیر مُنصرِف کی قسمیں اور ان کی شناخت کے طریقے:۔

(ا) اسمِ عَلَم اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جبکہ وہ:۔

(الف) مؤنث ہو، مگر شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو یا مُتَحَرِّکُ الْوَسَط ہو یعنی اس کا درمیانی حرف متحرک ہو: فاطِمَةُ، زَیْنَبُ، سَقَرُ (دوزخ)۔

(ب) یا تو عجمی (غیر عربی) لفظ ہو۔ اس میں بھی شرط ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو: اِدْرِیْسُ، ابراھیمُ. اسی لئے نُوْحٌ منصرف ہے۔ یا متحرّک الوسط ہو: شَتَرُ (نام قلعہ) یا مؤنث ہو: مِصْرُ مگر ھِنْدٌ میں اختلاف ہے۔

(ج) یا وہ اسم علم ایسا مرکب ہو جو مل جل کر ایک لفظ سا بن گیا ہو: بَعْلَبَکُّ[2] (نامِ شہر) ایسے مرکب کو مرکّب مَزْجِیّ یا اِمْتِزَاجِی کہتے ہیں۔

(د) یا ایسے اسم ہو جس کے آخر میں الف و نون زائد ہوں: عُثْمَانُ.

(ھ) یا فعل کا ہم وزن ہو: اَحْمَدُ، یَزِیْدُ (بروزنِ یبیعُ)۔

(و) یا وہ اسم علم فُعَل کے وزن پر ہو: عُمَرُ، زُفَرُ. اس وزن پر بہت کم الفاظ آتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ بعض اسماء صفۃ کی جمع بھی فُعَلُ کے وزن پر آتی ہے اور غیر منصرف ہوتی ہے: اُخَرُ جمع اُخْرٰی[3] کی۔ جُمَعُ جمع جَمْعَاءَ[4] کی۔ لیکن اسم التفضیل کی جمع مونث جو فُعَلٌ کے وزن پر آتی ہے وہ منصرف ہوا کرتی ہے: کُبْرٰی کی جمع کُبَرٌ، صُغْرٰی کی جمع صُغَرٌ (دیکھو سبق ۱۴۔۳)

---

[1] دور ہوا۔ [2] بَعْل ایک بت کا نام ہے اور بَکّ ایک بادشاہ کا نام ہے۔ [3] دوسری [4] سب اکٹھا۔

Marfat.com

(۲) اسم الصفة اس وقت غیر مُنصرِف ہوتا ہے جبکہ وہ:۔

(الف) فعلان کے وزن پر ہو بشرطیکہ اس کا مونث فعلانة کے وزن پر نہ آیا ہو: سَکْرَانُ[1]، عَطْشَانُ[2] ان کا مونث سَکْرٰی اور عَطْشٰی ہے یہی وجہ ہے کہ نَدْمَانُ[3] منصرف ہے کیونکہ اس کا مونث نَدْمَانَةٌ آتا ہے۔

(ب) یا وہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہو: اَحْمَرُ، اَحْسَنُ وغیرہ۔

(ج) یا ایسا اسم عدد جس میں عدد کے معنی دُہرائے جاتے ہوں: اُحَادُ (ایک ایک)، مَوْحِدُ (ایک ایک) ان میں سے ہر ایک لفظ میں واحدٌ واحدٌ کے معنی مفہوم ہوتے ہیں۔ ثُنَاءُ (دو دو) مَثْنٰی (دو دو) اسی طرح عُشَارُ اور مَعْشَرُ تک (دیکھو سبق ۴۶۔۵)

(۳) جب کسی اسم یا صفة کے آخر میں الف ممدودہ (ـَ ا ءُ) زائدہ آئے تو وہ بھی غیر منصرف ہوتا ہے خواہ وہ لفظ مفرد ہو: اَسْمَاءُ (عورت کا نام)، حَسْنَاءُ (بڑی خوبصورت)، حَمْرَاءُ وغیرہ۔ خواہ وہ لفظ جمع ہو: عُلَمَاءُ، اَنْبِیَاءُ وغیرہ۔

تنبیہ ۲۔ اَسْمَاءٌ (جمع اسم کی) منصرف ہے، کیونکہ اس کا ہمزہ زائد نہیں ہے، بلکہ واو سے بدلا ہوا ہے اس لئے کہ اِسْمٌ اصل میں سِمْوٌ ہے۔ مگر لفظ اَشْیَاءُ (جمع شَیْءٌ کی) ایسا لفظ ہے جس میں ہمزہ اصلیہ ہوتے ہوئے بھی غیر منصرف استعمال کیا جاتا ہے: لا تسئلوا عَنْ اَشْیَاءَ.

(۴) وہ جمع جو فَعَالِلُ، فَعَالِیْلُ، اَفَاعِلُ، اَفَاعِیْلُ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِیْلُ، تَفَاعِیْلُ یا فَوَاعِلُ کے وزن پر آئی ہو: دَرَاهِمُ، دَنَانِیْرُ، اَکَابِرُ، اَکَاذِیْبُ[4]، مساجدُ، مصابِیْحُ، تماثِیْلُ (جمع تِمْثَالٌ کی)، دَوَائِرُ (جمع دَائِرَةٌ[5] کی)۔

اگر اِن اوزان میں تاے مربوطة (ة) لگی ہو تو وہ لفظ منصرف ہوگا: اَسَاتِذَةٌ، حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِیٌّ کی)۔

جمع کے مذکورہ سب اوزان صیغة مُنْتهی الجموع (انتہائی جمع کا صیغہ) کہلاتے ہیں کیونکہ ان کی اور جمع مکسّر نہیں بن سکتی۔ اگرچہ جمع سالم بن سکتی ہے: اَکَابِرُوْنَ، لیکن یہ بھی شاذ و نادر۔

---

[1] نشہ میں مست [2] پیاسا۔ [3] ہمنشین۔ نادم۔ [4] اکاذیب جمع ہے اُکْذُوْبَةٌ کی یعنی جھوٹی بات۔
[5] دائرة = دائرہ یعنی گول لکیر۔ آفت مصیبت جس میں کوئی گھر جائے۔

Marfat.com

۴۔ تم نے ابھی پڑھا ہے کہ اسم غیر منصرف کو حالت جرّی میں کسرہ نہیں دیا جاتا بلکہ فتحہ دیا جاتا ہے۔اب یہ بھی سمجھ لو کہ اسم غیر منصرف پر جب لام تعریف داخل ہو یا وہ مضاف واقع ہو تو حالت جرّی میں اسے کسرہ دیا جائے گا: فی مدارِسِ مِصْرَ ومساجِدِها مُقامٌ لِلاغنیاءِ والفقراءِ والابیضِ والاسودِ . دیکھو نشان کردہ اسماء غیر منصرف ہیں لیکن مکسور ہیں۔

اسی طرح کسی اسم عَلَم غیر منصرف کو نکرہ سمجھ لیں تو اس پر تنوین اور جرّ پڑھ سکتے ہیں: رایتُ عُثماناً (میں نے کسی ایک عثمان کو دیکھا)۔

۵۔ غیر منصرف کے تثنیہ و جمع سالم کا اعراب بالکل منصرف کی مانند ہوگا:

اَحْمَرُ ' اَحْمَرَانِ ' اَحْمَرَیْنِ ' اَحْمَرُوْنَ ' اَحْمَرِیْنَ .

تنبیہ ۴۔ ہم نے غیر منصرف کی فہمائش ایک جدید اور آسان طریق سے کی ہے۔ نحو کی قدیم کتابوں میں اس کا ذکر دوسرے طریقے سے کیا گیا ہے جو کسی قدر مشکل ہے۔پھر بھی ہم اسے صاف کر کے یہاں لکھ دیتے ہیں تاکہ نحو کی دوسری کتابیں پڑھتے وقت تمہیں پریشانی نہ ہو۔وہ یہ ہے:۔

جس لفظ میں ذیل کے اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں وہ غیر منصرف ہے۔

(۱) عَلَمِیّة (علم ہونا)' (۲) صفة' (۳) تانیث' (۴) وزن الفعل' (۵) عدل' (۶) الف نون زائدہ' (۷) عجمہ' (غیر عربی ہونا) (۸) مزجی' (۹) الف ممدودہ زائدہ اور (۱۰) جمع منتھی الجموع.

پہلے یہ سمجھ لو کہ مذکورہ اسباب میں (۵) عدل سے مراد "کسی لفظ کا اصلی صورت سے پلٹ کر دوسری صورت اختیار کر لینا ہے"۔اس کی دو قسمیں ہیں عدل حقیقی اور عدل تقدیری (فرضی) جس میں اسم صورت پلٹنے کا کوئی قرینہ قیاس پایا جاتا ہو اس میں عدل حقیقی ہوگا: ثُلٰثُ (تین تین) اس میں ایک سبب تو وصفیّة ہے دوسرا سبب عدل ہے۔چونکہ اس کے معنی سے قیاس اور قرینہ پایا جاتا ہے کہ یہ اصل میں ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ ہوگا اور اب معدول ہو کر ثُلٰثُ بن گیا ہے۔اس لئے اس میں عدل حقیقی کہا جائے گا: عُمَرُ' زُفَرُ وغیرہ غیر منصرف ہیں لیکن ان میں علمیّة کے سوا اور کوئی

Marfat.com

سبب نہیں پایا جاتا تو فرض کر لیا گیا کہ یہ دراصل عَامِرًا اور زَافِرًا ہوں گے۔ اوراب عمر اور زفر کی صورت اختیار کر لی ہے۔ ان میں عدل تقدیری کہلائے گا۔

دوسری بات یہ سمجھنا چاہئے کہ عَلَمِیَّة کے ساتھ وَصْفِیَّة جمع نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی اسمِ صفة کو عَلَم بنا دیا جائے تو وصفیة باقی نہیں رہے گی: حَامِدٌ دراصل اسم صفة ہے کیونکہ اسم فاعل ہے۔ جب وہ کسی کا نام رکھ دیا جائے تو وہ صرف اسم عَلَم رہ جائے گا اس لئے اسے غیر منصرف نہیں کہا جائے گا۔ تیسرے یہ بھی یاد رکھو کہ عربی کا اسم صفة نہ عجمی ہو سکتا ہے نہ مرکب امتزاجی۔ چوتھے یہ یاد رکھو کہ الف ممدودہ زائدہ اور صیغة منتهی الجموع یا ایسے سبب ہیں کہ ان میں سے ایک ہی سبب کسی اسم کو غیر منصرف بنانے کے لئے کافی ہے: صَحْرَاءُ (بڑا میدان) علماءُ، مَسَاجِدُ، قَنَادِیلُ. اچھا تو اب عَلَمِیَّة کے ساتھ نمبر ۳ سے نمبر ۸ تک کوئی ایک سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائے گا: فاطمةُ (علمیة اور تانیث) احمدُ (علمیة اور وزن الفعل)، عُمَرُ (علمیة اور عدل) عُثمانُ (علمیة اور الف نون زائدہ)، ابراهیمُ (علمیة اور عجمة)، بَعْلَبَکُّ (علمیة اور ترکیب مزجی) اور صفة کے ساتھ نمبر ۳ سے نمبر ۶ تک کوئی سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائے گا لیکن اس وقت تانیث میں تائے[1] تانیث (ة) کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ الف مقصورہ یا ممدودہ کا اعتبار ہوگا: حُسْنٰی حَسْنَاءُ میں صفة اور تانیث ہے۔ اَحْمَرُ (صفة اور وزن الفعل) ثُلٰثُ یا مَثْلَثُ (صفة اور عدل) عَطْشَانُ (صفة اور الف نون زائدہ).

[1] تم نے معلم حصہ اول میں پڑھا ہے کہ تانیث کی تین علامتیں ہیں۔ (۱) تائے تانیث (ة) (۲) الف مقصورہ (ی) اور (۳) الف ممدودہ (ـَ ا ءُ).

Marfat.com

۲۔ امثلة للاسماء الغير المنصرفة

(۱) (لِلْعَلَمِ المؤنّث) سُعَادُ (نام عورت) مَكّةُ ' حَمزَةُ (نام مرد)' خُدَيْجَةُ.

(۲) (للعلم العجمّى) اٰدَمُ ' اسمٰعيلُ ' يعقوبُ ' يُوْنُسُ.

(۳) (للعلم المركّب) قاضى خانُ' محمد خانُ ' مَعْدِيْكَرِبُ ' اَرْدَشِيْرُ.

(٤) (للعلم المُوَازِنِ لِلْفِعْلِ) شَمَّرُ ' اَشْهَبُ ' يَعْلىٰ ' يَشْكُرُ (سب خاص نام ہیں)۔

(٥) (للعلم على وزن فُعَلُ) مُضَرُ (قبیلے کا نام) هُبَلُ (ایک بت کا نام) زُفَرُ.

(٦) (للعلم مع الالف والنّون) عَفّانُ ' حَسّانُ ' شَعْبَانُ ' رَمَضَانُ .

(۷) (للصّفة مع الالف والنّون) شَبْعَانُ (شکم سیر) مَلْاٰنُ (بھرا ہوا) رَيَّانُ (سیراب) غَضْبَانُ (غضب آلود)۔

(۸) (للصفة الموازِن لِاَفْعَلُ) اَعْظَمُ ' اَكْثَرُ ' اَكْبَرُ ' اَعْرَضُ (بہت کشادہ)۔

(۹) (للعدد المكرّر فى المعنىٰ) رُبَاعُ ' خُمَاسُ ' مَرْبَعُ ' مَخْمَسُ (پانچ پانچ)۔

(۱۰) (لمافيه الالف الممدودة الزائدة) حَمْرَاءُ ' صَحْرَاءُ ' عَاشُوْرَاءُ (دسواں دن) خَنْسَاءُ (نام عورت)۔

(۱۱) (لصيغة المنتهى الجموع) مَسَائِلُ (جمع مَسْئَلَةٌ کی) مَنَابِرُ (جمع مِنْبَرٌ کی) تَوَارِيْخُ' قَنَادِيْلُ' مَسَاكِيْنُ' قَوَاعِدُ (جمع قَاعِدَةٌ کی)۔

Marfat.com

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۸

اَبَدٌ (جـ آبادٌ) زمانہ، عرصہ۔	شَمِيْلَةٌ (جـ شَمائِلُ) فطرت، خصلت۔
اَبْدٰی (ا-ی) ظاہر کرنا۔	طَابَ لَهٗ (ض) پسند آنا۔
اِبْرِيْقٌ (جـ اَبَارِيْقُ) وہ برتن جس میں ٹونٹی اور قبضہ ہو، بدھنا۔	طَافَ (ن-و) پھیرے لگانا۔
اِرْتِيَاحٌ (ح-و) آرام پانا، رحمت۔	عَكَفَ (ض) کسی مقام میں عبادت کیلئے ٹھہرے رہنا۔
بُرْتُقَالِیٌّ نارنجی رنگ	عِنَايَةٌ (مصدر) توجہ، متوجہ ہونا۔
تَكَوَّنَ (۴) وجود پانا، بن جانا۔	قَوْسٌ (جـ اَقْوَاسٌ و قِسِیٌّ) کمان
تَحَلّٰی (۴-ی) آراستہ ہونا، زیور پہننا۔	قَوْسُ قُزَحَ [1] رنگ برنگ کی کمان جو آسمان کے اُفق میں بارش کے موسم میں نکلا کرتی ہے۔
جِدٌّ کوشش، چستی۔	كَأْسٌ (جـ كُؤُوْسٌ) گلاس۔
جَلَّ (ن) بڑی شان والا ہونا	كُوْبٌ (جـ اَكْوَابٌ) پیالہ۔
(اَجَلُّ) بڑا عظیم الشان۔	لَاغَرْوَ کوئی عجب نہیں۔
جَمِيْلٌ احسان، خوبصورت۔	مَجْدٌ عزت، بزرگی۔
حُلَّةٌ (جـ حُلَلٌ) لباس۔	مدٰی انتہا، درازی۔
خَلَّدَ (۲) ہمیشگی بخشنا۔	مَعِيْنٌ آب رواں، چشمے سے بہتی ہوئی شراب۔
رُكْنٌ (جـ اَرْكَانٌ) ستون، خاندان یا جماعت کا ایک فرد، ممبر۔	وَافٰی (يُوَافِیْ) اچانک آ پہنچا، حق ادا کرنا۔
سَاءَ (يَسُوْءُ) برا لگنا، بدنما بنا دینا۔	
شَدِيْدٌ (جـ شِدَادٌ) مضبوط، سخت۔	

مشق نمبر ۸۷

ذیل کے جملوں میں اسم غیر منصرف کی شناخت کرو:

(۱) الخُلَفَاءُ الراشدون اربعةٌ. ابوبكرٍ و عُمَرُ و عثمانُ و عَلِیٌّ [رضی اللہ عنهم اجمعين] (۲) خُلَفَاءُ بَنِی اُمَيَّةَ اربعةَ عشرةَ. اوّلُهم مُعاويةُ بنُ ابی سفيانَ و اٰخِرُهم مَرْوَانُ بنُ محمّدٍ و مُدّةُ خلافتِهم اثنتان و تسعونَ سنةً (۳) هِراةُ مدينة عظيمة

(۱) قُزَح جمع ہے قُزَحَة کی یعنی رنگ برنگ لکیریں۔ غیر منصرف ہے۔

Marfat.com

بِخراسانَ فُتِحَتْ فی زَمَنِ عثمانؓ بن عفّانَ (۴) قَوسُ قُزاحَ قَوسٌ عظِيم يَظْهَرُ فِی السَّماءِ فِی ايّام المطر وهو يتكوّنُ من سبعة اَلْوانِ اَحْمَرَ و بُرْتُقالِيّ وَ اَصْفَرَ وَاَزْرَق وَ نِيْلِيّ وَ بَنَفْسَجِي وَاَخْضَرَ.

مِــنَ الْـــقُــرانِ

(۵) فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النّساء مَثْنٰى و ثُلٰثَ ورُبَاعَ (۶) و وهبنا لَهٗ اِسْحٰقَ و يعقوبَ كُلًّا هدينا و نوحاًهدينا من قبلُ ومِن ذُرّيّتِه داوٗدَ وسليمانَ واَيُّوْبَ ويوسفَ وموسىٰ وهٰرُوْنَ وكذٰلك نَجْزِى المحسنين وَ زَكرِيَّا وَ يحيٰى و عيسٰى و اِلْيَاسَ كُلٌّ من الصّٰلحين واسمٰعيل وَالْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ و لُوْطًا و كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمين (۷) يٰاَيُّها الذين اٰمنوا لا تسئلو عن اشياءَ اِنْ تُبدَ لكمْ تَسُؤْكم (۸) اِنْ هى اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوها انتم واٰباءُكُم (۹) ما هذه التّماثِيلُ الّتى انتم لها عاكفون؟ (۱۰) يطوف عليهم وِلْدَانٌ مُخَلَّدُوْنَ[1] بِاَكْوَابٍ واَبَارِيْقَ وَ كاْسٍ من مَعِيْنٍ.

مكتوب من الوالد الٰى ولدهِ النّجيب

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

ولدى المكرّم

وعليك السّلام و رحمة الله و بركاتهٗ. وبعد تقبيل خَدَّيك والدّعاء بدوام العافية عليك' اُنبئُك اَنّهٗ و صلتنا رسالتك فى التّهنِئَةِ بالعيد. (مَتَّعَكَ الله بكثير من امثال هٰذا العيد).

لقد سُرِرْنا سرورا عظيما بحسن تخيّلك فى اِبْداءِ معرفة جميلنا عليك. فما كان اشدّا بتهاجنا بقراء تها' وما اعظم ارتياحَ اخوتك عُمَرَ وعثمانَ وعَلِيّ بسماعتها و اُخْتَيك زاهدةَ وطاهرةَ لِرُؤْيَتِها.

---

(۱) خَلَدٌ ہمیشہ قائم رکھنا۔ مُخَلَّد جو ہمیشہ ایک حال میں زندہ رکھا جائے۔

Marfat.com

وافت رسالتک تقرّر ما تحلّیتَ من حُلَل الفضائل ومحاسن الشّمائل. وتُبَشِّرُ بِحُسْنِ مستقبلک و بلوغ اَمَلِکَ فحمدنا اللهَ علٰی عنایته بِکَ. بُنيَّ! اِنّی اُکرِمُکَ، فقال نبیُّنا (صلّی الله علیه وسلّم) "اکرموا اولادکم" و امثالُک احق بالاکرام.

ارجو من الله انّک ستصیر رَجُلاً ماهرا فی الانشاء ورکنا شدید لِاُسرَتِک، وتزیدها مجدًا علی مجدها، و تُبقِی مع الایّام ذِکرَها. ولا غَرْوَ اِذ.

نِعَمُ الْاِلٰهِ علی العباد کثیرة — واجَلُّهنّ نجابة الاولاد
فَلَرُبَّ مولودٍ اقام لِوَالِدٍ — شَرَفًا یَدُوْم علی مدی الْاٰبادِ
فَدَاوِمْ یا بُنَیَّ علٰی جِدِّکَ — تَرَما یَسُرُّکَ فی یومک و غدِک

والسلام

طالب خیرک ابوک

عبدالغفور

Marfat.com

الدَّرْسُ الثَامِنُ وَالخَمْسُوْنَ

اعراب الاسم. المرفوعات

۱- حصہ اوّل سبق ۱۰ میں نیز مختلف مقامات میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم کو رفع کس کس موقع پر دیا جاتا ہے اور نصب اور جر کس کس موقع پر۔
اس سبق میں اور آئندہ چند سبقوں میں وہی باتیں کسی قدر تفصیل اور اضافے کے ساتھ دوبارہ لکھی جائیں گی۔

۲- پہلے مختصر طور پر ہم تمہیں پھر یاد دلاتے ہیں کہ کن مقامات میں اسم مرفوع ہوتا ہے کہاں کہاں منصوب ہوتا ہے کہاں مجرور۔

مواضع رفع الاسم

اسم جبکہ (۱) فاعل ہو (۲) یا نائب الفاعل ہو (۳) یا مبتداء ہو (۴) یا خبر ہو ان کو مرفوعات کہتے ہیں۔

مواضع نصب الاسم

اسم جبکہ (۱) مفعول به ہو (۲) یا مفعول مطلق ہو (۳) یا مفعول له ہو (۴) مفعول فیه ہو (۵) یا مفعول معه ہو (۶) یا حال ہو (۷) یا تَمییز ہو (۸) یا مُستثنٰی ہو (۹) یا مُنادٰی ہو (۱۰) یا لاالنَفيِ الجِنس کا اسم ہو (۱۱) یا اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم (۱۲) یا کانَ اور اس کے اخوات کی خبر ہو۔ ان سب کو منصوبات کہتے ہیں۔

مواضع جرّ الاسم

جبکہ اسم (۱) کسی حرف جرّ کے بعد واقع ہو (۲) یا مضاف کے بعد یعنی مضاف الیه ہو۔ انہیں مجرورات کہتے ہیں۔ آگے چل کر ایک ایک کا بیان تفصیل کے ساتھ لکھا جائے گا۔ غور سے پڑھو اور یاد رکھو۔

Marfat.com

المرفوعات

(۱) الفاعل و (۲) نائب الفاعل

۳- عربی میں فاعل اور نائب الفاعل کی جگہ فعل کے بعد ہے: اَکْرَمَ زَیْدٌ خالد اور اُکْرِمَ خَالِدٌ۔

۴- اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کردیں تو ترکیب میں اسے مبتداء کہیں گے اور باقی جملہ اس کی خبر ہوگی۔ اِس طرح ایک جملے کے دو جملے ہوجائیں گے۔ ایک ضمنی چھوٹا (صُغریٰ) دوسرا جو کہ سب پر حاوی ہوگا بڑا (کُبریٰ) چنانچہ زید اکرم خالدا جملہ اسمیہ ہوگا۔ اس طرح:

زَیْدٌ		مبتدا	مبتدا اور خبر ملکر
اَکْرَمَ	فعل		
اس میں ضمیر ھُوَ	فاعل	جملہ فعلیہ ہوکر خبر	جملہ اسمیہ کبریٰ
خالدا	مفعول		ہوا

۵- فاعل ظاھر ہو (یعنی فعل کے بعد واقع ہو) تو فعل کو ہمیشہ واحد رکھا جائے گا فاعل خواہ تثنیہ ہو خواہ جمع: حضر الولدُ' الولدانِ' الاولادُ. حضرتِ المرءۃُ' المرءتانِ' النّساءُ (دیکھو سبق ۱۸-۱)

۶- تم نے سبق ۱۸ میں پڑھا ہے کہ فاعل جب جمع مکسّر ہو (خواہ مذکر خواہ مونث ہو) تو فعل مذکّر بھی لاسکتے ہیں اور مؤنث بھی: حضر الرّجالُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حضرتِ الرّجالُ بھی حضر النّساءُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حضرت النّساءُ بھی جمع سالم مؤنث کے ساتھ بھی فعل کی تذکیر وتانیث کا اختیار ہے مگر جمع سالم مذکّر کے ساتھ فعل مذکر ہی رہے گا۔ اس لئے حضر المسلمون ہی کہا جائے گا۔ حضرَتْ نہیں کہیں گے۔ لیکن اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُوْنَ (یابَنِیْنَ) کا شمار اَبْنَاءٌ (جمع مکسّر) میں کیا گیا ہے اس لئے اس کا فعل واحد مؤنث بھی لاسکتے ہیں: اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْا[1] اِسرَائیلَ.

تنبیہ ۱: تم پڑھ چکے ہو کہ ابن اصل میں بَنَوٌ ہے اس لئے اس کی جمع سالم بَنَوُوْنَ ہوئی جسے مخفف کرکے بَنُوْنَ بنالیا۔

(۱) بَنُوْنَ کا نون اعرابی اضافت کی وجہ سے گرادیا گیا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۱)

Marfat.com

۷- فاعل مُضمر (ضمیر) ہوتو تذکیر و تانیث میں فعل و فاعل کی مطابقت ضروری ہے۔ حضر الاولاد و جلسوا. حضرتِ البنتانِ وجلَستا. مگر فاعل غیر عاقل کی جمع ہوتو اس کی ضمیر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے۔ کبھی جمع مؤنث بھی ہوتی ہے۔ اشتریت الکلاب فَحَرَسَتْ یا حَرَسْنَ بیتِی. اگر کلاب کی جگہ عاقل کی جمع ہوتی تو جمع مذکر کا صیغہ استعمال کیا جاتا: استأجرتُ[1] الغِلمانَ[2] فَحَرَسُوْا بَیْتِی کہا جاتا۔

۸- عربی میں فاعل کا مقام فعل کے بعد بلافصل ہے۔ اس کے بعد مفعول کا مقام ہے۔ اگرچہ اس ترتیب کا قائم رکھنا ہمیشہ ضروری نہیں۔ کبھی فعل و فاعل کے درمیان کوئی فاصل بھی آ سکتا ہے: قرء الیوم علیٌّ کتابا. کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر دیتے ہیں: قرء کتاب باعلیٌّ. کتابا قرء علیٌّ. لیکن فاعل کو فعل پر مقدم نہیں کر سکتے۔ مقدم کریں تو فاعل نہیں بلکہ مبتدا کہلائے گا۔

فاعل کو کہاں مقدّم کرنا واجب ہے اور کہاں مؤخّر کرنا:

۹- ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم رکھنا واجب ہے:

(الف) جبکہ فاعل اور مفعول دونوں کے دونوں ظاہری اعراب سے معرّیٰ ہوں اور دونوں میں فاعل اور مفعول ہونے کی صلاحیت ہو پھر امتیاز کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو: اَکرَمَ یحییٰ عیسٰی (یحییٰ نے عیسیٰ کی تعظیم کی)۔ اگر عیسیٰ کو مقدم کر دیں تو اُسی کو فاعل سمجھا جائے گا اور متکلم کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ البتہ اَکَلَ یَحْیٰی کُمَّثْرٰی (یحییٰ نے امرود کھایا) جیسی مثالوں میں فاعل کو مؤخّر کرنا جائز ہے کیونکہ کُمَّثرٰی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو یَحْیٰی کو کھا جائے۔

(ب) جبکہ مفعول اِلاّ یا اس کے ہم معنٰی لفظ کے بعد واقع ہو: ما اکرم زیدٌ اِلاّ علیًّا غیرَ علیٍّ (زید نے علی کے سوا کسی کی تعظیم نہیں کی) اگر مفعول کو مقدم کر دیں اور کہیں ما اکرم علیًّا الاّ زیدٌ (زید کے سوا علی کی کسی نے تعظیم نہیں کی) تو مطلب ہی فوت ہو جائے گا۔ اِنّمَا بھی حصر کے معنی دیتا ہے: انّما اکرم زیدٌ علیًّا (زید نے صرف علی کو تعظیم دی)۔ یہی معنی پہلے جملے کے ہیں۔ اس میں بھی فاعل کا مقدم کرنا واجب ہے ورنہ مطلب بدل جائے گا۔

۱۰- ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا واجب ہے:

(الف) جبکہ فاعل کے ساتھ مفعول کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہو:

---

(۱) اِسْتَأجَرَ نوکر رکھنا۔ مزدوری پر لگانا۔ کرایہ سے لینا۔ (۲) جمع ہے غلام کی یعنی نوجوان لڑکا۔

Marfat.com

اکرم[1] خالدًا قومُه. اس مثال میں قوم فاعل ہے اُس کے ساتھ ہٗ کی ضمیر ہے جو خالدًا (مفعول) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اگر قومُه خالدًا کہیں تو اِضمار قبلَ الذِّکر (ذکر سے پہلے ضمیر پھیر دینا) لازم آئے گا۔ اور یہ بات عربی زبان میں عموماً معیوب مانی جاتی ہے۔

تنبیه ۲: تم نے اوپر پڑھا ہے کہ ترتیب میں دراصل فعل کے بعد فاعل کا رُتبہ ہے اور اس کے بعد مفعول کا۔ چاہے بظاہر مفعول کو مقدم ہی کر دیں۔ لیکن رتبے میں تو فاعل کے بعد ہی سمجھا جائے گا۔ پس مذکورہ مثال میں قومُه کو مقدم کریں تو ہٗ کی ضمیر ایک ایسے اسم کی طرف لوٹے گی جو لفظًا و رُتبۃً ضمیر سے مؤخر ہے اور یہ جائز نہیں۔ البتہ اگر مفعول کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہو تو اضمار قبل الذکر جائز ہوگا: اکرم[2] قومَهٗ خالدٌ کہہ سکتے ہیں کیونکہ خالد اگرچہ لفظًا ضمیر کے بعد آیا ہے لیکن فاعل ہونے کی حیثیت سے وہ رُتبۃً مقدم ہے۔

(ب) جبکہ فاعل اِلّا کے بعد واقع ہو: ما[3] اکرم علیًا اِلّا زیدٌ یا غیرُ زَیْدٍ اس موقع پر فاعل کو مقدم کرنے سے مطلب بگڑ جائے گا۔

(ج) یا مفعول فعل کے ساتھ متصل ہو تو مجبوراً فاعل کو مؤخر کرنا ہی پڑے گا: ضَرَبَکَ زیدٌ. اس مثال میں (کَ) مفعول ہے جو فعل سے متصل ہے۔

۱۱- تم نے درس ۱۷ میں پڑھا ہے کہ بعض افعال کے مفعول دو اور تین بھی آتے ہیں۔ مگر ان کے مجہول کا نائب الفاعل جو مرفوع ہوتا ہے وہ ایک ہی ہوگا۔ بقیہ مفعول بدستور منصوب رہیں گے: عَلِمَ زید حامدًا غنیًا (زید نے حامد کو غنی سمجھا) اس کو مجہول بنائیں تو کہیں گے عُلِمَ حامدٌ غنیًا.

تنبیه ۳: تم نے سبق ۱۴، ۱۵ اور ۲۵ میں فعل معروف کو مجہول بنانے کا طریقہ پڑھ لیا ہے بوقتِ ضرورت اس کے مطابق مجہول بنالیا کرو۔

۱۲- مصدر اور بعض اسماء مشتقه (دیکھو سبق ۲۲) کا بھی فاعل و مفعول آیا کرتا ہے اور وہ بھی مفعول کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتے ہیں: جاء السَّابِقُ فَرَسُهٗ فَرَسَ زیدٍ (وہ آیا جس کا گھوڑا زید کے گھوڑے سے آگے بڑھ گیا) اس مثال میں پہلا "فرس" السّابق کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول ہے۔ یہاں اَلْ اسم موصول ہے۔ پس السّابق کا مطلب اَلّذِی سَبَقَ ہے (دیکھو سبق ۲۲-۶)

مصدر اور اسماء مشتقه کا تفصیلی بیان اگلے سبقوں میں آئے گا۔

(۱) خالد کو اس کی قوم نے عزت دی۔ (۲) خالد نے اپنی قوم کی عزت کی۔ (۳) زید کے سوا علی کی کسی نے عزت نہ کی۔

Marfat.com

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۹

اِبْتَلٰی (۷) مبتلا ہونا' آزمانا۔	بَیْضَةٌ (جـ بَیْضٌ) انڈا۔
اِسْتَنْزَفَ (۱۰) نکال لینا' اُچک لینا۔	بِیْعَةٌ (جـ بِیَعٌ) گرجا' عیسائیوں کا معبد۔
اَلْهٰی (ا۔و) غفلت میں ڈالنا۔	بَغْتَةً اچانک۔
جَرَّ (ن) کھینچنا' کسی اسم کو زیر دینا۔	جِلْدٌ (جـ جلود) کھال۔
حَضَنَ (ض) انڈے سینا' بچہ سنبھالنا۔	حِیْنٌ (جـ اَحْیَانٌ) وقت۔
رَاوَدَ (۳) برائی کی رغبت دینا۔	زُمْرَةٌ (جـ زُمَرٌ) ٹولی' گروہ۔
رَاوَدَ عن نفسه کسی کے ساتھ بُری خواہش کا ارادہ کرنا۔	سَاحِرٌ (جـ سَحَرَةٌ) جادوگر۔
	سَاحَةٌ میدان' صحن۔
قَطَعَ (عَنْ. ف) تعلق کاٹ دینا۔	شَحْمٌ (جـ شُحُوْمٌ) چربی۔
لَامَ (ن۔و) ملامت کرنا۔	شَمْعٌ (جـ شَمَعَاتٌ) موم بتی' چراغ۔
مَزَّقَ (۲) نوچ پھاڑ کر ٹکڑے کر دینا۔	صَحِیْحٌ (جـ اَصِحَّاءُ) تندرست۔
وَثَبَ (یَثِبُ) حملہ کرنا' چھلانگ مارنا۔	صَوْمَعَةٌ (جـ صَوَامِعُ) عیسائیوں کی خانقاہ۔
هَدَمَ (ض) ڈھا دینا۔	طَائِرٌ (جـ طَیْرٌ اور طُیُوْرٌ) پرندہ۔
اَعْرَابِیٌّ (جـ اَعْرَابٌ) دیہاتی۔	عَرَّافٌ بڑا پہچاننے والا' چالاک آدمی۔
بَعْسَرٌ مینگنی۔	لَبُوْسٌ لباس۔
فَارَةٌ (جـ فِیْرَانٌ) چوہا' چوہیا۔	مُبَاغَتَةٌ (۳۔مصدر ہے) اچانک حملہ کرنا۔
فَرْخٌ (جـ اَفْرَاخٌ اور فُرُوْخٌ) چوزہ' پرندے کا بچہ	نَعْلٌ (جـ نِعَالٌ) جوتا۔
فَرِیْسٌ یا فَرِیْسَةٌ (جـ فَرَسٰی) وہ جانور جسے شیر یا کوئی درندہ شکار کرے۔	وَبَرٌ (اَوْبَارٌ) اونٹ وغیرہ کے موٹے بال۔
فَتًی (جـ فِتْیَانٌ) جوان' غلام۔	وَقُوْدٌ ایندھن۔

مشق نمبر ۸۸

تنبیه ٤: ذیل کے جملوں میں فاعل ظاہر اور مُضمَر کو پہچانو اور فعل و فاعل کی مطابقت وعدم مطابقت کے مواقع میں غور کرو۔ نیز یہ دیکھو کہ فاعل کس جگہ وجوباً مقدم اور کس جگہ وجوباً مؤخر ہے۔

(۱) جاءَ یا جاءَت اَجْنَبِی وجلسُوا عندی لیسئلوا عن احوال السَّفرِ (۲) وَلَوِ ارْتَفع

Marfat.com

المتکبِّرون حِینًا یَسقُطون اَخِیرًا (۳) لا یَعرِفُ یا لا تَعرِفُ الاَصِحّاءُ قیمةَ الصِّحّةِ حتّی یُبتلَوا بالمَرَضِ (۴) جاء یا جاءت نِسوَةُ القَرْیةِ یَشتَکِیْنَ غفلةَ الحکومة عن تعلیم اولادِهِنَّ و صِحّتِهِم (۵) تحضِنُ الطَّیرُ بَیْضَها و تَحْفَظُ یا یحفظن فروخَها (۶) اَحْسِنْ اِلٰی اقاربک ولو قطعُوا عنک (۷) الامراء یسافرون فی الطیّارات بتمام الرّاحة و تطیربهم و توصلهم الی منازلهم سریعًا مع السلامة. وتَقْطَعُ السّبیلَ الفقراءُ یمشون بِاَرْجُلِهِم حِینًا ویسافرون بالقِطارا والسّفینة حِینًا ویَبْلُغُوْن منازلَهم بتمام المشقّة. مع هٰذا نری المساکین ینسَوْن المشقّة اذا بلغوا منازلهم و یحمدون الله بخلاف الامراء فانهم ماداموا فی الطیّارة یذکرون الله خوفا من الموت ولمّا نزلوا منها ینسَوْن ما اعطٰهم ربُّهم من نِعَمائِهٖ لا یشکرون الله بل یشتکون التّعَبَ ثم یَشْتَغِلون فی اللّهو و اللّعِب فلا تکن منهم ایّها المسلم العاقل بل کن شاکر اعلٰی ما اعطاک ربُّک من نعمة الحیاةِ والصّحّةِ والایمان.

مشق نمبر ۸۹ مِنَ الْقُراٰن

(۱) قال نِسوةٌ فی المدینة امْرَاَةُ العزیز تُراوِدُ فَتٰها عن نفسه (۲) قالت فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فیه (۳) قالتِ الاَعْرَابُ اٰمَنّا قل لم تؤمنوا ولٰکِن قولوا اَسْلَمْنَا ولمّا یدخلِ الایمانُ فی قلوبکم (۴) اذا جاءکَ المنافقون قالوا نَشْهَدُ اِنّکَ لَرسولُ الله. وَاللهُ یعلم اِنّکَ لَرسولُه والله یشهد اِنّ المنافقین لَکٰذِبون (۵) اِذا جاءکَ المؤمنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰی اَنْ لَا یُشْرِکْنَ بالله (۶) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمنوا لا تُلْهِکُمْ اموالُکم ولا اولادُکم عن ذِکْرِ الله (۷) اُلْقِیَ السَّحَرَةُ ساجدین (۸) وسِیْقَ الّذین اتّقَوْا ربَّهم الی الجنّة زُمَرًا (۹) ولولا دَفْعُ الله النّاسَ بعضَهم ببعض لَهُدِّمت صَوامِعُ و بِیَعٌ و صَلَوٰتٌ و مَسٰجِدُ یُذْکَرُ فیها اسمُ اللهِ کثیرا (۱۰) واِذ ابْتَلٰی ابراهیمَ رَبُّه بِکَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ.

مشق نمبر ۹۰ اُردو سے عربی بناؤ

کہا جاتا ہے کہ (اِنَّ) شیر کو اتنی طاقت بخشی گئی ہے کہ وہ ایک ضرب (ضربة) میں بڑے بیل کو مار ڈالتا ہے۔ وہ اکثر (فی الاکثر) رات کو شکار کے لئے اپنے غار سے نکلتا ہے۔ وہ اپنے شکار پر اچانک حملہ کرتا ہے جیسا کہ (کما اَنَّ) بلی چوہیا پر جھپٹتی ہے۔ اس کی دونوں آنکھیں (ایسی) بنائی گئی

Marfat.com

ہیں کہ وہ (بِاَنّہٗ) رات کی تاریکی میں ایسا ہی دیکھتا ہے جیسا کہ وہ (کما انّہٗ) دن کی روشنی میں دیکھتا ہے۔تمام حیوانات اس سے ڈرتے ہیں اسی لئے اُسے جانوروں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم کو اس کے شر سے بچائے۔

سوالات نمبر ۱۹

۱۔ فاعل اور نائب الفاعل کا اصل مقام کہاں ہے اور مفعول کا کہاں؟

۲۔ اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کر دیں تو ترکیب میں اُسے کیا کہا جائے گا؟

۳۔ اکرم زیدٌ عَمرًا اور زید اکرم عَمرًا کی تحلیل کرو۔

۴۔ فاعل یا نائب الفاعل ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیر ہوگا اور مُضمر ہو تو کیا تغیر ہوگا؟

۵۔ جمع مذکر سالم کے ساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا اور جمع مؤنث سالم کے ساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا؟

۶۔ فاعل کو مفعول پر کہاں مقدم رکھنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا واجب ہے؟

۷۔ جس فعل متعدی کے دو یا تین مفعول آتے ہیں ان کو مجہول بنا دیا جائے تو کتنے نائب الفاعل کو رفع دیا جائے گا؟

۸۔ ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول بناؤ اور فاعل کو حذف کر کے مفعول کو نائب الفاعل بناؤ:

(الف) یخدع العرّافون الجهلاءَ وَیَستَنزِفون اموالَهم

(ب) یستخدمُ[1] الانسانُ الخیلَ لِجَرِّ العَرباتِ و مُباغَتَةِ العدّو فی ساحة القتال.

(ج) یا کل العربُ لَحمَ الجَمِلَ و یصنعون من و بره اللبوس و من جلده النِّعالَ و من شحمُه الشمَع و من بعْره الوَقودَ.

(د) اعطینا السائل درهین.

(ه) اعطیت اخاک کتابًا.

(و) رزقکم الله علمًا نافعًا.

---

(۱) استخدم خدمت لینا۔کام میں لگانا......

Marfat.com

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

المرفوعات (۳) المبتدأ و (۴) الخبرُ

۱- تم پڑھ چکے ہو کہ جملہ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں اور دونوں حالت رفعی میں رہتے ہیں (دیکھو سبق ۶)۔

تنبیہ ۱: لیکن مبتدا یا خبر کو نصب دینے والا کوئی عامل جملہ اسمیہ پر داخل ہو تو انہیں نصب دیا جائے گا: اِنَّ الْاَرْضَ مُدَوَّرَةٌ کان خالد شُجَاعًا۔

۲- مبتدا مفرد[1] بھی ہوتا ہے مرکب ناقص (مرکب توصیفی اور مرکب اضافی) بھی ہوتا ہے مگر جملہ یا شِبہ جملہ (یعنی ظرف یا جار مجرور) نہیں ہوسکتا۔

۳- خبر کی جگہ اسم مفرد بھی آسکتا ہے۔ مرکب ناقص، مرکب تام یعنی جملہ بھی اور شِبہِ جملہ بھی۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

الوالدطيّبٌ مبتدا اور خبر دونوں مفرد ہیں۔	زیدٌ رجل صالحٌ خبر مرکب توصیفی ہے۔
الولدامطيعُ طيّبٌ مبتدا مرکب توصیفی ہے۔	زیدٌ ذو مالٍ خبر مرکب اضافی ہے۔
كتاب الولدِ طيّبٌ مبتدا مرکب اضافی ہے۔	المجتهد سَيَفُوْزُ خبر فعل ہے جو جملہ فعلیہ ہے۔
	حامدٌ ابوه[2] عالم خبر جملہ اسمیہ ہے۔
	الكتاب فوق المِنْضَدَة[3] خبر ظرف ہے۔
	الدنانير في الصندوق خبر جار مجرور ہے۔

۴- خبر جملہ ہو (خواہ اسمیہ خواہ فعلیہ) تو اس میں ایک ایسی ضمیر ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ دیکھو چھٹی مثال میں یفوز کے اندر ھُوَ کی ضمیر پوشیدہ ہے جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہے اور وہی فاعل ہے۔ اس لئے فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا ہے۔ پھر یہی جملہ فعلیہ خبر واقع ہوا ہے مبتدا (المجتهد) کی۔

---

(۱) یہاں مفرد سے مراد غیر مرکب ہے خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع (۲) لفظی معنی ہوں گے حامد اس کا باپ عالم ہے یعنی حامد کا باپ عالم ہے۔ (۳) مِنضدۃ۔ میز......

Marfat.com

۵- اسی طرح ساتویں مثال میں ابوہ عالم میں ضمیر ہے جو مبتدا (زید) کی طرف راجع ہے۔ اَبُوْہُ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا اور عَالِمٌ خبر۔ یہ جملہ اسمیہ صغریٰ خبر ہے زید کی جو کہ جملہ کبریٰ کا مبتدا ہے۔

۶- ایک مبتدا کی متعدد خبریں بھی ہوسکتی ہیں: هو الغفور الودود ذو العرش المجيدُ. اس مثال میں هو مبتدا ہے باقی چاروں اسم اس کی خبریں ہیں۔

کبھی جملے میں ترتیب وار کئی مبتدا ہوتے ہیں اور اسی ترتیب سے ہر ایک کی خبریں ہوتی ہیں:
حامد و خالد و صالح جالس و قائم و راكب (حامد بیٹھا ہے، خالد کھڑا ہے اور صالح سوار ہے)
اس ترتیب کو ملف ونشر مرتب کہا جاتا ہے۔

کہاں کہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے؟

۷- دراصل مبتدا کا مقام خبر سے مقدم ہے مگر ذیل کی صورتوں میں خبر کو مقدم کرنا اور مبتداء کو مؤخر کرنا واجب ہے۔

(الف) جبکہ خبر اسم استفهام ہو: اَيْنَ زيدٌ؟ كيف ابوكَ؟ ان مثالوں میں اَيْنَ اور كَيْفَ خبر ہیں کیونکہ ان میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لئے وہ مبتداء نہیں بن سکتے۔ ان کو مؤخر اس لئے نہیں کر سکتے کہ اسماء استفهام ہمیشہ صدر کلام میں (جملے کے شروع میں) آیا کرتے ہیں۔ چاہے مبتدا ہوں چاہے خبر۔

تنبیه ۲: اَيْنَ، اَنّٰى، مَتٰى، اَيَّانَ اور كَيْفَ میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لئے وہ ہمیشہ خبر ہوں گے اور مَنْ، مَا وغیرہ بقیہ اسماء استفہام ہمیشہ مبتداء ہوں گے۔

(ب) یا مبتدا کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو جو خبر کے کسی جزو کی طرف راجع ہو: في الدار صاحبُها (گھر میں اس گھر کا مالک ہے) اس جملے میں "صاحبها" مبتدا مؤخر ہے اور "في الدّار" خبر مقدم ہے کیونکہ مبتدا کے ساتھ خبر "دار" کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہوئی۔ اگر مقدم کریں تو اِضمار قبل الذِكر لازم آئے گا۔

(ج) جبکہ مبتداء نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور ہو: عندي ثَوْبٌ، في الدّارِ رَجُلٌ. اِن دونوں جملوں میں ثوب اور رجل مبتدا مؤخر ہیں۔

(د) جبکہ مبتداء پر خبر کا حصر ہو یعنی مبتدا اِلّا کے بعد واقع ہو: ما خاسِرٌ اِلّا الكسلانُ (سست کے سوا کوئی خسارہ پانے والا نہیں) مبتدا الكسلان ہے۔ مقدم کر دیں تو مطلب بگڑ جائے گا۔

Marfat.com

تنبیہ ۳: مبتدا اور خبر کی پہچان یہ ہے کہ جملے میں جس کے بارے میں کچھ کہا جائے وہ تو مبتدا ہے اور جو کچھ کہا جائے، وہ خبر ہے فعل اور ظرف کبھی مبتدا نہیں بن سکتے۔

مشق نمبر ۹۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

اللهُ یعلم الغیبَ. إنَّ من البیان لَسِحرًا. کیف حالُکَ؟

(اللهُ) مبتدا، مرفوع (یَعْلَمُ) فعل مضارع، اس میں ضمیر مُستتر ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہے۔ وہی فاعل ہے (الغیبَ) مفعول بہ منصوب ہے فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے۔ مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ہوا۔

(إنَّ) حرف مُشَبَّہ بالفعل ناصبِ اسم ہے۔ (مِنْ) حرف جرّ. ا (البَیانِ) مجرور، جار مجرور مل کر خبر مقدم ہے محلًا مرفوع. (لَ) حرف تاکید غیر عامل ہے (سِحْرًا) مبتدا مؤخر ہے کیونکہ نکرہ ہے اور اس کی خبر مقدم جار مجرور ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے مبتدا منصوب ہے۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(کَیْفَ) اسم استفہام مبنی ہے خبر مقدم ہے اس لئے محلًا مرفوع سمجھا جائے گا (حالُکَ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا ہے اس لئے مرفوع ہے مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۰

اَغْضَبَ (ا) غصہ میں لانا۔	خَیِّرٌ سخی۔
اٰنِیَۃٌ (ج۔ اوان) برتن۔	رَائِحَۃٌ (ج رَوَائِح) بُو۔
اِطْنَانٌ (ا۔مصدر) کھنکھنانا۔	سَتَرَ (ن) ڈھانک دینا، چھپا دینا، پردہ پوشی کرنا۔
بَدْرٌ ماہ کامل، پورا چاند۔	سَنَا چمک دمک۔
بَطَالَۃ سستی، بیکاری۔	شُرُوْق طلوع ہونا۔
تَوْحِیدۃُ الحُسْنِ یکتائے حسن، مصری شاعرہ	

Marfat.com

کَدٌّ مشقت' تکلیف۔	عائشہ تیموریہ کی بیٹی کا نام۔
لَهْفٌ سخت افسوس۔	تحریکة (۲-مصدر) ہلانا' حرکت۔
مَنْطِقٌ گفتگو۔	تَحَجَّبَ (۴) حجاب کر لینا' چھپ جانا۔
مُتَمَرِّدٌ سرکش۔	تَنَقَّبَ (۴) نقاب ڈال لینا' منہ چھپالینا۔
مِسْکٌ مشک۔	تَسْكِينَةٌ سکون' ٹھہرنا۔
وَرٰی مختلف' مخلوقات۔	جَفْنٌ (جـ اَجْفَانٌ) پلک۔

مشق نمبر ۹۲

تنبیه ٤: ذیل کے جملوں میں مبتدا اور خبر پہچانو اور دیکھو بعض جملوں میں خبر مقدم ہے اس کی وجہ معلوم کرو۔

(۱) المسلم لا يخاف الموت (۲) خير النّاس من ينفع النِاسَ (۳) الأنيةُ تُمتَحَنُ بالاطنان والانسان بالمنطق (۴) اما نِيُّ الكَسْلانَ. تقتله فاَنّ يدية تأ بيانِ العملَ (۵) لكلّ فرعونٍ موسىٰ (۶) عندالتلميذ كتابٌ (۷) لي حاجةٌ (۸) إنَّ لي حاجةً (۹) متىٰ نَصْرُ اللهِ؟ (۱۰) اَفِي اللهِ شكٌ؟ (۱۱) لنا علمٌ وللجُهّال مالٌ (۱۲) في البُستَان اَزْهارُها (۱۳) كلامُ الملوكِ ملوكُ الكلام (۱۴) امّ العيوب البطالة (۱۵) البطالة امّ الاختراع (۱۶) حاملُ المسك لا تخفىٰ روائحه (۱۷) الجملة المركبة من الفعل و الفاعل تُسمىٰ جملةً فعليّةً (۱۸) إنّ مع العُسر يُسْرًا.

اشعار

ذیل کے اشعار میں فاعل؟ نائب الفاعل' مبتدا اور خبر پہچانو:

۱- ولِلّٰه في كلّ تحريكةٍ ‌ ‌ و في كلّ تسكينة شاهدٌ
و في كلِّ شيءٍ له ايةٌ ‌ ‌ تدلّ على اَنّهٗ واحدٌ

۲- سُتِرَ[۱] السَّنا وتَحَجَّبَتْ شمس الضّحٰى ‌ ‌ وَ تَنَقَّبَتْ بعد الشُروق بُدُوْرُ

۳- لَهْفي على توحيدة الحُسْن الّتي ‌ ‌ قدغاب عنّي بدرُها المَسْتُوْرُ

پہلے مصرع میں چار مبتدا ہیں' دوسرے میں چار خبریں ترتیب وار ہیں۔ اسی ترتیب کو لف و نشر مرتب کہتے ہیں۔

(۱) یہ تین اشعار اس مشہور مرثیہ کے ہیں جو شاعرہ مصری سیدہ عائشہ تیموریہ (متولد ۱۲۵۶ھ) نے اپنی بیٹی توحیدۃ کی وفات پر کہا تھا۔

Marfat.com

۴- قلبی و جفنی واللسانُ و خالقی — راضٍ و باکٍ، شاکِرٌ و غفور

۵- اِنَّ الا کابر یحکمون علی الوری — و علی الاکابر تحکُمُ العُلَمَاء

۶- یجود علینا الخَیِّرون بِما لهم — و نحن بمال الخَیِّرِیْنَ نُجوْد

۷- بقدر الکَدِ تُکْتَسب المعالی — وَ مَنْ طَلَب العُلٰی سَهِرَ اللّیالی

سوالات نمبر ۲۰

۱- مبتدا اور فاعل میں کیا فرق ہے؟

۲- فاعل اور نائب الفاعل میں کیا فرق ہے؟

۳- جملے میں مبتدا اور خبر کی شناخت کیسے ہوتی ہے؟

۴- کون کون سے مواقع پر خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا ضروری ہے۔

۵- فاعل اسم ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیرات ہوں گے؟

۶- ذیل کے جملوں میں فاعل اور نائب الفاعل کو مبتدا سے اور مبتدا کو فعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو۔

یُعْرَفُ الانسانُ بالمنطق — لاَ یَنْفَعُ العلْم بغیر العمل

لا یُکرم البُخَلاءُ و لا یُهان الاسخیاء — حضرت الشهودُ و شَهِدُ وا بالحق.

الحدید یوجد فی المعدن مخلوطا بالتُّراب. — اُعْطِیَ السائلانِ دینارَیْنِ.

الاحمق لا ید لذّة الحکمة.

۷- ذیل کے جملوں میں مبتداء کو جمع بناؤ اور حسب قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق بناؤ:

این المنزل؟ — ما اسم ولدک؟ — المرء ة الصالحة تَسُرُّ زوجها.

الولد الذی یُحْسِنُ القراء ةَ فله الجزاء. — فی الدّار (جدُورٌ) صاحبها وعلی الشجرة ثمرها.

الا بنُ الفاقدُ[1] الادبِ عارٌ[2] لابیه.

۸- پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر جملہ ہو اور پانچ میں شبہ جملہ ہو اور پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر کا مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔

(۱) بےادب۔ (۲) عارٌ کی جمع مکسر اَعْیَارٌ ہے۔ یعنی عیب۔

Marfat.com

الدَّرسُ السِّتُّوْنَ

المنصوبات

۱ - المفعول به

۱- مفعول بہ (جو عام طور پر محض مفعول کہلاتا ہے) وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل (کام) واقع ہو۔

۲- اکثر متعدی افعال کا ایک ہی مفعول آتا ہے۔ بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین مفعول بہ آتے ہیں۔ علم' حسب' وَجَدَ' جَعَلَ' اِتَّخَذَ کے دو دو مفعول آتے ہیں اور اَعْلَمَ کے تین: عَلِمَ حَامدٌ عليًا عالِمًا. اَعْلَمَ حَامدٌ محمودًا عليًا عالمًا (حامد نے محمود کو علی کو عالم بتایا یعنی محمود کو خبر دی کہ علی عالم ہے)۔

۳- مفعول بہ کے لئے فعل میں کوئی تغیر نہیں ہوتا: ایکرم زیدٌ اُمَّهٗ واباه و اَخَوَيَهٗ وَ عَمَّاتِهٖ والاقربين.

۴- مفعول بہ اسم ظاهر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثال میں لکھا گیا اور اسم ضمیر بھی ہوتا ہے: ارشدنی العلمُ وایاک وایاهم اس میں پہلا مفعول ضمیر متکلم منصوب متصل ہے دوسرا اور تیسرا ضمیر منصوب منفصل۔

۵- تم پڑھ چکے ہو کہ دراصل مفعول کی جگہ فاعل کے بعد ہے۔ اگرچہ تقدیم بھی جائز ہے لیکن جب فاعل اور مفعول میں التباس (مشابہت) ہو اور شناخت کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو تو مفعول کو مؤخر ہی رکھنا چاہئے۔ (دیکھو سبق ۵۸-۱۰)

۶- ذیل کی صورتوں میں مفعول کا مقدم کرنا واجب ہے:

(الف) جبکہ فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر لگی ہو جو مفعول کی طرف راجع ہو: اکرم الاستاذَ تِلميذُه

(ب) جبکہ مفعول کی ضمیر فعل کے ساتھ متصل ہو: اَكْرَمَنِیَ الاميرُ۔

(ج) جبکہ فاعل پر حصر کیا جائے: اِنَّما يخشى اللهَ من عباده العلماءُ (اللہ کے بندوں میں اللہ سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں) اس مفہوم کو اس طرح بھی ادا کیا جا سکتا ہے: لا يخشى الله من عباده اِلاّ العلماءُ.

(د) جبکہ مفعول ایسا لفظ ہو جس کے لئے کلام کی صدارت ضروری ہو اور وہ اسماء استفہام' اسماء شرط

Marfat.com

اور کَمْ خبریہ ہیں: مَنْ رأیتَ؟ ما تُرِیْدُ؟ ما تفعلْ مِنْ خَیْرٍ تُجْزَ بِہٖ (دیکھو سبق ۵۶-۲) کَمْ کتابًا قرأتَ؟ کَمْ کتابٍ قرأتُ (اس میں کَمْ خبریہ ہے)
اس صورت میں مفعول کو صدارت کلام کے لئے فعل پر بھی مقدم کرنا پڑتا ہے۔

۷- ذیل کے تین مقاموں میں صرف مفعول بہٖ مذکور ہوتا ہے اور فعل و فاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں۔

تَحْذِیْرٌ

(۱) تحذیر (ڈرانا، بچانا) کے موقع پر: اَلْکَسَلَ الْکَسَلَ (سستی سے سستی سے یعنی سستی سے بچ) گویا دراصل اِحْذَرِ الْکَسَلَ. پس اِحْذَر جو کہ فعل یا فاعل ہے یہاں مقدر ہے۔ اسی صورت میں مفعول کو مکرر لانا پڑتا ہے۔ اسی طرح اِیَّاکَ وَالْکَسَلَ (اپنے آپ کو اور سستی کو) یعنی اپنے آپ کو سستی سے دور رکھ اور سستی کو اپنے سے دور رکھ۔ گویا اصل میں اِحْذَرْ نَفْسَکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْکَسَلَ منکَ.
اِحْذَرْ کی جگہ اِتَّقِ یا بَعِّدْ (دُور کر) بھی مقدر سمجھ سکتے ہیں۔

اِغْرَاءٌ

(۲) اغراء (اُکسانا) کے موقع پر: اَلْاِجْتِهَادَ الاجتهادَ (کوشش کو کوشش کو یعنی کوشش کو لازم بنالو) گویا دراصل اَلْزِمِ الاجتهادَ ہے۔ اسی طرح اَلْمُرُوْءَةَ وَالنَّجْدَةَ (مروت اور شرافت کو لازم پکڑو) یہاں بھی اَلْزِمْ جو کہ فعل با فاعل ہے مقدر ہے۔

اِخْتِصَاصٌ

(۳) اختصاص (مخصوص کرنا، مراد لینا) نَحْنُ مَعَا[1] شِرَ الانبیاء لانَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ (ہم یعنی پیغمبر لوگ نہ (کسی کے) وارث ہوتے ہیں نہ ہمارے مال و متاع کا کوئی وارث ہوتا ہے) اس جگہ لفظ اَخُصُّ[2] یا اَعْنِیْ[3] کو مقدر مان لیا جاتا ہے اور لفظ "معاشر" کو اس کا مفعول سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح نَحْنُ العربَ، نَحْنُ الْمُسْلِمِیْنَ وغیرہ کہا جاتا ہے۔

۸- مذکورہ تینوں مقامات تو قیاسی ہیں جن کے قیاس پر بہت سی مثالیں بنائی جاسکتی ہیں۔ ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں جن میں فعل و فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول بہٖ بولا جاتا ہے: کسی آنے والے کے خیر مقدم کے وقت صاحب خانہ کہتا ہے اَهْلًا وَّ سَهْلًا وَّ مَرْحَبًا (= اَتَیْتَ[4] اَهْلًا وَ وَطِئْتَ سَهْلًا وَ صَادَفْتَ مرحبًا) اَمْرَءً[5] وَ نَفْسَهٗ (= اُتْرُکِ امْرَءً وَ نَفْسَهٗ) غُفْرَانَکَ[6] رَبَّنَا (= نَطْلُبُ غُفْرَانَکَ)

---

(۱) مَعْشَرٌ (جمع مَعَاشِرُ) گروہ۔ جماعت (۲) میں مخصوص کرتا ہوں۔ (۳) میں مراد لیتا ہوں۔ (۴) آپ اپنے اہل میں یعنی اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کرلیا۔ یعنی بلا تکلف بہ آرام تشریف رکھئے۔ (۵) مرد کو اور اس کے نفس کو چھوڑ دو۔ یعنی اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو۔ (۶) غُفْرَانٌ مصدر ہے یعنی بخشش۔ یعنی ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔

Marfat.com

اِشْتِغَالُ الْفِعْلِ

۹۔ بعض جملوں میں مفعول کا ذکر فعل سے پہلے ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ فعل کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو اس مفعول کی طرف لوٹتی ہے: الکتاب قَرَاْتُهٗ. ایسے جملوں میں اسم مقدم کو مشغولٌ عنه (جس کی طرف سے بے پروائی کی گئی ہو) کہتے ہیں کیونکہ فعل کو ایک مفعول (ضمیر مفعول) مل جانے سے وہ مفعول مقدم سے بے پروا ہو جاتا ہے۔

تنبیہ ۱: یہ مسئلہ مفعول مقدم کا نہیں ہے بلکہ مذکورہ مثال میں فعل کا مفعول تو وہ ضمیر ہے جو اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس اسم کی اعرابی حالتیں مختلف ہو گئی ہیں۔

۱۰۔ ایسے اسم کے اعراب کی تین صورتیں ہیں:

(الف) جب وہ ایسے لفظ کے بعد واقع ہو جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے جیسے کلمات الشرط اور حروف التخصیص (دیکھو سبق ۵۰-۶) تو اس اسم کو نصب دینا ضروری ہے: اِن الْعلمَ حصَّلتَه نفعک (اگر تو علم حاصل کر لے تو وہ تجھے نفع دے گا) هَلاّ وَلَدَکَ تُعَلِّمُهٗ (تو اپنے لڑکے کو کیوں تعلیم نہیں دیتا۔)

(ب) اور جب وہ اسم حرف نفی (ما اور لا) یا حرف استفہام (أ اور هَلْ) کے بعد واقع ہو تو اسے نصب پڑھنا بہتر ہے۔ لازم نہیں: ما زیدًا القیتُه و لا عمرًا رأیتُهٗ. هل[4] الرجلین تعرِ فُهُمَا؟ مذکورہ مثالوں میں اسم مشغول عنہ کو رفع پڑھنا بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔

(ج) جب وہ اسم "اِذَا" الـفُـجَـائِیَّة (بمعنی ناگہاں) کے بعد واقع ہو اس کو رفع دینا لازم ہے: دَخلتُ[5] البَیْتَ فاذا الغلام یُوَبِّخُه ابی.

اسی طرح جب وہ کلمات الشرط، اسماء موصولہ، لامر الابتداء ما نافیہ یا حروف مشبہ بالفعل کے قبل واقع ہو تو اس پر رفع لازم ہے: العلم[6] ان خدمتَه رَفَعَکَ الولدُ الذی رأیتَهٗ ذَکِیٌّ.

(د) مذکورہ مواقع کے سوا باقی صورتوں میں رفع اور نصب دونوں جائز ہیں۔

۱۱۔ جب اسم مشغول عنہ کو نصب پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے فعل مقدر کا مفعول بناتے ہیں اور اس اسم کے بعد جو فعل واقع ہوا ہے اُسے فعل مقدر کا مفسر (تفسیر کرنے والا) کہتے ہیں اور جب اس اسم کو رفع پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے مبتدا کہتے ہیں اور باقی جملہ کو اس کی خبر بناتے ہیں چنانچہ ذیل کے جملوں کی تحلیل سے تم سمجھ لوگے۔

---

(۴) کیا تو اِن دو مردوں کو پہچانتا ہے؟ (۵) میں گھر میں داخل ہوا تو ناگہاں (کیا دیکھتا ہوں) کہ اس کو میرا باپ دھمکا رہا ہے۔ (۶) اگر تو علم کی خدمت کرے گا تو وہ تجھے بلند کر دے گا۔

Marfat.com

مشق نمبر ۹۳

۱- إِن الْعِلْمَ حَصَّلْتَهُ نَفَعَكَ ۲- اَلْعِلْمُ إِنْ حصّلته نفعک

پہلی مثال میں نصب لازم ہے اور دوسری میں رفع۔

(اِنْ) حرف شرط (العلمَ) مفعول بہ ہے فعل مقدر (حصَّلْتَ) کا جس کا تفسیر وہ فعل ظاہر کرتا ہے جو اس کے بعد واقع ہے۔ اب یہ فعل و فاعل و مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفسر ہے۔

(حَصَّلْتَ) فعل با فاعل (ہٗ) مفعول بہ' محلاً منصوب. جملہ فعلیہ ہو کر تفسیر یعنی مفسر ہے پہلے جملے کا۔ مُفسَّر اور مفسِّر دونوں جملے مل کر شرط ہے۔

(نَفَعَ) فعل ماضی واحد غائب اس میں ضمیر مُستَتِر ہے جو علم کی طرف راجع ہے۔ وہی فاعل ہے۔

(کَ) مفعول بہ محلاً منصوب۔ فعل و فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہے۔
شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو گیا۔

(العِلْمُ)	مبتدا مرفوع	مبتدا اور خبر
(اِنْ حَصَّلْتَهٗ) جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہے۔	شرط اور جزا	مل کر جملہ اسمیہ ہوا
(نَفَعَکَ) فعل فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا	مل کر خبر محلاً مرفوع	

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۱

اَقْبَلَ (ا) سامنے آنا' متوجہ ہونا۔	زَبُوْنٌ (جـ زَبَائِنُ) جدید محاورے میں گاہک اور خریدار کو کہتے ہیں۔
اَنَارَ (ا-و) روشن کرنا۔	شَاهِقٌ بہت اونچا۔
اِفْرَاطٌ (ا-مصدر) کسی کام میں حد سے بڑھ جانا۔	عُرْيَانٌ (جـ عُرَاةٌ) ننگا۔
تَفْرِيْطٌ (۲-مصدر) کوتاہی کرنا۔	قَهَرَ (ف) دباؤ ڈالنا' غصہ کرنا۔
بِضَاعَةٌ (جـ بَضَائِعُ) مال تجارت' پونجی۔	كَسَا (ن-و) پہنانا۔
جَلَبَ اور اِسْتَجْلَبَ کھینچنا' حاصل کرنا۔	لُقَطَةٌ پڑی پائی ہوئی چیز۔
جَائِعٌ (جـ جِيَاعٌ) بھوکا۔	اَلْمُتَنَبِّیْءُ مدعی نبوت' عرب کے ایک مشہور شاعر کا تخلص ہے۔
جَلِيْسٌ (جـ جُلَسَاءُ) ہمنشین۔	نَهَرَ (ف) جھڑکنا۔
دِيْوَانٌ (جـ دَوَاوِيْنُ) اشعار کا مجموعہ' کچہری۔	
مَحَا (ن-و) مٹانا۔	
مَخْزَنٌ (جـ مَخَازِنُ) گودام' دکان۔	

Marfat.com

مشق نمبر ۹۴

ذیل کی مثالوں میں دیکھو کون سی جگہ مفعول مقدم ہے اور اس کی وجہ معلوم کرو۔ یہ بھی پہچانو کہ کس جگہ جوازاً مقدم ہے اور کہاں وجوباً۔ کون سی مثالوں میں فعل اور فاعل دونوں محذوف ہیں۔ کس جگہ کون سا فعل محذوف ہے؟

(۱) كـافَـاَءنا اخانا الصغيَر (۲) كافَأنَا اخوانا الكبيرُ (۳) ماراءى موسٰى عيسٰى (۴) بَنـى الـمـحـراب زكَرِيَّا (۵) اَلْقى العصاء موسٰى (۶) اكرم اخى ابى (۷) قرء كتابى صَـدِيـقـى (۸) ایَّ رجلٍ لقيتَ؟ (۹) كم رُمَّانَةً اَكَلْتَ؟ (۱۰) كم تُفَّاحةٍ اَكَلْتُ (۱۱) مَنْ عـلَّمتَ و مِمَّنْ تعلَّمتُ؟ (۱۲) اصاحبًـا لا عيـبَ فيه تريدُ؟ (مصراع) (۱۳) فامّا اليتيـمَ فَلاَ تَـقْهَرْ و امّا السائِلَ فَلا تَنْهَرْ (۱۴) ما تُقَدِّمُوْا لانفسكم من خير تجدوه عند الله (۱۵) اناكم والشِقَاقَ (۱۶) ايَّاكَ وجليسَ السُّوْءِ (۱۷) الاتّحادَ الاتّحادَ (۱۸) الطَّرِيقَ الطَّريقَ (۱۹) اللهَ اللهَ عَبادَ اللهِ (يا عباد الله)

مشق نمبر ۹۵

ذیل میں اشتغال کی مثالیں ہیں ان میں غور کرو کس جگہ نصب واجب ہے اور کس جگہ رفع واجب ہے اور کہاں دونوں جائز ہیں۔

(۲۰) هـل ديوان المتنبّى ءِ قرأته؟ (۲۱) حَيثُما المحسن وجد تموه فَعَظِّمُوْهُ (۲۲) لا الاِ افـراط اُرِيـده ولا التّـفـريـط اِبـتَـغِيْـه والِاعتدالُ هو مَذهبى (۲۳) النّاس تَـغُـرُّهـم الـدُّنيـا فَيَهْـلِـكُـوْن (۲۴) ابـوک يـا ابـاک اغـرفـه فقد كان رجلا صالحًا (۲۵) الـجائع اَطْعِمُوْه والعريان اكسوه (۲۶) اللُّقطة حيثما و جد تموه رجب عليكم رُدُّهـا الـى صـاحبها (۲۷) الكتاب الذى نقرء و نافع جِدًّا (۲۸) البصنائع الجيّدة هل اسـتـجـلَبْتَهـا لـمـخـزنـک حتـى تشتهـرَ بيـن التّجـار و يكثر عليكـ اقبال الزبائن؟

(۲۹) شعر۔

و ايـن الـوعـدُ قلت لها فقالت   كـلام الـليـل يَمْحُوه النّهار

(۱) اَ ہمزۂ استفہام ہے۔

Marfat.com

مشق نمبر ۹۶

(۱) کون سی کتاب تم نے خریدی؟ (۲) کتنے روپے تم نے مزدور کو دیے؟ (۳) تم نے بمبئی میں کیا دیکھا اور کس سے ملاقات کی؟ (۴) میرے باپ نے میرے بھائی کو بلایا۔ (۵) تم جو کچھ کرو اس کی جزا پاؤ گے (اس کا معاوضہ تمہیں دیا جائے گا)۔ (۶) صرف علم اور عمل ہی آدمی کو کامیاب بناتے ہیں۔ (۷) حامد جہاں بھی مل جائے اُسے میرے پاس بھیج دو میں اسے ایک عمدہ گھڑی دوں گا۔ (۹) لیکن بچوں کو تو نہ جھڑکا کرو اور جانوروں کو بے سبب نہ ستایا کرو۔

مشق نمبر ۹۷

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

خرج صباح الجمعة اخوان للتفرج الى الضاحية واخذا معهما اختهما رقية. فدخلوا في بستان فرأوا هناك اشجار اشاهقة و ازهار طيبة الرائحة واثمار مختلفة الالوان والاشكال. فطمعت البنت في تفاحة ناضجة وارادت ان تقطفها. فصاح اخواها اياك والثمر يا رقية. لا تمسي شيئا من الازهار والاثمار دون[1] اجازة البستاني انما يسرق الاثمار الاولاد الشرار. فلا تكن منهم ولكن من الكرام. فان طابت لك ثمرة فاشتريها ولا تسرقي. فثلثة من التفاح اشترتها رقية بست انات وباقة[2] من الورد بانة اما اخواها فاشتريا ثماني رمانات بروبية واحدة ثم خرجوا على شاطئ النّهر و تفرجوا واغتسلوا و سبحوا في الماء و سُرّوه امسّرة عظيمة. ثم رجعوا الى بيتهم و قصوا علىٰ امهم فتبسّمت فرحت على قصة الاثمار.

---

(۱) دُوْنَ: سوا۔ (۲) باقة: گلدستہ۔

Marfat.com

اَلدَّرسُ الحَادِی وَالسِّتُّونَ

(۲) المفعول المطلق (۳) والمفعول له

۱- كَلَّمَ اللهُ مُوسَى تَكْلِيمًا[1]. ضُرِبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيدًا[2] سِرْتُ سَيْرَ الْبَرِيدِ[3]. دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ[4].

۲- اوپر کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ گئے ہو گے تکلیما، ضربا شدیدًا اور دَقَّتَیْنِ میں سے ہر ایک مفعول مطلق ہے کیونکہ تم نے حصہ سوم سبق ۴۳ میں پڑھا ہے کہ اگر کسی فعل کے بعد اسی فعل کا مصدر لایا جائے جس سے اس فعل کی تاکید یا نوعیت اور کیفیت یا تعداد مقصود ہو تو اس مصدر کو مفعول مطلق کہتے ہیں اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

۳- پہلی مثال سے تاکید دوسری اور تیسری سے نوعیت اور کیفیت اور چوتھی سے تعداد معلوم ہوتی ہے۔

۴- نوعیت صفة سے بھی بتلائی جاتی ہے اور اضافة سے بھی۔ دیکھو اوپر کی مثالیں۔

۵- جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لئے لانا ہو تو اس کا مرادف لفظ بھی بول سکتے ہیں: قام الخطيبُ وقوفاً[5] جَلَسْتُ قعوداً.

۶- کبھی مصدر کسی اسم صفت کا مضاف الیہ واقع ہوتا ہے اور مضاف کو نصب دیا جاتا ہے: خَاطَبَ أَفْصَحَ خِطَابٍ (خِطَاب مصدر ہے خَاطَبَ کا)

۷- لفظ كُل اور بَعْض نیز صفة اور اسم عدد مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں: مَالَ كُلَّ الْمَيْلِ[6]، تَأثَّرَ بَعْضَ التَّأثُّرِ[7]، اذكروا الله كثيرا (= ذكرا كثيرا) جُلِدَ السارقُ عشرا (= جَلْدَةً عَشْرًا يا عَشْرَ جَلَدَاتٍ).

دیکھو مَیْل مصدر ہے مَال کا مگر وہ مضاف الیہ ہونے سے مجرور ہے اور کُلّ مضاف ہے اور مصدر کی بجائے اس کو نصب دیا گیا ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو سمجھ سکتے ہو۔

---

(۱) اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا کلام کرنا۔ (۲) چور کو سخت مار ماری گئی۔ (۳) میں چلا قاصد کی چال۔ (۴) گھڑی نے بجائے دو گھنٹے۔ (۵) قیام اور وقوف مترادف ہیں اسی طرح جلوس اور قعود۔ (۶) مائل ہوا پورا مائل ہونا یعنی پوری طرح مائل ہو گیا۔ (۷) کسی قدر متاثر ہوا یعنی کچھ اثر قبول کر لیا۔

Marfat.com

۸- عربی میں بہت سی مثالیں ایسی ملتی ہیں جہاں صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصہ محذوف ہوتا ہے: تجھے خوشگوار ہو مبارک ہو هَنِيئًا لَّکَ (هَنَا هَنِيئًا) عَجَبًا لَکَ (= عَجِبْتُ عَجَبًا لَکَ) شُکْرًا لَکَ (= اشکرک شکرًا لک) رَعْيًا (رعاک[1] الله رعيًا) سَمْعًا و طاعةً (= اِسْمعوا سَمْعًا وَ اَطِيْعُوا طاعةً) اَيْضًا (= اض[2] اَيْضًا) بڑے کی پکار کے جواب میں چھوٹا کہتا ہے لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ. لَبَّیْکَ کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ اصل میں اُلِبُّ لَکَ اِلْبَابَیْنِ ہے۔ فعل حذف کر دیا گیا اور اِلْبَابَیْنِ کو ضمیر مخاطب کی طرف مضاف کر دیا گیا۔ اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون ساقط ہو گیا۔ اِلْبَابَیْکَ ہو گیا۔ پھر اس میں تخفیف کر کے لَبَّیْکَ کہہ دیا گیا۔ معنی ہیں میں آپ کی خدمت کے لئے (ایک ہی بار نہیں) دو بار یعنی کئی بار حاضر ہوں۔ اسی طرح سَعْدَیْکَ دراصل اُسْعِدُکَ اِسْعَادَیْنِ ہے۔ یعنی میں آپ کی مدد (ایک بار نہیں بلکہ) دو بار کرنے کو حاضر ہوں۔ اس کو بھی اِسْعَادَیْکَ سے مخفف کر کر کے سَعْدَیْکَ بنا لیا گیا۔

تنبیه: اُردو میں مفعول مطلق کا استعمال کم ہوتا ہے۔ اس لئے عربی عبارت کے ترجمے میں ہر جگہ مفعول مطلق کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

المفعول له یا لاجله

۹- المفعول له یا المفعول لا جله (یعنی جس کے لئے یا جس سبب سے کام کیا گیا ہو) اس کا بیان حصہ سوم سبق ۴۳ میں ہو چکا ہے۔

مفعول لہ بھی ایک مصدر ہوتا ہے مگر جملے میں اس کا استعمال کسی کام کا سبب بتلانے کے لئے ہوتا ہے: قُمْتُ اکرامًا للاستاذ' ضربتُ الولد تأديبًا. ان جملوں میں اکرام اور تادیب مفعول لہ کہلاتے ہیں مگر مصدر پر لام جارّہ لگا دیں تو اسے مفعول لہ نہیں بلکہ جار مجرور کہیں گے: ضربتُ الولد للتاديب.

ذیل کی تین مثالوں کا فرق اچھی طرح سمجھ لو:

اِدَّبْتُ فعل با فاعل	ولدی مفعول بہ	تادیبًا مفعول مطلق	ضربتُ فعل با فاعل	ولدی مفعول بہ	تادیبًا مفعول لہ
اَدَّبْتُ فعل با فاعل	ولدی مفعول بہ	للتادیب جار مجرور متعلق فعل			

(۱) رَعٰی یَرْعٰی رَعْیًا حفاظت کرنا' چرنا۔ (۲) اض یَئِیضُ اَیضًا لوٹنا۔ دوبارہ وہی کام کرنا۔ اسی مناسبت سے "بھی" "پھر وہی" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

Marfat.com

دیکھو لفظ تادیب پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے دوسرے میں مفعول لہ اور تیسرے میں مجرور متعلق فعل ہے۔ تینوں جملہ فعلیہ ہیں۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۲

اَبٌّ چارہ' گھاس وغیرہ۔
اِبْتِغَاءٌ (۷-ی مصدر) چاہنا۔
اَخْذٌ (مصدر ہے) پکڑنا' گرفت۔
اِكْتَشَفَ (۷) کھوج لگانا' معلوم کرلینا۔
اِمْلَاقٌ (۱) مفلسی۔
تَجَرُّعٌ گھونٹ گھونٹ پینا۔
تَدْخِيْنٌ (۲) تمباکو پینا' دھونی دینا۔
تَشْجِيْعٌ (۲) حوصلہ افزائی کرنا۔
تَعَمَّدَ (۴) دیدہ دانستہ کرنا۔
صَاحِبٌ مصاحب' دوست' آقا۔
صَبٌّ (ن-مصدر) گرانا' انڈیلنا۔
صِلَةٌ (جـ صِلَاتٌ) انعام' میل جول۔
طَبْعٌ (جـ طِبَاعٌ) طبیعت۔
عَاقَبَ (۳) سزا دینا' پیچھا کرنا۔
عَصْرٌ (جـ عُصُوْرٌ. اِعْصَارٌ) زمانہ۔
عُنْوَانٌ پتہ' نشان۔
غُلْبٌ (جمع ہے غلباءُ کی) گھنے۔
قَضْبٌ اونچا شاخ دار درخت' بانس۔
قَلَمُ الحِسَابَاتِ حساب کا دفتر۔

ثِقَةٌ (وَثِقَ يَثِقُ کا مصدر ہے) اعتماد کرنا' بھروسہ کرنا۔
جَائِزَةٌ انعام۔
جَزُوْعٌ بے صبر۔ آزردہ۔
خَشْيَةٌ (ض- ي- مصدر) خوف' ڈرنا۔
شُعَاعٌ (اَشِعَّةٌ) شعاع کرن۔
شِرْكَةٌ یا شَرِكَةٌ کمپنی' ساجھا۔
شَهْمٌ ہوشیار' تیز فہم' سردار۔
شِيْمَةٌ (جـ شِيَمٌ) خصلت' فطرت۔
كَادَ (يَكِيْدُ) تدبیر و حیلہ کرنا' داؤں چلنا۔
مَتَاعٌ (جـ اَمْتِعَةٌ) فائدہ' اسباب۔
مُتَمَرِّدٌ سرکش۔
مَرْضَاةٌ مرضی' رضامندی۔
مُقْتَدِرٌ صاحب اقتدار' قدرت والا۔
مُقَاسَاةٌ (۳-مصدر) تکلیف اٹھانا۔
نَعَمٌ (جـ اَنْعَامٌ) چوپائے' پالتو جانور۔
نَعْمَةٌ آسودگی۔
نَكَالٌ عذاب' سزا۔
هَجَرَ (ن) جدا ہونا' چھوڑ دینا۔

مشق نمبر ۹۸

تنبیہ ۱: ذیل کی مشق میں مفعول مطلق اور مفعول لہ کو پہچانو:

(۱) لقد سرّني سرورًا عظيمًا كمالُ صحّةِ ابنك بعد مقاساة مرضٍ شديد (۲) اشكرك شكرًا قلبيًّا من ارسالك لي عنوانَ صاحبك (۳) يضرّ التدخين

Marfat.com

مُسْتَحْمِلِيَة اِضْرَارًا بليغا فاذا شئت السّلامة من مضادّه فاتركه تركًا ابديّه
(۴) اكتشف العلماء فى هذا العصر اكتشافاتٍ كثيرةً (۵) تأكُلُ فى النهار اَكْلَتَيْنِ ما عدا اَكْلَةَ الصّباح (۶) اذا اكرمت اللئيم بَعْضَ الاكرام ظَنَّ اِنَّكَ فى احتياج اليه.
(۷) وَقَفَ اعرابيّ بين يَدَى المَلِك فخاطبه اَفْصَحَ خطاب فاعجبه و اَمَرَ له بصلةٍ.
(۸) ينبغى ان نصبر كُلَّ الصبر على حوادث الايّام (۹) يُعْطَى الاولادُ النّاجعون فى العلم جائزةً تشجيعا لهم على تحصيل العلم (۱۰) عيّنت شركة السكة الحديديّة احدَ شركائها رئيسا على قلم الحسابات اعتمادا على خبرته وَثِقَةً بامانته و نشاطه
(۱۱) يُعَاقَبُ القاتل المتعمّد بالقتل مُجازاةً على اِثمه وعِبْرةً لامثاله (۱۲) تُشْعَلُ القناديل ليلا فى المُدُن اِنارةً للشوارع (۱۳) كلما[1] يدعوني ابي "ياسعد" اقول "لبّيك وسعديك ياسيدي" واقوم لِامتثال امره قيامَ الخادم الوفي.[2]

(۱۴)	فصبرا جميلا يا بُنَيَّ ولا تكن	جزوعا فَاِنَّ الصبر من شيمة الشّهم
(۱۵)	هنيئًا لِاَرْبابِ النّعيم نعيمُها	و للعاشق المسكين ما يَتَجَرَّعُ

مشق نمبر ۹۹

من القران

(۱) انّا فتحنا لك فتحًا مبينا (۲) انهم يَكيدون كَيْدًا و اَكِيْدُ كَيْدًا (۳) وَاْصِبر على ما يقولون واهْجُرهم هَجرًا جميلا وذَرْنِيْ والمكذِّبِيْنَ أُولى النَّعْمَةِ ومَهِّلْهم قليلا
(۴) فَلْينظر الانسانُ اِلٰى طعامه انّا صَبَبْنَا الماء صبًا ثم شققنا الارض شقًا فانبتنا فيها حَبًا وَ عِنَبًا و قضبا و زيتونًا و نخلا وَحَدائِقَ غُلْبًا وفاكهةً و ابًّا متاعًا لكم ولا نعامكم
(۵) ولا تقتلوا اولادكم خشيةَ اِمْلاقٍ نحن نرزقُهم و اِيّاكم (۶) ومَنْ يفعل ذٰلك ابتِغاءَ مرضاتِ اللّٰهِ فسوف نُؤْتِيه اجرًا عظيمًا (۷) والسّارِقُ والسارقةُ فاقطعوا اَيْدِيَهُمَا جزاءً بما كسبا نكالاً مِن اللّٰه (۸) فَاَخَذْنَاهم اَخْذَ عزيزٍ مُقْتَدِرٍ.

(۱) كلما: جب بھی (۲) وَفِي: وفادار۔

Marfat.com

مکتوب من تلمیذ الٰی اختہ الکبیرۃ ذاتِ[1] الثّروَۃ بطلب منھا بعضَ ما یلزَمہ[2]

اختی المحترمۃَ زینۃَ السّیدات

السّلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ. جمیلُ[3] صُنعکِ مَعِیَ قَدعوَّدنی ☆ اَنْ اَلجاَ[4] الیکِ فی جمیع اموری. واِنیّ ارانی الیوم فی حاجۃٍ اِلٰی شِراء[5] بعضِ اشیاءَ تَلزَمنِیْ فی المدرسۃ. فَقَصَدتُکِ راجیًا من مکارمکِ ان تُرسلی اِلیّ لَدٰی[6] اوّلِ فرصۃٍ ما تَسْمَحُ[7] بہ نفسکِ من النّقود لِاَقْضِیَ بھا حاجتی واَحفظ الباقِیَ تحت ید اللزُوم[8] وبذلک یزاد شکری لفضلک و تتضاعف محبّتی لک

دُمْتِ لاخیک

اخوک المطیع'

حامد

تنبیہ: اس خط کا جواب اگلے سبق کے آخر میں دیکھو۔

(۱) صاحب ثروت' مالدار۔ (۲) لَزِمَ (س) لازم ہونا۔ ضروری ہونا۔ کسی کے ساتھ لگے رہنا۔ (۳) جَمِیْلُ صُنعِکِ تیرا اچھا سلوک۔ (۴) لَجَأَ (ف) التجا کرنا۔ (۵) شِراءٌ خریدنا۔ خرید و فروخت۔ (۶) لَدٰی پاس' بوقت (۷) سَمَحَ بِہٖ اجازت دینا' مناسب جاننا۔ (۸) تَحْتَ یَدِ اللُّزُوم ضرورت کے ہاتھ کے نیچے۔ یعنی ضرورکام کیلئے۔ ☆ مجھے عادی بنا دیا ہے۔

Marfat.com

سوالات نمبر ۲۱

(۱) منصوبات کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۲) مفعول بہ کی تعریف کرو۔

(۳) مفعول کی وجہ سے فعل میں کیا تغیرات ہوتے ہیں؟

(۴) کون کون سی صورتوں میں مفعول بہ پر فاعل کا مقدم کرنا ضروری ہے؟

(۵) کون کون سی صورتوں میں فاعل پر مفعول بہ کا مقدم ہونا ضروری ہے؟

(۶) اشتغال الفعل سے کیا مراد ہے؟

(۷) اسم مشغول عنہ کے اعراب کی مختلف صورتیں بیان کرو؟

(۸) مفعول مطلق کی تعریف کیا ہے؟

(۹) مفعول مطلق کے قائم مقام کون کون سے الفاظ ہوتے ہیں؟

(۱۰) بارہ جملے مرتب کرو جن میں سے چار میں مفعول مطلق تاکید کے لئے ہو، چار میں کیفیت اور نوع کے لئے ہو اور چار میں عدد بتانے کے لئے ہو۔

(۱۱) ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

سَجَد المصلیّ سِجدتَیْن، یمِیْلُ الصَّالحُ الی الفضیلة کُلَّ المَیْلِ

(۱۲) مفعول لہ کی تعریف کرو۔

(۱۳) دس جملے بناؤ جن میں ذیل کے مصادر بطور مفعول لہ استعمال کئے گئے ہوں: رَغبةً فی العلم، طَلَباً لِلغِنیٰ، ثِقةً توَکُّلاً عَلَی اللهِ، مُکَافَأةً، تَعْلِیماً، احتراماً، اِعَانَةً، اِفادةً۔

(۱۴) ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو:

یتصدّقون ابتِغَاء مَرضَاةِ اللهِ، تُتَاجِرُ اَمَلاً بِالرِّبحِ۔

Marfat.com

الدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالسِّتُّوْنَ

(۴) المفعول فيه (۵) المفعول معه

۱۔ قرأت الدّرس صباحًا أمَامَ المعلِّم

تم نے سبق ۴۳ میں پڑھا ہے کہ جو اسم کام کا وقت یا کام کی جگہ بتلانے کے لئے بولا جائے اُسے مفعول فیہ یا ظرف کہا جاتا ہے۔ اس لئے تم کہہ سکتے ہو کہ اُوپر کے جملے میں صباحًا اور اَمَام یہ دونوں مفعول فیہ یا ظرف ہیں کیونکہ پہلا لفظ وقت بتاتا اور دوسرا جگہ۔ یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ پہلا ظرف زمان ہے اور دوسرا ظرف مکان۔

۲۔ ظرف زمان اور مکان کے بہت سے الفاظ تو پچھلے سبقوں میں متفرق طور سے اور ضمنی طریقے سے تم نے پڑھ لئے ہیں۔ یہاں پر اکثر اسماء ظرف اکٹھا لکھ دیئے جاتے ہیں۔

ظرف زمان: ثانية (سیکنڈ) دقيقة (منٹ) ساعة (گھنٹہ) يوم أُسبوع سَنَة عام (سال) قرْن (صدی) دَهر (زمانہ ہمیشہ) حِين[1] بُكْرَة (صبح سویرے) اَصِيل (شام) صَباح مَساء لَيل نهار اَبَد (ہمیشہ) وغیرہ۔

ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جر داخل نہ ہو تو ہمیشہ وہ منصوب ہوگا اور مضاف نہ ہو تو آخر میں تنوین آتی ہے: اُذكروا الله بكرةً و اصيلاً۔

مگر ظرف مکان میں سے وہی الفاظ منصوب ہوں گے جو مُبْهَم (غیر معین) ہوں: فَوْقَ تَحْتَ، اَمَامَ قُدَّامَ (آگے سامنے) خَلْفَ (پیچھے) وَرَاءَ[2] (پیچھے) کبھی آگے اور سوا کے معنی میں آتا ہے۔ قَبْلَ (پہلے) قُبَيْلَ (ذرا پہلے) بَعْدَ بُعَيْدَ (ذرا پیچھے) اِذَاءَ (مقابل) حِذَاءَ (مقابل) تِلْقَاءَ (طرف) تُجَاهَ (طرف مقابل) مَعَ (ساتھ) عِنْدَ لَدُن[3] (پاس) لَدَى (پاس) بَيْنَ (درمیان) بَيْنَ يَدَيْ (سامنے آگے) يَمِيْنًا (دائیں طرف) شِمَالاً (بائیں طرف) يَسَارًا (بائیں طرف) شَرْقًا غَرْبًا جَنُوبًا شَمالاً مِيلاً فَرْسَخًا (تین میل) بَرِيْدًا (تقریباً بارہ میل کا پٹہ ڈاک قاصد)۔

---

(۱) حِيْن (جمع اَحْيان) وقت۔ (۲) لَدُن اور لَدَى پر کوئی اعراب نہیں آئے گا۔ (۳) وَرَاءَ بھی آگے اور سوا کے معنی میں آتا ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۱: عِندَ اور لَدُن ہم معنی ہیں۔فرق اتنا ہے کہ عِندَ اشیا اور معانی اور حاضر اور غائب سب کے لئے بول سکتے ہیں مگر لَدُن صرف حاضر اشیاء کے لئے کہا جاتا ہے۔مثلاً هٰذا القول عندی صواب کہہ سکتے ہیں۔لَدُنّی صوابٌ نہیں کہا جاتا۔اسی طرح عندی کتاب اس وقت بھی کہہ سکتے ہیں جبکہ کتاب تمہارے پاس حاضر نہ ہو بلکہ تمہارے گھر پڑی ہو یا اور کہیں ہو مگر لَدُنِّیَ کتاب اسی وقت کہہ سکتے ہیں جبکہ کتاب تمہارے پاس موجود ہو۔لَدَی اور عند میں بھی یہی فرق ہے۔

تنبیہ ۲: لَدُن اور لَدَی کے ساتھ ضمیر میں مِن اور علٰی کی طرح ملائی جائیں گی: لَدُنْهُ سے لَدُنِّی اور لَدُنَّا تک اور لَدَیْهِ سے لَدَیَّ اور لَدَیْنَا تک (دیکھو سبق ۱۱-۴)

۳- مذکورہ اسماء ظرف میں سے آخر کے دس الفاظ کے سوا باقی سب الفاظ ہمیشہ اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

کبھی یمین، یَسار، شِمال اور جہالت اربعہ بھی اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں: فوقَ الْجَبَلِ، تَحتَ الشَّجَرَةِ، جَلَسْتُ یَسَارَهُ، جَرَیْتُ[1] مِیلاً لا فرسخا.

۴- ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جارّہ بھی لگائے جاتے ہیں۔یمین اور شمال کے ساتھ اکثر عَن لگایا جاتا ہے۔باقی کے ساتھ عموماً مِن لگتا ہے اور جہالت کے ساتھ زیادہ تر فِی لگاتے ہیں: عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ[2]، تَجْرِی مِنْ تَحْتِهَا الانهارُ، البحر فی غَرْبِ الهند.

۵- وہ ظروف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہیں: دار، بَیت، مسجد، مدرسة، مکة وغیرہ عموماً فِی کے بعد واقع ہو کر مجرور ہوا کرتے ہیں: صلیتُ فی المسجد، سکنت فی مکّةَ[3]

مگر دَخَلَ، نَزَلَ اور سَکَنَ کے بعد مذکورہ اسماء ظروف اکثر بغیر فی۔ کے بولے جاتے اور منصوب ہوتے ہیں: دخلت المسجدَ، نزلت قریةً، سکنتُ مَکّةَ.

۶- بعض اسماء ظرف "مبنی" ہیں:

(الف) قَطُّ (کبھی) زمانہ ماضی کیلئے عَوضُ (ہرگز، کبھی) زمانہ مستقبل کے لئے۔یہ دونوں ظرف زمان ہیں اور ضمہ پر مبنی ہیں: اما شربت الخمر قطُّ ولا اَشربُها عَوضُ.

(۱) جری (ض) دوڑنا۔بہنا۔ (۲) بیٹھا ہوا۔ (۳) مکۃ غیر منصرف ہے۔اس لئے حالت جری میں فتحہ دیا گیا ہے۔

Marfat.com

(ب) حَیْثُ (جہاں، جبکہ، اس لئے کہ) یہ ظرف مکان ہے اور زمان کے لئے بھی آتا ہے۔ ضمہ پر مبنی ہے۔ یہ لفظ جملہ کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے:
ثُمَّ اَفِیْضُوْا[1] مِنْ حَیْثُ[2] اَفَاضَ النَّاسُ.

(ج) قَبل اور بَعْد در اصل معرب ہیں لیکن جب اُن کا مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو وہ ضَمَّة پر مبنی ہو جاتے ہیں: لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ یعنی قَبْلَ کُلِّ شَیءٍ و بَعْدَ کُلِّ شَییءٍ لاَ غَیْرُ بھی جب مقطوع الاضافۃ ہو تو ضمّہ پر مبنی ہوتا ہے اگرچہ یہ ظرف نہیں ہے: انا اٰکُلُ الفواکِہَ لا غَیْرُ لا اٰکُل غیرَھا.

تنبیہ ۳: بعض اوقات بَعْدُ کے معنی "اب تک" ہوتے ہیں: لَمْ یُقْضَ الامرُ بعدُ (اب تک معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا)۔

(د) ھٰھُنا (یہاں) ھُنَاکَ اور ھُنَالِکَ (وہاں، اس وقت) ثَمَّ یا ثَمَّہ (وہاں، اُس طرف) یہ الفاظ اسماء اشارہ ہیں اور ظرفیت کے معنی بھی لئے ہوئے ہیں اس لئے اسماء ظرف بھی ہیں:
اِنَّا ھٰھُنا قاعدُون. مَنْ جالِسٌ ھُناکَ! ھُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّہٗ. فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ.

تنبیہ ۴: مِنْ ثَمَّ "اسی لئے یا اسی وجہ سے" کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے: الخمر تُزِیْلُ العَقلَ ومِنْ ثَمَّ حُرِّمت فِی الاِسلَامِ.

(ھ) اَیْنَ،[3] اَنّیٰ،[4] اَیَّانَ[5] اور مَتٰی[6] یہ الفاظ استفہام کے لئے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۱۳) شرط کے لئے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۵۶) اور ظرفیت کے معنی بھی لئے ہوئے ہیں۔ اس لئے اسماء ظرف میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ اَیْنَ ظرف مکان ہے۔ اَنّٰی زمان اور مکان دونوں کے لئے آتا ہے۔ اَیَّان اور مَتیٰ زمان کے لئے آتے ہیں۔ کبھی اَیْنَ اور مَتیٰ کے ساتھ مَا بڑھا کر اَیْنَما اور مَتیٰ مَا کہا جاتا ہے۔

تنبیہ ۵: اَیّان اور مَتیٰ کے معنی ایک ہیں لیکن اَیّانَ سے زیادہ اہم بات کا سوال کیا جاتا ہے: اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ؟ (جزا سزا کا دن کب ہے؟) اَیّان ذاھبٌ انت نہیں کہیں گے۔

---

(۱) افاض من المکان چل پڑنا۔ یعنی پھر تم چل پڑو جہاں سے سب لوگ چل پڑے ہیں۔ اس مثال میں حَیْثُ اپنے مابعد کے جملے کی طرف مضاف ہے۔ (۲) حیث بمعنی چونکہ اکثر مستعمل ہے۔ اس وقت اس کے بعد اَنَّ مفتوحہ لایا جاتا ہے۔ حیث انہ جاھل لم اخاطبہ. (۳) کہاں، جہاں (۴) کہاں سے، جہاں، جب۔ (۵) کب، جب۔ (۶) کب، جب۔

Marfat.com

(و) کُلَّمَا (جب بھی) رَیْثَمَا (ذرا دیر، جب تک) طَالَمَا (عرصہ دراز سے، اکثر اوقات) قَلَّمَا (بہت کم، بعض اوقات) یہ الفاظ بھی ظرف زمان ہو جاتے ہیں: کُلَّمَا اَوْ قَدُوْا نَارًا لِلْحَرْبِ اَطْفَاءَ ھا اللّٰہُ (جب بھی وہ (کافر) لڑائی کی آگ بڑھاتے ہیں اللہ اُسے بجھا دیتا ہے) وقف الغلام رَیْثَمَا صَلَّیْنَا (لڑکا اتنی دیر کھڑا رہا کہ ہم نے نماز پڑھ لی) طَالَمَا کُنَّا نَنْتَظِرُکَ (عرصہ دراز سے ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے) قَلَّمَا رأیناہ (ہم نے اسے بہت کم دیکھا ہے)۔

(ز) اِذَا شرطیہ (جب) اِذْ (جب) ظرف زمان ہیں۔ اِذَا کو ماً زمانہ مستقبل کے لئے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو: اِذَا السَّمَاءُ انشقّت (جب آسمان پھٹ جائے گا) اور اِذْ اکثر زمانہ ماضی کے لئے آتا ہے۔ اگرچہ مضارع پر داخل ہو: وَاِذْ یَرْفَعُ ابراھیمُ القواعدَ من البیت و اسمٰعیلُ (اور جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے)۔

تنبیہ ۵ : اِذَا شرطیہ کے بعد ہمیشہ فعل آتا ہے اور اِذْ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے اور اسم بھی: اِذْ ھُمَا[1] فِی الغارِ مگر اِذَا[2] فجائیہ کے بعد ہمیشہ اسم ہی آئے گا: طلعتُ[3] الجبلَ و اِذا اسدٌ نائمٌ فی الغار کبھی اِذْ بھی مفاجاۃ کے لئے آجاتا ہے۔☆

تنبیہ ٦ : قرآن مجید میں جہاں کہیں آیت کے شروع میں اِذْ آیا ہے وہاں اُذْکُرْ یا اُذْکُرُوْا کو مقدر مان لیا جاتا ہے: واِذْ یرفع کے معنی کئے جاتے ہیں "یاد کرو جبکہ ابراہیمؑ الخ"

تنبیہ ۷ : اِذْ کے معنی "اس لئے" بھی ہوتے ہیں: اکرمتہ[4] اِذْ ھُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ یعنی لِاَنَّہٗ: ایسے اِذْ کا شمار حروف میں ہوگا۔

۷- یَوْمَ اور حِیْنَ جب اِذْ کی طرف مضاف ہوں تو کہیں گے یَوْمَئِذٍ = یَوم اِذٍ (اس روز، جس روز) حِیْنَئِذٍ (اس وقت، جس وقت) اسی طرح وَقْتَئِذٍ بھی کہتے ہیں۔ ان لفظوں میں اِذْ کے بعد ایک جملہ تھا جسے حذف کر کے اس کے عوض میں تنوین لگا دی گئی ہے۔ اصل میں یوں ہے: یَوْمَ اِذْ کَانَ کذا (جس روز ایسا ہوا تھا)۔

تنبیہ ۸ : یَوْمَ اِذٍ کو یَوْمَئِذٍ، حِیْنَ اِذٍ کو حِیْنَئِذٍ اور وَقْتَ اِذٍ کو وَقْتَئِذٍ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

---

(۱) جس وقت وہ دونوں غار میں تھے۔ (۲) اِذَا بعض اوقات مفاجاۃ (ناگہاں) کے معنی میں آتا ہے۔ (۳) میں پہاڑ پر چڑھا تو ناگہاں (دیکھتا ہوں) کہ ایک شیر غار میں سویا ہوا ہے۔ (۴) میں نے اس کی تعظیم کی اس لئے کہ وہ ایک نیک آدمی ہے۔ ☆اِذْ فجائیہ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے: بینما انا جالسٌ اِذْ جاء زیدٌ۔

Marfat.com

۸- مندرجہ ذیل الفاظ مفعول فیہ (ظرف) کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں:

(۱) مصدر' (۲) کم' (۳) اسم عدد' (۴) اسم اشارہ اور وہ الفاظ جو کل اور جزو پر دلالت کریں: جئتُ طلوعَ الشمس (میں آفتاب نکلنے کے وقت آیا) کَمْ لَبِثْتَ؟ (= کم یَوْمًا یا کم سَنَةً لَبِثْتَ؟) لَبِثْتُ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ' وقفتُ هذه النَّاحيَةَ[1] مَشَيتُ كُلَّ النَّهار يَا طُوْلَ النَّهارِ وَ رُبْعَ اللَّيلِ.

تنبیہ ۹: تیسری مثال میں کَمْ اور چوتھی میں اسم اشارہ محلاً منصوب ہوں گے کیونکہ مبنی ہیں ان پر لفظی اعراب نہیں آسکتا۔

المفعول معه

۹- جو اسم واو معیت (دیکھو سبق ۵۱-۷) کے بعد واقع ہو اسے مفعول معہ کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے: سِرتُ والشارعَ (میں سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا) سافرتُ واخاكَ (میں نے تیرے بھائی کے ساتھ ساتھ سفر کیا) سلّمنا عليه و اباه (ہم نے اس پر مع اس کے باپ کے سلام کیا)۔

۱۰- واؤ کے بعد نصب اسی ترکیب میں پڑھا جائے گا جبکہ وہاں عطف جائز نہ ہو۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں عطف نہیں ہو سکتا۔ پہلی مثال میں اگر واؤ عطف مانا جائے تو معنی ہوں گے: ''میں نے اور سڑک نے سیر کی۔'' یہ ایک مہمل بات ہو جائے گی۔ دوسری مثال میں اس لئے عطف جائز نہیں کہ ضمیر مرفوع متصل پر بلا کسی فاصلہ کے عطف جائز نہیں البتہ اگر کہیں سافرت انا و اخوك تو یہاں واؤ عطف ہوگا واؤ معیت نہ ہوگا۔

تیسری مثال میں اس لئے کہ ضمیر مجرور پر عطف اسی حالت میں جائز ہوگا جبکہ معطوف پر بھی حرف جر کا اعادہ کیا ہے۔ مثلاً جب کہیں گے سلّمنا عليه و على ابيه تو واؤ عطف ہوگا نہ کہ واؤ معیت (جیسا کہ عطف کے بیان میں سبق ۶۷ میں پڑھو گے)۔

بعض ترکیبوں میں واؤ عطف اور واؤ معیت دونوں جائز ہو سکتے ہیں: قدم الامير و جُندُه یا وَجُندَهٗ.

۱۱- اس جملے کی تحلیل کرو: دخلتُ المدرسةَ و اَخاكَ يوم الاربعاءِ (دَخَلْتُ) فعل بافاعل (المدرسة) ظرف مكان مفعول فيه ہے اس لئے منصوب ہے (و) واؤ معیت مبنی بر فتحه (اخا) مفعول معه ہے اس لئے منصوب ہے (كَ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ محلاً مجرور (يوم الاربعاء) ظرف زمان مفعل فيه. سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

---

(۱) ناحِيَة (ج نواحٍ) جانب۔

Marfat.com

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۳

اِرْتَدَّ (۷) واپس پھرنا' دین سے پھر جانا۔
اَرْضَعَ (ا) دودھ پلانا۔
اَسْریٰ (ا-ی) رات کے وقت سیر کرنا (بِ کے ساتھ) سیر کروانا۔
اٰلیٰ (یُؤْلِیْ) قسم کھانا' عہد کر لینا۔
بَارَکَ (۳) برکت دینا۔
بَاسٌ خوف' مضائقہ۔
تَفَرَّعَ (۱۴) شاخ در شاخ ہونا۔
حَبَّبَ (۲) محبوب بنا دینا' پسندیدہ بنا دینا۔
حَیَّۃٌ (جـ حَیَّاتٌ) سانپ۔
خَرِیْطَۃٌ خارِطَۃٌ نقشہ (جـ خرائط)
دُبُرٌ (جـ اَدْبارٌ) پیٹھ' چوتڑ' پیچھے۔
رَضَاعَۃٌ (مصدر) دودھ پلانا۔
شَبَکَۃٌ (جـ شِبَاکٌ) جال۔
عامِلٌ (جـ عَمَلَۃٌ) کام کرنے والا' مزدور' حاکم۔
قَضّٰی (۲) پورا کرنا مقصد کا۔
لَعِبُ الصَّوْلَجَانِ کرکٹ کا کھیل۔
المسجدُ الحرام (حرمت والی مسجد) جس میں خانہ کعبہ ہے۔
المسجدُ الاقصیٰ بیت المقدس کی مسجد۔
مَاْرَبٌ (جـ مَارِبُ) مقصد' غرض' آرزو۔

مشق نمبر ۹۵

ذیل کی مثالوں میں مفعول فیہ پہچانو' ظرف زمان اور ظرف مکان کو دیکھو کہاں منصوب ہیں؟
آخر میں چند مثالیں مفعول معہ کی ہیں:

(۱) اذا اردت ان تعرف الجهاتِ الاربعَ فاستقبِلْ جهةَ طلوعِ الشّمس' فما کان اَمامَکَ فهو الشّرقُ وما کان خَلْفَکَ فهوا الغَرْبُ والی یمینِکَ الجنوبُ والی یسارِکَ الشّمالُ (۲) تریٰ خلیجَ البنغالِ فی الخارطة شرقَ الهند و بحرَ العرب فی غربِها (۳) تُریٰ السِّکَکُ الحدید فی الخریطة کالشَّبَکة متفرِّعةً شرقاً و غرباً و جنوباً و شمالاً (۴) یشتغل العَمَلَةُ طولَ النَّهار و یعودون الی بیوتهم غیابَ الشمس و ینهضون قُبَیْلَ طلوعِ الشمس ثم یذهبون ثانیًا الی اعمالهم (۵) قُرْبَ الحیّة نَمْ و قربَ العقرب لا تجلِس (المَثَل) (۶) کُلْ بَیْتَ الیهودیّ و نَمْ بیتَ النّصرانیِّ (مَثَل) (۷) اللّٰهم احفظنی بین یَدَیَّ ومن خلفی وعن یَمِیْنِیْ وعن شِمالی ومن فوقی و من تَحْتِی (۸) کُنْ و جَارَکَ مُتَوافِقَیْنِ (۹) مَالَکَ ایّها التّاجر والمباحث الفلسفیّةَ؟ (۱۰) کیف حالُکَ والحوادثَ؟ (۱۱) مالکَ وایّاه؟ (۱۲) اَمَا تقیمین واخاکِ؟

Marfat.com

اشــــعـــــار

وَلِـيْ وَطَـنٌ اٰلَيْـتُ اَنْ لَا اَبِيْـعَـهٗ   وَاَنْ لَا اَرٰی غَيْـرِیْ لَـه الدَّهْرَ[1] مَالِكًا[2]

وَحَبَّـبَ اَوْطَـانَ الـرِّجَـالِ اِلَيْهِـمْ   مَـآرِبُ قَـضّٰهَـا الشَّبَـابُ هُـنَـالِكَـا[3]

فعل مفعول   فاعل یہ جملہ صفت ہے فاعل کی

اَحسِنْ اِلَـى الـنَّـاس تَسْتَعْبِدْ قلوبَهُمْ   فَـطَـالَـمَـا استعبد الانسان اَحسان ☆

مشق نمبر ۹۶

من القرآن

(۱) يَعْلَمُ مـا بيـن ايديهم وما خلفَهم (۲) سبحٰن الذی اسرٰی بعبده ليلاً من المسجدِ الحرام الی المسجد الاقصی الّذی بٰرکنا حَوْلَهٗ (۳) قالَ لم لَبِثْتَ؟ قال لَبِثْتُ يـومًا او بَعْضَ يَوْمٍ (۴) والوالداتُ يُرْضِعْنَ اولادَ هنّ حَوْلَيْنِ كامِلَيْن (۵) يا قوم ادخلوا الارضَ المقدّسةَ الّتِیْ كتب الله لكم ولا ترتدّوا عَلٰی اَدْبارِكُم (۶) قالوا يا موسٰی اِنّا لن ندخلَها ابدًا ما دامُوا فيها فاذْهَبْ انت و ربّک فقاتِلا اِنّا هٰهُنا قاعدون (۷) واذ لَقُوْا الَّذِين اٰمنوا قالوا اٰمنّا واذا خَلَوْا اِلٰی شياطِيْنِهِمْ قَالوا اِنّا مَعَكُمْ اِنّما نحن مُسْتَهْزِءُ وْنَ.

---

(۱) الدّهر مفعول فیہ ہے اس لئے منصوب ہے یعنی کبھی بھی۔ (۲) مالِکاً وقف کی وجہ سے الف کی آواز نکالی جاتی ہے۔ (۳) ھنالِکا: ھُنالِکَ الف زائد ہے۔ ☆ پہلے دو شعر ابن الرومی المتوفی ۲۸۳ھ کے ہیں اور تیسرا ابو الفتح البُستی ۴۰۱ھ کا ہے۔

Marfat.com

مشق نمبر ۹۷

عربی میں ترجمہ کرو:

(۱) جب تم نقشہ میں چاروں طرفین پہچاننا چاہو تو نقشہ سامنے رکھو (پس جو جہت) اوپر کو ہوگی وہ شمال ہو گی اور جو نیچے ہوگی وہ جنوب اور جو دائیں طرف ہے وہ مشرق اور جو بائیں طرف ہے وہ مغرب ہے۔ (۲) ہندوستان کے نقشہ میں کلکتہ مشرق میں اور کراچی مغرب میں اور کوہ ہمالیہ کا سلسلہ شمال میں اور سیلون جنوب میں ہے۔ (۳) میرے گھر کے شمال میں بازار ہے اور جنوب میں مدرسہ ہے اور مشرق میں سڑک ہے اور مغرب میں ایک باغیچہ ہے۔ (۴) ہمارا مدرسہ مشرق کی طرف تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔ (۵) ہم دن بھر علم حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور نماز عصر کے ذرا بعد کرکٹ کھیلنے چلتے جاتے ہیں۔ (۶) اس تصویر میں دیکھ میرے دائیں طرف میرا بھائی بیٹھا ہے اور میرے بائیں جانب میرا چھوٹا بھائی کھڑا ہے اور میرے پیچھے میرا خادم کھڑا ہے۔ صبح شام ورزش کرنا تیری صحت کے لئے ضروری ہے۔ (۸) میرے دوستو! مسجد میں داخل ہو جاؤ اور عشاء کی نماز پڑھو۔ اس کے بعد اپنے گھروں میں چلے آؤ اور رات کے وقت گھر سے باہر نہ نکلو۔

الجواب من اختٍ الٰی اخیها

أخِي الحبيبَ!

وعليك السلام و رحمة الله و بركاته. بينما انا في شوقٍ الٰى اخبارك وناضِر ازهارك اذ وفدت عَلَيَّ رسالتك المؤرخه بكذا التي ابدءت ما في قبلك المخلص من حسن الظن الٰى اختك يا أُخَيَّ[1] لقد سُرِرْتُ علٰى طلبك مِنِّي ما انت محتاج اليه. و حيث اِنّك نَشِيطٌ في دروسك حريصٌ علٰى و اجباتك قد بعثت اليك بكذا و كذا من النقود. و اِذا[2] بلغنِي عنك ما يسّرني اَجزتُك باكثرِ مِمّا تريد.

هذا و ارجو الّا تؤخِّرَ عنّيَ رسالتك حتّيٰ اكونَ دائما علٰى بَيِّنَةٍ[3] من امرك ارشدك الله الى ما فيه خُما لك والسّلام

اختك راشدة

(۱) أُخَيَّ اخی کا مصغر ہے یہاں حرف ندا محذوف ہے یعنی اے میرے چھوٹے بھائی۔ (۲) اذا شرطیہ ہے جس کے بعد ماضی سے مضارع کے معنی لئے جاتے ہیں۔ (۳) بَيِّنَة: معلومات

Marfat.com

سوالات نمبر ۲۲

۱- مفعول فیہ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کرو؟

۲- کونسی قسم کے اسماء ظرف ہیں جو ظرفیت کی بناء پر منصوب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۳- ظرف کے قائم مقام کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں؟

۴- دس جملے مرتب کرو جن میں ذیل کے الفاظ شامل ہوں:

ذراعَیْن' مِیلَیْنِ' جَنُوبًا' ثلاثَ مَرَّاتٍ' حَوْلاً کَامِلاً' نصفَ النّهار' اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ.

۵- ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

قُمتُ نصفَ اللَّیل' نِمْتُ بَعْدَ العِشاءِ اِذَاءَ الشُّباکة (کھڑکی) فوقَ السّریر.

۶- مفعول معہ کی تعریف کرو۔

۷- واؤ کے بعد کون سی صورت میں نصب پڑھنا ضروری ہے۔

۸- ذیل کے جملوں میں کہاں کہاں واؤ کے بعد نصب پڑھنا ضروری ہے اور کیوں؟

(۱) کُلْ من هذا الطعام و اخاکَ.

(۲) سافرت الی الشام انا و اخوکَ.

(۳) مالکم و ایّاه؟

(۴) سافَرَ ابراهیمُ و خالدٌ.

(۵) سلّمت علیه و اقاربه.

(۶) سلمنا علیک و علی عمک.

۹- مذکورہ جملوں میں سے دو جملوں کی تحلیل کرو یعنی نمبر ۱ اور نمبر ۵ کی۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ

(۶) الحال

۱۔ اُذکُرو اللہ قیامًا[1] وقعودًا[2] شربنا الماءَ صافیاً. کَلَّم زید عَمرًا اراکِبَیْنِ دخلتُ المسجدَ مُمْتَلأً من الناس. اغتسلتُ فی الحَوض مملوٌ من الماء.

کیا تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ جملوں میں قیامًا، قعودًا، صافیا، راکبین وغیرہ کس لئے منصوب ہیں۔

ہمیں اُمید ہے کہ تم جواب دے سکو گے کہ وہ سب الفاظ حال واقع ہوئے ہیں اس لئے منصوب ہیں۔ کیونکہ تم نے (سبق ۱۰-۲ اور سبق ۴۳-۹) پڑھا ہے کہ جو"اسم" فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت (حالت) بتلائے اسے حال کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

یہاں نئی بات یہ ہے کہ ممتلأً ظرف (مسجد) کی حالت بتلاتا ہے اور مَملُوءٌ مجرور (حوض) کی حالت بتلاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حال ظرف کا اور مجرور کا بھی آتا ہے۔

۲- صاحب حال کو ذو الحال کہتے ہیں۔ پہلی مثال اذکروا میں فاعل کی ضمیر یعنی واوَ بمعنی (انتم) ذوالحال ہے۔ دوسری میں "الماء" تیسری میں "زید اور عمرو" چوتھی میں "مسجد" اور پانچویں میں "حوض" ذوالحال ہیں۔

۳- جملے میں حال کی شناخت یہ ہے کہ "کس حالت میں" یا "کس طرح" کے جواب میں واقع ہو جیسا اُوپر کی مثالوں میں سمجھ سکتے ہو۔

۴- حال عموماً اسم مشتق اور نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال معرفہ (دیکھو اوپر کی مثالیں) مگر کبھی حال اضافت کی وجہ سے معرفہ بھی ہو جاتا ہے: اٰمنتُ[3] باللہ وحدَہٗ (میں ایمان لایا اللہ پر جبکہ وہ ایک اکیلا (خدا) ہے۔) اس مثال میں وحدَہٗ لفظ جلالۃ (=اللہ) کا حال ہے اسی لئے منصوب ہے۔ یہاں لفظ وحدہٗ اضافت کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے۔

۵- اسم جامد بھی کبھی حال واقع ہو سکتا ہے جبکہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے: اکَرَّ علیٌّ اسدًا (علی شیر کی حالت میں (شیر کی طرح) لوٹ پڑا یعنی دوبارہ حملہ کردیا) یا ترتیب پر دلالت کرے: اُدخُلو رجلاً رجلاً (اندر آؤ

(۱) کھڑے کھڑے (۲) بیٹھے بیٹھے۔ (۳) میں ایمان لایا اللہ پر جبکہ وہ ایک اکیلا (خدا) ہے۔

Marfat.com

ایک ایک آدمی) یا اسم عدد ہو: جاءَ وامثنٰی و ثُلاث و رُبَاعَ (وہ آئے دو دو تین تین چار چار ہو کر۔) یا نرخ بتلائے: بِیعُ الزَّیتُ رطلا بدرھم (تیل فی رطل ایک درہم میں بیچا گیا)۔ یا وہ موصوف ہو: اِنَّا انزلنا قرانا عربیًا (کتاب کو قرآن عربی کی صورت میں نازل فرمایا)۔ یا جانبین کے معاملے پر دلالت کرے: ابعتُ القمحَ یدًا بیدٍ (میں نے گیہوں ہاتھوں ہاتھ (نقد) بیچے)۔

۶- جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ) بھی حال واقع ہوتا ہے۔ اس وقت حال اور ذو الحال کے درمیان ایک رابطہ (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے وہ رابطہ واوَ حالیہ ہوتا ہے: اُطلُب العِلم وَانت فتیً یا ضمیر غائب: جاء رشید یضحک[1] یا دونوں: جاءَ رشیدٌ وھو یَضحک (دیکھو سبق ۴۳-۱۱)

تنبیہ ۱: اگر جاءَ رجلٌ یَضحَکُ کہیں تو ترکیب میں یَضحکُ (جملہ فعلیہ ہو کر) رجل کی صفۃ ہوگا۔ اسے حال نہیں کہا جائے گا کیونکہ رجل نکرہ ہے اور جملہ بھی نکرہ مانا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ذو الحال معرفہ نہ ہو تو اسے موصوف کہیں گے مگر ترکیب کے بدلنے سے معنی میں کوئی خاص فرق نہ ہوگا۔

۷- حال متعدد بھی ہوتے ہیں: ارجع موسٰی الٰی قومہ (۱) غضبان (۲) اسِفاً

۸- قرینہ ہو تو حال کے ماقبل کا جملہ حذف کر دیتے ہیں چنانچہ کوئی سفر کو روانہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں سالِمًا غانِمًا یعنی اِذھَب سالِمًا وَارجِعْ غانمًا (سلامتی میں جا اور نفع حاصل کرتا ہوا واپس آ۔)

مشق نمبر ۹۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

(۱) اٰتیناہ[2] الحکم صبیًا (۲) جاء[3] وا اباھم عِشاء یبکون

(اٰتَینَا) فعل با فاعل (ہُ) مفعول بہ ذو الحال (الحکم) دوسرا مفعول (صبیًا) حال ہے پہلے مفعول کا۔ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(جاءُ وْا) فعل با فاعل۔ اس میں واوْ ضمیر فاعل ہے وہی ذو الحال ہے۔

(اَبَاھُم) مضاف و مضاف الیہ مل کر مفعول بہ

(یَبکُونَ) فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال ہے اس میں ضمیر رابطہ ہے۔ پہلا فعل اپنے فاعل و مفعول وغیرہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۱) یضحک صیغہ واحد غائب ہے۔ اس میں ضمیر غائب (ھُوَ) مستتر رہتی ہے۔ اس جملہ میں وہی رابطہ ہے۔
(۲) ہم نے اسے بچپن کی حالت میں حکم یعنی پیغمبری دے دی۔
(۳) وہ آئے اپنے باپ کے پاس عشا کے وقت روتے ہوئے۔

Marfat.com

سلسلة الالفاظ نمبر ٥٤

اذٰی (یُؤْذِی) ایذا دینا۔	حَلَقَ (۲) سر منڈانا۔
تَبَسَّمَ (۴) مسکرانا۔	فَجَّةٌ کچا۔
تَرَصَّدَ (۴) انتظار کرنا ناگوار بات کا۔	قَصَّرَ (۲) کوتاہ کرنا، سر کے بال کتروانا۔
جُنُبٌ جس شخص کو نہانے کی حاجت ہو۔	مُسْرَجٌ زین کسا ہوا۔
	قَلَّبَ (۲) اُلٹ پلٹ کرنا۔

مشق نمبر ۹۹

تنبیہ ۴: ذیل کے جملوں میں حال اور ذوالحال اور ان کے اقسام پہچانو:

(۱) اِذا اجتهر الطالبُ صغيرًا ساد كبيرًا (۲) عِشْ عزيزا اومت كريما (۳) ولّى العدوُّ مُدبِرا (٤) لا تاكل الفواكه فِجّةً والا الطّعامَ حارًا (۵) ركبنا الفرس مُسْرَجاً (٦) قلّبنا الكتاب صفحةً صفحةً و قرأناه بابًا بابًا (٧) السُّعَداءُ يشاهدون الله فى الجنة وجهًا الى وجهٍ (٨) اِصطفّ التّلامذة اربعةً اربعةً (٩) يموت التّقِىُّ و قلبُهُ مُطْمَئِنٌّ والسعادة تنتظره و يموت الشّقى و ضميره يُعَذِّبُه والشقاوة تترصّده (١٠) لا تخرج ليلاً وَحْدَكَ (١١) رَضِيتُ بالله ربًّا و بالاسلام دِينًا و بِمحمّدٍ رسولاً (صلى الله عليه وسلم)

اشـــعـــار

انت الذى وَلَدَتْکَ اُمُّکَ باكِيًا ... والنّاسُ حولَکَ يضحكون سُرورا

فاحِرِصْ على عملٍ تكون اذا بكَوْا ... فى يومِ موتِکَ ضاحكاً مسرورا

مشق نمبر ۱۰۰ — من القرآن

(۱) يٰاَيُّها الّذين امنوا لا تقربوا الصّلٰوة وانتم سُكارٰى حتّٰى تعلموا ما تقولون ولا جُنُباً (۲) تراهم رُكّعاً سُجّدا يبتغون فضلاً من الله و رِضوانا (۳) لَتَدْخُلُنَّ المسجد الحرامَ اِنْ شاء الله اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْ سَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ لا تخافون (۴) فَتَبَسَّمَ ضاحكاً من قولها (۵) واذا قاموا الى الصّلٰوة قاموا كُسَالٰى يُرَاءُوْنَ النّاسَ (٦) اِهْبِطُوْا بعضُكم لبعضٍ عدوٌّ (٧) ما كان الله لِيُعَذِّبَهم وانت فيهم وما كان الله

Marfat.com

معذِّبَهُم وهم يستغفرون (٨) واذ قال لُقمانُ لِابنِهِ وهو يَعِظُهُ يا بنيَّ لا تُشرِكْ بِالله. اِنَّ الشّركَ لَظُلمٌ عظيمٌ (٩) فما لهم عن التّذكرة مُعرِضِينَ (١٠) واذ قال موسٰى لقومه يا قَومِ لِمَ تُؤذُونَنِيْ وقد تعلمون اَنِّيْ رسولُ الله اليكم (١١) وَلا تَمُوتُنَّ اِلّا وانتم مسلمون (١٢) واذ قال عيسى ابنُ مَريَم يا بني اسرائيل اِنّي رسول الله اليكم مصدِّقًا لما بين يديّ من التّوراة و مبشّرًا برسول يأتِي مِن بعدى اسمُهُ احمدُ.[2]

مشق نمبر ۱۰۱

عربی میں ترجمہ کرو:

(۱) لڑکے جب چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتے ہیں تو بڑے پن میں سردار ہوتے ہیں۔(۲) گرم گرم چائے مت پی کیونکہ وہ دانتوں کے لئے مضر ہے۔(۳) میں مدرسہ میں داخل ہوا حالانکہ میری کلاس میں سب لڑکے حاضر ہو چکے تھے۔(۴) میں اور میرا باپ مسجد میں آئے جبکہ خطیب منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دے رہا تھا۔(۵) منافق نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو سست اور ریا کار ہو کر کھڑا رہتا ہے۔(۶) میرے بھائیو! تم مدرسہ ہرگز نہ چھوڑو مگر اس حالت میں کہ تم علوم دینی اور عقلی میں کامل ہو جاؤ۔(۷) میں نے اس کتاب کا ایک ایک ورق اُلٹا اور ایک ایک باب پڑھ ڈالا۔(۸) اے شریف عورت! تو مجھے کیوں ایذا دیتی ہے حالانکہ تو جانتی ہے کہ میں تیری بھلائی کا طالب ہوں۔(۹) اللہ تعالیٰ کسی بندے کو عذاب نہیں دیتا جبکہ وہ مغفرت چاہتا ہو۔

(۱) هَبَطَ (ض) اُتر جانا۔ (۲) (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا نام احمدؐ بھی ہے)۔

Marfat.com

الدَّرسُ الرَّابِعُ والسِّتُّونَ

(۷) التَّمیُز

(۱) اشتریت رطلا سمنا (۴) عندی عشرون فرسا

(۲) زکوٰۃ الفطر صاع[۱] شعیرا[۲] (۵) علی التمرۃ مثلُها زُبدا[۳]

(۳) بعت عشرہ ذراع حریرا (۶) ما فی السماء قدرُ راحۃٍ[۴] سحابا

(۱) امتلاء الاناءُ لبنا (۳) خیرُ النّاسِ اَحسَنُهم خُلقا

(۲) طاب المکانُ هواءً (۴) اَنا اَکثَرُ مِنکَ مالاً

۱- تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ دس مثالوں کے آخر میں جو اسم منصوب ہیں قواعد نحو کی اصطلاح میں ان میں سے ہر ایک کو تمییز یا مُمَیِّز کہا جائے گا کیونکہ تم نے حصہ سوم (سبق ۴۳-۱۲) میں پڑھ لیا ہے کہ جو اسم کسی مبہم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام کو دور کر کے مطلب کو صاف کر دے اُسے تمییز یا مُمَیِّز کہتے ہیں۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ جس اسم یا معنی سے ابہام دور کیا جائے اسے مُمَیَّز کہتے ہیں۔

۲- پہلے گروہ کی چھ مثالوں میں مُمَیَّز مختلف مقداروں کے نام ہیں۔ چنانچہ رِطْلٌ وزن کی ایک مقدار ہے صاعٌ کَیل (= ماپ) کی ایک مقدار ہے۔ ذِراعٌ مساحت (= پیمائش) کی ایک مقدار ہے۔ عِشرون ایک عدد ہے "مِثل" اور "قدر" کسی قسم کی مخصوص مقدار کے نام تو نہیں ہیں مگر اپنے مضاف الیہ سے مل کر ایک اندازہ (قیاس) بتلاتے ہیں۔ الغرض مذکورہ تمام اسموں میں ابہام پایا جاتا ہے جو تمییز کے بغیر دور نہیں ہوسکتا۔

دوسرے گروہ کی چار مثالوں میں کوئی اسم مبہم تو نہیں نظر آتا بلکہ خود جملوں کے معانی میں ابہام پایا جاتا ہے: امتلأ الاناء ایک جملہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برتن بھر گیا مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کس چیز سے بھرا؟ پانی سے؟ دودھ سے؟ شہد سے؟ یا کسی اور چیز سے بھرا؟ جب کہا گیا لَبَنًا تو مطلب کی تعیین ہوگئی۔

---

(۱) صاعٌ پائلی کی مانند ایک پیمانہ ہے۔ (۲) شعیر: جو (۳) زُبْدٌ مکھن (۴) راحۃ: ہتھیلی آرام۔

Marfat.com

۳- کبھی اسم غیر مقدار کی بھی تمیز آتی ہے جبکہ اس میں ابہام پایا جائے: خَاتَمٌ☆ حدیدًا (ایک انگوٹھی لوہے کی)۔

۴- یہ بھی یاد رکھو کہ مُمَیَّز ہمیشہ اسم تام ہوتا ہے۔ یعنی ایسا اسم جس پر تنوین آئی ہو یا اس کے ساتھ تثنیہ یا جمع کا نون لگا یا ہو یا مضاف ہو مگر معرف باللام کو اسم تام نہیں کہتے ہیں۔

۵- مُمَیِّز بھی نکرہ ہی ہوتا ہے مگر جب اس پر مِنْ داخل ہو تو معرف باللام ہو سکتا ہے: رِطْلٌ من لَبَنٍ یا من اللَّبَنِ.

۶- وَزْن، کیل اور مِساحة کی تمیز اکثر منصوب ہوتی ہے۔ کبھی اضافة سے یا مِنْ لگانے سے مجرور بھی ہوتی ہے۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

شَرِبتُ رطلاً لَبَناً...... رِطْلَ لَبَنٍ ...... رطلا من اللَّبَنِ یا مِن لَبَنٍ.

اشْتَرَیْتُ کِیساً[1] قَمْحًا...... کِیْسَ قَمْحٍ...... کِیْسًا من القمع یا من قمحٍ

عندی فَدّانٌ[2] اَرْضًا...... فَدّانُ اَرْضٍ...... فَدّانٌ من الارض یا من اَرْضٍ

۷- عدد کی تمیز کا مفصل بیان سبق ۴۴ اور ۴۵ میں لکھا جا چکا ہے۔

۸- تمییز کی شناخت یہ ہے کہ ''کیا چیز'' یا ''کس چیز میں سے'' یا ''کس حیثیت'' سے یا ''کس لحاظ سے'' کے جواب میں واقع ہو۔

کِنایاتُ العدَد

۹- کَمْ (کئی، بہتیرے) کَـاَیِّنْ (بہتیرے) کَذَا (ایسا ایسا، اتنا اتنا) ان الفاظ سے غیر معین عدد کا کنایہ (اشارہ) معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو اسماء کنایہ کہتے ہیں اور یہ مبنی ہوتے ہیں۔ ان الفاظ میں بھی ابہام ہے جس کو دور کرنے کے لئے مُمَیِّز کی ضرورت پڑتی ہے۔

تمہیں معلوم ہے کَم استفهامیه کی تمیز منصوب اور مفرد ہوتی ہے کہ اکتاباً قرأت؟ اور کم خبریه کی مجرور ہوتی ہے۔ کبھی مفرد: کم کتابٍ قرأتُ کبھی جمع: کَمْ کُتُبٍ قرأتُ (دیکھو سبق ۱۳-۶-۷)

جبکہ کم استفهامیہ خود ہی حالت جری میں ہو اس وقت اس کی تمیز بھی حالت جری میں ہو سکتی ہے: بِکَمْ[3] درهمٍ اشتریتَ؟ اگر چہ بکَمْ درهماً بھی کہہ سکتے ہیں۔

---

(۱) کِیْسٌ (جمع اَکْیَاسٌ) تھیلا، بوری۔ (۲) پیائش کی ایک مقدار ہے جو چار سو مربع بانس کے برابر ہے۔

(۳) کتنے درم میں تو نے خریدا۔

☆ خاتَمٌ انگوٹھی، مہر، اس لفظ میں بھی ابہام ہے۔ معلوم نہیں انگوٹھی چاندی کی یا سونے کی یا کسی اور چیز کی۔

Marfat.com

کَاَیِّن کی تمیز پر ہمیشہ مِنْ آیا کرتا ہے اس لئے وہ مجرور ہی ہو سکتی ہے: وَ کَاَیِّن[1] مِنْ نَبِیٍّ قَاتَلَ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ.

کذا کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے: اَنْفَقْتُ کذا درهما عندی کذا دینا را. اشتریتُ الکتاب بکذا رُبِّیَةً.

کذا اکثر مکرر بولا جاتا ہے: اَنْفَقْتُ[2] کَذا و کَذا دِرهَمًا. کَمْ اور کَاَیِّن ہمیشہ صدر کلام میں واقع ہوتے ہیں۔ کذا کے لئے یہ ضروری نہیں۔

تنبیہ ۱: کذا سے صرف عدد کی طرف کنایہ نہیں ہوتا بلکہ کام یا بات چیت کی طرف بھی ہوتا ہے: فَعَلَ یاقَالَ زَیْدٌ کذا و کذا (زید نے ایسا ایسا کیا یا کہا) مگر اس مطلب کے لئے اکثر کَیْتَ وَ ذَیْتَ بھی بولتے ہیں: فَعَلَ یاقَالَ زیدٌ کَیْتَ و ذَیْتَ

تنبیہ ۲: کَمْ خبریہ اور کَاَیِّن سے کثیر کا کنایہ ہوتا ہے اور کذا سے قلیل کا۔

مشق نمبر ۱۰۲

ذیل کی مثالوں میں وزن' کَیل' مَساحت اور عدد کی اور جملے کی تمیزیں پہچانو:

(۱) مثقالٌ ذهبًا ارفعُ قیمةً من ثلثةِ اَرْطالٍ نُحَاسًا (۲) زکٰوة الفطر صاعٌ شعیرا او نصف صاعٍ قمحا (۳) زَرَعْتُ فَدّانا اَرُزًّا (۴) خمسة امدادٍ قمحا جیّد یبلغ ثَمَنُها ثِنتَیْ عشرة قرشا (۵) شربت فِنْجانَ قهوةٍ ورطلَی لَبَنٍ (۶) اللَّیْمُوْنُ البرتقالُ من اَلَذِّ الفواکه طعمًا و اَحسنها منظرًا و اطولها بقاء (۷) اِشرب فنجانا قهوةً بعد الطعام ولا تشربَنّ خمرا ابدا فانّها اقل نِفعا و اکثر ضَرَرً او اکبرُ اِثمارِ (۸) جَرَّةٌ[3] ماءً تکفی یوما لِشُرْبِ عَیْلَةٍ[4] صغیرةٍ (۹) الانسان اعدل الحیوانِ مزاجا واکمله اَفعَالاً وَاَلطَفَهٗ حِسًّا (۱۰) صحا[5] الجوُّ فما ترٰی فیه قدرَ راحةٍ[6] سحابا (۱۱) عندی ذراعان حریر او ثلثةُ اَذْرُعٍ ثَوْبًا من الصُّوف (۱۲) فاض[7] قلب الوالد سرور الَمّا بلغه اَنَّ اولاده ناجحون (۱۳) طاب رئیس المدرسة نفسا اذا رَی التلامذةَ ناجحین (۱۴) خیر الاعمال اَعجَلها عائدةً[8] و اکثرها فائدة.

---

(۱) بہت سے پیغمبر ہو چکے جن کی ہمراہی میں بہتیرے اللہ والوں نے لڑائیاں لڑی ہیں۔ (۲) میں نے اتنے اتنے درم خرچ کئے۔ (۳) جَرَّةٌ: مٹکا (۴) عَیْلَةٌ: کنبہ۔ (۵) صَحَا یَصْحُوْ فضا کا صاف ہو جانا۔ نشہ اتر جانا۔ (۶) راحة: ہتھیلی۔ (۷) فاض یَفِیْضُ بھر کر ابل پڑنا۔ (۸) انجام نتیجہ۔

Marfat.com

(۱۵) بُنَـیَّ اقتدٰی بـالکتـاب العزیـز — فَـزِدْتُ سـرور او زاد ابتهـاجـا[1]

فـمـا قـال اُفٍّ فـی عـمـرہٖ — لِکَوْنِـی ابًـا و لکَوْنِی سِراجا[2]

مشق نمبر ۱۰۳ من القرآن

(۱) فالله خَیرٌ حـافظا وهو ارحم الرّاحمین (۲) فجرّنا[3] الارض عُیُوْنًا (۳) لاتَدْرُوْن[4] اَیُّهُـمْ اَقْـرَبُ لَـکُـمْ نَفْعًـا (۴) اِنّ الّـذیـن یاکلون اموال الیتامٰی ظُلْمًا اِنّما یاکلون فی بُطُونهم نارًا و سَیَصْلَوْنَ[5] سعیرًا[6] (۵) قُل هل نُنَبِّئکم بالاَخْسَرین اعمالاً؟ الّـذین ضَلَّ[7] سَعْیُهُـمْ فـی الـحیٰـوۃ الـدنیـا وهـم یَـحْسَبُوْنَ اَنّهم یُحْسِنُوْنَ صُنْعًـا[8] (۶) فسیـعـلـمـون من هو شرٌّ مکانًا و اَضْعَفُ جُنْدًا (۷) وَالْاٰخرۃُ اکبَرُ دَرَجَاتٍ واکبر تَـفْـضِیْلاً (۸) یٰاَیُّهَـا الّذِیْنَ امنوا لِمَ تقولونَ مالا تفعلون؟ کَبُرَ مَقْتًا[9] عند الله اَنْ تقولوا مـالا تـفـعـلـون. انّ الله یُحِبُّ الّذِیْنَ یقاتِلون فی سبیله صَفًّا[10] کَـاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَرْصُوْصٌ (۹) قُلْ رَبِّ زِدْنِی عِلماً (۱۰) وَکَاَیِّنْ مِنْ قریۃٍ عَتَتْ[11] عن امر ربِّهَا و رُسُله فحاسَبْنَا هَا حسابًا☆ شدیدًا و عذّبْنَا ها عذابًا☆ نُکْرًا.[12]

مشق نمبر ۱۰۴ عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ہم نے ایک تولہ سونا ایک سو روپے میں خریدا۔ (۲) آج کل بمبئی میں ایک من عمدہ گیہوں پندرہ روپے میں مل جاتے ہیں۔ (۳) ابھی میں نے دو پیالی کافی پی ہے۔ (۴) دو رطل گھی چھ رطل گوشت کے لئے کافی ہے۔ (۵) محمود عمر کے لحاظ سے خالد سے چھوٹا ہے لیکن علم کے لحاظ سے اس سے بڑا ہے۔ (۶) اونٹ جسامت' فرمانبرداری اور قناعت کے لحاظ سے سب جانوروں میں زیادہ مشہور ہے۔ (۷) ہند اور پاکستان میں مزہ' خوشبو اور رنگ کے لحاظ سے آم (اَنْبَــۃٌ) بہت ہی مشہور میوہ ہے۔ (۸) میں نے جب تمہارے چھوٹے بھائی کی کامیابی کی خبر سنی تو میرا دل خوشی سے بھر گیا۔ (۹) بڑا وہ ہے جو علم و عقل میں بڑا ہو۔ (۱۰) یہ گھر طول میں (طُوْلاً) بیس گز ہے اور عرض میں پندرہ گز ہے۔

(۱) اِبتِهاج: خوشی۔ (۲) سِراج: چراغ کو بھی کہتے ہیں اور اس شاعر کا تخلص بھی ہے جس نے یہ رباعی کہی ہے۔ ماں باپ کو اف کہنا قرآن میں منع آیا ہے۔ چراغ کو اف کریں تو بجھ جائے گا۔ شاعر کہتا ہے میں باپ بھی ہوں اور چراغ بھی ہوں اس لئے میرے بیٹے نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا۔ (۳) فجر۔ شگاف ڈالنا۔ زمین میں پانی کے راستے کھول دینا۔ (۴) دری یَدْرِیْ جاننا (۵) صَلِیَ یَصْلٰی جھلسنا' جلنا (۶) سعیر دہکتی ہوئی آگ' دوزخ (۷) بھٹک جانا' کھو جانا۔ (۸) صُنْع کام' کاریگری۔ (۹) مَقْتٌ سخت ناراضی۔ (۱۰) صَفًّا اس جگہ حال ہے تمیز نہیں۔ (۱۱) عَتَا یَعْتُوْ (عَتْوٌ) سرکشی کرنا۔ (۱۲) نُکْرًا بہت ناگوار۔ (۱۳) فنجان۔ ☆ یہ الفاظ تمیز میں نہیں ہیں بلکہ مفعول مطلق ہیں۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۰۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱۔ بعثُ مَنَیَنِ سُکَّرًا

۲۔ خیر النّاس احسَنُهم خُلقًا (الحدیث)

(بعثُ) فعل بافاعل (مَنَیَنِ) مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے' تثنیہ ہے اس لئے اس کا نصب ےین سے آیا ہے۔ مُمَیَّز ہے (سُکَّرًا) تمیز ہے اس لئے منصوب ہے۔ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(خَیــرُ) اسم صفت ہے اسم تفصیل کے معنی میں بھی آتا ہے (دیکھو سبق ۲۴-۶) مبتدا ہے اس لئے مرفوع ہے۔ مضاف ہے (الـنــاس) مضاف الیہ مجرور (اَحسَنُ) اسم تفصیل ہے خبر ہے اس لئے مرفوع ہے (هُم) ضمیر مجرور مضاف الیہ چونکہ اس جملہ میں ابہام ہے اس لئے (خُـلُـقــاً) تمیز ہے اور منصوب ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۱۰۶

تنبیه ۱ : اب سے اکثر مشقوں کا عنوان عربی زبان میں لکھا جائے گا۔

اَکمِلِ[1] الجُمَلَ الاٰتیةِ بِوَضعِ الفاظ التمییزِ المناسِبَةِ الاماکِن الخالیةِ:

۱۔ الفضّة اَرفعُ .... من النُّحاسِ.

۲۔ الکُمّثریٰ اَلَذُّ مِن التُّفّاحِ.........

۳۔ الانبیاء اَصدَقُ الناس.........

۴۔ الشمس اکبر .... من القمرِ وَاَسطَعُ.........

۵۔ دخـلـتُ حـدیـقة الـحَیَوانات وشاهدت ما فیها من صنوف الحَیَوانِ فوجدت الـزَّرافَةَ اَطـوَلَهَـا......... والـطاؤس اَجمَلَهَا .... والفیلَ اَضخَمَهَا......... والاسـدَ اشـدُّها.........

---

(۱) خالی مقامات میں تمیز کے لئے مناسب الفاظ رکھ کر آنے والے (ذیل کے) جملوں کو پورا کردو۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۰۷

اِجْعَلْ[1] كُلَّ اسمٍ من الاسماء الآتية تمييزا فی جملةٍ مناسبةٍ:

سُكَّرًا   بأسًا   طُوْلاً   اَخلاقًا   رِطلاً   هُوَاءً

مِنْ بُنّ   لاعِبًا   ثَمَنًا   من الكُتُب   مِنْ غَسَلٍ   تِلْمِيْذٍ

مشق نمبر ۱۰۸

غَيِّرِ[2] التَّمييزَ فی الجُمَلِ الآتِيَةِ مِنْ صُورَتِهِ الَّتِی جاءَ عليها الی كُلِّ صورةٍ أُخرىٰ مُمْكِنَةٍ لَهٗ وراعِ[3] ما يَسْتَدْعِيْهِ[4] ذٰلک من تغيير فی المميَّز.

۱- رأيت البنت تحمِلُ جرَّةَ ماءٍ   ۲- مثقالٌ ذهبًا خير مِن رطل نحاسا

۳- اشتريت مِائتِی ذراعٍ كَتَّانًا   ۴- هَلْ اشتريت سَلَّتَی عنبٍ

۵- باعَ التاجر قِنطارًا[5] صابونًا   ۶- زكاةُ الفطر نصفُ صاعٍ بُرًّا

مشق نمبر ۱۰۹

مَيِّزِ[6] الاَعْدَادَ المذكورةَ فی الجُمَلِ الآتِيَةِ بمعدودات تُناسِبُهَا.

۱- فی السنة اثنا عشر ...... و فی الشهر ثلاثون...... و فی

۲- طول الطريق مِائَةٌ...... و عرضُهٗ عشرون......

۳- فی المدرسة خمسة و ستون ومائتا...... و تسعةَ عَشَر......

۴- يقطع القطار فی الساعة خمسين......

۵- يشتمل المنزل علىٰ بَهْوَيْنِ[7] و تسعِ......

(۱) آنے والے اسموں میں سے ہر ایک اسم کو مناسب جملے میں تمییز بناؤ۔ (۲) آئندہ جملوں میں ہر ایک تمییز کو اس کی اس صورت سے جس پر وہ آئی ہے۔ (یعنی موجودہ صورت سے) دوسری ہر ممکن صورتوں سے بدل دو اور اس تبدیلی کی وجہ سے ممیز میں جس تغییر کی ضرورت پیش آئے اس کو ملحوظ رکھو۔ (۳) راعِ امر ہے راغ یراعی (۲) سے یعنی رعایت کر اور ملحوظ رکھ۔ (۴) اِسْتَدعٰی (۱۰) تقاضا کرنا چاہنا۔ (۵) سو رطل کا ایک وزن ہے۔ بہت سا مال۔ (۶) یعنی تمییز بیان کرو۔ (۷) بَهْوٌ (ج۔ اَبْهَاءٌ۔ بُهُوٌّ) مکان کے سامنے آنے جانے والوں کے لئے جو جگہ بنائی جائے۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۱۰

۱- کوّن ثلاث جُمَلٍ یکون التمیز فیها منصوبا والممیّز اسما من اسماء الکیل

۲- کوّن ثلاث جُمَلٍ یکون التمیز فیها مجرور او الممیّزَ اسماً الکیل

۳- .... منصوبا .... المساحة

۴- .... جمعا مجرورا .... العدد

۵- .... مفردا منصوبا ....

۶- .... مجرورا ....

۷- .... الممیّز ...... ملحوظا فی الجملة ....

Marfat.com

الدَّرسُ الخَامِسُ والسِّتُّونَ

٨- المستثنٰی بِالّا (اِلّا کے ذریعے استثناء کیا ہوا)

١- حصہ سوم سبق ٤٣-٨ میں مستثنٰی بہ اِلّا کا بیان پڑھ لیا ہے۔ یہاں اس کے متعلق کچھ اور معلومات لکھی جاتی ہیں:

٢- استثناء کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی چیز کو الگ کر دینا نحو کی اصطلاح میں استثنا سے یہ مراد ہے کہ حرف استثنا کے ماقبل کے جملے میں جو حکم اثبات یا نفی کا ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا یعنی یہ بتلانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے: اکلتُ الفواکہ اِلّا عِنَبًا (میں نے سب میوے کھائے مگر انگور یعنی صرف انگور کھائے۔)

٣- مستثنٰی کی دو قسمیں ہیں:

(١) مستثنٰی متصل جو مستثنٰی منہ کی جنس سے ہو: جاءَ القومُ اِلاَّ زیدًا

(٢) مستثنٰی منقطع جو مستثنٰی منہ کی جنس سے نہ ہو: جاء ت الافراس الاَّ حِمارًا

تنبیہ ١: مستثنٰی منقطع کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

٤- تم پڑھ چکے ہو کہ مستثنٰی بالا کا شمار منصوبات میں کیا جاتا ہے مگر یہ ہمیشہ منصوب نہیں ہوتا بلکہ اس کے اعراب کی تین قسمیں ہیں:

(١) مستثنٰی منہ مذکور ہو اور اِلّا سے پیشتر کلام[1] مُوجَب تامّ ہو یعنی اس جملے میں نفی اور استفہام نہ ہو۔ یا مستثنٰی منقطع ہو تو مستثنٰی کو نصب پڑھا جائے گا جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں سمجھایا گیا ہے۔

(٢) مستثنٰی منہ مذکور ہو مگر اِلّا سے پیشتر کلام غیر موجب (غیر مثبت) ہو تو مستثنٰی کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور ماقبل کے اعراب کی متابعت بھی کر سکتے ہیں: لَم تَتَفتَّحِ الازهَارُ اِلّاوَرْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور وَرْدٌ بھی۔ مَا سَلَّمتُ علی القادِمِینَ اِلّا الاوَّلَ یا اِلاّ الاوّلِ.

(٣) مستثنٰی منہ مذکور نہ ہو بلکہ اِلّا سے پیشتر ''کلام ناقص'' ہو تو حالت ترکیبی کے مطابق مستثنٰی کا اعراب ہوگا۔ وہاں اِلّا کا کوئی اثر نہ ہوگا: ما جاء اِلّا زیدٌ ما رأیت اِلّا زیدًا. لَم اُسَافِرُ اِلّا مَعَ زیدٍ. ایسے مستثنٰی کو مستثنٰی مفرغ کہتے ہیں۔

(١) کلام مُوجَب یعنی کلام مثبت اور تامّ یعنی پورا جملہ۔ جملہ میں استفہام ہو تو وہ بھی کلام موجب نہیں رہتا۔

Marfat.com

۵- اِلاَّ کے علاوہ الفاظ استثنائیہ بھی ہیں: غَیر، سِوٰی، خَلاَ، عَدَا ما خلاَ ما عدا اور حاشا. ان سب کے معنی ہیں ''مگر'' یا ''سوا''۔

۶- غیر اور سوٰی اسم ہیں۔ان کے بعد مستثنٰی مضاف الیہ ہونے وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ خود لفظ غیر کا اعراب مستثنٰی بہ اِلاّ کی مانند تین طور سے ہوگا:

(۱) اِتَّقَدَتِ المصابیحُ غیرَ واحدٍ.

(۲) سلَّمتُ علی القادمین غیرَ سعیدٍ.

---

(۳) ما عادَ[۱] المریضَ عائدٌ غیرَ الطبیب یا غیرُ الطبیبِ.

(۴) لا تعتمِدْ علٰی احدٍ غیرَ اللهِ یا غیرِ اللهِ.

---

(۵) لا ینالُ المجدَ غیرُ العاملینَ.

(۶) لَمْ یَفتَرِسِ الذِّئبُ غیرَ شاذَّةٍ.[۲]

(۷) لا تعتَمِدْ علٰی غیرِ اللهِ.

۷- خلا اور عدا دراصل فعل ماضی ہیں مگر کلام عرب میں ان کے بعد اسم کو مجرور بھی پایا گیا ہے۔اس لئے نحویوں نے ان کو حروف جارہ میں بھی شمار کرلیا ہے۔حاشا کو حرف جر بھی مانا جاتا ہے۔کبھی فعل بھی سمجھا جاتا ہے۔ان کے بعد مستثنٰی کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور جر بھی مگر مَا خَلاَ اور مَا عَدَا ہمیشہ فعل ہی رہتے ہیں اس لئے اُن کے بعد مستثنٰی ہمیشہ مفعول بہ ہوگا اور منصوب ہوگا۔دیکھو ذیل کی مثالیں:

(۱) قطفتُ الازهارَ خلا الوردَ یا الوردِ.

(۲) زُرتُ مساجد المدینة عَدَا واحدًا یا واحدٍ.

(۳) قطعت الاشجار حاشا النخیلَ یا النخیلِ.

(۴) قرأت الکتاب ما خلا (یا ما عَدا) صفحةً.

---

(۱) عَادَ (ن) عیادت کرنا۔بیمار پرسی کو جانا۔لوٹنا۔

(۲) گلہ یا ریوڑ سے الگ ہو جانے والی (بھیڑ بکری)۔

Marfat.com

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۵

اِسْتَطَبَّ (۱۰) علاج کرنا۔	سَیِّءٌ بُرا۔
اَعْیٰی (یُعْیِی) تھکا دینا، عاجز کر دینا۔	صَحِبَ (س) ساتھی ہونا۔
تَدَارَکَ (۵) تلافی یا اصلاح یا علاج کرنا۔	ضَلَالٌ (مصدر-ض) گمراہی۔
جَرِیْحٌ (ج۔ جَرْحیٰ) زخمی۔ حَاقَ	عَمَهَ (ف) بے راہ بھٹکنا، متحیر ہونا۔
(یَحِیْقُ) گھیر لینا، لپیٹ میں لے لینا۔	غَزَلٌ عورتوں کے متعلق عاشقانہ کلام۔
خَلاَ (یَخْلُوْ) خالی ہونا، تنہائی میں ملنا۔	لامُحَالَةَ ضرور۔
دَاوٰی (۳) علاج کرنا۔	نَیِّرٌ روشنی دینے والا ستارہ۔
دَاءٌ (ج۔ اَدْوَاءٌ) مرض، بیماری۔	نَیِّرَان چاند سورج۔

مشق نمبر ۱۱

تنبیه : ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ کی قسمیں اور اعراب پہچانو:

(۱) قَدِمَ الجنودُ اِلَّا القائد فاِنَّهٗ مشغول فی تَدارُکِ الْمَرْضٰی والجَرحٰی وَ سَیَقْدَمُ غدًا او بعد الْغدِ (۲) یعلش النّاسُ بداحة الاّ الکسلان وَسَیِّیءَ الاخلاقِ (۳) اِنْتَبَهَ المسلمون الاّ المنافقین منهم الذین یتّخذون الکفّارَ اولیا بعد ماهم اظهر و اما فی قلوبهم من العَدَاوَةِ والبغضاءِ و قتلوا کثیرا من الْمُسلِمِیْنَ وَ یأبَوْنَ اِلَّا اِسْتَعْبَادَ المسلمین و تذلیلهم (۴) صادقتُ کُلَّ الجِیران الاّ المتکبّرین (۵) لم یَضْحکَ عند موتک اِلاّ عَمَلُکَ (۶) لا یَقَعُ الحالُ الاّ نکرَةً مشتقّةً الاّ فی بعض الامثلة یکون الحال معرفة و اسما جامدًا (۷) لم تَخْلُ منظومات الشُّعَراء من الغَزَلِ سِوی دیوانِ ابنِ العَتَاهِیَةِ والخَنْسَاءِ (۸) مالی انیسٌ سوی الکتاب (۹) ما ساد الاّ ذوالعزم (یا ذا العزم) الْمُجِدُّ المخَیِّرُ المؤثِرُ صاحِبُ العلم والعقل و ما ذَلَّ الاّ الجاهلُ الکسلانُ البخیلُ ابنُ الغَرَضِ (۱۰) لا یأکُلُ مَالَکَ الاّ تقِیٌّ ولا تأکُلُ الاّ مال تَقِیٍّ (۱۱) لن اَتَّبِعَ غَیْرَ الْحَقِّ ولَنْ اَخشٰی غیرَ الله.

اشعار

لِکُلِّ داءٍ دواءٌ یُسْتَطَبُّ بِهٖ — الاّ الحَمَاقَةَ اَعْیَتْ مَنْ یُداوِیها

الا کُلُّ شیءٍ مَا خَلا اللهَ باطِلٌ — و کُلُّ نعیمٍ لا مُحَالَةَ زائِلٌ

Marfat.com

مشق نمبر ۱۱۲ — من القرآن

(۱) واِذْ قلنا لِلْمَلٰئِکَةِ اسجد والِادم فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ (۲) ما هٰذِهِ الحیٰوةُ الدُّنیا اِلَّا لَهْوٌ و لَعِبٌ (۳) لا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِه (۴) فما وجدنا فیها غیرَ بیتٍ من المسلمین (۵) فما ذا بعد الحقِ اِلَّا الضَّلٰلُ (۶) لا یعلم الغیب الا الله (۷) هل جزاءُ الاحسانِ اِلَّا الاحسانُ.

مشق نمبر ۱۱۳ — اُردو سے عربی بناؤ

(۱) سب لڑکے کامیاب ہو گئے مگر سست لڑکا (۲) مسلمان عورتیں حجاب کے ساتھ نکلتی ہیں مگر خالدہ (۳) میں نے ان پھلوں میں سے کچھ نہ لیا مگر ایک نارنگی (۴) مسلم کسی سے نہیں ڈرتا مگر اللہ سے (۵) میں نے سب سے دوستی کی مگر متکبر سے (۶) ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے (۷) آج ہمارے مدرسہ میں سب لڑکے حاضر ہیں مگر محمود (۸) سب لڑکیاں کامیاب ہوئیں مگر ایک سست لڑکی جس نے اپنے اوقات کھیل کود میں ضائع کر دیے تھے۔

مشق نمبر ۱۱٤

اَکْمِلِ[1] الجُمَلَ الاٰتیة بِوَضْعِ مستثنیٰ بِاِلَّا فی الا ماکن الخالیة واشْکُلْهُ و بَیِّنْ ما یجوز و جهان فی اعرابه

(۱) قَدِمَ الحاجّ..........	(۵) صام الغلام رمضان..........
(۲) قرأت الکتابَ..........	(۶) لَمْ یُسَلِّمْ اخوکِ علی احد
(۳) لم یَنْجَحْ اَحَدٌ..........	(۷) لا ینفع الانسان
(۴) لا[2] تَنْمُو الثَّرْوةُ..........	(۸) اکلت الفواکِهَ

اسْتَثْنِ[3] "بِغَیْرِ" من الجُمَلِ الاٰتیة واشْکُلِ المستثنیٰ وَاَدَاةَ[4] الاستثناء

(۱) خالی جگہوں میں مستثنیٰ بہ اِلَّا رکھ کر آنے والے جملوں کو کامل کر دو اور اعراب لگاؤ اور جس مقام میں دو صورتیں اعراب کی جائز ہیں اس کی تفصیل لکھو۔ (۲) نَمَا یَنْمُو: بڑھنا، ترقی کرنا۔ (۳) ذیل کے جملوں میں لفظ غیر کے ذریعے استثنا کرو یعنی کسی مستثنیٰ پر غیر لگا کر خالی جگہ کو پُر کر دو اور مستثنیٰ اور لفظ استثنا (یعنی غیر) کو اعراب لگاؤ۔ (۴) اَدَاةٌ (ج اَدَوَات) حرف، لفظ، آلہ۔

Marfat.com

(۹) ما قطعتُ الازهارَ.......... (۱۱) تَصْدَءُ المعادَنُ..........

(۱۰) الايبقٰى للانسان بعد الموت...... (۱۲) لم يَصِد الصيّادُ

(۱۳) حضر الوليمةَ جميع الاصدقاء...... (۱۴) عاد الجنود......

اَتْمِمِ الْجُمل الأتية بِوَضع المحذوف منها فى الاما كن الخالية

(۱۵) ...... على غير نفسک (۱۸) ...... غير اللَّبَن

(۱۶) ...... اِلاّ قَلَمًا (۱۹) ...... ما عدا قائدهم

(۱۷) ...... اِلاّ العاملون (۲۰) ...... خلا اثنين

مشق نمبر ۱۱۵

اجمل[۱] كُلَّ اسمٍ من الاسماء الأتية مستثنىً منه فى جملةٍ مفيدةٍ.

الابواب	التُّجّار	المُدُن	الاشجار	البُقُوْل[۲]
الازهار	التلاميذ	الطيور	الليل	المُسَافرون

مشق نمبر ۱۱۶

۱- كوِّن[۳] ثلاث جُمَلٍ يكون المستثنى بِالاّ فى كُلٍّ منها واجبًا نصبُهٗ.

۲- كوِّن ثلاث جُمَلٍ يكون المستثنى بِالاّ فى كُلٍّ منها يجوز صورتين فى الاعراب.

۳- كَوِّن[۴] ثَلاَثَ جُمَلٍ يكون المستثنى بِالاّ فى كلّ منها مُعْرِبًا عَلٰى حسب ما يَقْتَضِيهِ مَوْقِعُهٗ فى الجملة.

---

(۱) آنے والے (یعنی نیچے لکھے ہوئے) اسموں میں سے ہر ایک اسم کو کسی جملہ میں مستثنیٰ منہ بناؤ۔

(۲) بُقُوْلٌ جمع بَقْلٌ کی: سبزی (کھانے کی)

(۳) تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنیٰ بہ إلّا واجب النصب ہو۔

(۴) تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنیٰ بہ إلّا کو وہ اعراب دیا گیا ہو جو جملے میں اس کے اقتضا کے مطابق ہو۔

Marfat.com

الدَّرْسُ السَّادِسُ والسِّتُّوْنَ

يَقولونَ[۱] لِي صِفهَا فَانْتَ بِوَصْفِهَا (شعر) خَبِيرٌ' اَجَلْ عِندی بِاَوْصافِهَا عِلْمٌ
قَالُوا[۲] نَظَمْتَ عُقودَ الدُّرِّ قُلْتُ جَلَلْ (سرار) اَتَقتحِمُ[۳] الْمَنُوْنَ؟ فقلتُ جَيْرِ
وَيَقُلْنَ[۴] شَيْبٌ قَدْ عَلَا (شعر) كَ' وقد كَبِرْتَ' فقلتُ اِنَّهٗ

(۹) المُنادٰی

۱- حصہ سوم سبق ۴۳ (۹) میں تم نے مُنادٰی کا مختصر بیان پڑھ لیا ہے کہ منادٰی بھی منصوبات میں شامل ہے لیکن وہ حالت نصبی میں اسی وقت ہوتا ہے جبکہ وہ مضاف ہو۔ خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: يَا سَاكِنَ الْهِنْدِ يَا سَاكِنِي مَكَّةَ يَا سَاكِنِي الْمَدِينَةِ یا وہ مُشابہ بالمضاف ہو: يَا طَالِعًا جَبَلاً (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) اور یا نکرہ غیر مقصودہ ہو: يَا رَجُلاً خُذْ بِيَدِیْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے۔)

تنبیہ ۱: طَالِعًا مضاف تو نہیں ہے لیکن معنی میں طالع الجبل کے ہے اس لئے اسے مشابہ بالمضاف کہا جاتا ہے۔ یا رَجُلاً میں کوئی مخصوص آدمی مراد نہیں ہے جیسے اندھا بغیر دیکھے سوچے پکارا کرتا ہے۔

۲- اگر منادٰی مُفرَد یعنی مضاف نہ ہو تو وہ حالت رفعی پر مبنی سمجھا جائے گا۔ پھر وہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: يَا مُحَمَّدُ' يَا رَجُلُ' يا رجُلانِ يا مُسْلِمُوْنَ

تنبیہ ۲: لفظ مفرد کے تین معنی ہوتے ہیں: (۱) واحد (۲) غیر مرکب (۳) غیر مضاف۔ یہاں تیسرے معنی کے لئے آیا ہے۔

زَيد ابن عَمْرٍو جیسی ترکیب جب منادٰی ہو تو اس میں کئی باتیں خاص توجہ کے قابل ہیں:

۱- زید کو منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں اور مرفوع بھی لیکن نصب بہتر ہے: يَا زَيْدَ ابْنَ عَمْرٍو اور يَا زيدُ بن عَمْرٍو

۲- اس میں لفظ ابن اگر زید کی صفت ہے لیکن اس کو منصوب ہی پڑھا جائے گا کیونکہ وہ مضاف ہے۔

Marfat.com

۳- ایسی مثالوں میں لفظ ابن کا ہمزۃ الوصل کتابت سے بھی ساقط ہو جائے گا۔

۴- کبھی حرف ندا حذف بھی کر دیا جاتا ہے: یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا (اے یوسف تم اس بات سے منہ موڑ لو)۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا. یا رَبِّیْ کو صرف رَبِّ کہتے ہیں: رَبِّ اغْفِرْلِیْ.

۵- تم نے سبق ۱۱-۵ میں پڑھا ہے کہ منادیٰ جب معرّف باللام ہو تو یَا کے بعد لفظ اَیُّهَا یا اَیَّتُهَا بڑھانا چاہئے۔ کبھی اسم اشارہ بڑھا دیتے ہیں:

یـا ایها الرسولُ بَلِّغْ' (اے پیغمبر (ہمارا پیغام) پہنچادو)۔ یـا ایتهـا النفس المطمئنة' یا هٰذا الرَّجُلُ اٰمِنْ بِاللّٰهِ. کبھی یَا کے بغیر ہی کہتے ہیں: اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ.

مگر لفظ جلالہ یعنی لفظ اللہ کو اگر چہ معرف باللام سمجھا جاتا ہے تو لیکن اس پر بلا واسطہ حرف ندا لگا کر یَا اَللّٰهُ کہتے ہیں۔ اس کی جگہ عموماً اَللّٰهُمَّ بھی کہتے ہیں۔

۶- منادیٰ یائے متکلّم (ی) کی طرف مضاف ہو تو اس کو کئی طرح سے بولتے ہیں: یا غلامِیْ' یا غلامِیَ' یا غلامِ' یا غلامًا' یا غلامَاه.

یَا اَبِیْ اور اُمِّیْ میں یہ صورتیں بھی جائز ہیں یَا اَبَتِ' یَا اَبَتَ' یَا اَبَتَا' یا اُمَّتِ' یَا اُمَّتَ اور یا اُمَّتَا۔

۷- اُمِّیْ اور عَمِّیْ کی طرف لفظ ابن مضاف ہو تو کہہ سکتے ہیں یَا ابْنَ اُمَّ (اے میری ماں کے بیٹے) یَا ابْنَ عَمَّ. یہ صورت کسی اور لفظ میں جائز نہیں ہے۔

۸- تم نے سبق ۴۳ تنبیہ ۷ میں پڑھا ہے کہ منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب ندا کہتے ہیں۔ منادیٰ اور جواب ندا مل کر جملہ انشائیہ ہوتا ہے۔ (دیکھو اس کی ترکیب کے لئے سبق ۴۳)

ترخیم

۹- کبھی تخفیف کے لئے منادیٰ کے آخر کا حرف گرا دیتے ہیں: یا مالکُ سے ایـا مال یا مالِ. افاطمة سے افاطم یا افاطمُ کہا جاتا ہے۔ اس عمل کو ترخیم کہتے ہیں اور ایسے مُنادیٰ کو مُرَخَّم کہا جاتا ہے۔

تنبیه ۳: سبق ۴۹ (ھ) میں لکھا جا چکا ہے کہ حرف ندا پانچ ہیں: (۱) یَا (۲) اَیَا (۳) هَیَا (۴) اَیْ اور (۵) اَ. ان میں سے یَا قریب و بعید دونوں کے لئے اَیْ اور قریب کے لئے اَیَا اور هَیَا بعید کے لئے آتا ہے۔

نُدْبَه

۱۰- میت کو غم سے پکارنے کو نُدْبَه کہتے ہیں اور جسے پکارا جائے اُسے مندوب کہا جاتا ہے۔ مندوب پر اکثر یَا کی بجائے وَا لگایا جاتا ہے اور آخر میں الف اور ہ بڑھا کر پکارتے ہیں: وَا اُمَّاهْ' وَابِنْتَا (اے میری بیٹی)

Marfat.com

توابعُ المنادٰی

۱۱۔ منادٰی مبنی (جو کہ مضموم ہوتا ہے) کے بعد کوئی اسم اس کی صفۃ واقع ہو تو دیکھا جائے گا کہ اگر وہ مضاف ہے اور اَل سے خالی ہے تو اس کو نصب پڑھنا واجب ہے: یا خالدُ صاحبَ الشّجاعةِ یا زَیْدُ بْنَ خَالِدٍ. اور اگر وہ معرف باللام ہو خواہ مضاف خواہ مفرد تو اس پر نصب بھی جائز ہے اور رفع بھی: یا رشیدُ الکریمَ الابِ (اے شریف باپ والے رشید) یا رشید الظّریفُ (اے خوش طبع رشید)

منادٰی پر جو اسم معطوف ہو اس کا اعراب منادٰی کی مانند ہوگا لیکن معطوف پر اَلْ لگا ہو تو نصب اور رفع دونوں جائز ہیں: یا عبدَ اللهِ و اَمَتَهُ یا جِبَالُ[1] اَوِّبِی مَعَهُ و الطَّیْرُ.

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۶

اَبْشَرَ (ا) خوشخبری پانا، خوشخبری دینا۔	تَغَانَا تغانیًا باہم بے نیاز ہو جانا۔
اِسْفَادٌ (ا۔مصدر) صبح کا اُجالا کھل جانا۔	تکلّف (تکلُّفًا) تکلیف برداشت کرنا۔
اَفْتٰی (ا-و) فتوٰی دینا۔	جَدٌّ عزت، درجہ، مال و دولت، دادا، نانا۔
بَغِیٌّ بدکار عورت، باغی۔	خَلَفٌ پیچھے رہنے والا، جانشین، بیٹا، دنیا دلوادنو، قریب ہونا۔
تَدَلَّلَ (۴) ناز و انداز سے چلنا، بتلانا۔	لِحْيَةٌ (ج لِحىً اور لُحىً) داڑھی۔
رَعٰی (ف) رعایت کرنا، چرانا۔	اِمْرَءُ سَوْءٍ برا مرد۔
رَفَثٌ گالی گلوچ، ہم بستری۔	مَهْلاً (مفعول مطلق ہے، دراصل اِمْهَلْ مَهْلاً) ٹھہر جا چھوڑ دے۔
سَمِيْنٌ (ج سِمَانٌ) فربہ، موٹا مؤنث سَمِيْنَةٌ کی جمع بھی سِمَانٌ ہے۔	نَأَیٰ يَنَایٰ نایًا دور ہونا۔
سُنْبُلَةٌ (ج سَنَابِلُ) خوشہ۔	نَاءٍ (اسم فاعل ہے) دور ہونے والا۔
صَفْوٌ صاف دلی، صفائی، اخلاص۔	نَجَا (ن-و) نجات پانا۔
ظَلَامٌ اندھیرا، اندھیرا چھا جانا۔	نَزَعَ (ض) چھین لینا، نکال لینا، خالی کرنا۔
عَنَّ (ض) پیش آنا، آڑے آنا۔	وِدٌّ دوستی، گہرا دوست (مصدر بھی ہے اور اسم الصفۃ بھی ہے) ج اَوْدَادٌ.
عَجْفَاءُ (ج عِجَافٌ) دبلی، کمزور۔	وِدَادٌ دوستی، محبت کرنا (مصدر۔س)
فَاتِحَةُ الکتاب سورة الحمد (قرآن کا دیباچہ)	يَابِسٌ خشک
فُسُوْقٌ گناہ کا کام، بدکلامی۔	

(۱) اے پہاڑو اور پرندو! اس (داؤد علیہ السلام) کے ساتھ (تسبیح و تہلیل میں) جوابی بن جاؤ یعنی تم بھی اس کا ساتھ دو۔ اَوِّبِی امر حاضر مونث کا صیغہ ہے۔ کیونکہ جبال اور طیر غیر عاقل کی جمع ہے۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۱۷

تنبیہ : ذیل کی مثالوں میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو خصوصاً منادیٰ اور لا لِنفی الجنس کے اسم کو غور سے دیکھو۔

(۱) یا عبدالرحمٰنِ احفَظْ درسکَ واسعَ دائما اَنْ تکون اوّلاً فِیْ فَصْلِکَ (۲) یا ابا سعیدٍ هلاّ تُعَلِّمُ ولَدکَ اللغة العربیة کَیْ یَسْهُلَ له فهم القراٰن (۳) اَیَا ساعیًا فی الخیر اَبْشِرْ بِالْفوز العظیم (۴) هَیَا اٰخِذَ ایَدِ الضّعِیف سَتُجزٰی بما یُرْضِیکَ (۵) ای زینبُ تعَلَّمِی القراٰنَ و عِلِّمِیه بَنَاتِکِ و اولادِکِ (۶) اَفَاطِمَ مَهْلاً بَعْضَ هذا التدلُّلِ (۷) یا ایّها الشُّبّان من المسلمین تخلّقوا باخلاق الرسول واهتدُوا یَهْدِی الخلفاء الراشدین فَاِنَّکُم لَمْ تکونوا صالحین لِلسّیادة والحکومة مالم تُحْسِنوا اخلاقکم (۸) السّلامُ علیک اَیُّها النّبی و رحمة الله و بَرَکَاتُهٗ (۹) لا طاعة لمخلوقٍ فی معصیةِ الخالق (۱۰) لا صلٰوةَ اِلّا بفاتحة الکتاب (۱۱) اَللّٰهُمَّ لاَ مانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ ولا مُعْطِیْ لما مَنَعْتَ ولا ینفع ذا الجَدِّ منکَ الجَدُّ (۱۲) اشعار

قصبرا جمیلا مُعینَ[۱] الملکُ اِن عَنّ حارثٌ — فعاقبة الصبر الجمیل جمیلٌ
الم تر اَنّ اللیل بعدَ ظلامِه — علیه لا سفار الصّباحِ دلیلٌ

اذا[۲] المرء لا یرعاکَ اِلاّ تکلُّفًا — فدَعه ولا تُکثِر علیه التَاَسُّفَا
اِذا لم یکن صَفْوَ الوِداد طبیعةً — فلا خیرَ فی وِدٍّ یجیئ تکلُّفًا

فَاِنْ تَدْنُ[۳] مِنّی تَدْنُ مِنکَ مَوَدّتِی — وَ اِنْ تَنْاَ عَنّی تَلْقَنِیْ عنکَ نائیًا
کِلانَا[۴] غَنِیٌّ عن اخیه حَیَاتَهٗ[۵] — و نحن اِذا اِمتْنَا اَشَدُّ تَغَانِیَا

---

(۱) معین الملک منادیٰ ہے حرف ندا محذوف ہے دراصل یامعین الملک ہے۔ یہ اشعار طغرائی (المتوفی ۵۱۴ھ) کے ہیں معین الملک کو تسلی دے رہا ہے۔ (۲) یہ اشعار امام شافعیؒ کے ہیں۔ (۳) پہلا تَدْنُ، دَنَا یَدْنُوْ سے مضارع واحد مذکر حاضر اور دوسرا تَدْنُ واحد مونث غائب ہے۔ یہ دونوں حالت جزمی میں ہیں اس لئے آخر کا حرف علت گرادیا گیا ہے۔ (۴) ہم دونوں یعنی میں اور میرا بھائی یعنی دوست اپنی زندگی میں ایک دوسرے سے بے نیاز ہیں اور جب ہم مرجائیں گے تو زیادہ بے نیاز ہوجائیں گے۔ (۵) حَیَاتَهٗ مفعول فیہ ہے یعنی فی مدة حیاته.

Marfat.com

مشق نمبر ۱۱۸

من القرآن

(۱) رَبَّنا اٰتِنا فِی الدُّنیا حسنةً و فی الأخرة حسنة و قِنا عذابَ النّار (۲) قُلِ اللّٰهمّ مالکَ الملک تؤتی الملکَ من تشاء و تنزِعُ الملکَ مِمّن تشاءَ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشاء وتُذِل من تشاء بَیدِکَ الخیرُ' انّکَ علٰی کُل شی ءٍ قدیر (۳) یا بَنِی اسرائیلَ اذکُرُوا نعمتی الّتی اِنعَمتُ علیکم (۴) یاأیَّتُها النّفس المطمئنة ارْجعی الٰی ربّک راضیةً مرضیّةً (۵) قلنا یا نارُ کُونِی بَرْدًا و سلامًا علٰی ابراهیمَ (٦) یوسف ایّها الصِّدیقُ! اَفْتِنا فی سبعِ بَقراتٍ سِمانٍ یا کُلُهنّ سبعٌ عجافٌ' و سبع سُنبُلٰتٍ خُضرٍ و اُخَرَ یا بساتٍ (۷) یا اُختَ هٰرونَ! ما کان ابوکِ امرءَ سَوءٍ وما کانت اُمُّکِ بغِیًّا (۸) قال یا ابْنَ اُمَّ لا تأخُذ بِلِحیَتِی ولا برأسی (۹) قال یا ابَتِ افعَلْ ما تُؤْ مَرُ ستَجِدُنِیْ اِنْ شاء الله من الصابرینَ (۱۰) ذٰلکَ الکتابُ لارَیبَ فیه (۱۱) قالوا سُبحٰنکَ لا عِلْمَ لَنا اِلَّا ما علّمتنا انّکَ انت العلیمُ الحکیمُ (۱۲) فلا رَفَثَ ولا فسوق ولا جدالَ فی الحج.

مشق نمبر ۱۱۹

اُردو سے عربی

(۱) اے عبدالکریم تم کوشش کیوں نہیں کرتے کہ سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاؤ۔ (۲) اے میرے چچا کے بیٹے! ہر روز صبح سویرے اُٹھ اور میرے ساتھ نماز کو چلا کر۔ (۳) اے حاجی اسمٰعیل کے بیٹے! (یا بَنِی الحاجّ اسمٰعیلَ) تم اپنے نیک باپ کی پیروی کرو اور اُن کے ٹھیک جانشین بن جاؤ۔ (۴) نوجوانو! قرآن حکیم کو سمجھو اور اس کی ہدایت پر عمل کرو' اسی میں تمہاری اور تمہاری قوم کی فلاح ہے۔ (۵) اے طالب علم! اگر تو اس کتاب کو پڑھے گا اور یاد رکھے گا تو وہ علم صرف ونحو میں تیرے لئے کافی ہوگی۔ (٦) کوئی کتاب قرآن حکیم سے زیادہ مفید نہیں ہے۔ (۷) میرے پاس نہ کوئی کتاب ہے نہ کوئی کاغذ۔ (۸) اللہ کی توحید سے بڑھ کر کوئی وسیلہ نجات نہیں ہے۔

Marfat.com

الدَّرْسُ السَّابِعُ والسِّتُّوْنَ

المجرورات

(۱) المجرور بالحروف (۲) المجرور بالاضافة

۱- کسی اسم کو جر دو ہی صورتوں میں آتا ہے: (۱) یا تو وہ کسی حرف جارّہ کے بعد واقع ہو: خاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ (۲) یا تو وہ مضاف الیہ ہو: خاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)۔

۲- حروف جارّہ کی تفصیل درس ۴۹ میں لکھی جا چکی ہے اور اضافت کا بیان درس ۷ اور درس ۱۱ میں لکھا جا چکا ہے۔ یہاں اس کے بارے میں کچھ اور ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں۔

اقسام الاضافة

۳- اضافة کی دو قسمیں ھیں: (۱) لفظيّة (۲) معنويّه

اضافة لفظيّة اس ترکیب اضافی میں ہوگی جس میں مضاف اسماء الصفة (اسم فاعل، اسم مفعول اور صفة مُشَبَّهه) میں سے کوئی لفظ ہو: سالکُ الطریق، مقطوعُ الْیَدِ، حَسَنُ الوجه اور اضافةٌ مَعْنِوِيَّةٌ اس ترکیب میں سمجھی جائے گی جس میں مضاف اسماء الصِّفة کے علاوہ کوئی اور اسم ہو: نورُ القمرِ، طریق السّالک وَجْهُ الحَسَنِ (یہاں حَسَنْ خاص نام ہے یعنی حَسَنْ کا منہ۔

۴- اضافة منويّة میں مضاف اَلْ کے بغیر ہی معرفہ بن جاتا ہے۔ اس لئے اس پر اَلْ داخل نہیں ہوسکتا البتہ اضافة لفظيّة سے مضاف معرفہ نہیں بنتا اس لئے اس میں بوقت ضرورت اَلْ داخل ہوسکتا ہے جبکہ وہ تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو اور مفرد پر بھی اس وقت داخل ہوسکتا ہے جبکہ اس کا مضاف الی معرّف باللاّم ہو یا اس کی طرف مضاف ہو: اَلْمُتَّبِعُ الْحَقِّ مَنْصُوْرٌ السّالکُ طریق الباطل مخذولٌ الفاتحا بلاد الشام خالدٌ و ابو عبیدةَ (رضی الله عنهما) السّاکنو مَکَّةَ والحُجّاجُ کُلُّهم امِنُوْن الیوم فی عهد السلطان ابن السّعود (ایّده الله بنصره المبین. مادام مُتَّبِعَ السُّنَّة و مُحافِظَ حرمة البلد الامین)

Marfat.com

مذکورہ بیان کے مطابق النَّاصِرُ الرَّجلِ تو کہہ سکتے ہیں مگر النَّاصِرُ زیدٍ نہیں کہہ سکتے۔ اگر اس کا موصوف معرفہ ہو تو بجائے النَّاصِرُ زیدٍ کے النَّاصِرُ زیدًا کہیں گے: خالدٌ نِ النَّاصِرُ زیدًا (زید کو مدد کرنے والا خالد) اس صورت میں زید مضاف الیہ نہیں بلکہ مفعول ہوگا۔ اس کی تفصیل آئندہ درس میں ملے گی۔

تنبیه ۱ : اسم الصّفة کی اضافۃ کا بیان درس ۲۳ میں بھی لکھا گیا ہو۔ ضرور دوبارہ دیکھ لو۔

۵- یائے مُتَکَلِّم (یْ) کی طرف کوئی اسم مفرد مضاف ہو تو ی کو جزم بھی پڑھ سکتے ہیں اور فتحہ بھی: کتَابِیْ یا کتَابِیَ' ایسا لفظ جملہ کے آخر میں واقع ہو تو اس کے ساتھ ہ بھی بڑھا دینا جائز ہے: کتَابِیَهْ (میری کتاب) حِسَابِیَهْ (میرا حساب)

اگر یائے متکلم کی طرف اسم مقصور یا منقوص (دیکھو درس ۱۰-۸) مضاف ہو تو اس ی کو فتحہ ہی پڑھا جائے گا: عَصَایَ' قَاضِیَّ (میرا قاضی) یا تثنیہ اور جمع سالم مذکر اس کی طرف مضاف ہو تو بھی فتحہ پڑھنا چاہیے:

کتابَانِ' کتابَیْنِ اور محبّونَ' مُحِبِّیْنَ کو کتابایَ' کتَابَیَّ اور مُحِبُّوْیَ اور مُحِبِّیَّ کہیں گے۔ قَاضُونَ سے قَاضُوِیَ' قَاضِیْنَ سے قَاضِیَّ.

چاروں مثالوں میں اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گرا دیا گیا ہے۔

سلسلةُ الالفاظ نمبر ۵۷

اِبْتَذَلَ (۷) حقیر ہونا۔	ثَبَاتٌ (مصدر ہے) ثابت قدمی۔
اَحْرَقَ (ا) جلانا۔	جَزَعٌ سخت پریشانی۔
اَعْوَزَ (ا) حاجت مند ہونا' کسی چیز کی کمی محسوس کرنا۔	حَاذَرَ (۳) بچتے رہنا' چوکنا رہنا۔
اَقْرَنَ (ا) دو چیزوں کو باہم ملا دینا۔	حَدِیْثٌ بات' دلی خیالات' نیا۔
اِنْبَسَطَ (۶) پھیل جانا' کھل جانا' خوش ہونا۔	حَلَّ (ن) داخل ہونا' گرہ کھل جانا۔
اِنْقَبَضَ (۶) سکڑ جانا' ناخوش ہونا۔	حِجَّةٌ (ج- حِجَجٌ) برس۔
اِنْفَرَدَ الگ ہو جانا (- لَهٗ) سب چھوڑ چھاڑ کر کسی کام میں لگ جانا۔	حَمِیْمٌ (ج- اَحِمَّاءُ) گہرا دوست' رشتہ دار۔
اِنْکَبَّ (علی شیئٍ) کسی کام میں منہمک ہو جانا۔	خُیِّلَ (اِلَیْهِ) کسی بات کی خیالی تصویر سامنے آ جانا۔
تَجَسَّسَ (۴) تلاش کرنا۔	دَخَلَ اُبَرًا اُپری طور پر۔
تَرَهَّبَ دنیاوی لذائذ و خواہشات ترک کر دینا۔	رَاهِبٌ (ج- رُهْبَانٌ) تارک دنیا۔
	اَلرُّبَا (جمع ہے رَبْوَةٌ کی) ٹیلہ' اونچی زمین۔

Marfat.com

رَوْحٌ رحمت مدد راحت۔	مُبتَذَلٌ حقیر چیز حقیر آدمی۔
سَکَبَ (ن) انڈیلنا' بہانا۔	مَسْعَاةٌ کوشش۔
سُلْطَانٌ (مصدر ہے) غلبہ' حکومت۔	مُشْمِسٌ سورج نکلا ہوا دن۔
شَوْطٌ (جـ اَشْوَاطٌ) ایک دوڑ کا فاصلہ۔	مُقْمِرٌ چاندنی رات۔
شَاوَرَ (۳) باہم مشورہ کرنا۔	مَلِيٌّ طویل عرصہ۔
صَاغَ (يَصُوْغُ) بنانا' گھڑنا۔	مَلِيًّا کافی عرصہ تک۔
صَوَّرَ (۲) تصویر بنانا۔	مَعَاشٌ زندگی گزارنے کی جگہ' اسباب زندگی۔
عَزَاءٌ مصیبت میں ہمدردی کرنا' تسلی کرنا۔	نَزَغَ (ف) فساد ڈالنا۔
عَنَفَ (س) تشدد کرنا' دباؤ ڈالنا۔	نَزْغٌ وسوسہ' فاسد خیال۔
عِيْشَةٌ زندگی۔	نَسَأَ (ف) تاخیر کرنا' طول دینا۔
غَابَ (يَغِيبُ غِيَابًا) غائب ہونا۔	نَكَحَ (ض) نکاح کرنا (ا) نکاح کروا دینا۔
غَالٰى (يُغَالِيْ بِالشَّيْ) کسی چیز کو قیمت بڑھا کر خریدنا۔	نَهَضَ (ف) اُٹھنا (بِہٖ) اُٹھا دینا۔
	نَوْرٌ (جـ اَنْوَارٌ) پھول' سفید پھول۔
غَدَرَ (س) بے وفائی' وعدہ خلافی کرنا۔	وَجَّهَ (اِلَيْهِ) کسی کے سامنے کوئی چیز پیش کرنا۔
فَطَنَ (ن۔ لِلْاَمْرِ) معاملہ کو سمجھ جانا۔	وُجْهَةٌ توجہ کا مرکز' جانب۔
قَائِدٌ (جـ قُوَّادٌ) سالار لشکر۔	وَهْدَةٌ (جـ وِهَادٌ) گہرا گڑھا۔
لَغِيَ (يَلْغٰى) بے ہودہ بکواس کرنا۔	وَلِيْدٌ (جـ وِلْدَةٌ اور وِلْدَانٌ) بچہ۔
لَقّٰى (يُلَقِّيْ) کسی کو کوئی چیز دے دینا۔	هَا (جـ هَاءُ م) ہاں یہ لے' ہاں یہ لو۔

مشق نمبر ۱۲۰

ذیل کی مشق میں مرفوعات' منصوبات ومجرورات پہچانو۔ خصوصاً اضافت کی قسموں اور مضاف ومضاف الیہ کی قسموں میں غور کرو۔

من القرآن

(۱) و قال الَّذِين كَفَروا لا تَسْمَعُوْا لِهٰذا الْقرانِ وَالْغَوا فيه لعلّكم تَغْلِبُوْنَ (۲) وَمَنْ اَحْسَنُ قولاً مِمَّنْ دَعا الى الله و عملَ صالحا و قال اِنَّنِيْ من المسلمين' ولا

Marfat.com

تَسْتَوِی الحَسَنَةُ و لا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ بالّتی ھی اَحْسَنُ فَاِذَا[1] الّذِیْ بَیْنَکَ وَ بَیْنَهٗ عداوةٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حمیم[2] ٥ وما یُلَقّٰھا الاّ الذین صَبَرُوْا وما یُلَقّٰھا الاّ ذوحَظٍّ عظیم ٥ وامّا☆ یَنْزَغَنَّکَ من الشّیطٰنِ نزغٌ فاستَعِذ باللّٰه اِنّهٗ ھو السمیع العلیم٥ (۳) فامّا مَنْ اُوتِیَ کتابه بیمینه فیقول ھاؤُمُ اقْرَءُ وا کتابِیَه (= کتابی) اِنّیْ ظَنَنْتُ اَنّیْ مُلٰقٍ حسابِیَهْ ٥ فھو فی عِیْشَةٍ راضِیَةٍ (۴) وامّا مَنْ اُوتِیَ کتابه بِشِمالِه فیقول یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کتابِیَه ولَمْ اَدْرِ ما حِسابِیَه (= حسابی) یالَیْتَھا[3] کانتِ القَاضِیَةَ[4] ما اَغْنٰی عَنّی مالِیَهْ (= مالِیْ) ھَلَکَ عَنّی سُلْطَانِیَهْ (= سلطانی) (۵) قال اِنّی اُرِیْدُ اَنْ اُنْکِحَکَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ ھاتَیْنِ عَلٰی اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثمانی حِجَجٍ (٦) یا بَنِیَّ اذْھَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُوْسُفَ وَاَخِیْهِ و لا تَیْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰه. اِنّهٗ لاَ یَیْاَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلاّ القومُ الکٰفِرُوْنَ.

مشق نمبر ۱۲۱

کَتَبَ امیر المؤمنین سیّدُنا ابوبکر ن الصّدّیق رضی اللہ عنہ الٰی بعض قُوّاده

اذا سِرْتَ فلا تَعْنَفْ عَلٰی اصحابک فی السّیر و لا تُغْضِبْ قَوْمَکَ و شاوِرْھم فی الامر واستعمِلِ العدلَ' وباعِدْ عنک الظُّلم وَالْجَوْرَ فاِنّهٗ ما اَفْلَحَ قَوْمٌ ظَلَموا ولا نُصِروا علٰی عدوّھم. واذا نُصِرْتم فلا تقتلوا وَلِیْدا و لا شیخا ولا امرءة ولا طِفلاً وَلاَ تقربوا نخلا ولا تُحْرِقوا زَرْعا و لا تقطعوا شجرا مُثْمِرا. وَلاَ تَغْدِروا اذا عاھدتم ولا تَنْقُضوا اذا صالحتم. وستَمُرُّون عَلٰی قومٍ فی الصَّوامِعِ رُھْبَانٍ تَرَھَّبُوْا لِلّٰهِ فَدَعُوْھم وما[5] انْفَرَدُوْا له وارْتَضَوْه لِاَنْفُسهم فلا تَھْدِموا صوامعھم ولا تقتلوھم.

وَالسَّلام

---

(۱) یہاں اِذا فجائیہ ہے یعنی نا گہاں

(۲) حمیم گہرا دوست' گرم پانی۔

(۳) ھا کی ضمیر حیوٰۃ الدنیا کی طرف راجع ہے۔

☆ اِمّا یہ اگر۔ دراصل اِنْ مَا ہے۔ اس میں مَا زائدہ ہے۔ دیکھو سبق ۵۔ ۱۳......

(۴) اے کاش کہ وہ (دنیا کی زندگی) فیصلہ کن ہوتی یعنی اسی پر خاتمہ ہو جاتا اور دوبارہ زندہ نہ ہونا پڑتا۔

(۵) ان کو اور اس چیز کو جس کے لئے وہ سب سے الگ ہو گئے ہیں اور جس چیز کو انہوں نے اپنے لئے پسند کر رکھا ہے (اپنے حال پر) چھوڑ دو۔

Marfat.com

مشق نمبر ۲۲۲

اشعار (للطُّغرائی ۵۱۴ھ)

غـالٰـی بـنـفـسـیَ عِـرفـانِـی بِـقِـیـمَـتِـهَـا　　فَـصُـنْتُهَـا عـن رخـیـص الـقـدر مُبْتَذلِ
اَعْـدٰی عـدوِّک اَدْنٰـی مَـنْ وَ ثِـقْـتَ بـه　　فـحـاذِر الـنّـاس وَاَصحَبْهُمْ علٰی دَخَلٍ

فی وصف الربیع لابی تَمّام حبیب بنِ اَوْسٍ ۲۳۱ھ

یـا صـاحِبَـی تَـقَـصَّـیـا نَـظَـرَ یْـکُـمَـا　　تَـرَیـا وُجـوهَ الارض کیف تَـصَـوَّرُ
تَـرَیـا نهـارِ اُمُشْمِسًـا قـد زَانَـهُ　　زَهْـرُ الـرُّبَـا فَـکَـاَنَّـمـا هُو مُقْمِرُ
اَضْـحَـتْ تَـصُـوْغ بُـطُـوْنُـهـا لِظُهورهَا　　نَـوْرًا تـکـادلـه الـقـلـوب تَـنَـوَّرُ
دُنیـا مـعـاشٌ لِـلْـوَرىٰ حتّـى اِذَا　　حَـلَّ الـرَّبِـیـعُ فَـاِنَّـمـا هِیَ مَـنْـظَـرُ

مشق نمبر ۲۲۳

(من ابنة الٰی اُمّها بعد وصولها الی المدرسة)

سیّدتی الوالدة.

سلامٌ و تـحِیَّةٌ طَیِّبَةٌ من ابنتک. وبَعْدُ فَاُخبِرُکِ اَنّ قَلْبی لم یَغِبْ عنکِ بِغِیابی. فاِنّکِ لم تَزَالِیْ حَدِیثی و وُجْهَةَ افکارِیْ. یا اُمّاه لَمّا وصلتُ الی المدرسة ضاق صدری و اَظْلَمَتِ الدّنیا فی عینی حتّی خُیِّل الیَّ اَنیّ لن اعودَ اَنس بِمُشَاهَدَتِکِ.

فَفَطَنَتْ لِحَالِیَ المعلّمَاتُ فلا طَفْنَنِیْ ووجّهن الیَّ فوائد العلوم والآداب و عَرَّفْنَنِیْ اَنّ البنت لا تکمُلُ تربیتها بدونهما فتذکّرْتُ اَنّه لا تبتغی اُمِّی اِلّا اَنْ ترانی ابنةً کاملةً تَسُرُّ النّاظرین. فکان فی هذا و ذاکَ جمیلُ العَزاء والسُّلْوَاتِ، فَنَهضتْ بی هِمّتی مِنْ وَهْدَةِ الجَزَعِ والاحزان. وانبسط قلبی بعد الانقباض. فسُرِت بحمد

Marfat.com

الله شَوْطاً بَعِيْدًا في ميدان التعليم والتهذيب. ولم يُعْوِزني سوى اَدِعِيَتكِ الصّالحة' حتّى تُقْرَنَ مَسْعَاتِيْ بالنّجاحِ واكونَ جديدة للقائک. نَسأَ اللهُ ففي بقاء ک

والسّلام ابنتکِ فلانةُ

مشق نمبر ١٢٤

الجواب

عزيزتی' و عليکِ السّلام و رحمته الله و بركاتهٔ

قد اتّصلت بنا رسالتُکِ المُؤرَّخةُ فی كذا' و بها اُطْمَأَنَّ قلوبنا بعض الاطمئنان فاِنّ فراتکِ كان حَوّلَ فَرَحَنا تَرَحًا وهناء ناعَنَاءً. ولا سيّما انا والِدَتکِ فانّی مكثت مَلِيًّا اَسْكُبَ الدّموع الغزارَ اناءَ الليل واطرافَ النهار ولم نَزَلْ هكذا حتّى وردت عَلَينا رسالتکِ تَصِفُ احوالَکِ السّارَةَ و تُبَيّنُ ماصِرْتِ اليه من جميل الصبر والانكباب على اشغالِک المدرسيّةِ فَحمدِنا الله تعالى وسالناه ان يُدِيْم عَليکَ حُلّةَ العافية و يرزقَکِ حُسْنَ الثّبات و يُبَلِّغَکَ مقصودَکِ فی اقرب الاوقات و يَحْفَظَکِ من جميع الآفات.

والسّلام امکِ فلانة

Marfat.com

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ

التَّوَابِعُ

تنبیہ ۱: اسم کے رفع، نصب اور جر کے مواقع تم اچھی طرح سمجھ چکے اب وہ مواقع بتائے جاتے ہیں جہاں کوئی اسم اعراب میں اسم سابق کا تابع ہوتا ہے۔

۱- توابع جمع ہے تابع کی۔ تابع سے مراد وہ لفظ ہے جو حالت اور اعراب میں اپنے سابق کا پیرو ہو۔ سابق کو متبوع کہتے ہیں۔

۲- تابع کی چار قسمیں ہیں: (۱) نعت یعنی صفۃ (۲) توکید (یا تاکید) (۳) بدل (۴) معطوف۔

(۱) النّعت (الصّفة)

۳- نعت یا صفۃ وہ تابع ہے جو متبوع کی ذات کا یا اس کے متعلق کا کوئی وصف بتائے: الرجل الکریم (شریف مرد) الرجل الکریم ابوہ (وہ مرد جس کا باپ شریف ہے) پہلی مثال میں کریم مرد کا وصف بتلاتا ہے اور دوسری میں اُس کے متعلق (باپ) کا مگر ترکیب میں دونوں جگہ الرجل کی صفۃ کہا جائے گا۔ پہلی قسم کی نعت کو النّعتُ الحقیقی اور دوسری کو النُّعت السَّبَبِیُّ کہتے ہیں۔

۴- نعت حقیقی اعراب، تعریف و تنکیر، تذکیر و تانیث، وحدت و تثنیہ وجمع میں اپنے متبوع (منعوت) کے تابع ہوتی ہے جیسا کہ تم نے حصہ اوّل کے تیسرے، چوتھے اور پانچویں سبق میں پڑھ لیا ہے لیکن نعت سببی صرف اعراب اور تعریف و تنکیر میں منعوت کے مطابق ہوتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ منعوت چاہے تثنیہ ہو چاہے جمع یہ نعت ہمیشہ مفرد ہی آتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ نعت تذکیر و تانیث میں بجائے اس کے کہ اپنے منعوت کے مطابق ہو اپنے مابعد کے مطابق ہوا کرتی ہے (جیسا کہ درس ۲۳-۷ میں تم پڑھ چکے ہو) ذیل میں اور بھی مثالیں دی جاتی ہیں تاکہ بخوبی سمجھ لو:

Marfat.com

النّعت الحقيقىُ (منعوت واحد)	النّعت السبَبىُ
جاء الرُّجُلُ المهذّب	جاء الرجل المهذّبُ اخوه
حضرتِ السّيدةُ العاقلةُ	حضرت السّيدةُ العاقلِ زوجُهَا

تَسَلَّقْتُ شجرةً غليظةً

تَسَلَّقْتُ شجرةً غليظًا جِذْعُهَا

تَعَلَّمْتُ فى المدرسة العالية

تعلّمتُ فى المدرسة المعروف نظامُها

النّعت الحقيقى (منعوت تثنيه)	النّعت السّببىُ
هاتان صورتان جَمِيلتانِ	هاتان صورتان جميلٌ اِطَا[1] رَاهُما
اِشتريتُ بِسَاطَيْنِ[2] شرقيَّين	اشتريت بساطين شرقيًا تَقْشُهُمَا
اَبْصَرْتُ[3] بِطَانِرَيْنِ غريْبَيْنِ	ابصرت بطانرين غريبٍ شكْلُهما

منعوت جمع

هٰؤلا بناتٌ عاقلاتٌ	هٰؤلاء بناتٌ عاقلٌ اباءُ هُنّ
عاشرت اخوانا موسرين[4]	عاشرتُ اخوانا مُوسِرًا اباءُ هم

النّعت الحقيقى مفردةٌ	النعت الحقيقىّ جملةٌ فعليّة
هٰذَا عَمَلٌ نافِعٌ	هٰذا عملٌ يَنْفَعُ
ابصرت رجلا سابحًا[5]	ابصرت رجلاً يَسْبَحُ
نظرت الى عينٍ جاريةٍ	نظرتُ الى عينٍ تَجْرِىْ
النعت مُرَكّبٌ اِضافِىٌّ	النعت جملةٌ اسمية
مضى يومٌ شديد الحرّ	مضى يومٌ حرُّهٗ شديد
اَوْ قَدْتُ مِصْبَاحًا قوىَ النّور	او قدت مصباحًا نورُه قوىٌّ
نَصِيْدُ[6] فى بِرْكةٍ[7] كثيرةِ السّمَكِ	نصيد فى بركةٍ سَمَكُهَا كثيرٌ

(۱) اِطارٌ فریم۔ (۲) بِسَاطٌ فرش۔ (۳) اَبْصَرَ (ا) دیکھنا بھی اس کے بعد ب زیادہ کر دیتے ہیں۔ (۴) مُوْسِرٌ غنی (۵) سَبَحَ (ف) تیرنا۔ (۶) صَادَ (یَصِیْدُ) شکار کرنا۔ بِرْکَۃٌ (ج بِرَکٌ) تالاب۔ حوض۔

Marfat.com

۵- پچھلے اسباق میں تم پڑھ چکے ہو کہ صفۃ اور خبر میں بہت کم فرق ہوتا ہے (دیکھو حصہ اوّل درس ۶! تنبیہا) اسی طرح صــفة' خبـــر اور حال میں باہم بہت مشابہت ہوتی ہے' یہاں پھر سے ایسی مثالیں لکھی جاتی ہیں جن سے ان تینوں کا امتیاز تم بآسانی سمجھ سکو گے۔

خبر	نعت	حال
هٰذا الولدُ ضاحكٌ	هٰذا ولدٌ ضاحكٌ	جاء الولد ضاحكًا
هٰذا الولدُ يَضْحَكُ	هٰذا ولدٌ يَضْحَكُ	جاء الولد يَضْحَكُ
هٰذَا الولد ضاحكٌ اخوه	هٰذا ولدٌ ضاحكٌ اخوه	جاء الولد ضاحكًا اخوه
هاتان الصّورتان جميل مَنْظَرهُمَا	هاتان صُورتان جميلٌ منظرهُمَا	اَعْجَبَتْنِيْ هَاتانِ الصّورتانِ جميلاً منظرهُمَا

اب ہر ایک مثال کے فرق میں غور کرو۔ اوپر کی سطر کی پہلی مثال میں هـٰذا الـولـد اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر مبتدا ہے۔ اب ضاحک جو کہ نکرہ ہے خبر کے سوا کیا ہو سکتا ہے؟ دوسری مثال میں ولـد اور ضــاحـک دونوں نکرہ ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ یہ باہم موصوف اور صفت ہی ہو سکتے ہیں۔ تیسری مثال میں الـولـد معرفہ ہے اور جاءَ کا فاعل ہے۔ اس کے بعد ضاحک نکرہ ہے اس لئے وہ صفت تو ہو نہیں سکتا البتہ حال ہو سکتا ہے کیونکہ فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لئے منصوب ہے۔

اسی طرح دوسری سطر کی پہلی مثال میں يَـضْـحَـكُ اپنی ضمیر مستتر کے ساتھ جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہو سکتا ہے کیونکہ جملہ ہمیشہ نکرہ مانا جاتا ہے۔ پس وہ معرفہ کی صفت کیسے بن سکتا ہے؟ ہاں دوسری مثال میں ولـد نکرہ ہے اس سے يـضـحـک اس کی صفت ہو سکتا ہے اور تیسری مثال میں الـولـد فاعل ہے اور معرفہ ہے اس لئے يضحک جملہ فعلیہ ہو کر فاعل کا حال ہی بن سکتا ہے۔

تیسری اور چوتھی سطروں میں ضاحک اخوه اور جـمـيـل منظرهما جملہ اسمیہ ہو کر (دیکھو درس ۲۳-۸) پہلی جگہ خبر ہے' دوسری جگہ صفت ہے اور تیسری جگہ حال ہے۔

۶- یاد رکھو کہ نعت (صفت) کے لئے عموماً اسم مشتق ہی لایا جاتا ہے۔ صرف چند مقامات میں اسم جامد بھی نعت واقع ہوتا ہے: زَيـدُ بْـنُ عَـمْـرٍو' خالِدُ ن الْبَرُ مَكِيٌّ' هٰذا الرجل' زيدٌ هٰذَا' ابن الملک هٰذَا' اَبْنَاءُ' ناهٰؤلاء.

مذکورہ ہر ایک مثال میں ترکیب کے لحاظ سے دوسرا لفظ پہلے کی صفت ہے' حالانکہ وہ اسم جامد ہے۔

مشـارٌ الیـہ (دیکھو درس ۱۲-۲) کو اسم اشارہ کی صفت سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح خود اسم اشارہ کو

Marfat.com

اسم معرفہ کی یا اس کے مضاف کی صفۃ بنایا جا سکتا ہے۔ دیکھو تیسری مثال میں الرَّجُلُ الیہ ہے اسے اسم اشارہ کی صفۃ سمجھا جاتا ہے۔ چوتھی میں اسم اشارہ اسم علم کی صفۃ ہے اور پانچویں اور چھٹی میں اسم اشارہ مضاف کی صفۃ ہے۔

تنبیہ ۲: پہلی مثال زَیْدُ بْنُ عَمْرٍو میں یہ تو معلوم ہو چکا کہ زید موصوف ہے اور ابْنُ عَمْرٍو اس کی صفۃ۔ اس میں دو باتیں تمہیں انوکھی نظر آئیں گی۔ پہلی بات یہ کہ زید کی تنوین بلا وجہ حذف کر دی گئی ہے۔ دوسری یہ کہ ابن کا ہمزہ الوصل کتابت سے بھی ساقط کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی ترکیب کا استعمال بکثرت ہوا کرتا ہے اس لئے اس میں یہ تخفیف ضروری سمجھی گئی ہے۔

تنبیہ ۳: تمہیں پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ جملے نکرہ کے بعد صفۃ اور معرفہ کے بعد حال سمجھے جاتے ہیں اسے بھولنا نہیں۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۸

اَبْصَرَ (ا) دیکھنا' کبھی اس کے بعد ب زائد کرتے ہیں۔ اَدِیْمٌ کسی چیز کی سطح' چمڑا کمایا ہوا۔ اَرْشَدَ (ا) راہ بتانا۔ اِزْدَحَمَ (ے دراصل اِزْتَحَمَ) بھیڑ ہونا۔ اِزْدِحَامٌ (مصدر) بھیڑ بھاڑ' ہجوم۔ اِطَارٌ (ج اِطَارَاتٌ) فریم۔ اَطْفَأَ (ا) بجھا دینا' افسردہ خاطر کر دینا۔ اَطْرَبَ (ا) خوش کرنا۔ اِقْتَلَعَ (ے) اُکھڑ جانا (ا) اکھیڑ دینا۔ بَاخِرَةٌ خالی جہاز' آگبوٹ۔ بِرْكَةٌ (ج بِرَكٌ) تالاب' حوض۔ بَاسِلٌ جوانمرد' بہادر۔ بِسَاطٌ فرش۔ بَعْثَرَ (رباعی مجرد) پراگندہ کرنا' بکھیر دینا۔ بَلَّلَ (۲) تر کر دینا۔ ثَبَّطَ (۲) پراگندہ کرنا۔ جَلَبَةٌ شوروغل۔ حِذَاءٌ (ج اَحْذِيَةٌ) جوتا' بوٹ۔ اَلْحَانِيُّ (از حَنَىٰ يَحْنُوْ) محبت اور پیار کرنے والا۔ حَيٌّ ج (اَحْيَاءٌ) محلّہ' قبیلہ' زندہ۔ سُيَّاحٌ (ج سَائِحٌ) سیر و سیاحت کرنے والے۔ سَبَحَ (ف) تیرنا۔ سُكْنىٰ گھر' رہنے کی جگہ۔ شَعْبٌ (ج شُعُوْبٌ) قوم' قبیلہ' عوام۔ صَادَ (يَصِيْدُ) شکار کرنا۔ ضَارَعَ (۳) مشابہ ہونا۔ ضَوْضَاءُ چیخ و پکار۔ عَالَ (يَعُوْلُ) پرورش کرنا۔ غَنَّاءُ (مؤنث ہے اَغَنُّ کا) گھنا' گھنی۔ قَارِسٌ سخت سردی۔ قُبَّةٌ (ج قِبَابٌ) قبہ' گنبد۔ لَوَّثَ (۲) آلودہ کرنا۔ لَهَثَ (ف) زبان کو باہر لٹکا دینا پیاس سے۔ مَارٌّ (از مَرَّ يَمُرُّ) راستے سے گزرنے والا۔ مَزْهَرِيَّةٌ یا زَهْرِيَّةٌ گلدان۔ مُمْطِرٌ (از اَمْطَرَ) برسانے والا۔ مُنْعِشٌ (از اَنْعَشَ) تازگی بخشنے والا۔ مُوْسِرٌ (از اَيْسَرَ) غنی' خوشحال۔ مُسْرَجٌ (از اَسْرَجَ) زین کسا ہوا۔ مُزْدَحَمٌ بھیڑ والی اور گنجان جگہ۔ مُعْتَدِلٌ درمیانی حالت' حد سے زیادہ نہ کم۔ نَزَحَ (ف) دور جانا' سفر کرنا۔ هَابَ (يَهَابُ) ڈرنا۔ هَادِئٌ خاموش' پرسکون۔ هِنْدَامٌ وضع قطع' لباس۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۲۵

میز النّعت الحقیقیَّ مِنَ السَّببِیِّ فی العبارة الأتیه[1]

القاهرةُ مدینةٌ عظیمةٌ تُضَارِع کثیرا من المدن الاوربیه فی جمالها ورَوْنَقِها. وقد زادُ سُکاّنها فی الایّام الاخیرة زیادة عظیمة وفیها کثیرةَ من الصیادین الواسعة والحدائق الغَنَّاء. واذ اطُف فی انحائها وجدتَ قصور اشامِخا بُنیانُها و مساجدَ عالیةً قِبابُهَا واحیاءً مُتّسعَةً شوارعُها. ووجدت مصانع و مَتاجِرَ و عملا و عُمّالا. و فی کُلّ شِتاء یَنزَحُ الیها السُّیّاحُ المُوْسِرون من الاقطار القادس بُردها فیقیمون ماشاء واتَحْتَ سَمائِها الصّافی اَدِیْمُهَا و یتمتّعون بهوائها المُعتِدل الجمیل.

مشق نمبر ۱۲۶

عَیِّنْ فی الجُمَل الأیته النُّعوت والاَخبار وَالاحوالَ.[2]

۱- لا تَزُرْ احدا والسّماءُ مُمطِرةٌ حتّی لا تدخل علیه مُبَلَّلَ الثِّیابِ مُلوَّث الحِذاء فاِنّ ذٰلک عیبٌ کبیرٌ.

۲- الامام العادل کالْاَبِ الحانی عَلٰی وُلْدِہٖ یَعُوْلُهُم مِغارًا و یُرشِدهم کِبارًا.

۳- البُرتقال فاکهة لذیذٌ طَعْمُهَا طیّبَةٌ رائحتُها وهو من فاکهة الشّتاء الطویلةِ البقاء.

۴- الاماکن الهادئةُ خیر للسُّکنٰی من المساکن المملوءة بالجلبة والضّوضاء.

(۱) آنے والی عبارت میں نعت حقیقی کو نعت سببی سے الگ کرو۔ یعنی دونوں کو پہچانو۔

(۲) آنے والے جملوں میں نعتوں، خبروں اور حالوں کی تعیین کرو۔ یعنی ہر ایک کو پہچانو۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۲۷

ضَعْ فی کلّ مکانٍ خالٍ نعتٌ مناسبًا[1]

۱– الهواء...... مُنعشٌ للاجسام
۲– الماء...... مُضِرٌّ شُرْبُهٗ
۳– المناظر...... تُشَرِّح النفوسَ
۴– الاشجار...... تُظَلِّلُ المارّة
۵– يَثِقُ النّاس بالتاجر......
۶– الهواء...... يُثَبِّط القُوٰی بالدنيّة
۷– الحذاء...... يَضُرُّ القَدَمَ
۸– يُسَرّ الاباء بالإبناء......
۹– لاتَسْكُن الاماكن......
۱۰– تُكَرِّم الشعوبُ رِحالهَا......

مشق نمبر ۱۲۸

ضَعْ فی کل مکانٍ خالٍ منعو تامنا سبا

۱–...... الباسِلون لايَهَابون الحربَ
۲– الذهب...... نفيس
۳–...... الكثيرُ يُطْفِیءُ صاحِبَهٗ
۴– ظهرت فی السمآء...... كثيفة
۵– هَبّت...... واقْتَلَعت الاشجار
۶– نَزَل من السماء...... غزيرٌ

مشق نمبر ۱۲۹

كَوِّنْ جُمَلاً تكون فيها الاوصافُ الايتهُ نَعْتا[2]

كريمةٌ طِباعُهم، باسقةٌ فُروعها، سخّى، مُؤثِّر كلامه نظيفةٌ مَلابِسُه، حَسَنٌ هِنْدامُه، ساطعٌ نورُه عاليات.

---

(۱) ذیل کے جملے میں ہر ایک خالی جگہ میں مناسب نعت کرو۔ یعنی مناسب نعت سے پر کرو۔
(۲) كَوِّنْ (۲) بنانا۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۳۰

كَوِّن جُمَلا تكون فيها الاوصاف الاٰتية نعوتا سببيّة

عاقل شاهق جميل واسع المسافر المحسن

مشق نمبر ۱۳۱

حَوِّل النَّعتَ المفردَ الى المثنّٰى والجمع مذكّرا و مؤنّثا فى الجملة الاٰتية

عدوٌّ عاقلٌ خيرٌ من صديقٍ جاهل

حَوِّل النعوتَ المفردة فى الجُمَلِ الاٰتية الٰى جُمَل وَصفيّة

١- مررتُ بِحَيٍّ مَزوَحِمٍ بِالسُّكّانِ
٢- سمعت صوتا مُطرِبا
٣- نالت مصر منزلةً عاليةً
٤- سَقَيْتُ كلبا لاهِثًا
٥- قليلٌ مُدَبِّرٌ خيرٌ من كثيرٍ مُبعثِرٍ
٦- اِقبَلْ نُصحانا فعا مِنْ اَخٍ مُخلِصٍ

حَوِّل الجُمَلَ الوصفيّةَ الى النعوت المفردة

١- قابلتُ ولدًا يَصِيْحُ
٢- سمعت خطيبا يؤثر فى سامعيه
٣- اُحِبُّ كلَّ عاملٍ يُتقِنُ عَمَلَهُ
٤- شاهدتُ قطارا سَيرُهُ سريع
٥- عَطَفْتُ علٰى فقيرٍ نَفْسه عفِيْفَةٌ
٦- رَكِبْتُ باخِرةً غُرَفُها جميلةٌ

حَوِّلِ الاحوالَ الّتى فى الجمل الاٰتية الى النّعوت

١- جاء ت البنت تضحک
٢- ركِبْتُ الحصان مُسرجاً
٣- ظهر النُّورُ ساطعًا
٤- ابصرنا البرق يَلْمَعُ

غَيِّر كلَّ جملةً من الجمل الاتية لتجعلَ الاخبار الَّتى بها نُعُوتا

١- الحجرة نظيفةٌ جُدرانُها
٢- الحديقة ناضرةٌ انهارها
٣- الدرس مفهوم مَعناهُ
٤- الزهرة ناصِعٌ بياضها

Marfat.com

مشق نمبر ۱۳۲

۱- کَوِّن سِتَّ جُمَلٍ تَشْتَمِلُ کُلُّ واحدٍ علیٰ نعت حقیقيٍّ مَعَ اختلاف النعوت فی التذکیر والتانیث والإفراد والتثنیة والجمع.

۲- کَوِّن سِتَّ جُمَلٍ تشتمل کل واحد منها علی نعت سَبَبِيٍّ مع اختلاف النعوت فی التذکیر والتانیث والافراد والتثیة والجمع.

۳- کَوِّن ستّ جُملٍ یکون النعت فی الثلاث الأولیٰ منها جُملةً اسمیةً وفی الثلاث الأُخریٰ جملةً فعلیّة.

۴- کوِّن سِتَّ جمل یکون الحال فی الثلاث الاولیٰ منها جملةً اسمیّةً وفی الثلاث الأُخریٰ جملة فعلیةً.

۵- رَکِّبْ[1] سِتَّ جُمَلاتٍ یکون الخبر فی الثلاث الأُولیٰ منها جملةً اسمیةً و فی الثلاث الثانیه جملة فعلیة.

مشق نمبر ۱۳۳

میرا کمرہ

تنبیہ : ذیل کی عبارت میں عربی میں ترجمہ کرو۔ ترکیب میں زیادہ سے زیادہ نعت سببی لانے کی کوشش کرو۔

میرا ایک کمرہ ہے۔ میرا کمرہ تنگ[2] نہیں ہے بلکہ وہ ایک کشادہ اور خوبصورت کمرہ ہے جس کی دیواریں رنگی ہوئی ہیں اور اس کی چھت اونچی[3] ہے اس میں چار کھڑکیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کا طول دو گز اور عرض ڈیڑھ گز ہے۔ ہر ایک کھڑکی میں شفاف کانچ کے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں تاکہ جب وہ بند کی جائے تو روشنی کو داخل ہونے سے نہ روکے۔ میرے کمرے کا ایک کشادہ دروازہ ہے جس کی بلندی تین گز ہے۔ اس کے دونوں کواڑ[4] بڑے خوبصورت ہیں۔ میرے کمرے میں ایک بڑی مستطیل میز ہے جس کے چاروں کنارے منقوش ہیں۔ اس پر میں اپنی کتابیں ٹھیک ترتیب سے رکھتا ہوں اور اسی کے

---

(۱) رَکِّبْ (ر) مرکب کرنا۔ بنانا۔ (۲) تنگ۔ ضَیِّق۔ (۳) مُرْتَفِعٌ۔ (۴) کواڑ۔ مِصْرَاعٌ۔

Marfat.com

پاس بیٹھ کر اپنے اسباق کا مطالعہ کیا کرتا ہوں۔ دو کرسیاں ہیں جن کی بَناوٹ[۱] اور بُناوٹ[۲] بے حد[۳] خوبصورت ہے۔ ایک خوبصورت پلنگ ہے جس کے پائے[۴] منقوش ہیں۔ اس پر ایک ستھرا بچھونا ہے جس کا منظر (بڑا) پُرلطف ہے۔ ایک طرف ایک بڑا آئینہ ہے جس کا فریم[۵] سنہری[۶] ہے۔ مذکورہ اشیاء کے علاوہ میرے کمرے میں ایک چھوٹی گول میز ہے جس کا منظر دیکھنے والے کو مسرور کر دیتا ہے۔ اس کے بیچوں بیچ کانچ کا ایک نہایت خوبصورت گلدان رکھا رہتا ہے جس کے کنارے سنہری ہیں۔ ہر صبح مالی مختلف رنگ کے خوشبودار[۷] پھول لایا کرتا اور اس میں سجاتا[۸] ہے لہٰذا میرا کمرہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گویا جنت کے کمروں میں سے ایک کمرہ ہے جس میں میں با آرام رہتا ہوں اور پُرسکون نیند لیتا ہوں۔ پس اللہ ہی کے لئے حمد ہے اور اسی کے لئے شکر ہے۔

---

(۱) بَناوٹ : صُنْعٌ.

(۲) بُناوٹ : نَسْجٌ.

(۳) بے حد : جِدًّا. غایۃً.

(۴) پلنگ یا کرسی وغیرہ کے پاؤں کو قائمۃ (جـ قوائِمُ) کہتے ہیں۔

(۵) فریم : إطَارٌ (جـ إطارات)

(۶) سنہری : مُذَهَّبَةٌ.

(۷) خوشبودار پھول : رَيْحَان (جـ رَياحِيْنُ).

(۸) سجانا : رَتَّبَ' زَيَّنَ.

Marfat.com

الدَّرْسُ التَّاسِعَ والسِّتُّوْنَ

(۲) اَلتَّوکید یا التّأکید

۱- توابع میں دوسرا تابع تاکید ہے جو متبوع کے متعلق سامع کے وہم اور شک کو رفع کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ ذیل کے مثالیں پڑھو:

۱- حَادَثَنِی[۱] الوزیرُ نفسُهُ	۲- قابلتُ[۲] الوزیر عینَهُ
۳- کتبتُ[۳] الی الوزیر نفسه	۴- اِمْتَلاءَ[۴] الحوضُ کُلُّهُ
۵- قرأتُ الکتابَ کُلَّهُ	۶- فرغتُ[۵] من الاعمال کُلِّها
۷- نَجَحَ[۶] الاخوان کلاهُما	۸- عَظِّمِ الوالِدَیْنَ کِلَیْهِمَا
۹- سکنّا فی المنزلین کلیهما	۱۰- نَجَحَتْ اُخْتَایَ کِلْتَاهُما
۱۱- اُحِبُّ اُخْتَنَی کِلْتَیْهِما	۱۲- رَضِیتُ[۷] بِاُخْتَی کِلْتَیْهِمَا
۱۳- رأیتُ التِّمْسَاحَ[۸] التِّمْسَاحَ	۱۴- ظَهَرَ ظَهَرَ الْهِلَالُ
۱۵- لا: لا اَخُوْنُ[۹] العهدَ	۱۶- انت الملومُ[۱۰] انت الملومُ

۲- دیکھو اگر تم نے کہا حادثنی الوزیرُ تو چونکہ وزراء سے گفتگو کرنا معمولی نہیں ہے اس لئے سامع کو شک ہو سکتا ہے کہ تم سے وزیر کے نائب یا سیکرٹری وغیرہ نے گفتگو کی ہوگی لیکن تم نے مجازی طور پر وزیر کہہ دیا ہے۔ تم جب کہتے ہو نفسُهُ (خود اس نے) تو سننے والے کا شک دور ہو کر تمہارے مقصد کی تاکید ہو جاتی ہے اس لئے ایسے الفاظ کو تاکید اور جس کی تاکید کی جائے اُسے مُؤکَّد کہا جاتا ہے۔

(۱) مجھ سے وزیر نے بذات خود گفتگو کی۔ (۲) میں نے خود وزیر سے ملاقات کی۔ (۳) میں نے خود وزیر ہی کو لکھا ہے۔ (۴) حوض پورا کا پورا بھر گیا۔ (۵) میں تمام کاموں سے فارغ ہو گیا۔ (۶) دونوں بھائی کامیاب ہو گئے۔ (۷) میں اپنی دونوں بہنوں سے بہت خوش ہوں۔ (۸) تِمساح (ج تَماسیح) مگرمچھ۔ (۹) خانَ (یَخُوْنُ) خیانت یا بدعہدی کرنا۔ (۱۰) ملوم (اسم مفعول از لازم یلوم) ملامت کیا ہوا۔

Marfat.com

تنبیہ ۱: نَفس کی جگہ عَین بھی بولا جاتا ہے۔ کُلّ کی جگہ جمیع بھی آ سکتا ہے۔ کِلا اور کِلْتَا تثنیہ کی تاکید کے لئے مخصوص ہیں۔ یہ سب چھ لفظ ہوئے۔ ان الفاظ کے ساتھ ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مؤکّد کے موافق ہو۔ دیکھو مذکورہ مثالیں۔

۳- آخری چار مثالوں میں تاکید کی غرض سے لفظوں ہی کو دوہرا دیا گیا ہے۔ پہلی مثال میں اسم کو دوسری میں فعل کو تیسری میں حرف کو اور چوتھی میں پورے جملے کو دوہرایا گیا ہے۔

۴- جو تاکید لفظوں کے دوہرانے سے حاصل کی جاتی ہے اُسے تاکید لفظی کہتے ہیں اور جو تاکید ایسے الفاظ بڑھانے سے حاصل کی جائے جو لفظ میں مؤکد سے الگ ہیں لیکن معنی میں اس کے موافق ہیں تاکید معنوی کہلاتی ہے۔ پس اوپر کی بارہ مثالوں میں تاکید معنوی ہے اور آخری چار مثالوں میں تاکید لفظی ہے۔

۵- نعت کی مانند تاکید کا اعراب بھی اپنے متبوع کے مطابق ہوتا ہے۔

۶- ضمیر متصل بارز یا مُستتر کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل سے کی جاتی ہے خواہ ضمائر مؤکدہ مرفوعہ ہوں یا منصوبہ ہوں یا مجرورہ دیکھو نیچے کی مثالیں:

۱- قُمتُ[1] انا بالواجب
۲- سلّمتُ[3] علیه هُو
۳- اِفتح[5] انت النّافذة
۴- ما[2] رأَیک انت احدٌ
۵- اُسرِجُ[4] انا الفرس
۶- فریدٌ[6] قرأ هو الکتابَ

نمبر ا سے تین تک ضمائر متصلہ بارزہ ہیں اور ۴ سے ۶ ضمائر مستترہ ہیں۔ دیکھو دوسری مثال میں مؤکّد تو ضمیر منصوب ہے اور تیسری میں مجرور لیکن تاکید کے لئے ضمیر مرفوع منفصل ہی لائی گئی ہے۔ ضمائر کی یہ تاکید لفظی تاکید میں شمار ہوگی۔

۷- اگر ضمیر متصل کی تاکید معنوی نفس یا عین سے کرنی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے حسب سابق تاکید کر لی جائے گی۔ اس کے بعد نفس یا عین سے تاکید کی جائے گی۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

۱- قمت[7] انا نفسی بالواجب
۲- جاء وا هم انفسهم
۳- اِفْتَحْ انت نفسُکَ النافذةَ
۴- قاما هما اَنْفُسُهُمَا
۵- اُسرِجُ انا نفسِی الفرسَ
۶- فریدٌ قرأ هو نفسُه الکتاب

---

(۱) میں خود ضروری کاموں کی ادائیگی میں لگا رہا۔ (۲) تجھے ہی کسی نے نہیں دیکھا۔ (۳) میں نے اسی کو سلام کیا۔
(۴) میں خود گھوڑے پر زین کستا ہوں۔ (۵) تو ہی کھڑکی کھول دے۔ (۶) فرید نے ہی کتاب پڑھی۔
(۷) میں بذاتِ خود ادائے فرائض میں لگا رہا۔

Marfat.com

مذکورہ مثالوں میں نفس کی جگہ عین بھی لگا سکتے ہیں۔

تنبیہ ۲: یاد رکھو نفس اور عین سے تثنیہ کی تاکید کرنی ہو تو ان کی جمع سے کریں گے: جاء الرجلان انفسهما یا اَعْيُنُهُمَا کہیں گے۔ نَفْسَاهُمَا نہیں کہیں گے۔

مشق نمبر ۱۳٤

عِيّن فی العباراتِ الآتیة التوکیدَ والمؤکّدَا وَاشْکُلُها و مَیِّزِ التوکیدَ اللّفظیَّ من المعنویّ

۱ — يُثْنِی[1] الناسُ جمیعُهم علی العاملِ المُجِدِّ

۲ — الملکُ کلُّه الله

۳ — کنت انت الرّقیبَ[2] علیهم

۴ — تَفَقَّدْتُ[3] انا نفسی اشجارَ البستان کلّها فوجدتها جمیعها مُثْمِرَةً.[4]

۵ — اَطِعْ والِدَیکَ کلَیهما واعطِف[5] علٰی اخوتک جمیعهم.

۶ — اِیّاکَ اِیّاکَ والنَّمیمةَ[6]

۷ — عادل الرسولُ عینُه یَتَحَمَّلَ البُشریٰ

۸ — رکبت الزَّورقَ[7] عینَه مع صدیقَیَّ کِلَیهما

۹ — اَجَلْ اَجَلْ سَیَلْقَی الجانِی[8] جزاءَه

۱۰ — وَاَسَیْتُهُ[9] انا نفسی اکثرَ مِمّا واساه اَخَواه اَنْفُسُهُمَا

۱۱ — حَذارِ[10] حَذارِ مِن الاهمالِ[11]

۱۲ — قد قامت الصّلوٰةُ قد قامت الصّلوٰةُ

۱۳. اِنَّ المعلّمَ والطبیبَ کلیهما لا ینصحان[12] اذا هما لم یُکْرَمَا

۱۴. اِذا کان ربُّ الدّارِ بالدّفِّ ضارِبا فشیمة اهل الدارِ کُلِّهِمْ الرّقصُ

---

(۱) اَثنی علیه تعریف کرنا۔ یعنی کوشش سے کام کرنے والے کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں۔ (۲) نگہبان (۳) تفقّد جانچنا۔ تلاش لینا۔ (۴) مُثمِرٌ پھلدار (۵) عَطَفَ (ض۔ علیه) مہربانی کرنا۔ (۶) نمیمة چغلی۔ (۷) مجرمٌ گناہگار۔ (۸) وَاسٰی (م) غمخواری کرنا۔ (۹) حَذارِ (اسم الفعل ہے) بچ دور رہو۔ (۱۰) وقت ضائع کرنا۔ (۱۱) نصح (ف) خیر خواہی کرنا، نصیحت کرنا۔ (۱۲) نگہبان۔

Marfat.com

من القرآن

١٥- فسجد الملٰئكةُ كُلُّهم اجمعون اِلاّ ابليسَ. ابٰى اَنْ يكونَ مع الساجدين.
١٦- كَلاّ (بے شک) اذا دُكّتِ الارضُ دَكّاً دَكّاً وجاء ربُّكَ والمَلَكُ صَفًّا صفًّا.
١٧- وما تُقَدِّمُوا لِاَنفسكم مِن خَيرٍ تجدوه عندالله هو خيرا لو اَعْظَمَ اجرًا.
١٨- فلمّا توفَّيْتَني كُنتَ انت الرقيب عليهم.

مشق نمبر ۱۳۵

ضع في كلّ مكان خالٍ توكيدا معنويّا مُناسبا.

(١) بَعْتُ ثمر البستان..........
(٢) ابوه واخوه.......... يعطفان عليه
(٣) احفظ عينيك.......... من وَهجِ[1] الشمس
(۴) اخوك.......... هو الذي نَقَلَ الخَبَرَ
(۵) العقلاء.......... يكرهُون الشِقاق
(٦) زادنا المدير..........

ضع في كلّ مكانٍ خالٍ مؤكّدا مناسبًا

١- .... انفسهم لا يُحبّونه
٢- .... كُلُّها نظيفة
٣- .... لا اُفشِيْ[2] سِرَّ الصّديق
۴- .... كِلْتاهُمَا مُلَوَّثَتان بالمداد
۵- .... الصدق يافتٰى
٦- اَحْسِنْ اِلٰى.......... كِلَيهِمَا
٧- عا[3] وَدَ المريْض.......... عينَه
٨- نُثْنِي.......... انفُسنا على المجدّ

(١) تیز چمک (٢) اَفْشٰی (ا) ظاہر کرنا۔ (٣) عاوَدَ: بیمار کی خبر لینا۔

Marfat.com

كَوِّن جُمَلاً تجئ فيها الالفاظِ الاتية مؤكّدةً توكيدًا معنويا بِحَيْثُ[1] تقعُ الالفاظ مرَّةً مرفوعةً و مرّة منصوبةً و مرّة مجرُورةً

الحاكم — المسافرون — البُسُط[2] الرقيّه

الفتاة المُهذَّبة — الجَوادان — الشجرتان

الرجال العوسرون — القاضى

ضُعْ[3] من الجملة (لا يَنْجَعُ الْكَسْلَانَ) اربعةَ مثله لتوكيد الاسم والفعل والحرفُ الجُملةِ توكيدا لفظيًا

مشق نمبر ۱۳۶

اَكِّدْما[4] فى الجملا الاتية من الضمائر المتصلة البارزة او المستترة توكيدا لفظيًا

۱- اكتبوا..........

۲- اِذهبا.......... الى البستان

۳- سَاُسافر.......... الى لُبْنَان

۴- مَنْ اَنْبَأكم.......... بهٰذا؟

۵- رَتِّبْنَ.......... المائدة

۶- اَتَتْنَا.......... الاخبارُ

۷- لَمْ يُسَلِّمْ عليه.......... احدٌ

۸- دَعْ.......... المزاح

(۱) بحيث : اس طرح کہ (۲) بُسُط : جمع ہے بِسَاط (فرش) کی۔ (۳) ضَاغَ (ن) گھڑنا۔ بنانا۔ صُغْ یعنی بنا لے گھڑ لے۔ (۴) ذیل کے جملوں میں جو ضمائر متصل بارزہ یا ضمائر مستترہ ہیں ان کو تاکید لفظی سے مؤکد کر دو۔

مشق نمبر ۱۳۷

اَكِّدْ ضمائر الرفعِ المتصلةَ البارزة والمستَتِرةَ توكيدًا معنويًّا بالنفس والعين

۱۔ اِجْلِسْ......... حيثُ اَجْلِسُ

۲۔ عُودوا......... المريض

۳۔ تعوّدی......... الحلم

۴۔ اُدْرُسْنَ......... التدبير المنزليّ

۵۔ اشتريت......... اثاث المنزل

۶۔ اسرجا......... الخيل

۷۔ خرج محمد وعاد......... بعد ساعة

۸۔ هل سمعتم......... هذه القصّة

مشق نمبر ۱۳۸

۱۔ كَوِّن ثلاث جمل يجيئ فيها المثنّى مؤكّدًا بِكِلا او كِلتا بحيث يكون فى الاولٰى مرفوعًا و فى الثانية منصوبًا و فى الثالثة مجرورًا.

۲۔ كوِّن ثلاث جُمَلٍ تُشْتَمِلُ كُلٌّ منها علٰى توكيدٍ بالنفس اوالعين ويكون المؤكَّدُ فى الاُولٰى جمع مذكرٍ سالما، و فى الثانيةِ جمع مؤنثٍ سالماً و فى الثالثة جمعَ تكسيرٍ.

۳۔ كِوِّن ثلاث جمل تشمل كلّ منها علٰى توكيدٍ بِكُلٍّ او جميع و يكون المؤكَّدُ فى الاولٰى مفردًا و فى الثانية ألجمع المُذكّر السّالم، و فى الثالثةِ الجمع المؤنث السالَم.

۴۔ كِوِّنْ اَرْبَعَ جمل تشتمل كلّ منها علٰى ضَمير رفع مُؤكَّدٍ بالنفس او العين و يكون الضمير فى الْاُوْلَيَنِ متصلا و فى الاخِيرتَين مُسْتَتِراً.

Marfat.com

مشق نمبر ۱۳۹

اَعْرِبْ[1] الجُمَل الآتية

۱ — نُطْفَتْ يداه كِلْتَاهُما

۲ — هل زارکَ انتَ احدٌ اليومَ؟

(نُطْفَتْ) نَطَفَ فعلٌ ماضٍ مَبنيٌّ على الفتح. والتاء علامة التأنيث (يَدَاهُ) يَدَا فاعلٌ مرفوعٌ بالالفِ لانّه مثنىٌ، وهو مضاف والضمير.

مضاف اليه مَبنيٌ على الضَم، في محلّ جرّ.

(كِلْتَاهُمَا) كِلْتَا توكيدٌ للمثنّى قبلَه، مرفوعٌ بالالِف وهو مضاف والضمير بعدَه مضاف اليه، مبنيٌ على الالف. في محلّ جرّ.

تنبیہ ۳: عربی میں زیادہ تر اسی طریقے سے جملوں کی تحلیل کیا کرتے ہیں:

(هَلْ) حرفُ اِستفهامٍ مبنيٌّ على السكون.

(زار) فعلٌ ماضٍ مبنيٌّ على الفتح منصوب محلاًلانّه مفعولٌ به.

(اَنْتَ) ضميرٌ مرفوعٌ منفصلٌ مبنى على الفتح منصوب محلاًلانّه توكيده تابعٌ للضمير المنصوب.

(اَحَدٌ) فاعلُ زَارَ، مرفوع

(اليوم) ظرفُ زمانٍ منصوبٌ لانّه مفعولٌ فيه لِفِعل "زَارَ"

---

(۱) اَعْرِبْ: اعراب بیان کرنا یعنی تحلیل کرنا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّبْعُوْنَ

(۳) البَدَلُ

۱- بدل ایک تابع ہے جو جملہ میں درحقیقت وہی مقصود بالذات ہوتا ہے اس کا متبوع (مُبْدَل مِنه) تو صرف تمہید کے طور پر بولا جاتا ہے اس کی چار قسمیں ہیں:

(۱) بَدَلُ الکُلِّ

(۲) بَدَلُ البَعْضِ

(۳) بدل الاشتمال...... اور

(۴) بدل الْغَلَطِ

ذیل میں ہر ایک کی مثالیں پڑھو اور غور کرو:

(۱) بَدَلُ الْكُلِّ	(۲) بَدَلُ البَعْض
۱ – قال الامام عَلِیٌّ	۱ – قُطِعَتِ الشجرَةُ فروعُها
۲ – عاملتُ التاجر خليلا	۲ – قَضَيْتُ الدَّيْنَ[۱] ثُلُثَهُ
۳ – هٰذا كتاب اخيك حُسَيْنٍ	۳ – نظرتُ الى السفينة شِرَاعِهَا[۲]
(۳) بَدَلُ الاشْتِمالِ	**(٤) بَدَلُ الْغَلَط**
۱ – تَضَوَّعَ[۳] البستانُ اَرِيْجُهُ[۴]	۱ – قدم الاميرُ الوزير
۲ – سمعت الشاعِرَ اِنْشادَهُ[۵]	۲ – اَعْطِ السائِلَ رغيفا دِرهَماً
۳ – عجبت من خالدٍ شجاعتِهٖ	۳. اشتريت الكتاب باربعة قروشٍ ريالاتٍ[٦]

(۱) دَیْن: قرض۔ (۲) بادبان (۳) مہک گیا۔ (۴) خوشبو۔ (۵) شعر سنانا۔ (۶) ترکی کا چاندی کا بڑا سکہ ہے جو تقریباً ڈھائی روپے کے برابر ہوتا ہے۔

Marfat.com

۲- مذکورہ تمام مثالوں میں تم یہ ایک بات مشترک پاؤ گے کہ ہر جملے میں پہلا اسم مقصود بالذات نہیں بلکہ دوسرا ہے جسے بدل کہا جاتا ہے۔ دیکھو سب سے پہلی مثال میں اگر صرف قال الامام کہا جائے تو متکلم کا مقصد سمجھ میں نہیں آئے گا البتہ اگر قال علیٌّ کہا جائے تو اصل مقصد سمجھ میں آ سکتا ہے۔ الامام کہنے سے فائدہ یہ ہوا کہ اصل مقصد سمجھنے سے پہلے ہی مخاطب اُس کے سمجھنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔

بقیہ تمام مثالوں میں غور کرنے سے یہ بات تمہاری سمجھ میں آ سکتی ہے البتہ بدل الغلط میں متبوع کو تمہید کے طور پر عمداً نہیں کہا جاتا ہے بلکہ غلطی سے وہ زبان پر آ جاتا ہے۔ تصحیح کے لئے اس کا بدل بولا جاتا ہے جیسا کہ ابھی سمجھو گے۔

۳- اچھا اب چاروں قسم کی مثالوں کے فرق کو جانچو۔ پہلے بدل الکل کی مثالوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ ان میں تابع عین متبوع ہے یعنی علی اسی کو کہا گیا ہے جسے الامام کہا گیا ہے۔ اسی طرح خلیل کلیه وہی ہے جسے التاجر کہا گیا ہے۔ اخیک وہی ہے جسے حسین کہا گیا ہے۔ پس یہ کل کا بدل کل سے ہے اس لئے اسے بدل[1] الکل کہتے ہیں۔

بدل البعض کی مثالوں میں غور کرو گے تو معلوم ہوگا کہ ان میں بدل اپنے مُبْدَل مِنه کا ایک جزو ہے کل نہیں ہے۔ دیکھو پہلی مثال میں فروع شجرۃ کا ایک جزو ہے لہٰذا ایسے بدل کو بدل البعض کہا جاتا ہے۔

بدل الاشتمال کی مثالیں دیکھو معلوم ہوگا کہ بدل اپنے مبدل کا نہ کل ہے نہ جزو بلکہ اس سے تعلق رکھنے والی ایک چیز ہے۔ دیکھو تَضَوَّعَ البستانُ اُرِیجُه (باغ مہک اُٹھا یعنی اس کی خوشبو) اصل مقصد تو یہ ہے کہ باغ کے پھولوں کی خوشبو مہک اُٹھی جو باغ کا کل ہے نہ جزو بلکہ ایک تعلق اور شمولیت رکھنے والی چیز ہے۔ باغ کی زمین تو کوئی مہکنے والی چیز نہیں ہے۔ بطور تمہید کے باغ کا نام لے لیا۔ پس ایسے بدل کو بدل الاشتمال کہنا چاہئے۔

بَدَل الغَلَط کی مثالیں پڑھ کر سمجھ سکتے ہو کہ پہلا اسم (مبدل منه) غلطی سے منہ سے نکل گیا ہے۔ بدل سے وہ غلطی دور کر لی جاتی ہے: قدم الامیرُ الوزیرُ میں الامیر غلطی سے نکل گیا ہے۔ مقصد تو قدم الوزیر کہنا تھا اس لئے ایسے بدل کو بدل الغلط کہا جاتا ہے۔

۴- بدل البعض اور بدل الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہونی چاہئے جو متبوع کی طرف عائد ہو جیسا کہ گزشتہ مثالوں سے تم سمجھ سکتے ہو۔

۵- بدل کبھی نکرہ ہوتا ہے اور کبھی مبدل منه معرفۃ اسی طرح اس کے برعکس بھی۔

---

(۱) اس کو بدل مطابق بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

۶- مبدل منہ معرفہ ہواور بدل نکرہ تو بدل کے ساتھ اس کی کوئی صفۃ بھی ہونی چاہئے: لَنَسْفَعًا[1] (=لَنَسْفَعَنْ. دیکھو سبق ۲۰ تنبیہ ۶) بِالنَّاصِيَةِ ناصِيَةٍ كاذِبَةٍ خاطِئَةٍ. اس مثال میں پہلا النّاصية مبدل منه ہے اور دوسرا بدل نکرہ موصوفہ ہے۔

مشق نمبر ۱۴۰

مَيِّزِ البدلَ والمبدلَ منه و عَيِّن نوعَ البدل فى كُلِّ جُملة اٰتيةٍ

۱- كانت اُمّ المومنين عائشةُ رضى الله عنها حُجّةً فى رواية الحديث.

۲- كان ابو حامدٍ الغَزَالىُّ من اكبر رجال الدّين فى القرن الخامس من الهجرة.

۳- لِهَدْم البِيْعَةُ منارتُه.

۴- ذهب السُّيّاح[2] اكثرهُم لزيادة وادى الملوك مقابرِه.

۵- عجبتنا المدينةُ اَبْنِيَتُهَا وسَرّتنا الشوارعُ نظافتُها.

۶- فَمَزَّقَ الكتابُ غِلافُه.

۷- قَطَعنا الكَرَم[3] عِنَبَه اغلقنا البستانَ بابَه.

من القران

۱- اهدنا الصّراط المستقيمَ صراطَ الّذين انعمت عليهم.

۲- اِنّ المُتّقين فى مقامٍ امينٍ فى جنّاتٍ و عيونٍ.

۳- واقيمُوا الصلٰوة ولا تكونوا من المشركين من الّذين فرقوا دينَهم وكانوا شِيَعًا.[4]

۴- اِلّا من تاب اٰمَنَ وعمل صالحًا فاولٰئك يَدْخُلُوْن الجنّةَ ولا يُظلمون شيئًا جناتِ عدنٍ[5] نِ الّتى وَعَد الرحمٰنُ عبادَهٗ بالغيب.

۵- جزاءً من ربّك عطاءً حسابًا ربِّ السّمٰوٰتِ والارض وَما بَيْنَهُما الرّحمٰنِ.

---

(۱) ہم ضرور (اس کو) پیشانی کے بل کھینچیں گے وہ پیشانی جو جھوٹی گناہگار ہے۔
(۲) جمع ہے سائح کی۔ (۳) کَرْمٌ: انگور کا درخت
(۴) شِيَعٌ جمع ہے شِيْعَةٌ کی یعنی فرقہ فرقہ (۵) ہیشگی کے باغات۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۴۱

ضع بدلا مناسبا فی الا ما کن الخالیة من الجُملَ الأتیة

۱ – بغتُ الشجرةَ..........	۲ – اَنعشتنا[1] القريةُ..........
۳– شَجانا[2] البلبُل..........	۴– اَعْجَبَنا البحرُ..........
۵ – نَفعنا الواعظ..........	۶ – تَمَتَّعتُ بالبستان..........
۷– تلألأتِ[4] السماء..........	۸– لَقِيتُ الشَّيْخَ..........

مشق نمبر ۱۴۲

ضعْ مُبْدَلاً منه مُلائِمًا[3] فی الاماکن الخالیة من الجمل الأتیةَ

۱ – جَفَّ[5].......... مداده	۲ –جفّت.......... مدادها
۳– خرج.......... اکثرهم	۴– قطعتُ.......... فُروعَها
۵– نَفعني.......... نصحه	۶ – اَعْجَبَنِي[6].......... فَيْضَانُه
۷– اِتَّسَعَتْ.......... شوارعها	۸– سرّتني.......... صفاؤها
۹ – ضَعُفَ.......... نورُهُ	۱۰ – مشيتُ.......... نصفه

مشق نمبر ۱۴۳

كَوِّن جُملا تشتمل كُلُّ واحدٍ منها علٰی بدلٍ و مُبدلٍ منه

يُختاران من الكلماتِ الأتية مع مُراعات المناسَبَة فی الاختيار

الشُّبّاكُ	النّخلة	الخادمُ	الصِّدِّيق
اَمانة	بُلْحُهَا[7]	رِيْشَهُ	النَّمِر[8]
الثَّعْلَبُ	الامام	جَرَاءَتُه	ابوحنيفةَ
جِلْدَهُ	الطائر	ابُوبَكرٍ	زُجاجُهُ

(۱)اَنعَشَ تازگی پہنچانا۔(۲)شَجا يَشجُو خوش کرنا۔ غمگین کرنا۔(۳)چمکنا۔(۴)مناسب۔ (۵)خشک ہوجانا۔
(۶)فَيَضانٌ مصدر ہے فاض کا یعنی بھر کر بہنے لگنا۔ (۷) بَلَحٌ نیم پختہ کھجور۔ (۸) نَمِرٌ (ج اَنْمارٌ) چیتا۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱٤٤

۱ – اِیتِ☆ بثلا ثة امثلَة لِبَدَل الکلّ بحیث یکون مرّة مرفوعا و مرّة منصوبًا و مرّة مجرورًا. وهکذا بدل البعض والاشتمال.

۲ – اَعْرِبِ الجُملة التّالیة[1]

سَطَحَ الْقَمَرُ نُوْرُهٗ

(سَطَحَ) فعلٌ ماضٍ، مبنیٌّ علی الفتح

(القمر) فاعلٌ مرفوعٌ بالضّمه الظاهرة

(نوره) نور بَدَلُ اِشتمالٍ من القمر، مَرفوع بالضمّة الظاهرة لکون المبدل منه مرفوعًا وهو مضاف، والهاء ضمیر مضاف الیه، مبنیٌّ علی الضّمه فی محلّ جرٍّ.

---

(۱) التّالیۃ: پیچھے آنے والا۔

☆ اتی (یَاْتِیْ) انا۔ اتی بہ لانا۔ اِیْتِ امر ہے۔ اِیتِ بہ لاؤ۔

Marfat.com

اَلدَّرسُ الْحَادِی وَالسَّبْعُوْنَ

(٤) المعطوف

۱- چوتھا تابع معطوف ہے جس کے ماقبل حروف عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف لایا گیا ہو۔اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہا جاتا ہے۔

تنبیہ ۱: حروف عاطفہ اور اُن کے معانی کا بیان مفصل طور پر سبق (۵۰-۱) میں لکھا جاچکا ہے اُسے دوبارہ ضرور دیکھ لو۔

۲- دیگر توابع کی مانند معطوف بھی اعراب میں اپنے متبوع کا تابع رہتا ہے۔

۳- عطف اسم کا اسم پر، فعل کا فعل پر اور جملہ کا جملہ پر ہوسکتا ہے۔

(۱) نَضِجَ[1] الخَوْخُ[2] والعِنَبُ

(۲) اکلت الخوخ والعنبَ

(۳) هٰذِهٖ اشجارُ الخوخ والعِنَبِ

(۴) تُرْعِدُ[3] السماءُ و تُبرِقُ[4]

(۵) یخافُ الاطفالُ مِنْ اَنْ تُرْعِدَ السَّماءُ و تُبرق

(٦) اِنْ تُرْعِدِ السماءُ و تُبرِقْ فَلَنْ تَخرُجَ

دیکھو پہلی تین مثالوں میں اسم کا عطف اسم پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی و جری) میں بتلایا گیا ہے۔ دوسری تین مثالوں میں فعل کا عطف فعل پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی و جزمی) میں بتلایا گیا ہے۔ جملہ کا عطف جملہ پر انہی تینوں مثالوں میں بتلایا گیا ہے کیونکہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ بن جاتا ہے۔

۴- ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنا ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اس کی تاکید کرلینی چاہئے: نَجَوْتُمْ انتم ومَنْ معكم. یا ادمُ[5] اسْكُنْ انتَ و زوجُكَ الجَنَّةَ. دوسری مثال میں معطوف علیہ ضمیر مرفوع متصل اُسْكُنْ کے اندر مُستتر ہے۔

(۱) نضج (س) پھل پک جانا۔ (۲) خوخ آڑو (۳) اَرْعَدَ گرجنا (۴) اَبْرَق بجلی کا چمکنا

(۵) اے آدم تو اور تیری بیوی باغ (جنت) میں رہا کرو۔

Marfat.com

تنبیہ ۲: ایسی ترکیبوں میں اگر ضمیر منفصل سے تاکید نہ کی جائے تو وہاں واؤ عطف نہیں سمجھا جائے گا بلکہ اسے واوِ معیۃ سمجھا جائے گا اور اس کے بعد اسم کو نصب پڑھا جائے گا: اُسْکُنْ و زوجَکَ الجنّۃَ (تو اپنی بیوی سمیت جنت میں سکونت اختیار کرلے۔)

۵- ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو معطوف پر اسی حرف جر کا اعادہ عموماً ضروری سمجھا جاتا ہے: صَلُّو علیہ وعلیٰ اٰلِہٖ کہا جاتا ہے صلّوا علیہ و اٰلِہٖ نہیں کہتے۔ البتہ اشعار میں کبھی حرف جر کے اعادہ سے درگزر ہو سکتا ہے۔ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کی یہ رباعی مشہور ہے:

بَلَغَ الْعُلٰی[1] بِکَمَالِہٖ   کَشَفَ الدُّجیٰ[2] بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ   صَلُّوا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

تنبیہ ۳: ایک بار حرف جر دوہرانے کے بعد پھر اور عطف ہو تو اس کو ہر بار دوہرانے کی ضرورت نہیں: صلوٗا علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ و اتباعہٖ وغیرہ۔

تنبیہ ٤: اسم ظاہر پر عطف ہو تو حرف جرّ کا اعادہ ضروری نہیں: صلّوا علیٰ محمد واٰلہٖ واصحابہ۔

۶- اکثر نحویوں نے ایک پانچواں تابع ''عطف البیان'' کو قرار دیا ہے۔ اس میں دوسرا لفظ پہلے کی ذرا تشریح کر دیتا ہے۔ سا میں حروف عاطفہ کا استعمال نہیں ہوتا: عَلِیٌّ زین[3] العابدین (علی جو زین العابدین کے نام سے مشہور ہے) الکلیم[4] مُوْسٰی' ابو حَفْص[5] عُمَرُ۔

ایسی مثالوں میں دوسرے لفظ کو عطف البیان کہتے ہیں لیکن بعض علماء نحو کے نزدیک ایسی مثالیں بدل الکل میں شامل ہو سکتی ہیں۔

مشق نمبر ١٤٥

[6] بَیِّنِ المَعَانِی المُخْتلفة المُسْتَفَادَةَ من اختلاف حروف العطف فی الجُمَل الاٰتیَة

١- باع الفلاّحُ الشّعیرَ وَالقَمحَ	٢- باع الفلاّحُ الشّعیرَ فالقمحَ
٣- باع الفلاّحُ الشّعیر ثُمّ القَمحَ	٤- باع الفلاّحُ الشعیرَ و القَمحَ
٥- اَشعیرًا باع الفلاّحُ اَم قَمحًا	٦- باع الفلاّحُ الشّعیرَ لاَ القَمحَ
٧- باع الفلاّحُ الشّعیرَ بل القَمحَ	٨- ما باع الفلاّحُ الشعیرَ لکن القَمحَ

(۱) بلندی (۲) دُجیٰ جمع ہے دُجیۃ کی: اندھیرا۔ (۳) زین العابدین لقب ہے علی بن حسینؓ کا۔ (۴) کلیم لقب ہے موسیٰ علیہ السلام کا۔ (۵) ابوحفص کنیت ہے خلیفہ عمرؓ کی۔ (۶) وہ مختلف معانی بیان کرو جو آنے والے جملوں میں حروف عطف کے ہیر پھیر سے سمجھے جاتے ہیں۔ اِسْتِفَادَ (ا۔ی) سمجھ لینا۔ فائدہ لینا۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۴۶

ضَعْ حَرْفَ عَطْفٍ ملائمًا بَيْنَ كُلِّ معطوف و معطوفٍ عليه فى الجُمَل الأتية

۱ – اتُفّاحًا اكلتَ......... عِنبًا؟
۲ – هززنا الشّجرة......... سقط ثمرها
۳ – قرأت الكتاب......... فهمتهٗ
۴ – كُلِ الفاكهة الناضِجةَ..... الفِجّةَ[1]
۵ – باع عَقارهٗ[2] .... مَنزِلَهٗ
۶ – ما قابلتُهٗ .... قابلتُ وكيله
۷ – قدم الجنودُ .... قائدهم
۸ – ماقرأ الكتابَ كُلَّه .... بعضه
۹ – أنت فعلت هذا......... خادمكُ
۱۰ – قدّمتُ اليه الطعام......... ما اكله

مشق نمبر ۱۴۷

ضَعْ معطوفا ملائمًا بعد كل حرف من حروف العاطفة فى الجُمَل الأتية

۱ – بَنَى الاميرُ قصْرًا او......
۲ – اشتريتُ حصانا ثم......
۳ – أخاتَما اشتريت أم......
۴ – ما غرستُ نخلاً لكن......
۵ – سَألَنِي سُوًا لا أبَل......
۶ – خرج من فى الدّار حتىّ......
۷ – دخل الامراء و......
۸ – طَلَيْنا[3] ابوابَ المنزل لا......

مشق نمبر ۱۴۸

ضع معطوفا عليه فى الاما كن الخاليَة من الجُمَل الأيتة.

۱ – ...... القصيدة وَانشَدها
۲ – إستَقبَلَ المَلِك...... فالعلماءُ
۳ – ما شميتُ ...... بل مِيلَيْنِ
۴ – أ ...... تسافر أم بعدَ غدٍ؟
۵ – أرسلتُ اليه ...... ثُمَّ
۶ – لَبِثنا...... او بعضَ يوم رسولاً

مشق نمبر ۱۴۹

وَسِّطْ[4] حروفَ العطف بالتعاقُب[5] بين لَفْظَى "الابواب" "والشبابيک"
وَانطِق بهما مرفوعَين ثم منصوبين ثم مجرورين فى جُمَل مفيدة.

---

(۱) فِجّ کچا (پھل) (۲) عقار (جمع عقارات) زمین جائیداد مال ومتاع۔ (۳) طلٰی (۲) لیپنا روغن لگانا۔ (۴) وسّط کسی چیز کو دو چیزوں کے درمیان داخل کرنا۔ (۵) تعاقُب (۵۔مصدر ہے) ایک کے بعد ایک کا آنا۔ پیچھا کرنا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّانِیَ وَالسَّبْعُوْنَ

اَلْمَصْدَرُ وَاَوْزَنُهٗ وَعَمَلُهٗ

تنبیہ ۱: پچھلے اسباق میں صرف اور نحو کے اکثر ابتدائی مسائل لکھے جا چکے ہیں۔اب آئندہ اسباق میں علم صرف کے بعض باقی ماندہ ضروری مسائل اور کچھ متفرق مسائل لکھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲: اصطلاح نحو میں کسی اسم یا فعل کی اعرابی حالت پر اثر ڈالنے کو عمل کہا جاتا ہے۔اثر ڈالنے والے الفاظ یا معنی کو عامل اور جس پر اثر پڑے اُسے معمول کہتے ہیں۔عامل زیادہ تر حرف اور فعل ہوتا ہے اسموں میں اسماء مشتقہ اور مصدر کبھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے دیتے ہیں۔

۱۔ ثلاثی مجرد (دیکھو درس ۲۰۸) کے مصادر کے اوزان قیاسی نہیں ہیں یعنی اُن کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے بلکہ محض سماع پر موقوف ہیں۔تاہم اِسْتِقْرَاء[۱] سے معلوم ہوتا ہے کہ معانی کے لحاظ سے مصدر کے اوزان میں کچھ قیاس بھی چلتا ہے۔دیکھو اکثر یہ ہوتا ہے کہ:

(۱) فِعَالَةٌ کے وزن پر اُن افعال کا مصدر آتا ہے جو صنعت و حرفت کے پیشے پر دلالت کریں: حِیَاکَةٌ،[۲] خِیَاطَةٌ[۳] (ض) زِرَاعَةٌ[۴] (ف) طِبَابَةٌ[۵] وغیرہ یا منصب دلالت کریں: خِلَافَةٌ،[۶] اِمَامَةٌ،[۷] نِیَابَةٌ،[۸] خِطَابَةٌ[۹] وغیرہ۔

(۲) فَعَلَانٌ اُن افعال کے لئے آتا ہے جو اضطراب اور حرکت پر دلالت کریں: غَلَیَانٌ[۱۰] (ض) جَرَیَانٌ[۱۱] (ض) جَوَلَانٌ[۱۲] (ن) خَفَقَانٌ[۱۳] (ض)

(۳) فُعْلَةٌ اُن افعال کے لئے آتا ہے جو رنگ پر دلالت کریں: حُمْرَةٌ (سرخ ہونا، سرخی) زُرْقَةٌ (نیلا ہونا) خُضْرَةٌ (سبز ہونا، سبزی)

---

(۱) افراد و جزئیات میں غور و تلاش کرنا۔(۲) حَاکَ یَحُوْکُ بننا۔ (۳) خَاطَ یَخِیْطُ سینا۔ (۴) زَرَعَ یَزْرَعُ بونا، کھیتی کرنا۔ (۵) طَبَّ یَطِبُّ طبابت کرنا۔(۶) کسی کا جانشین ہونا۔(۷) پیشوا ہونا۔ (۸) نَابَ یَنُوْبُ نائب ہونا۔(۹) خَطَبَ یَخْطُبُ خطبہ دینا۔ (۱۰) غَلَی یَغْلِیْ جوش مارنا۔اُبلنا۔(۱۱) جَرٰی یَجْرِیْ بہنا۔دوڑنا۔ (۱۲) جَالَ یَجُوْلُ گاؤں گاؤں پھرنا۔(۱۳) دھڑکنا۔

Marfat.com

تنبیہ ۳: لیکن ان مصادر کے افعال ابواب ثلاثی مجرد سے مستعمل نہیں ہیں بلکہ ثلاثی مزید باب اِفعَلَّ سے آتے ہیں: اِحْمَرَّ، اِخْضَرَّ.

(۴) فُعَالٌ بیماری کے لئے آتا ہے: صُدَاعٌ[1] زُکَامٌ[2] دُوَارٌ[3]

تنبیہ ۴: مذکورہ تینوں مصادر فعل مجہول سے بنائے گئے ہیں ان کا ماضی صُدِعَ، زُکِمَ، دِیْرَ آتا ہے۔ صاحب صُداع کو مَصْدُوْعٌ اور صاحب زکام کو مَزْکُوْمٌ اور صاحب دُوار کو مَدُوْرٌ کہتے ہیں۔

(۵) فِعِّیْلٰی اور تَفْعَالٌ مبالغہ کے لئے آتے ہیں: دِلِّیْلٰی[4] از دَلَّ، یَدُلُّ، تَجْوَالٌ[5] از جَالَ یَجُوْلُ، تَذْکَارٌ[6] از ذَکَرَ یَذْکُرُ (پہلا وزن بہت کم مستعمل ہے)

اگر فعل مذکورہ معانی میں سے کسی پر دلالت نہ کرے تو اکثر یہ ہوتا ہے کہ

(۶) فُعُوْلَۃٌ یا فَعَالَۃٌ اُن افعال کے لئے آتا ہے جن کا ماضی فَعُلَ کے وزن پر ہو: سُھُوْلَۃٌ[7] (از سَھُلَ یَسْھُلُ) نَبَاھَۃٌ[8] (از نَبُهَ یَنْبُهُ)

(۶) فَعَلٌ اُن لازم افعال کے لئے جن کا ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو: فَرَحٌ[9] (از فَرِحَ یَفْرَحُ) عَطَشٌ[10] (از عَطِشَ یَعْطَشُ) وغیرہ۔

(۸) فُعُوْلٌ اُن لازم افعال کے لئے جن کا ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو: قُعُوْدٌ، نُھُوْضٌ[11] (از نَھَضَ یَنْھَضُ)، خُرُوْجٌ وغیرہ۔

(۹) فَعْلٌ اُن متعدی افعال کے لئے ہے جو فَعَلَ یا فَعِلَ کے وزن پر ہوں: غَسْلٌ (ض۔ دھونا) اَکْلٌ (ن) اَمْرٌ (ن) قَوْلٌ (ن) فَھْمٌ (س) سَمْعٌ (س) وغیرہ۔

(۱۰) فَعُوْلٌ کے وزن پر صرف تین مصادر پائے جاتے ہیں: طَھُوْرٌ (ن۔ پاک ہونا) قَبُوْلٌ (س۔ قبول کرنا) وَلُوْعٌ (س۔ وَلِعَ[12] یَوْلَعُ)

تنبیہ ۵: ثلاثی مجرّد کے مصادر کے کل اوزان بتیس تک پہنچتے ہیں جن میں فَعْلٌ، فُعْلٌ، فُعُوْلٌ اور فَعَالَۃٌ بہت عام ہیں۔

---

(۱) دردِ سر ہونا۔ (۲) زکام ہوجانا۔ (۳) چکر آنا۔ (۴) اچھی طرح بتلانا۔ (۵) خوب دوڑ دھوپ کرنا۔ (۶) بہت ذکر کرنا۔ بڑی یادگار۔ (۷) نرم ہونا۔ آسان ہونا۔ (۸) ہوشیار ہونا۔ (۹) خوش ہونا۔ (۱۰) پیاسا ہونا۔ (۱۱) کھڑا ہوجانا۔ بیدار ہونا۔ (۱۲) حریص اور شائق ہونا۔

Marfat.com

اَلْمَصْدَرُ الْمِیْمِیُّ

۲- ہر ایک ثلاثی مجرد سے مصدر میمی عموماً مَفْعَلٌ کے وزن پر بنالیا جاتا ہے: مَخْرَجٌ بمعنی خُرُوْجٌ، مَدْخَلٌ بمعنی دُخُوْلٌ، مَقَالٌ بمعنی قَوْلٌ۔ صرف سات مصدر مَفْعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں: اَلْمَرْجِعُ[۱] (ض) اَلْمَرْفِقُ[۲] (ن) اَلْمَجِیُٔ[۳] اَلْمَقِیْلُ[۴] (قَالَ یَقِیْلُ) اَلْمَشِیْبُ[۵]، اَلْمَسِیْرُ[۶]، اَلْمَصِیْرُ[۷].

مُعْتَلُّ الفاء (دیکھو درس ۲۶-۳) سے ہمیشہ مَفْعِلٌ ہی آئے گا: مَوْعِدٌ (وَعَدَ یَعِدُ وعدہ کرنا) مَوْجِلٌ (وَجِلَ، یَوْجَلُ ڈرنا)

کبھی مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ کے آخر میں ۃ بڑھا دیتے ہیں: مَرْحَمَۃٌ[۸] (س) مَسْئَلَۃٌ[۹] (ف) مَقْرُبَۃٌ[۱۰] (ک) مَوْعِدَۃٌ (ض) مَوْعِظَۃٌ (وَعَظَ یَعِظُ نصیحت کرنا)۔

تنبیه ٦: تمہیں یاد ہوگا کہ مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ اور مَفْعَلَۃٌ دراصل اسم ظرف کے اوزان ہیں (دیکھو درس ۲۲-۴)

غیر ثلاثی مجرّد میں اسم مفعول ہی سے مصدر میمی کا کام لیا جاتا ہے: مُخْرَجٌ بمعنی اَخْرَاجٌ، مُدْخَلٌ بمعنی اِدْخَالٌ، اَلْمُنْتَهٰی بمعنی اِنْتِهَاءٌ

مصادرُ غیرِ الثلاثیّ المُجرّدِ

۳- ثلاثی مزید و رُباعی مجرّد و مزید میں مَصادِر کے اوزان قیاسی ہیں (دیکھو درس ۲۵-الف) کی گردان میں البتہ ان کے متعلق اتنا ضرور یاد رکھو کہ

باب ۲ (فَعَّلَ) کا مصدر اگرچہ عموماً تفعیل کے وزن پر آتا ہے لیکن کبھی تفعِلَۃٌ کے وزن پر بھی آتا ہے: بَصَّرَ (بتلانا) سے تَبْصِرَۃٌ، ذَکَرَ (یاد دلانا) سے تَذْکِرَۃٌ۔ خصوصاً مهموز اللامّ سے اکثر اور معتل اللامّ سے ہمیشہ اسی وزن پر مصدر آیا کرتا ہے: هَنَّأَ سے تَهْنِئَۃٌ، وَصّٰی سے تَوْصِیَۃٌ (دیکھو درس ۳۳ تنبیہ ٦)

اجوف (دیکھو درس ۲۶-۳) سے کبھی تَفْعِلَۃٌ نہیں آتا بلکہ تفعیل ہی آئے گا: تَقْوِیْمٌ (ٹھیک کرنا) تَغْیِیْرٌ (بدل دینا)۔

باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اجوف سے بجائے اِقْوَامٌ اور اِسْتِقْوَامٌ کے اِقَامَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۳۱ تنبیہ ۵)

---

(۱) لوٹنا۔ (۲) نرمی کرنا۔ (۳) آنا۔ (۴) قیلولہ کرنا یعنی دوپہر کے وقت کچھ لیٹ جانا۔ (۵) شَابَ یَشِیْبُ. بوڑھا ہونا۔ (٦) سیر کرنا۔ (۷) لوٹ کر آجانا۔ (۸) رحم کرنا۔ (۹) سوال کرنا۔ (۱۰) قریبی ہونا۔

Marfat.com

المصدر المعروف والمجهول

۴- مصدر لازم تو ہمیشہ معروف ہی رہے گا۔ مصدر متعدی سے بغیر صیغہ بدلنے کے حسب موقع معروف کے معنی بھی لئے جاسکتے ہیں اور مجہول کے بھی قَتْلُ زیدٍ سے زید کا قتل کرنا یعنی قاتل ہونا اور زید کا قتل کیا جانا یعنی مقتول ہونا دونوں معنی لئے جاسکتے ہیں۔ قرینہ دیکھ کر معنی کی تعیین کر لی جاتی ہے مگر زیادہ تر معروف ہی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

تنبیہ ۷: معروف کو مَبْنِی الفاعل (فاعل کے لئے بنایا ہوا) اور مجہول کو مبنی للمفعول (مفعول کے لئے بنایا ہوا) بھی کہا جاتا ہے۔

عمل المصدر

۵- مصدر اپنے فعل کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے لیکن اکثر وہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے: سَرَّنِیْ قراءةُ رَشِیْدٍ نِ القُرْاٰنَ کبھی مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے۔ اس وقت وہ مبنی للمفعول ہوگا سَرَّنِیْ قراءةُ القُرْاٰنِ (مجھے قرآن کا پڑھا جانا اچھا معلوم ہوا) ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جن میں مصدر نے فاعل کو رفع دیا ہو: رَاَیتُ ضربَ الیومِ زیدٌ عمرًا (میں نے آج کا زید کا عمرو کو مارنا دیکھا)۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۹

تنبیہ ۸: ذیل کے الفاظ میں افعال کی مانند مصادر کے سامنے بھی باب کی طرف اشارہ کرنے کے لئے حروف یا ہندسے لکھ دیے ہیں۔

اِرْشَادٌ (ا-مصدر) راہ بتانا۔	اَنْتَجَ (ا) نتیجہ دینا۔
اَصَمَّ (ا) بہرا کر دینا۔	اِمَاطَةٌ (ا-مصدر) ہٹا دینا۔
اَعْمٰی (ا-یُعْمِیْ) اندھا کر دینا۔	تَذْكَارٌ (مصدر ہے ذَكَرَ يَذْكُرُ کا) ذکر کرنا' یادداشت۔
تَصْدِيَةٌ (۲-صَدّٰی کا مصدر ہے) تالی بجانا۔	مُكَاءٌ (ن مَكَا يَمْكُوْ) منہ سے سیٹی بجانا۔
تَقْدِيْرٌ (۲) اندازہ مقرر کرنا۔	اُنْشُوْدَةٌ (ج اَنَاشِيْدُ) گیت' گانا۔
تَمَكَّنَ (منه) قبضہ کر لینا' قادر ہو جانا۔	خَطَرٌ (ج اَخْطَارٌ) خطرہ۔
تَمْكِيْنٌ (۲-مِنْ کے ساتھ) قادر بنا دینا۔	رَقَبَةٌ (ج رِقَابٌ) گردن۔
سِقَايَةٌ (ض سَقٰى يَسْقِيْ) پانی پلانا۔	شَوْكٌ (ج اَشْوَاكٌ) کانٹا۔
عِمَارَةٌ (ن) تعمیر کرنا۔	

Marfat.com

فَکٌّ (ن) کھول دینا۔ کُبْرٌ (ک- عَلٰی کے ساتھ) شاق گزرنا۔ مَسْغَبَۃٌ (ن- سَغَبَ یَسْغُبُ) بھوکا ہونا' بھوک۔ مَتْرَبَۃٌ (س) فقیر ہونا' فقر وفاقہ۔ مَقْرَبَۃٌ (ک) قریبی ہونا۔	عَظْمٌ (ج- اَعِظَامٌ) ہڈی۔ مَدْرَسَۃٌ اَھْلِیَّۃٌ قومی مدرسہ۔ مُھَیْمِنٌ محافظ۔ مَیْمَنَۃٌ (ک یَمُنَ یَمُنٌ) بابرکت ہونا' برکت' لشکر میں دائیں طرف کی فوج۔

مشق نمبر ۱۵۰

تَأَمَّلْ فی المصادر واوزانِها و عَمَلِها فی الامثلة الْاٰتیة

(۱) حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ و یُصِمُّ (۲) مُخَالَطَةُ الاشرار من اعظم الاخطار (۳) اِکرام العربِ الضیفَ معروفٌ فی العالم (۴) احزننی قتلُ حسین بن علیٍّ (رضی الله عنهما) فی کربلاءَ مظلوما (۵) سِرْتُ الی المدرسة الاهلیّة فسرّنی اِلقَاء التّلامیذِ اُنْشُوْدَةً وطنیّةً بنَغْمةٍ لطیفةٍ (۶) تکریمُ النّاسِ العُلَمَاءَ واتّباعُهُم ایّاهم فی الحسنات مُوجِبٌ لِارتقاء الاُمّة وَمُنْتِجٌ سعادةَ لوطن (۷) بُنِیَ الاملام علی خمسٍ شهادةِ[۱] ان لا اله الا الله واَنّ محمّدا عبدُه و رسُوله و اِقام[۲] الصَّلٰوة وایتاءِ الزکٰوة والحجّ و صومِ رمضانَ (۸) قال رسول الله صلّی الله علیه وسلّم تَبَسُّمُکَ فی وجه اخیکَ صَدَقَةٌ و اَمْرُکَ بالمعروف صدقة و نَهْیُکَ عن المُنکرِ صدقةٌ و نَصْرُکَ الرَّجلَ الرَّدی ءَ البصرِ لک صدقة و اِمَاطَتُکَ الْحَجَر والشَّوْکَ وَالْعَظْمَ عن الطریق لک صدقة (۹) الیس من الجَهْل بَیعُ المسلمین عَقَارهم بید الیهود فی فلسطینَ فانّه فی الحقیقة تمکین الیُهود من اخراجهم المسلمین من الارض المقدسة التی فیها تذکار الصّحابة و شهادةٌ علی احترام المسلمین لا مکنةَ المقدّسة وحفظِهم ایّاهامنذُ ثلثة عشر قرنا.

(۱۰) اِصْبِر قلیلا فَبَعْدَ العُسْرِ تَیْسَیرُ ... وکُلّ اَمْرٍ لَه وقتٌ و تدبیرُ
وَلِلْمُهَیْمِنِ فی حالاتنا نَظَرٌ ... وفوق تدبیرنا لِلّٰهِ تقدیرُ

(۱) بدل ہے خمسٍ سے اس لئے مجرور ہے۔ (۲) اِقامَة سے ۃ حذف کردی گئی ہے۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۵۱

من القرآن

(۱) ولو لا دَفْعُ اللهِ النَّاسَ بعضهم بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الأرْضُ (۲) يا ايُّهَا النَّاسُ قد جاء تكم موعظةٌ من ربّكم و شفاءٌ لمَا فى الصدور و هدًى و رحمةٌ للمُؤْمنين (۳) يا قومِ ان كان كَبُر عليكم مُقامى و تذكيرى بايات اللهِ فعَلَى الله توكلْتُ (۴) اجعلْتم سِقَايَةَ الحاج و عِمارة المسجد الحرام كمَنْ امَنَ بالله واليوم الأخر و جاهد فى سبيل الله؟ لا يَسْتَوُنَ (۵) ما كان صلوتهم عندالبيت[۱] اِلَّا مُكَاءً و تَصدِيَة (۶) ما كان استغفارُ ابراهيمَ لِأَ بيهِ اِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وعدها اياه (۷) فكُّ رقبةٍ او اِطْعَامٌ فى يومٍ ذى مَسْغَبَةٍ يتيما ذا مَقْرَبَةٍ او مسكيناً ذا مَتْرَبَةٍ. ثمّ كان من الّذين امنو و تَوَاصَوْا بالصَّبرِ و تواصوا بِالْمَرْحَمَةِ اولئِكَ اصحاب الْمَيْمَنَه (۸) غُلِبَت الرّومُ فى ادنى الارض وهم من بعد غَلبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِى بِضْعِ سِنِيْنَ.

---

(۱) یہاں بیت سے مراد خانہ کعبہ ہے۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ

اَسْمَاءُ الصّفة اور اُن کا عمل

تنبیہ ۱: اگرچہ مطلق اسم صفة کہنے سے صفةٌ مشبّہ ہی سمجھا جاتا ہے لیکن دراصل اس میں اسم الفاعل، اسم المفعول، اسم التفضیل اور اسم المبالغۃ بھی شامل ہیں کیونکہ ان میں صفتی معنی موجود ہیں۔ ثلاثی و غیر ثلاثی سے اسم الفاعل، اسم المفعول، اسم التفضیل اور چند اسم الصفۃ کے اوزان سبق ۲۲ تا ۲۵ میں لکھے جا چکے ہیں۔ بقیہ اسم الصفۃ اور اسم المبالغۃ کے اوزان اس سبق میں آئیں گے۔

۱- اسم الفاعل بھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے بشرطیکہ وہ (۱) معروف باللام ہو یا (۲) ھمزئہ استفھام یا (۳) مائے نافیہ کے بعد واقع ہو۔ یا ترکیب میں (۴) خبر یا (۵) نعت واقع ہو: (۱) جاء السابقُ[1] حِمَارُہٗ فرسًا (= جاء الذی سَبَقَ او سبقُ حِمَارُہٗ فرسًا) (۲) اَشارِبٌ زیدُنِ القھوۃ؟ (۳) مَا شارِبٌ زیدٌ القھوۃَ. (۴) حَامد شاربٌ اخوہ القھوہ. (۵) جاء رجلٌ شارِبةٌ اِخوَاتُہ القھوۃَ (۶) المقیمانِ الصَّلٰوۃَ وَالمقیماتُ الصَّلٰوۃَ ھُمُ المفلحون زیدٌ مُعِلّمٌ اخوہ حامدًا الخیاطۃ.

تنبیہ ۲: تم نے درس ۴۲-۶ اور درس ۵۲-۴ میں پڑھا ہے کہ اسم الفاعل اور اسم المفعول پر اَل عموماً الذی (اسم الموصول) کے معنی میں آیا کرتا ہے۔

۲- مذکورہ پانچ جملوں میں اسم الفاعل کے بعد پہلا اسم اس کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول۔ چھٹی مثال میں تثنیہ و جمع کی ضمیریں جو اسم الفاعل میں مفہوم ہوتی ہیں فاعل ہیں اور صلٰوۃ مفعول ہے۔ آخری مثال میں اسم الفاعل کے دو مفعول ہیں۔

۳- اسم الفاعل کا استعمال زیادہ تر اضافة کے ساتھ ہوا کرتا ہے یعنی وہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہوا ہے۔ خصوصاً اس وقت جبکہ اس سے فعل کا وقوع زمانہ ماضی میں سمجھا جائے: زیدٌ شاربُ القھوۃِ (زید قہوے کا پینے والا ہے یعنی پینے کا عادی ہو چکا ہے) الحمد للہِ فاطرِ السمٰواتِ والارض. محمودٌ قاتلُ الاسدِ. ان تینوں مثالوں میں فعل کا ہو چکنا سمجھا جاتا ہے۔

(۱) وہ آیا جس کا گدھا گھوڑے سے آگے بڑھ گیا یا بڑھنے والا ہے۔

Marfat.com

۴- تمہیں معلوم ہے کہ تثنیہ و جمع مذکر سالم کا نون اعرابی حالتِ اضافۃ میں گرا دیا جاتا ہے مگر اسم الفاعل میں ایک اور خاص بات یہ ہے کہ بغیر اضافۃ کے بھی بعض اوقات اس کا نون گرا دیا جاتا ہے:

المقیما الصلٰوۃِ	المقیما الصّلٰوۃَ
المقیموا الصلٰوۃِ	المقیموا الصلٰوۃ

دائیں طرف اسم فاعل مضاف ہے اور بائیں طرف مضاف نہیں ہے کیونکہ اس کا مابعد مفعول ہے اور منصوب ہے۔

(۲) اسم المفعول

۵- ثلاثی مجرّد وغیر ثلاثی مجرّد سے اسم المفعول کے صیغوں کے اوزان تمہیں سبق ۲۲ اور ۲۵ میں بتلا دیئے گئے ہیں وہاں دیکھ لو۔

۶- اسم المفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے اور دو نائب الفاعل ہوں تو دوسرے کو نصب دیتا ہے: زیدٌ مَسْبُوْقٌ فَرَسُهٗ (زید کا گھوڑا پچھڑ گیا ہے) خالدٌ مُعَلَّمٌ اَخَوَاهُ الحِیاکۃَ (زید کے دو بھائی بُننا سکھائے گئے ہیں۔)

(۳) الصِّفَةُ المشَبَّهَةُ

۷- صفۃ مشبہہ وہ لفظ ہے جو کسی فعل لازم سے اس لئے مشتق ہو کہ کسی ذات کی کسی صفت پر دلالت کرے: حَسَنٌ، جَمِیْلٌ، سَهْلٌ، فَرِحٌ، کَسْلَانٌ.

تنبیه ۳: اسم الفاعل اور صفۃ مشبّہ کے معنی میں فرق یہ ہے کہ اسم الفاعل میں مصدری معنی کا حدوث اور صدور معلوم ہوتا ہے اور صفۃ مشبہہ میں مصدری معنی کا ثبوت اور لزوم سمجھا جاتا ہے: ضاربٌ سے سمجھا جاتا ہے ضَرْب کسی فاعل سے سرزد ہوئی ہے یا ہونے والی ہے اس کے ساتھ ہر وقت لازم (لپٹی ہوئی) نہیں ہے اور حَسَنٌ سے سمجھا جاتا ہے کہ حُسن کی صفت کسی کے ساتھ لازم اور ثابت ہے۔ حادث اور صادر نہیں ہوئی ہے۔

۸- صفۃ مشبّہ کے صیغے مختلف اوزان پر آتے ہیں اور وہ سماعی ہیں صرف چند قیاسی ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) جو مادے رنگ یا عیب یا حلیہ پر دلالت کریں ان سے صفۃ کا صیغہ واحد مذکر اَفْعَلُ کے وزن پر اور واحد مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے اور دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسا کہ تم نے سبق ۲۳ میں پڑھ لیا ہے: اَحْمَرُ حَمْرَاءُ حُمْرٌ.

Marfat.com

تنبیہ ٤: اَفْعَلُ کاوزن جب صفة مشبّهه کے لئے آئے تو اسے اَفْعَلُ الصّفة کہتے ہیں اور جب تفضیل کے لئے آئے تو اسے اَفْعَلُ التفضیل کہتے ہیں۔

(۲) اہل حرفہ (پیشہ وروں) کے لئے زیادہ تر فَعَّالٌ کا وزن استعمال ہوتا ہے: خَیَّاطٌ، نَجَّارٌ، خَبَّازٌ، حَجَّامٌ (پچھنے لگانے والا، عربی محاورے میں حجامة پچھنے لگانے کو کہتے ہیں)، بَزَّازٌ (پارچہ فروش، کپڑا بیچنے والا) وغیرہ۔

کبھی اسم جامد سے بھی یہ وزن بنا لیتے ہیں: بَقْلَةٌ (ساگ) سے بقّال، جَمَل سے جمّال (شتربان)

۹- غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ صفة مشبّهه کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے: مُطْمَئِنٌّ (باآرام) مُسْتَقِیْمٌ (سیدھا، مضبوط)

۱۰- صفة مشبّهه کا صیغہ بھی فاعل کو رفع دیتا ہے مگر اکثر اضافة کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے: حَسَنٌ وَجْهُهٗ (اچھا ہے اس کا چہرہ) اس ترکیب میں وجه فاعل ہے حَسَن کا اور مرفوع ہے۔ حَسَنُ الوجْهِ (چہرے کا اچھا، یعنی اچھے چہرے والا) اس میں صفة مشبّهه اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے۔

ان دونوں صورتوں کے علاوہ صفة مشبّهه اور اس کے معمول کے استعمال کی کئی اور صورتیں ہیں جو کم مستعمل ہیں۔ (بہتر ہے کہ حصہ دوم میں سبق ۲۳ کو دوبارہ دیکھ لو)۔

(٤) صِیْغَةُ الْمُبَالَغَةِ

۱۱- اسم الصفة کے جس صیغہ میں مصدری معنی کی زیادتی سمجھی جائے وہ اسم المبالغہ ہے: عَلَّامٌ (بہت جاننے والا) جَهُوْلٌ (بڑا جاہل)۔

تنبیہ ۵: اگرچہ اسم التفضیل میں بھی مصدری معنی کی زیادتی ہوتی ہے لیکن وہ زیادتی کسی کے مقابلے میں ہوتی ہے (دیکھو درس ۲۴) اور مبالغہ میں مقابلہ نہیں ہوتا۔

۱۲- مبالغہ کے تمام اوزان سماعی ہیں جن میں کثیر الاستعمال یہ ہیں:

فَعَّالٌ، فَعَّالَةٌ، فُعَّالٌ:	سَفَّاکٌ	عَلَّامَةٌ	کُبَّارٌ	صِدِّیْقٌ
	بڑا خون ریز		بہت بڑا	بڑا سچا
فَعُوْلٌ، فُعُوْلٌ، فُعَّلٌ:	قَیُّوْمٌ،	قُدُّوْسٌ،	قُلَّبٌ
	خوب قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا	بڑا پاک	بڑا الٹ پھیر کرنے والا

Marfat.com

مِفْعَلٌ،	مِفْعَالٌ،	مِفْعِيلٌ:	مِحْرَبٌ،	مِفْضَالٌ،	مِنْطِيقٌ
			بڑا لڑاکو	بڑا فاضل	بڑا بولنے والا
فُعَالٌ،	فَاعُولٌ،	فُعَلَةٌ:	عُجَابٌ،	فَارُوقٌ،	هُمَزَةٌ
			بہت عجیب	خوب فرق کرنے والا	بڑا عجیب چیں
فَعِلٌ،	فَعِيلٌ،	فَعُولٌ:	حَذِرٌ	عليمٌ،	حَمُولٌ
			خوب چوکنا، بہت بچنے والا	زیادہ علم والا	دنیا سے بالکل قطع تعلق کرنے والا یا والا

۱۳- اوزانِ مبالغہ میں مذکر و مؤنث کا امتیاز نہیں ہوتا۔ بعض صیغوں میں جوت لگی ہے وہ تاء تانیث نہیں ہے بلکہ تائے مبالغہ ہے: علامَةٌ (بڑا جاننے والا یا جاننے والی) البتہ فَعِيلٌ اگر فاعل کے لئے ہو تو مؤنث میں ۃ لگائی جاتی ہے: رَجُلٌ نَصِيرٌ (بڑا مدد کرنے والا مرد) امرأۃ نصیرَۃٌ (بڑی مدد کرنے والی ایک عورت) اور اگر فَعِيلٌ کا صیغہ مفعول کے لئے ہو تو فرق نہ ہوگا: رجلٌ جريحٌ (= مجروح) وامرأۃٌ جریحٌ۔ ہاں بعض مثالوں میں موصوف کے موافق بھی ہوتا ہے: اِمْرأۃٌ حبیبۃٌ (اَیْ مَحْبُوبَۃٌ)
فَعُولٌ اگر مفعول کے لئے ہو تو مؤنث کے لئے ۃ لگائی جائے گی:
جَمَلٌ حَمُولٌ (بوجھ لادا ہوا اونٹ) ناقۃٌ حَمُوْلَۃٌ (بوجھ لادی ہوئی اونٹنی) اور بمعنی فاعل ہو تو فرق نہ ہوگا: رَجُلٌ بتُولٌ و امرأۃٌ بَتُولٌ۔

(۵) اَفْعَلُ التفضيل

۱۴- افعل التفضیل کی گردان اور اس کے استعمال کی اقسام درس ۲۴ میں بالتفصیل پڑھ چکے ہو۔
افعل التفضیل کا صیغہ عموماً فاعل کے لئے آتا ہے مگر کبھی مفعول کے لئے بھی آجاتا ہے:
اُعْذَرُ (بہت معذور) اَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) اَشْهَرُ اَعْرَفُ (بہت معروف)۔
افعل التفضیل بھی فاعل کو رفع دیتا ہے مگر اسم ظاہر میں اس کا یہ عمل صرف ایک ترکیب میں پایا گیا ہے: ما[1] رَاَیتُ رَجُلاً اَحْسَنَ فی عینہ الکُحْلُ منه فی عین زیدٍ۔ اس ترکیب میں کحل کو رفع لفظ اَحْسَنُ نے دیا ہے۔ الفاظ کے ہیر پھیر سے ایسی بہت سی مثالیں بنائی جا سکتی ہیں۔ مزید تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔

---

(۱) میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی آنکھ میں سرمہ اس سرمہ سے زیادہ خوبصورت (معلوم ہوتا) ہو جو زید کی آنکھ میں ہے۔ مِنْهُ میں ضمیر کُحْل کی طرف راجع ہے۔

Marfat.com

(٦) اسم النّسبة يا الاسم المنسوب

۱۵- جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگی ہوا سے اسم منسوب کہتے ہیں: مصریٌّ (مصر والا) عِلْمِیٌّ (علم سے تعلق رکھنے والا)

اسم منسوب اگرچہ عموماً اسم جامد ہوتا ہے لیکن یائے نسبة لگا دینے سے اس میں ایک وصفی معنی پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے وہ بھی اسم صفة کی طرح کسی اسم کی نعت واقع ہوا کرتا ہے یا مبتدا کی خبر: جريدةٌ يوميّةٌ' هٰذا الرجل مصريٌّ

۱۶- اسم منسوب بنانے میں ذیل کی باتوں کا خیال رکھو:

(۱) اگر اسم کے آخر میں ۃ لگی ہو تو اسے نکال دیں: مَكّةٌ سے مَكّيٌّ' صِنَاعَةٌ سے صِنَاعِيٌّ.

(۲) لفظ کے درمیان جو حروف زائدہ ہوں وہ عموماً حذف کر دیئے جاتے ہیں: مَدِيْنَةٌ سے مَدَنِيٌّ.

(۳) بعض اسم مقطوع الآخر ہوتے ہیں۔ نسبت کے وقت ان کا آخر لوٹ آتا ہے: اَبٌ (دراصل اَبَوٌ) سے اَبَوِيٌّ' دَمٌ (دراصل دَمَوٌ) سے دَمَوِيٌّ.

(۴) الف مقصورة کو ہمیشہ اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو جب وہ زائدہ ہو واؤ سے بدل دیتے ہیں: عصا سے عَصَوِيٌّ' عِيْسٰى سے عِيْسَوِيٌّ' صَفْرَاءُ سے صَفْرَاوِيٌّ.

الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو قائم رہتا ہے: اِبْتِدَاءٌ سے ابتدائيٌّ.

(۵) اسم النسبة کی جمع اکثر سالم ہی ہوتی ہے: مصريُّوْن.

کبھی جمع مکسر بھی آتی ہے: فَلْسَفِيٌّ سے فلاسِفَةٌ' مَغْرِبيٌّ سے مَغَارِبَةٌ

۱۷- ذیل کے اسماء منسوبہ کو خاص طور پر یاد رکھو:

اُمَيَّةُ [1] سے اَمَوِيٌّ يا اُمَوِيٌّ	قُرَيْشٌ سے قُرَشِيٌّ
بَادِيَةٌ [2] سے بَدَوِيٌّ	نَاصِرَةٌ [3] سے نَصْرَانِيٌّ
حَضْرَ مَوْتُ [4] سے حَضْرَمِيٌّ	طَبِيْعَةٌ سے طَبِيْعِيٌّ
رُوْحٌ سے رُوْحَانِيٌّ	رَيٌّ [5] سے رَازِيٌّ
رَبٌّ سے رَبَّانِيٌّ	اَلْيَمَنُ سے يَمَانٍ يا اَلْيَمَانِيُّ يا اَلْيَمَنِيُّ

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا کے بھائی کا نام ہے جس کی اولاد کو بَنُوْ اُمَيَّة کہتے ہیں۔ (۲) گاؤں۔ (۳) یمن میں ایک شہر ہے۔ (۴) ایک قریہ ہے شام میں۔ (۵) فارس میں ایک شہر ہے۔

Marfat.com

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۶۰

اَخْرَسَ (ا) گونگا بنادینا۔
اَلْاِنْجِیْل وہ کتاب جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی۔
اَوَانٌ وقت، موقع، موسم۔
اُمِّیٌّ (منسوب ہے اُمّ کی طرف) مادرزاد حالت میں اَن پڑھ رہنے والا۔
بَاْسا (= بَاْسَاء) خوف، تکلیف۔
تاب (یتوب) توبہ کرنا، رجوع ہونا۔
تِبْیَانٌ (مصدر ہے بانَ یبِیْنُ کا) بیان کرنا۔
تَمَّ تمام ہونا، کامل ہونا۔
جَذْوَةٌ چنگاری۔
حُلَّةٌ (ج حُلَلٌ) قیمتی جوڑا، لباس۔
حَمِیْمٌ گہرا دوست، گرم پانی۔
حَنِیْفٌ (ج حُنَفَاءُ) یک رُخا ہو جانے والا ثابت قدم۔
قَسا (یقْسُوْ) دل کا سخت ہونا۔
لُمَزَةٌ (اسم مبالغہ ہے) بڑا عیب چین بڑا بدگو۔
لَوْذَعِیٌّ (از لَذَاعَ) ذکی، تیز فہم۔
لَیِّنٌ (از لانَ یَلِیْنُ) نرم۔
مُبِیْنٌ واضح، روشن، ظاہر کرنے والا۔
مُتْرَفٌ مست مال و دولت۔

رَجَا (ن-و) امید کرنا۔
رِدْءٌ مددگار۔
زَقُّوْمٌ تھوہر۔
سَامِرٌ (سریٰ کا اسم فاعل ہے) رات کو سیر کرنے والا، سرایت کرنے والا۔
شَرِسٌ تندمزاج۔
شَفِیْرٌ کنارہ، گڑھے کا کنارہ۔
الصَّخْرُ الاَصَمُّ سخت چٹان۔
عَارٍ (ج عُرَاةٌ) ننگا۔
عُجَابٌ بہت انوکھا، عجیب و غریب۔
غَیْثٌ (ج اغیاثٌ) بارش۔
غَشَمْشَمٌ بہادر، اڑیل۔
فَکِہٌ خوش طبع، خوب ہنسنے ہنسانے والا۔
مَغْمُوْرٌ ڈھانکا ہوا، ڈوبا ہوا۔
مَنِیَّةٌ (ج مَنَایَا) موت۔
وَکَلٌّ عاجز، جو اپنے کام آپ نہ کر سکے۔
هَارٍ منہدم ہونے والا۔
هَدِیَّةٌ (ج هَدَایا) تحفہ
هَیَّابٌ خوف زدہ، بزدل۔
یَقْظَةٌ بیداری، جاگ جانا۔

تنبیہ : هَارٍ اصل میں هَائِرٌ اجوف واوی ہے۔ مقلوب کرکے ناقص بنادیا گیا ہے جیسے شَائِکٌ (ہتھیار بند) سے شَاکِي السِّلَاحِ کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۵۲

میّز اسْمَاءَ الصِّفةِ و اقسامها وانظر فی اعراب معمُولها فی الامثلة الاٰتیَةِ

(۱) اَلَیسَ اللہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ؟ (۲) فاعْبُدُوا اللہ مُخلِصِیْنَ له الدّینَ حُنفَاءَ (۳) کُلُّ نَفسٍ ذائقةُ الموتِ (۴) اِنّی مرسَلةٌ اِلیهم بِهَدِیَّةٍ فناظِرةٌ بِمَ (بما) یرجع المرسَلون (۵) اَئِنَّا (= أ اِنّا) لَتَارِکُوْا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مجنُونٍ[1] (۶) اَجَعَلَ الاٰلِهَةَ اِلٰهًا واحدا؟ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ (۷) فَوَیْلٌ لِلْقَاسِیَةِ[2] قلوبُهم مِنْ ذکر الله (۸) وَاِنّی لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ واٰمَنَ و عَمِلَ صالِحاً (۹) اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیاتٍ لِکُلِّ صَبَّارٍ شَکُورٍ (۱۰) وَاَخِی هٰرُوْنُ هُوا فْصَحُ مِنّی فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْءً یُصَدِّقُنِیْ (۱۱) اِنْ تَرَنِ (= تَرَانِی) انا اقلَّ منک مالاً و ولدًا فعسیٰ ربی اَنْ یُؤْتِیَنِ خَیْراً مِنْ جَنَّتِکَ (۱۲) هوالّذی بَعَثَ فی الْاُمِّیّیْنَ رسولا منهم یتلُوا علیهم اٰیاته و یُزَکِّیهِمْ و یُعَلِّمُهُمْ الکِتٰبَ والحکمةَ وان[3] کانوا مِنْ قَبْلُ[4] لفی ضلٰلٍ مبینٍ.

مشق نمبر ۱۵۳

اشـــــعـــــار

خیرُ النَّبِیّنَ الَّذِیْ نَطقَتْ بِهِ التَّوْراةُ والانجیلُ قَبْلَ اَوَانِه

اَلْمُنْطِقُ الصَّخرَ الاصَمَّ بِکَفِّهٖ	والْمُخْرِسُ البُلَغاءَ فی تِبیانِهٖ
وَالْمخجِلُ القمرَ المنیرَ بتمّهٖ	فی حُسْنِهٖ والغیثَ فِی اِحْسَانِهٖ
ومُکَلِّفُ الاَیّام ضِدَّ طِبَاعِها	مُتَطَلِّبٌ فی الماءِ جَذْوَةَ نارٍ
واِذَا رَجَوْتَ الْمُسْتَحِیلَ فَاِنّما	تَبْنِی الرَّجاءَ عَلٰی شفِیرٍ هارٍ
فَالعَیْشُ نومٌ والْمَنِیَّةُ یَقْظَةٌ	والْمَرءُ بینهما خیالٌ سارٍ
وکُنْ اَشدَّ من الصَّخرِ الاصمّ لَدَی الْ......	باسا واَسْیَرَ فی الأفاق من مَثَلٍ
حُلْوَ المَذَاقة مُرًّا لیِّناً شَرِسًا	مَعًا ذَلُوْلاً عظم المکر والحِیَلِ
مُهذَّبًا لَوْذعیًّا طَیِّبًا فَکِهًا	غَشَمْشَمًا غیرَ هَیَّابٍ ولا وَکَلٍ
ومَنْ لَمْ تَکُنْ حُلَلُ التقویٰ ملابِسَهٗ	عارٍ وان کان مغمُورًا من الْحُلَلِ

(۱) مجنون (ج مجانین) دیوانہ۔ (۲) قاسیة اسم فاعل مونث از قسا یعنی سنگ دل سخت دل۔ (۳) یہ اِن مخفف ہے اِن کا دیکھو سبق ۴۹۔ (۴) دیکھو سبق ۶۲۔

Marfat.com

الابیات المذکورة مقتبسة من القصیدة اللامیة فی الحکم اصلاح الدین الصّفدیّ المتوفی ۷۶۴ھ رحمه الله تعالیٰ و نضیف الیها بعض الابیات من اوّل القصیدة فی ما یاتی.

الجَدُّ[1] فِی الجِدِّ[2] والحِرمان[3] فی الکَسلِ
فَانصَبْ[4] تُصِبْ[5] عن قریب غایة الاملِ
واصبر علٰی کُلِّ ما یاتی الزّمانُ به
صَبرَ الحُسامِ[6] بکفّ الدّارعِ[7] البَطَلِ[8]
وان بُلیتَ[9] بشَخصٍ لا خَلاقَ[10] لهُ
فکُن کانَّکَ لَمْ تَسمع ولم یَقُلِ
وَلاَ یَغُرَّنکَ[11] مَنْ تبدُو[12] بشاشتُهُ[13]
مِنهُ الیکَ فانَّ السُّمَّ[14] فی العَسَلِ
وان اردت بخاحا او بلوغَ مُنیً[15]
فاکتم[16] امورک من حافٍ[17] وَ مُنتَعِلٍ[18]

(۱) بزرگی عظمت۔ (۲) کوشش۔ (۳) محرومی۔ (۴) محنت کرنا۔ (۵) تو پہنچ جائے گا۔ اصاب (۱) پہنچ جانا۔ (۶) تلوار۔ (۷) زرہ پوش سپاہی۔ (۸) بہادر۔ (۹) بُلِیَ بِلَو۔ مبتلا کرنا آزمانا۔ (۱۰) نیک بختی کا حصہ۔ (۱۱) لَایَغُرَّنَّ فعل غائب مؤکد بنون خفیفہ۔ یعنی تجھے ہرگز فریب نہ دینے پائے۔ (۱۲) بَدَا (ن) ظاہر ہونا۔ تَبدُو فعل مضارع مؤنث غائب (۱۳) ہنس مکھ ہونا (۱۴) زہر (۱۵) آرزو (۱۶) کَتَمَ (ن) چھپانا۔ (۱۷) ننگے پاؤں والا۔ (۱۸) جوتا پہنا ہوا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ

اَلْمَثْنیٰ وَالْمَجْمُوْعُ وَالتَّصْغِیْرُ

۱- تثنیہ بنانے کا عام طریقہ تم نے سبق ۵ میں سمجھ لیا ہے۔ چند باتیں یہاں اور لکھی جاتی ہیں:

جو اسماء مقطوع الآخر ہیں تثنیہ کے وقت اُن کا آخری حرف لوٹا لاتے ہیں: اَبٌ سے اَبَوَانِ' اَبَوَیْنِ' اَخٌ سے اَخَوَانِ' اَخَوَیْنِ.

مگر حرف محذوف کے عوض اس اسم میں کوئی حرف شروع میں یا آخر میں بڑھا دیا گیا ہو تو پھر حرف محذوف نہیں لوٹایا جائے گا: اِبْنٌ (دراصل بَنَوٌ) اِسْمٌ (دراصل سِمْوٌ) اور سَنَۃٌ (دراصل سَنَوٌ) کا مثنیٰ اِبْنَانِ' اِسْمَانِ اور سَنَتَانِ ہوگا۔

یَدٌ (دراصل یَدَیٌ) فَمٌ (دراصل فَوْہٌ) سے یَدَانِ اور فَمَانِ آتا ہے حرف محذوف ان میں بھی لوٹایا نہیں جاتا۔

الف مقصورہ کو اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو اکثر واؤ سے بدل دیتے ہیں: عصاً سے عصوان' حمراءُ سے حمراوان' سماءٌ سے سماوان اور سماءان بھی آتا ہے مگر جو الف ی سے بدلا ہوا ہو اس کو تثنیہ میں ی سے بدل دیتے ہیں: فتیً سے فتیانِ.

اَلْمُجْمُوْعُ (اَلْجَمْعُ)

۲- تمہیں معلوم ہے کہ جمع کی دو قسمیں ہیں جمع سالِم اور جمع مُکَسَّر. پھر جمع سالم کی بھی دو قسموں ہیں مذکر اور مؤنث (دیکھو درس ۵-۳)

الجمعُ السّالمُ المذکّر

۳- جمع سالم مذکّر اُن اسماء صفت کی ہوتی ہے جو مذکر عاقل کی صفت یا خبر واقع ہوں: رجالٌ صادقون۔ غیر اسماء صفت کی جمع مذکر سالم صرف چند الفاظ کی آتی ہے: اَرَضُونَ' عالَمونَ' اهلون' بَنُون' سِنُوْنَ اور مِئُوْنَ. (یہ جمعیں ہیں اَرْضٌ' عالَمٌ' اَهْلٌ' اِبْنٌ' سَنَۃٌ اور مِئَۃٌ کی)۔

مذکر اعلام (خاص نام) کی جمع بنانی ہو تو جمع سالم ہی بنائیں گے: زَیْدُوْنَ وغیرہ۔

Marfat.com

الجمعُ السّالمُ المؤنّث

۴- جو اسماء صفت عاقلات کی صفة یا خبر ہوں اُن کی جمع عموماً سالم مؤنث ہوتی ہے: انساءٌ صالحات. غیر اسماء صفت میں مندرجہ ذیل اسموں کی جمع سالم مؤنث بھی آ جاتی ہے:

(۱) جس اسم کے آخر میں تائے مربوطہ (ۃ) لگی ہو خواہ تانیث کے لئے ہو خواہ وحدت کے لئے: وزّةٌ[۱] سے وزّاتٌ' تمرةٌ سے تمَرَاتٌ. مگر امْرَاءة' شاۃ وغیرہ چند الفاظ سے جمع سالم نہیں آئے گی۔ شاۃ کی جمع شاءٌ اور شِیاہٌ' اِمْرَءةٌ کی جمع نِسَاءٌ اور نِسْوَةٌ آتی ہے۔

(۲) مؤنث اَعلام: مَرْيَمُ سے مَرْيَمَاتٌ.

(۳) مصادر جو تین حرف سے زائد ہوں: تعْرِيفات' اِمتيازات.

(۴) جن اسموں کے آخر میں تانیث کے لئے الف مقصورہ یا ممدودہ آیا ہو: الحُمّٰی (تپ) کی جمع حُمَّيَاتٌ اور صَحْراءُ کی جمع صحراوات ہوگی۔ اس کی جمع مسکر ضحارى بھی آتی ہے۔

الجمع المكسّر

(۵) جمع مکسّر (دیکھو سبق ۵-۳) کی دو قسمیں ہیں:

(الف) جمع القِلّة (ب) جمع الكثرة

جمع قلّة وہ ہے جو دس افراد سے زائد افراد پر نہ بولی جائے اس کے صرف چار اوزان ہیں جو اس شعر میں درج ہیں:

جمع قلّة را چهار است امثله اَفْعُل و اَفْعَال و فِعْلَه اَفْعِلَة

اَشْهُرٌ' اَقلامٌ' غِلْمَةٌ (جمع غلام) اَرْغِفَةٌ (جمع رغيفٌ [روٹی] کی)۔

تنبیه ۱: اجمع قلة پر الْ داخل ہو یا وہ ایسے لفظ کی طرف مضاف ہو جو کثرت پر دلالت کرے تو دس سے زائد پر بھی بول سکتے ہیں: فيها ما تَشْتَهِيهِ[۲] الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ[۳] الْاَعْيُنُ. اَكْرِمُوْا اَوْلادَكُمْ. ان مثالوں میں اَنْفُس' اَعْيُن اور اولاد کثرت کے لئے ہیں۔ اگر کسی اسم کی جمع کا ایک ہی وزن ہو تو پھر وہ قلت و کثرت دونوں میں مشترک ہوگا: رِجْلٌ کی جمع اَرْجُلٌ' فُؤادٌ (دل) کی جمع اَفْئِدَةٌ ہی آتی ہے۔

جمع کثرة کے اوزان بہت زیادہ ہیں اور وہ اکثر سماعی ہیں۔ صرف ذیل کے اوزان میں قیاس کو دخل ہے۔

---

(۱) وَزّ بطخ کی قسم کا ایک آبی پرندہ ہے۔ وزة میں تائے تانیث ہے اور تمرة میں تائے وحدت ہے یعنی ایک کھجور۔

(۲) اِشْتَهٰی (ا) خواہش کرنا۔ (۳) لَذَّ (يَلَذُّ) لذت پانا۔

Marfat.com

(۱) فُعَلٌ جمع ہے فُعْلَةٌ کی: غُرْفَةٌ، اُمَّةٌ، صُوْرَةٌ کی جمع ہوگی غُرَفٌ، اُمَمٌ، صُوَرٌ۔

(۲) فِعَلٌ جمع ہے فِعْلَةٌ کی: اقطعةٌ[۱] ملةٌ[۲] کلةٌ[۳] کی جمع ہوگی قِطَعٌ، مِلَلٌ، كِلَلٌ۔

(۳) فُعَلَةٌ کاوزن اسم الفاعل معتل اللام کی جمع کے لئے آتا ہے:

رامٍ، قاضٍ، عاصٍ[۴] کی جمع رُمَاةٌ (دراصل رُمَيَةٌ) قُضَاةٌ، عُصَاةٌ۔

(۴) فَعَالِلُ۔ ہر ایک رباعی مجرد اور خماسی مجرد و مزید کی جمع اسی وزن پر آتی ہے: بُلْبُلٌ، سَفَرْجَلٌ، خَنْدَرِيْسٌ[۵] کی جمع بَلَابِلُ، سَفَارِجُ، خَدَارِسُ خماسی مجرد میں ایک اور مزید میں دو حرف گرادیے گئے ہیں۔

(۵) فَوَاعِلُ جمع ہے فَوْعَلٌ اور فَاعَلٌ کی: جوهرٌ، خاتمٌ سے جَوَاهِرُ، خواتمُ اور جو فاعِلٌ کاوزن مؤنث کیلئے ہو اسکی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: حامِلٌ[۶] عَاقِرٌ[۷] سے حَوَامِلُ، عَوَاقِرُ۔

(۶) افعائلُ جمع ہے فَعِيْلَةٌ اور فِعالَة کی: كَتِيْبَةٌ[۸] رِسَالَةٌ سے كَتَائِبُ، رَسَائِلُ۔

(۷) اَفَاعِلُ جمع ہے اِفْعَلٌ اور اُفْعُلَةٌ کی: اِصْبَعٌ[۹] اور اُنْمُلَةٌ[۱۰] کی جمع ہے اَصَابِعُ اور اَنَامِلُ۔
افعل التفضيل کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: اَكَابِرُ، اَفَاضِلُ جمع ہے اَكْبَرُ اور اَفْضَلُ کی۔
اگرچہ اس کی جمع سالم بھی آتی ہے: اَكْبَرُوْنَ (دیکھو سبق ۲۴)

(۸) اَفَاعِيْلُ جمع ہے اُفْعُوْلٌ اور اُفْعُوْلَةٌ کی: اُسْلُوْبٌ سے اَسَالِيْبُ، اُرْجُوْزَةٌ[۱۱] سے اَرَاجِيْزُ۔

(۹) فَعَالِيْلُ جس رباعی کا ماقبل آخر مدہ زائدہ ہو اس کی جمع اس وزن پر آتی ہے: عُصْفُوْرٌ، قِرْطَاسٌ سے عَصَافِيْرُ، قَرَاطِيْسُ۔

(۱۰) مَفَاعِلُ کے وزن پر مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مِفْعَلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مِفْعَلَةٌ کی جمع آتی ہے: مَكْتَبٌ (دفتر) مَشْرِقٌ، مِبْضَعٌ (نشتر) مَكْتَبَةٌ (کتب خانہ) مِكْنَسَةٌ (جھاڑو) سے مَكَاتِبُ، مشارِقُ، مَبَاضِعُ، مَكَانِسُ۔

(۱۱) مَفَاعِيْلُ جمع ہے مِفْعَالٌ، مِفْعِيْلٌ اور مَفْعُوْلٌ کی: مِفْتَاحٌ، مِسْكِيْنٌ اور مَكْتُوْبٌ سے مَفَاتِيْحُ، مَسَاكِيْنُ اور مَكَاتِيْبُ۔

اسم التصغير

۶۔ کسی چیز میں چھوٹا پن بتانے کے لئے ثلاثی اسم کو فُعَيْلٌ یا فُعَيْلَةٌ کے وزن پر لے آتے ہیں جسے اسم التصغیر یا الاسم المُصَغَّر کہا جاتا ہے اور اصل لفظ کو مُكَبَّر کہتے ہیں: كَلْبٌ سے كُلَيْبٌ

(۱) ٹکڑا۔ (۲) دین۔ (۳) مہین پردہ۔ (۴) گناہگار۔ (۵) پرانی شراب۔
(۶) حاملہ۔ (۷) بانجھ عورت۔ (۸) چھوٹا سا لشکر۔ (۹) انگلی۔ (۱۰) انگلی کا پور۔ (۱۱) چھوٹی بحر کا قصیدہ۔

Marfat.com

(چھوٹا سا کتا) کَلْبَۃٌ سے کلیبۃ، ظلٌّ سے ظلیلٌ، بابٌ (دراصل بَوبٌ) سے بُوَیْبٌ، فَتی سے فُتَیٌّ، الضُّحٰی سے الضُّحَیَّا. ہر ایک مثال میں پہلا اسم مُکَبَّر ہے دوسرا مُصَغَّر.

رُباعی (چار حرفی لفظ) سے فُعَیْلِل کا وزن آتا ہے: عَقْرَبٌ سے عُقَیْرِبٌ، عالِمٌ سے عُوَیْلِمٌ.

خُماسی میں اگر حرف مدہ نہ ہو تو اس کی تصغیر کے لئے بھی یہی وزن لایا جاتا ہے: سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ. اس میں آخر کا حرف حذف کر دیا گیا ہے۔ اگر اس میں کوئی مدہ ہو تو فُعَیْلِیْلٌ کے وزن پر آئے گا: سُلْطَانٌ سے سُلَیْطِیْنٌ، مَرْهُوْبٌ (خوفناک) سے مُرَیْهِیْبٌ.

تنبیہ ۲: حروف علۃ کے ماقبل کی حرکت ان کے مطابق ہو۔ یعنی الف کے ماقبل فتحہ، واو کے ماقبل ضمہ اور ی کے ماقبل کسرہ ہو تو انہیں مدہ کہتے ہیں: یَا، بُوْ، بِیْ ورنہ لِین کہا جاتا ہے: بَیْ، بَوْ.

۷- ذیل کے اسماء مُصَغَّرہ خاص طور پر یاد رکھو:

اَخٌ (دراصل اَخَوٌ) سے اُخَیٌّ	اِبْنٌ (دراصل بَنَوٌ) سے بُنَیٌّ
اُخْتٌ سے اُخَیَّۃٌ	بِنْتٌ یا اِبْنَۃٌ سے بُنَیَّۃٌ
اَبٌ سے اُبَیٌّ	شَیْءٌ سے شُوَیَّۃٌ
ذَاکَ سے ذَیَّاکَ	اَلَّذِیْ اور اَلَّتِیْ سے اَللَّذَیَّا اور اَللَّتَیَّا

سلسلة الالفاظ نمبر ٦١

اَرْصَدَ (ا) تیار کرنا، نگہبان بنانا۔	تِیْجَانٌ جمع ہے تاج کی۔
اَسَلٌ (اسم جنس) نیزے۔	تَمَاثِیْلُ جمع ہے تِمْثَالٌ کی: مورت۔
اُلٰی بمعنی اَلَّذِیْنَ جو لوگ۔	جِفَانٌ جمع ہے جَفْنَۃٌ کی: بڑا لگن۔
اِنْتَضَلَ (۷) تیر ترکش سے نکالنا تیر پھینکنا۔	جواب (دراصل جَوَابِیُ) جمع ہے جَابِیَۃٌ کی: حوض۔
بَوَّأَ (۲) جگہ دینا	خَطِّیَّۃٌ وہ نیزے جو مقام خطّ کے بنے ہوئے ہیں جو بحرین کی ایک بندرگاہ ہے۔
(بِیْضٌ جمع ہے اَبْیَضُ کی) سفید، شمشیر آبدار،	صَارِمٌ (جـ صَوَارِمُ) تیز تلوار۔
ذُبَّلٌ اور ذَوَابِلُ (جمع ہے ذَابِلَۃٌ کی) باریک نیزہ	عُدَّۃٌ (جـ عُدَدٌ) سامان، ذخیرہ۔
رُمَاۃٌ (جمع ہے رامٍ کی) تیز پھینکنے والا۔	عَدِیْدٌ (جـ عَدَائِدُ) قرین، ہم قوم، متعدد۔
رَاسِیَۃٌ (جـ رَاسِیَاتٌ اور رَوَاسِیُ) جمی ہوئی، گڑی ہوئی۔	

Marfat.com

سِتْرٌ (ج۔ اَسْتَارٌ) پردہ	قِدْرٌ (ج۔ قُدُوْرٌ) دیگ۔
سَرِيْرٌ (ج۔ اَسِرَّةٌ اور سُرُرٌ) تخت پلنگ۔	قَصَدَ (ن) ارادہ کرنا (فی کے ساتھ) میانہ روی اختیار کرنا۔ یہی معنی ہیں اِقْتَصَدَ کے۔
سَهْمٌ (ج۔ اَسْهُمٌ اور سِهَامٌ) تیر۔	مِحْرَابٌ (ج۔ مَحَارِيْبُ) مکان کے سامنے کا خوبصورت حصہ۔ مسجد میں امام کی جگہ۔
صَارِخٌ چیخنے والا رونے والا۔	
عَزِيْزٌ (ج۔ اَعِزَّةٌ) عزت والا غالب۔	مُنَعَّمٌ تر و تازہ نعمت میں پلا ہوا۔
فَارِسٌ (ج۔ فَوَارِسُ اور فُرْسَانٌ) گھوڑے سوار۔	

مشق نمبر ۱۵۴

(جمع کی مثالیں)

(۱) ومن اٰیاتہٖ خلقُ السمٰوات والارض واختلافُ اَلسِنتِکُمْ وَاَلْوَانکم. اِنَّ فی ذٰلک لَاٰیاتٍ لِلْعَالَمِیْن (۲) یَعْمَلُوْنَ لَهٗ ما یشآء من مَحَارِیبَ و تَمَاثِیْلَ و جِفَانٍ کالجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ رَاسِیَاتٍ. اِعملوا اٰلَ دَاوٗدَ شُکرا وَ قَلِیْلٌ من عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ (۳) قالت (مَلِکَةِ سُبَا) اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوا قَرْیَةً اَفْسَدُوهَا و جَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً (۴) قال لُقْمَانُ یَا بُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَکَ. اِنَّ ذٰلِکَ مِن عَزمِ الامور. وَاقْصِدْ فِی مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْر (۵) وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِن الجَنَّة غُرَفًا تَجرِیْ منها تحتها الانهارُ خٰلدین فیها نِعْمَ اجرُ العامِلِیْنَ (۶) الطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ للطَّیِّبَات.

مشق نمبر ۱۵۵

اشعار

اَیْنَ العبیدُ الاُلٰی ارصدتَهم عُدَدًا؟

اَیْنَ العَدیدُ واینَ البِیضُ وَالْاَسَلُ؟

اَیْنَ الْفَوَارِسُ وَالغِلْمَانُ ما صَنَعُوْا

اینَ الصَّوارِمُ والخَطِّیَّةُ الذُّبُلُ؟

Marfat.com

اینَ الرُّماہ الَم تُمْنَعْ بِاَنْھُمِھِمْ
لَمَّا اَتَتکَ سِھامُ الموتِ تَنتَضِلُ؟
این الوُجُوہ الّتی کانت مُنَعَّمَةً؟
من دُونِھا تُضرِبُ الاَستارِ والِکلَلُ
ناداھُمْ صارِخٌ من بعدِ ما دُفِنُوا
اَیْنَ الاسِرَّة والتِّیجانُ والحُلَلُ؟

اسم تصغیر کی مثالیں

نُقَیطٌ من مُسَیکٍ فی وُرَیدٍ خُوَیْلُک اَم وُشَیْمٌ فی خُدَیْدٍ؟
وذَیّاک اللُّوَیمِعُ فی الضُّحَیّا وجیهک ام قُمَیرٌ فی سُعَیدٍ؟
صُبَیٌّ ام ظُبَیٌّ فی قُبَیٍّ مُرَیهِیبُ السُّطَیْوَةِ کالأُسَیدِ؟

(۱) سامنے سے وار کرتے۔

یہ تصغیریں ہیں ان الفاظ کی:۔
نُقطَةٌ، مِسْکٌ (مشک)، وَرْدٌ، خال (تل)، وَشْمٌ (نقش ونگار)، خدٌّ (رخسار)، ذاک لامِع ضُحیٰ، وَجْہٌ، قمر، سَعْدٌ (خوش نصیبی یہاں مراد ہے خوش بختی کا دائرہ یا برج) صَبِیٌّ، ظَبْیٌ (ہرن)، قبا (پیرہن)، مرھوب، سَطْوَةٌ (دبدبہ، حملہ)، اسد۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ

اسماء الافعال و خصوصیات بعض الافعال و الاشعار

۱۔ اسماء الافعال وہ الفاظ ہیں جو فعل تو نہیں ہیں لیکن ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں۔

۲۔ ان میں سے اکثر تو امر کے معنی میں آتے ہیں اور بعض ماضی کے معنی ہیں۔ جو امر کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) تَعَالَ (بمعنی اِیْتِ = آ) اس سے امر کی مانند صیغے بھی بنتے ہیں۔ تَعَالَ' تَعَالَیَا' تَعَالَوْا' تَعَالَی' تَعَالَیْنَ: قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ تعالَوا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَنْ لا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ.

(۲) ھَاتِ (بمعنی اعطنی = مجھے دے، لے آ) اس کی بھی گردان ہوتی ہے: ھَاتِ' ھَاتِیَا' ھَاتُوْا' ھَاتِیْ' ھَاتِیْنَ: قُلْ ھَاتُوْ بُرْھَانَکُم اِنْ کُنتم صَادِقِیْنَ.

(۳) ھَا (بمعنی خُذْ = لے) اس کی جمع ھَاءُ م: ھَاءُ م اقْرَءُ وا کتابیہ (لو پڑھو میری کتاب یعنی نامہ اعمال) کبھی کاف خطاب بڑھا کر صیغے بنا لیتے ہیں: ھَاکَ' ھَاکُمَا' ھَاکُمْ' ھَاکِ' ھَاکُنَّ.

(۴) ھَلُمَّ (آجا، چلے چل، لے آ) یہ لفظ فعل لازم کے معنی میں بھی آتا ہے۔ وَالْقَائِلِیْنَ لِاِخْوَانِھِمْ ھَلُمَّ اِلَیْنَا (اور جو اپنے بھائیوں کو کہہ رہے ہیں ہمارے پاس چلے آؤ) اور متعدی بھی آتا ہے: ھَلُمَّ شُھَدَاءَ کُمْ (تم اپنے گواہوں یا مددگاروں کو لے آؤ)۔

ھَلُمَّ جَرًّا بہت مستعمل ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں "کھینچتا ہوا چلا چل" مطلب یہ ہے کہ اسی طرح آگے سمجھتے چلے جاؤ جیسے کہتے ہیں علٰی ھذا القیاس!

تنبیہ ۱: یہ لفظ لغۃ حجاز میں (جس میں قرآن نازل ہوا ہے) غَیْرُ مُتَصَرِّف ہے۔ یعنی واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے اسی صورت میں بلا تصرف مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے لیکن لغۃ بنی تمیم میں متصرف مانا جاتا ہے اور اس کے صیغے بنا لئے جاتے ہیں: ھَلُمَّ' ھلمّا' ھَلُمُّوا' ھَلُمِّیْ' ھَلْمُمْنَ.

Marfat.com

(۵) هَيْتَ لَكَ (ہاں آجا): قالت هَيْتَ لكَ' قال معاذ الله اس میں مخاطب کے مطابق ضمیر خطاب میں تصرف ہوتا ہے: هَيْتَ لكما' هَيْتَ لَكُمْ.

(۶) عَلَيْكَ (= اَلْزِمْ = اختیار کر): عَلَيْكَ الرِّفْقَ یا عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ (نرمی اختیار کر) عَلَيْكُمْ بِتقوَى الله. اس سے مؤنث کے صیغے بھی بنا سکتے ہیں۔

(۷) عَلَيَّ بِه (= جِئ بِه عندی = اسے میرے پاس لے آؤ)

(۸) اِلَيْكَ عَنِّي (= تَبَعَّدْ عَنِّي = مجھ سے پرے ہو)

(۹) اِلَيْكَ هٰذَا = خُذْ هٰذَا

(۱۰) دُونَكَ (= خُذْ): دُونَكَ التَّمْرَ (کھجور لے)

(۱۱) حَيَّ' حَيَّهَلاَ (= عَجِّلْ' اَقْبِلْ = جلدی کر) حَيَّ على الصّلٰوة (جلدی دوڑو نماز پر)

(۱۲) رُوَيْدَ' رُوَيْدَكَ (= اَمْهِل = ٹھہر جا' جانے دے)

(۱۳) بَلْهَ (= دَعْ = چھوڑ دے) بَلْهَ التَّفكرَ في مالا يَعْنِيكَ (اس چیز میں غور کرنا چھوڑ دے جو تیرے لئے ضروری نہیں ہے)

(۱۴) مَهْ (رُک جا)

(۱۵) صَهْ (خاموش رہ)

(۱۶) اٰمِيْن (= اِسْتَجِبْ = قبول کر)

(۱۷) حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ = بچ' ڈر) نَزَالِ (بمعنی اِنْزِلْ = نیچے اُتر)

اسی طرح فَعَالِ کے وزن پر بہت سے اسماء الافعال آیا کرتے ہیں۔

۳- جو اسماء الافعال ماضی کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) هَيْهَاتَ (بمعنی بَعُدَ) هَيْهَاتَ هَيهاتَ لِما تُوْعَدُونَ (بعید ہو گیا بعید ہو گیا جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے)

(۲) شَتَّانَ (= اِفْتَرَقَ فرق ہو گیا) شَتَّانَ بَيْنَ الْعَالِمِ وَالجاهِلِ (عالم اور جاہل کے درمیان بہت فرق ہے)

(۳) سَرْعَانَ (= اَسْرَعَ = جلدی کی) سَرْعَانَ الشَّيْبُ اِلٰى ذوى الْهُمُومِ (فکر والوں کے پاس بڑھاپا بہت جلد آ گیا)

تنبیہ ۲: مذکورہ تینوں الفاظ میں مبالغہ کے معنی بھی شامل ہیں۔

Marfat.com

بعض افعال کی خصوصیات

٤- مندرجہ ذیل افعال زیادہ تر فعل مجہول کی صورت میں مستعمل ہوتے ہیں:

سُرَّ (وہ خوش ہوا) فھو مَسْرُوْرٌ: سُرِرْتُ بِلقائِکَ (میں تیری ملاقات سے خوش ہوا) اس کا معروف سَرَّ (اُس نے خوش کیا) بھی مستعمل ہے۔

بُهِتَ (حیران رہ گیا) فَهُوَ مَبْهُوْتٌ: بُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ.

غُشِیَ عَلَیْهِ (وہ بے ہوش ہوگیا) فھو مَغْشِیٌّ عَلَیْهِ.

اُعْجِبَ بِهٖ (وہ اسے پسند آیا) فھو مُعْجَبٌ: اُعْجِبَ الرشیدُ بکلامِ الْاَعْرَابِیِّ (رشید کو دیہاتی کی گفتگو پسند آئی)۔

اُضْطُرَّ اِلَیْهِ (وہ اس پر مجبور ہوا) فھو مُضْطَرٌّ: فَمَنِ اضْطُرَّ فلاَ عُدْوَانَ (جرم، زیادتی) عَلَیْهِ (جو شخص مجبور ہو جائے [اور حرام چیز کھالے] تو اس پر کوئی جرم نہیں)۔

اُغْرِمَ بِهٖ (وہ اس پر شیفتہ ہوگیا) فھو مُغْرَمٌ

اُوْلِعَ بِهٖ (وہ اس پر فریفتہ ہوگیا) فھو مُوْلَعٌ

زُکِمَ (اسے زکام ہوگیا) فَھو مزکُوْمٌ

صُدِعَ (اسے دردِ سر ہوگیا) فھو مَصْدُوْعٌ

عُنِیَ بِهٖ (اس نے اس کا اہتمام کیا) فھو عانٍ: عُنِیَ بطبع هٰذا الکتاب فُلانُ ابنُ فُلانٍ (فلاں ابن فلاں نے اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا۔)

اِتَّخَذَ کو تَخِذَ بھی بولا جاتا ہے: تَخِذْتُکَ صَدِیْقاً (میں نے تجھے دوست بنالیا ہے۔)

خَالَ یَخَالُ (خیال کرنا) سے مضارع واحد متکلم اَخَالُ کو اکثر اِخالُ کہا جاتا ہے: وَلَا اِخالُ ذٰلِکَ بَعِیْدٌ.

سلسلة الفاظ نمبر ٦٢

اِبْتِسَامٌ (۷) مسکراہٹ، مسکرانا۔	بَلِیْدٌ کند ذہن۔
اَقْلٰی (ا) عداوت رکھنا۔	جَاحِدٌ منکر۔
اَعَادِی اور اَعْدَاء جمع ہے عَدُوٌّ کی، دشمن۔	جَاوَرَا اجوَرَا پڑوسی ہونا۔
اَغْضٰی (یُغْضِیْ اغْضاءً) چشم پوشی کرنا۔	حَلَّ (یَحُلُّ) کھل جانا، آسان ہو جانا۔

Marfat.com

اَمْجَدُ (جـ اَمَاجِدُ) بہت بزرگ اور شریف۔	غُلٌّ (جـ اغلال) قیدی کے گلے کا طوق۔
بَاحَ (یَبُوْحُ بَوْحًا) ظاہر کر دینا۔	حَرْبٌ لڑائی' لڑاکا' بہادر۔
بلٰی (یَبْلُوْ) آزمانا' مبتلا کرنا۔	خلاقٌ خیر و برکت سے حصہ عظیم۔
بَاهٌ قوت مردمی۔	دُرَّةٌ طوطا (عام بول چال میں)
راحَ (یـرُوحُ رَوَاحًـا) شام کے وقت آنا جانا' شام کرنا' جانا۔	رُقَادٌ نیند
سَدِیْدٌ (جـ سِدَادٌ) سیدھا' مضبوط۔	فَتَکَ (ن-ض) اچانک حملہ کرنا۔
سِلْسِلَةٌ (جـ سَلاَسِل) زنجیر۔	فَرَجَ (ن) غم دور کرنا۔
شَرْقٌ مشرق کی جانب رُخ کرنا' جانا۔	کَرْبٌ اور کُرْبَةٌ تکلیف' بےچینی' غم۔
شَـکَـا (یَشْـکُـوْ' شَـکْـوٰی' شِکَایَت الیه) شکایت کرنا۔	مُسَالِمٌ صلح کرنے والا۔
شَکیٰ (یَشْکیٰ) شکایت کرنا۔	مُصَوَّرَةٌ تصویر۔
صَبَّ (ن) انڈیلنا۔	اَلْمَغْنٰی (جـ اَلْمَغَانِی یا مَغَان) مکان' مقام۔
صَفَحَ (ف) درگزر کرنا۔	مَالَ (یَمِیْل) مائل ہونا (مَالَ عَنْهُ) منہ موڑ لینا۔
ضَنَّ (ض و س) بخل کرنا۔	مَلَکُوْتٌ عالم بالا' عظیم الشان سلطنت۔
طَارَدَ (۳) اچانک آ جانا' حملہ کرنا۔	نَبْلٌ (اسم جنس ہے) ایک کو نَبْلَةٌ: تیر۔ (جـ نِبَالٌ و اَنْبَالٌ)
عائِدَةٌ (جـ عَوَائِدُ) انعام' عطیہ۔	نَائِبَةٌ (جـ نَوَائِبُ) مصیبت' آفت۔
غـدَا (یَغْدُوْ غُدُوًّا) صبح سویرے جانا' آنا' صبح کرنا' جانا۔	وَجْدٌ جوش محبت یا جوش مسرت۔
غِرٌّ (جـ غُرَرٌ) خوم میں اونچے طبقے کا شخص۔	هَوٰی خواہش' عشق۔
غَرْبٌ مغرب کی جانب رُخ کرنا' جانا۔	اَلْهَوَی الْعُذْرِیُّ قابل عذر عشق' جائز محبت۔

مشق نمبر ۱۵۶

(۱) سارت مُشَرِّقَةً و سـرتُ مُغَرِّبًا — شَتَّـانَ بیـن مُشَرِّقٍ و مُغَرِّبٍ

(۲) جـاورتُ اعداءً ی و جـاوَرَ رَبَّهٗ — شَتَّـانَ بیـن جِـوارِهٖ و جـواری

(۳) هَیْهَـاتَ اَنْ اَقْلاهُ وهـو مُسَـالِمِی — اِنَّ الادیـب الـحُـرَّ حَـرْبُ زمـانـه

(۴) سَـالتُکَ بـالهَوَی العُذْرِیِّ اَنْ لاَ — تَـضَـنَّ بِـمَـا یُسَرُّ بـه جَـنَـانِی

Marfat.com

(۵) فهـا وَجـدي تَضاعفَ منه كَرْبي وصَبّـر فـي حـديثـا فـي المغـانـي

(۶) واخـوانٍ تَـخِـذْتُهم درُدعـا فـكـانـوهـا ولٰـكـن لـلاعـاوى

(۷) وكـنـت اِخـالُهـم نَـبلا سِـدادًا فـكـانـوهـا ولٰـكـن فـى فـؤادى

(۸) هِـىَ الـدنيـا تـقـول بِمِلأ فِيهـا حَـذارِ حـذارِ مـن كَيـدى و فِتـكِـى

(۹) فـلا يَـغْـرُرْكُـمْ مِـنـىَ ابتِسـامٌ فـقـولـى مُضـحِـكٌ والـفـعْلُ مُبْكِى

اسماء الافعال کے متعلق ایک مشقی حکایت

شكا بعض الشّيوخ الٰى طبيْبٍ سُوءَ الهضم فقال له الطبيبُ رُوَيْدَ سُوءَ الهضم فَاِنّـه من خـواصّ الشَّيْخُوْخِة' فَشَكا ضُعْفَ الْبَصَر' فقال له بَلْهَ ضُعْفَ الْبَصَر فَانّه من خـواصّ الشيـخـوخة. فَـاشتـكىٰ لَه ثِقَل السمع فقال هَيهَات السّمعُ من الشيوخ فَانّ ضُعْفَ السّـمـع مـن خـواصّ الشيـخـوخة. فَاشتكىٰ لَه قِلّةَ الرُّقاد. فَقَال شَتّان الرُّقَادُ والشيوخ' فَانّ قِلّة الرّقاد من خواصّ الشيخوخة فَاشتكىٰ لَهُ ضَعفَ الباه' فقال سَرعَانَ ضـعفُ الـبـاه الـى الـشـيـوخ' فـانّ ضـعف الـبـاه من خـواصّ الشيخوخة. فقال الشيخ لِاَصْحَابهُ دُوْنَكُمُ الاحمقَ وعليكم الجَاهل وهاكُمُ البليدَ الذى لاَ فَهمَ له. فانّه لا فرق بيـنـه و بـيـن الـذُّرّةِ اِلَّا بـالـمـصـوّرة الانسـانيّة. فانه لا يستطيع اِلاّ اَنْ يَتكَلّم بهاتَيْنِ الـكـلـمـتـين. فَتَبسّـم الطبيب وقالَ حَيَّهَلْ بالغَضَبِ يا شيخ' فانّ هٰذا ايضًا من خواصّ الشيخوخة. (من كتاب النحو)

اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں

بعض باتیں جو نثر میں جائز نہیں ہیں نظم میں جائز ہو جاتی ہیں۔

(۱) غیر منصرف پر تنوین پڑھنا جائز ہے:

صُبّتْ عَـلَـىّ مَـصَـائِبٌ لَـوْاَنّهـا صُبّـتْ عـلَـى الايّـام صِـرْن لَيَـالِيـا

کبھی الفاظ کی موافقت کے خیال سے یہ بات نثر میں بھی جائز ہوتی ہے: سَلاسِلَ واَغْلالا کو سَلاسِلاً و اغلالاً بھی پڑھا جاتا ہے۔

(۲) زبر زیر اور پیش کی آواز بڑھا کر الف' واو اور ی کی مانند پڑھنا بہت عام ہے۔ آخر کے جزم کی جگہ زیادہ تر ی کی آواز کبھی واو کی آواز نکالتے ہیں:

Marfat.com

کتم الحب زمانًا ثم باحا — وغدا فی طاعة الشوق وراحا
یا اعظم النّاس احسانًا اِلَی الناسِ — واکثَرَ الناسِ اِغضاءً عن الناسِی
فنسیتُ عهدک وَالنّسیانُ مُغتَفِرٌ — فاغفِرْ فاوّلُ ناسٍ اوّلُ الناس
رایتُ الناسَ قد مالُوا — الی مَن عنده مال
ومن لا عنده مال — فعنهُ النّاسُ قد مالُوا

دیکھو بَاحَ کو بَاحَا' رَاحَ کو رَاحَا' الناسِ کو النّاس = النّاسِیُ اور مال کو مالُوْا قیافہ کی مناسبت سے پڑھا جاتا ہے۔

(۳) فعل کو بھی قیافہ کی پیروی میں شعر کے آخر میں زیر پڑھا جاتا ہے:

وَ اِنْ بُلِیْتَ بِشَخصٍ لا خَلاقَ لَهُ
فَکُنْ کَاَنَّکَ لَمْ تَسْمَعْ ولَمْ یَقُلِ

(۴) هُمْ' کُمْ اور اَنْتُمْ کے آخر میں واو کی آواز پیدا کر دیتے ہیں اور هُمْ' کُمْ اور اَنْتُمْ پڑھتے ہیں:

سَلامٌ علیکم هل علی العِهد انتم؟
اَمِ الدّهر اَنساکم عهودی فَخُنْتُم

(۵) اِنَّ' اَنَّ اور اِلّا کا ہمزہ تلفظ میں حذف کر دیا جاتا ہے:

فَلَوَ اَنَّ مُشتَاقًا تکلّف فوق ما
فی وُسعِہ لَمشَیٰ الیک المِنبر
فَخُذ بِحقِّکَ وَ الاّ
فاصفح بِحِلْمِکَ عنهُ

دیکھو فَلَوْ اَنَّ کو شعر موزوں کرنے کے لئے فَلَوَنَّ اور وَاِلّا کو وَلا پڑھا گیا ہے۔

(۶) عربی اشعار میں یہ بھی جائز ہے کہ بوقت ضرورت پہلے مصراع کے آخری لفظ کے دو حصے کر دیے جائیں۔ ایک حصہ پہلے مصراع کے آخر میں اور دوسرا حصہ دوسرے مصراع کے شروع میں پڑھا جائے۔

یا مَنْ یَحُلُّ بِذِکرِہٖ — عقد النّوائب والشّدائد
انت الرقیب علی العِبا — دِ وانت فِی المَلَکُوت واحد
انت المُعِزّ لِمَنْ اطا — عَکَ والمُذِلّ لکلّ جاحد

Marfat.com

فَخَفِیُّ لطفک یُسْتَعَا   نُ بہٖ علی الزَّمَن المُعانِد

اِنّ الهُمُوم جُیُوشَها   ذا القلبَ مِنّیَ قد تُطارِد

فَا فُرُج بِحَوْلک کُرْبتِی   یا مَن لہ حسن العوائد

اَنْتَ المسبِّب والمیسِّر والمُسَهِّل والمُساعد

سَبِّبْ لنا فَرَجًا قریبًا یا اِلٰهی لا تُباعد

کُنْ راحِمِی فلقد اَیِسْتُ من الاقاربُ الاباعد

ثُمَّ الصَّلٰوۃ علی النَّبیِّ واٰلہ الغُرَرِ الاماجد

بعون اللہ تعالٰی و توفیقۃ تم الجز الرابع من کتاب تسهیل الادب فی لسان العرب و تم الکتاب فللّٰہ الحمد. تقبلّہ اللہ مُنّی و نفع بہ الطالبین. واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین.

تمّت

Marfat.com

فاضل عربی کے لیے ہمارے ادارے کی معہ ترجمہ کتب وخلاصے

دیوانِ حماسہ احمد رضا اعظمی 75/- روپے	**دیوان المتنبی** قاری محمد امین کھوکھر 48/- روپے	**دیوان حسان** رضی اللہ عنہ قاری محمد امین کھوکھر 7/50 روپے
المفضلیات قاری محمد امین کھوکھر 7/50 روپے	**محیط الدائرہ** علامہ محمد شفیعؒ 36/- روپے	**الکامل للمبرد** مولانا اخیار اللہ 24/- روپے
مقامات الحریری قاری محمد امین کھوکھر 60 روپے	**اسرار البلاغت** محمد یسین قصوری 9/- روپے	**العبرات** قاری محمد امین کھوکھر 75/- روپے
تاریخ ادب عربی محترمہ سعدیہ صاحبہ 50/- روپے	**محاضرات** قاری محمد امین کھوکھر 30/- روپے	**مقدمہ ابن خلدون** عبدالصمد صارم و ڈاکٹر غلام جیلانی 12/- روپے
تفسیر بیضاوی سورہ البقرہ محمد نعیم صدیقی 75/- روپے	**موطا امام مالک** محمد یسین قصوری 30/- روپے	**جواہر العلوم** محمد نعیم صدیقی 21/- روپے
تاریخ القرآن واصول تفسیر محمد طفیل 15/- روپے	**معین الطالب** محمد یسین قصوری 150/- روپے	**تاریخ واصول حدیث** قاری محمد امین کھوکھر 30/- روپے
الفوز الکبیر 18/- روپے	**حجۃ اللہ البالغہ** ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم 45/- روپے	**ہدایۃ** قاری محمد امین کھوکھر 30/- روپے
تاریخ الفقہ قاری محمد امین کھوکھر 15/- روپے	**تاریخ فلسفہ اسلام** قاری محمد امین کھوکھر 12/- روپے	**الانشاء القواعد العربیہ** محمد نعیم صدیقی 20/- روپے
دانیال عربی گرائمر محمد نعیم صدیقی 30/- روپے	**دانیال فاضل عربی گائیڈ** ماہر اساتذہ کے قلم سے 200/- روپے	**سابقہ پرچے** سابقہ دس سال کے 36/- روپے

دانیال فاضل عربی گیس پیپرز ...... ۱۶/ امتحان کی مقررہ تاریخ سے ایک ماہ پہلے

مکتبہ دانیال

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Ph:042-7660736
Mob:0333-4276640

Marfat.com

ہمارے ادارہ کی اہم مطبوعات

فلسفہ شریعت اسلام	مترجم	احمد رضا اعظمی
تاریخ ادب عربی	مترجم	محمد نعیم صدیقی
العبرات	مترجم	محمد امین کھوکھر
النحو الواضح ابتدائیہ مکمل	مترجم	محمد امین کھوکھر
النحو الواضح ثانویہ مکمل	مترجم	محمد امین کھوکھر
اشراق نوری شرح قدوری	مترجم	محمد امین کھوکھر
اصول الشاشی	مترجم	محمد نعیم صدیقی
المنجد عربی اردو	مترجم	عصمت ابو سلیم
مصباح اللغات	مترجم	مولانا عبدالحفیظ بلیاوی
قصص النبین مکمل	مترجم	ڈاکٹر اصغر اسد
القراۃ الرشید مکمل	مترجم	محمد امین کھوکھر
زاد الطالبین	مترجم	محمد امین کھوکھر
القراۃ الراشدہ	مترجم	محمد امین کھوکھر

مکتبہ دانیال

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Ph:042-7660736
Mob:0333-4276640

Marfat.com

ایم اے اسلامیات کے لیے ہماری کامیاب کتب

سال اول

(۱) تیسیر القرآن	احمد رضا
(۲) تیسیر الحدیث	نعیم صدیقی
کتاب اللؤلؤ والمرجان	ڈاکٹر حمید اللہ شاہ ہاشمی
(۳) اسلام اور مذہب عالم	ملک کریم بخش
(۴) تاریخ اسلام	(شاہ معین الدین ندوی ڈاکٹر حافظ اصغر اسد)
(۵) عربی زبان ادب	احمد رضا

سال دوم

(۱) فہم الفقہ	ڈاکٹر عبدالرشید قادری
اصول الشاشی	نعیم صدیقی
(۲) دعوت وارشاد	نعیم صدیقی
دعوت ارشاد	نعیم صدیقی
(۳) اسلام اور جدید معاشی افکار اور تحریکیں	مہر محمد نواز
(۴) اسلام اور سائنس	احمد رضا
(۵) اسلام اور فلسفہ	نعیم صدیقی
(۶) عالم اسلام کے وسائل و مسائل	ملک کریم بخش
(۷) اسلام اور جدید سیاسی عمرانی افکار	اصغر علی شاہ جعفری
(۸) اسلامی اخلاق وتصوف	محمد نعیم صدیقی

ایم اے اسلامیات کے لئے دانیال گائیڈ، حل شدہ پرچے بھی دستیاب ہیں

مکتبہ دانیال

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph:042-7660736

Mob:0333-4276640

Marfat.com

ہمارے ادارہ کی اہم مطبوعات

فلسفہ شریعت اسلام	مترجم	احمد رضا اعظمی
تاریخ ادب عربی	مترجم	محمد نعیم صدیقی
العبرات	مترجم	محمد امین کھوکھر
النحو الواضح ابتدائیہ مکمل	مترجم	محمد امین کھوکھر
النحو الواضح ثانویہ مکمل	مترجم	محمد امین کھوکھر
اشراق نوری شرح قدوری	مترجم	محمد امین کھوکھر
اصول الشاشی	مترجم	محمد نعیم صدیقی
المنجد عربی اردو	مترجم	عصمت ابو سلیم
مصباح اللغات	مترجم	مولانا عبد الحفیظ بلیاوی
قصص النبیین مکمل	مترجم	ڈاکٹر اصغر اسد
القراۃ الرشید مکمل	مترجم	محمد امین کھوکھر
زاد الطالبین	مترجم	محمد امین کھوکھر
القراۃ الراشدہ	مترجم	محمد امین کھوکھر

مکتبہ دانیال

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph:042-7660736

Mob:0333-4276640